شرح

صحیح بخاری شریف

مترجم

مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفصل حواشی

مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ

اردو بازار۔ لاہور

اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰہِ

صحیح

بُخاری شریف مترجم

جلد پنجم

مُترجَم

مَولانا عبد الرّزاق دیوبندی

مفصّل حواشی

مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

نام کتاب ـــــ صحیح بُخاری شریف مترجم

مُترجم ـــــ مولانا عبدالرّزاق دیوبندی

مفصّل حواشی ـــــ مولانا عزیزالرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر ـــــ مکتبۂ رحمانیہ لاہور

مطبع ـــــ لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

صحیح بخاری شریف جلد پنجم پارہ ۲۳ تا ۲۷

فہرست ابواب

(تئیسواں پارہ)

کتاب الاضاحی

قربانی کا بیان

كتاب الاشربة

مشروبات

كتاب المرضى

بیماروں کا بیان

كتاب الطب

دوا علاج کا بیان

چوبیسواں ۲۴ پارہ

کتاب اللباس

لباس کے بیان میں

کتابُ الادب
اخلاق کے بیان میں

پچیسواں ۲۵ پارہ

کتاب الاستیذان
اجازت لینا

چھبیسواں ۲۶ پارہ

کتاب الدّعوات

دعاؤں کے بیان میں

کتاب الرقاق
رقت قلب پیدا کرنے والی احادیث

ستائیسواں ۲۷ پارہ

كتابُ القدر
تقدیر کا بیان

كتاب الايمان والنذور
قسمیں کھانا، نذریں ماننا

كتابُ الفرائض

فرائض یعنی ترکہ کے حصوں کا بیان

کتابُ الحُدُود

شریعت کے مطابق سزائیں

تیسواں پارہ ۲۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا ہے

کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّیْدِ وَالتَّسْمِیَۃِ عَلَی الصَّیْدِ۔

وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ الْاٰیَۃَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُوْدُ الْعُھُوْدُ مَآ اُحِلَّ وَحُرِّمَ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمُ الْخِنْزِیْرُ یَجْرِمَنَّکُمْ یَحْمِلَنَّکُمْ شَنَاٰنُ عَدَاوَۃُ الْمُنْخَنِقَۃُ تُخْنَقُ فَتَمُوْتُ

ذبیحہ شکار اور شکار کے لئے پہلے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ لینا[1]

خداوند عالم کا ارشاد ہے حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ تم پر مردار حرام ہے فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ تک[2] اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانو اللہ تعالیٰ تمہیں کچھ شکار دکھلا کر آزمائے گا۔

نیز اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا تم پر چوپائے جانور حلال ہیں مگر جن کی حرمت تمہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے (خنزیر وغیرہ وہ حرام ہیں) فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ تک۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عقود[3] سے مراد عہد و پیمان ہیں اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ سے خنزیر (وغیرہ) مراد ہے یَجْرِمَنَّکُمْ تمہیں ابھارے شَنَاٰنُ عداوت مُنْخَنِقَۃُ گلا گھونٹ کر مارا جانے والا مَوْقُوْذَۃُ

[1] اصل میں ذبائح ذبیحہ کی جمع ہے ذبیحہ کہتے ہیں اس جانور کو جو ذبح کیا جائے اور صید اس جانور کو جس کا شکار کیا جائے ۱۲ منہ [2] اسی آیت میں یہ ہے الا ما ذکیتم مگر جو تم نے ذبح کر لیا تو آیت میں ذبیحہ کا ذکر ہے [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا یہ جو سورہ مائدہ میں ہے اوفوا بالعقود ۱۲ منہ۔

اَلْمَوْقُوْذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوْقِذُهَا فَتَمُوْتُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ وَالنَّطِيْحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَآ اَدْرَكْتَهٗ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهٖ اَوْ بِعَيْنِهٖ فَاذْبَحْ وَكُلْ۔

لکڑی یا پتھر سے مارا جانے والا مُتَرَدِّيَةُ پہاڑ سے گر کر مرنے والا نَطِيْحَةُ جو سینگ لگ کر مر جائے، ان جانوروں سے جسے تو اس حال میں دیکھے کہ دُم یا آنکھ ہل رہی ہو اور اسے ذبح کرے تو اسے کھا سکتے ہو[1]۔

۵۰۷۱۔ حَدَّثَنَآ اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَآ اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَآ اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَّسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَآ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَاِنَّ اَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ فَاِنْ وَّجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ اَوْكِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

(از ابو نعیم از زکریاء از عامر) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ[2] کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا بے پر کے تیر (لکڑی یا گز) کے شکار کا کیا حکم ہے[3]؟ آپ نے فرمایا اگر نوکیلی طرف سے لگے تو اس جانور کو کھا اگر عرض کی طرف[4] سے لگے تو وہ موقوذہ ہے (گویا حرام ہے)

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی دریافت کیا کتے کے شکار کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر کتا جانور کو پکڑ رکھے[5] تو وہ اسے کھا سکتا ہے، کتے کا پکڑنا بھی گویا ذبح کرنا[6] ہے۔ اگر اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ[7] دوسرا کتا پائے اور تجھے یہ خیال ہو کہ دوسرے کتے نے بھی تیرے کتے یا کتوں[8] کے ساتھ اس جانور کو پکڑا ہو گا تو اس جانور کو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر نہیں کہی تھی[9]۔

بَاب ۲۹۱۶ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب بے پر کے تیر (یعنی لکڑی گز وغیرہ) کے شکار

[1] جب دم یا آنکھ ہل رہی ہو تو معلوم ہوا ابھی اس میں جان باقی ہے اس لئے اگر ذبح کرے تو وہ حلال ہے ۱۲ منہ [2] یہ عدی حاتم طائی کے بیٹے تھے جو عرب میں بڑے سخی مشہور تھے یہ بھی اپنے باپ کی طرح سخی تھے کہتے ہیں کہ ایک سو بیس برس کی عمر میں مرے ۱۲ منہ [3] جو نوکیلی طرف سے جانور پر نہیں پڑتا بلکہ عرض کی طرف سے پڑتا ہے اور جانور اس کے صدمہ سے مر جاتا ہے ۱۲ منہ [4] اور ذبح کرنے سے پہلے جانور مر جائے ۱۲ منہ [5] اس کو کھائے نہیں گو جانور مر جائے ۱۲ منہ [6] کیونکہ بسم اللہ کہہ کر کتا چھوڑا جاتا ہے ۱۲ منہ [7] کتا اس جانوروں سے کہ ئے ۱۲ منہ [8] جن کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہے ۱۲ منہ [9] یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو بسم اللہ کو حلت کی شرط جانتے ہیں اگر عمداً بسم اللہ نہ کہے تو وہ جانور مردار ہو گا احمد شافعی اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ مسلمان اگر عمداً بسم اللہ ترک کرے جب بھی وہ جانور حلال ہے تو دوسرے کتے سے یہ مراد ہو گی کہ کسی کافر نے اس کو چھوڑا ہو یعنی بت پرست کافر نے اس لیے کہ یہود اور نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے ان کا چھوڑا ہوا کتا مسلمان کے کتے کی طرح ہو گا۔ حافظ نے کہا باز اور شکرے اور تمام شکاری پرندے ہیں ان کا بھی وہی حکم ہے جو کتے کا ہے ان کا بھی شکار کھانا درست ہے جب اللہ کا نام لے کر ان کو جانور پر چھوڑے ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ۔

کا بیان۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو جانور غُلے سے مارا جائے وہ موقوذہ (حرام ہے) اور سالم قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء بن رباح اور امام حسن بصری نے اسے مکروہ کہا ہے۔[1]

امام بصری رح نے گاؤں اور شہر میں غُلہ چلانا مکروہ قرار دیا ہے۔[2] دوسری جگہوں (جنگل وغیرہ میں) حرج نہیں۔

۵۰۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ ابْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ فَقُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عبداللہ بن ابوالسفر از شعبی) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر پر کے تیر کے متعلق دریافت کیا[3] تو آپؐ نے فرمایا اگر نوک کی طرف سے لگے تب تو اس جانور کو کھا اور چوڑان کی طرف سے پڑے اور (اس کے صدمے سے) جانور مر جائے تو وہ موقوذہ (حرام) ہے اسے مت کھا پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے؟) آپؐ نے فرمایا جب تو اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار کھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر کتا اس جانور سے کچھ کھا لے، آپؐ نے فرمایا تب اس جانور کو مت کھا کیونکہ[4] اس نے اس جانور کو تیرے لئے نہیں پکڑا بلکہ اپنے کھانے کے لئے پکڑا۔ میں نے عرض کیا[5] میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر[6] دوسرا کتا اس کے پاس پاتا ہوں[7] آپؐ نے فرمایا ایسے جانور کو مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں کہی تھی۔[8]

[1] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] کیونکہ غلہ اپنے بوجھ سے جانور کو مارتا ہے وہ گوشت کو نہیں چیرتا مراد وہ غلہ ہے جو غلیل میں رکھ کر مارا جاتا ہے ان سب اثروں کو سوا عطا کے اثر کے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا عطا کا اثر عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کہیں آدمی کے نہ لگ جائے ۱۲ منہ [4] جو شکار کے جانور پر پھینک دیا جاتا ہے اس میں اوپر لوہے کی انی لگی ہوتی ہے ۱۲ منہ [5] جب کتے نے اس میں سے کھایا تو معلوم ہوا کہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے ۱۲ منہ [6] یارسول اللہ کبھی ایسا ہوتا ہے ۱۲ منہ [7] وہاں جا کے دیکھتا ہوں تو ۱۲ منہ [8] دونوں نے مل کر اس جانور کو پکڑا ہوتا ہے ۱۲ منہ [9] جمہور علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ جب دوسرا کتا اس میں شریک ہو جائے تو اس شکار کا کھانا درست نہیں اور شافعی کا ایک قول اور امام مالک کا قول ہے کہ وہ درست ہے، انہوں نے ابوداؤد کی حدیث سے دلیل لی اور ثعلبہ نے کہا یارسول اللہ میرے پاس شکاری کتے ہیں آپؐ ان کے شکار میں کیا فتوی دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا جو شکار وہ پکڑیں ان کو کھا اس نے عرض کیا اگرچہ کتا اس میں سے کھالے آپؐ نے فرمایا گو کھا لے مگر یہ حدیث ضعیف ہے عدی کی حدیث قوی ہے اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے ۱۲ منہ

باب ۱۹۱۷ مَا اَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهٖ۔

۵۰۷۳۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَآ اَمْسَكْنَ عَلَیْكَ قُلْتُ فَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَاِنَّا نَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَآ اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

باب اگر بے پر کا تیر عرض سے جانور پر پڑے

(از قبیصہ از سفیان از منصور از ابراہیم از ہمام بن حارث) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم تعلیم یافتہ کتے شکار پر چھوڑتے ہیں[۱]۔ آپ نے فرمایا جس جانور کو وہ پکڑ لیں اسے کھا میں نے کہا اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا مار ڈالیں جب بھی کھا! میں نے کہا یا رسول اللہ ہم بے پر کے تیر سے شکار مارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو چیز زخمی کر دے (گوشت چیر پھاڑ ڈالے) اس کا شکار کھا اور جو عرض سے لگے[۲] اس کا شکار مت کھا (وہ مردار ہے)

باب ۱۹۱۸ صَیْدِ الْقَوْسِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِیْمُ اِذَا ضَرَبَ صَیْدًا فَبَانَ مِنْهُ یَدٌ اَوْ رِجْلٌ فَلَا یَاْكُلِ الَّذِیْ بَانَ وَیَاْكُلُ سَائِرَهٗ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ اِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهٗ اَوْ وَسَطَهٗ فَكُلْهُ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ زَیْدٍ اسْتَعْصٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ حِمَارٌ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّضْرِبُوْهُ حَیْثُ تَیَسَّرَ دَعُوْا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوْهُ۔

باب تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں[۳] اگر کوئی شخص شکار کے جانور کو بسم اللہ کہہ کر (تیر یا تلوار سے) مارے اور اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹ کر بالکل جدا ہو جائے تو اس ہاتھ یا پاؤں کو (جو جدا ہو گیا) نہ کھائے باقی سارا جانور کھائے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں اگر اس کی گردن کاٹ ڈالی یا بیچ میں سے دو ٹکڑے کر دیے تو سارا جانور کھائے[۴] اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی، عبداللہ بن مسعودؓ کی اولاد سے ایک گورخر نے شرارت کی (نکل بھاگا) تو عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ حکم دیا اسے جہاں پاؤ جس طرح ہو سکے مار ڈالو اور جو عضو اس کا کٹ کر گر جائے) اسے چھوڑ دو باقی کھاؤ[۵]۔

۵۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ

(از عبداللہ بن یزید از حیوہ از ربیعہ بن یزید دمشقی از ابوادریس) ابوثعلبہ خشنی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم اہل کتاب (یہود

---

۱ ان کا شکار کھائیں یا نہ کھائیں ۱۲ منہ ۲ بوجھ کے صدمے سے ماری ۱۲ منہ ۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

باب ۲۹۱۹ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

۵۰۷۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ

اور نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھانا کھائیں[1]؟ اور ہم اس سرزمین میں رہتے ہیں یہاں شکار بہت ہوتا ہے) کیا میں تیر کمان سے اور اس کتے سے شکار کروں جو تعلیم یافتہ نہیں ہے یا تعلیم یافتہ کتے سے فرمایئے ان میں سے کیا درست ہے (اور کیا درست نہیں؟) آپؐ نے فرمایا اگر تمہیں دوسرے برتن مل سکیں تب تو اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں دھو کر ان میں کھا سکتے ہو[2]؟ اور تیر کمان سے جو بسم اللہ کہہ کر شکار کرے اسے کھا! اور تعلیم یافتہ کتے کا شکار جب تو نے بسم اللہ کہہ کر اسے چھوڑا ہو کھا اور غیر تعلیم یافتہ کتے کا شکار اس وقت کھا جب[3] تو اسے ذبح کرے۔

باب انگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگریزے اور غلہ مارنا۔

(از یوسف بن راشد از وکیع و یزید بن ہارون انکہ الفاظ حدیث از یزید ہست از کہمس بن حسن از عبداللہ بن بریدہ) عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے پتھر (یا گٹھلیاں) پھینک رہا ہے انہوں نے کہا ایسا مت کر[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے یا آپؐ اسے برا جانتے تھے[5]، فرمایا (اس سے فائدہ ہی کیا؟) نہ تو کوئی شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو صدمہ پہنچتا ہے، البتہ یہ ہوتا ہے کہ کسی کا دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے[6]

---

[1] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جن میں وہ سوٗر پکاتے ہیں شراب بھی پیتے ہیں ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا دھونے کا حکم استحبابی ہے کیونکہ فقہا یہ کہتے ہیں کہ کافروں کے برتنوں کا استعمال مکروہ نہیں ہے جب وہ نجاست میں مستعمل نہ ہو گو ان کو دھو نہ لے میں کہتا ہوں ہم کو فقہا کے قول سے غرض نہیں کافروں کے برتن جب ہی استعمال کیے جائیں جب ضرورت ہو دوسرے برتن نہ مل سکیں وہ بھی خوب دھو کر گو ہمارے زمانہ میں عموماً نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے یہ بلا عام ہو گئی ہے کہ لوگ ان کے برتنوں میں بلا غل و غش کھاتے ہیں ان کے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں ۱۲ منہ [3] وہ جانور کو مار نہ ڈالے ۱۲ منہ [4] جو عبداللہ بن مغفل کا عزیز تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا [5] یہ راوی کا شک ہے امام احمد کی روایت میں بغیر شک کے یوں ہے آپؐ نے اس سے منع کیا ہے ۱۲ منہ [6] کسی کی آنکھ پھوٹ جائے تو ۱۲ منہ

وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَكَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا۔

(جب[1] تک تو توبہ نہ کرے)

عبداللہ بن مغفل نے دوبارہ اسے یہی کام کرتے دیکھا تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند کرتے تھے، (لیکن تو باز نہیں آتا) تو وہی کام کیئے جاتے ہے۔ میں بھی اتنی مدت تک تجھ سے کلام نہیں کرنے کا۔

بَابٌ ۲۹۲ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

باب جو شخص (بلا ضرورت) ایسا کُتا رکھے جو نہ شکاری ہو نہ ریوڑ کی نگہبانی کرے

۵۰۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالعزیز بن مسلم از عبداللہ بن دینار) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی ایسا کُتا پالے جو نہ بکریوں کی حفاظت کے لئے ہو نہ شکاری ہو تو اس کے اعمال کے ثواب میں ہر روز دو قیراط کی مقدار کمی ہوتی رہے گی[2]۔

۵۰۷۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

(از مکی بن ابراہیم از حنظلہ بن ابی سفیان از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص شکار یا جانوروں کی حفاظت کے مقصد کے علاوہ (بلا ضرورت) کُتا پالے تو اس کے ثوابِ اعمال میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

---

[1] گویا ترک ملاقات کی دوسری حدیث میں جو مومن سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرنا منع آیا ہے وہ اسی صورت میں ہے جب بلا وجہ شرعی ترک ملاقات کرے لیکن جو شخص حدیث کو نہ مانے اس کے خلاف کرنے پر اصرار کرے اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کے لئے جائز ہے جب تک توبہ نہ کرے عبداللہ بن مغفل نے ایسا ہی کیا امام مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے میں کبھی تجھ سے بات نہیں کرنے کا یعنی ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات کی اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر اس کا خلاف کرے اس سے بھی ترک ملاقات کرنا چاہیے جب تک توبہ نہ کرے [2] روز کہ ہر یک ذریعہ آورد پیش رسول من ہمیں تیسیر بار ہی را بیارم کن قبول۔ اس حدیث کی شرح اوپر کتاب المزارعہ میں گذر چکی ہے اس قیراط کا وزن اللہ ہی جانتا ہے ایک قیراط دنیا میں آدھے دانق کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

۵۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارٍ تَنْقُصُ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جانوروں کی حفاظت یا شکار کی غرض کے علاوہ کسی نیت سے کتا پالتا ہے تو اس کے عمل کا ثواب روزانہ بمقدار دو قیراط کے کم ہوتا ہے[1] گا۔

بَاب ۲۹۱ اِذَا اَکَلَ الْکَلْبُ

وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَھُمْ الْاٰیَۃَ اِلٰی قَوْلِہٖ سَرِیْعُ الْحِسَابِ اِجْتَرَحُوْا اکْتَسَبُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ اَکَلَ الْکَلْبُ فَقَدْ اَفْسَدَہٗ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰی نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ تُعَلِّمُوْنَھُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتّٰی یَتْرُكَ وَکَرِھَہٗ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ یَاْکُلْ فَکُلْ۔

باب جب کتا شکار کے جانور میں سے کچھ کھالے (تو کیا حکم ہے؟)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَھُمْ الْاٰیَۃَ آپ سے پوچھتے ہیں کیا کیا حلال ہے؟ ان سے فرما دیجئے پاکیزہ جانور حلال ہیں اور ان جانوروں کا شکار جنہیں تم نے شکار کرنا سکھایا ہو (حلال ہے) صوائد یعنی کمانے والے اِجْتَرَحُوْا یعنی کمایا۔ تم انہیں سکھاتے ہو جو اللہ نے تم کو سکھایا۔ آخر آیت سَرِیْعُ الْحِسَابِ تک۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسے سعید بن منصور نے وصل کیا) اگر کتے نے شکار کے جانور میں سے کچھ کھالیا تو گویا اس کو ناقابلِ استعمال اور خراب کر دیا (اب وہ حلال نہیں رہا) اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لئے پکڑا (تمہارے لئے نہیں) نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم انہیں سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا۔ ایسے کتے کو مارنا چاہئیے اور تعلیم دینا چاہیئے تاکہ یہ عادت شکار میں سے کھالینے کی چھوڑ دے۔

عطاء بن ابی الرباح کہتے ہیں[2] اگر کتا اس جانور کا صرف خون پی لے اس کا گوشت نہ کھائے تو اس جانور کو کھانا جائز ہے۔

---

[1] ابو ہریرہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور کلب حرث یعنی کھیت کا کتا بھی مستثنیٰ ہے ان پر قیاس کیا گیا ہے وہ کتا جو گھر کی حفاظت کے لئے ہو مثلاً کہیں چوروں کا ڈر ہو یا اور کوئی ضرورت ہو مثلاً درندے جانوروں کا خوف ہو حاصل یہ کہ بلاضرورت کتا پالنا منع اور باعث کمی ثواب ہے افسوس کہ ہمارے زمانے میں مسلمانوں نے نصاریٰ کی تقلید میں بلاضرورت کتے پالنا شروع کئے ہیں اور اپنا ثواب کم کر رہے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

۵۰۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن فضیل از بیان از شعبی) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہم لوگ کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے (تعلیم یافتہ) کُتّے کو اللہ کا نام لے کر (شکار پر چھوڑے) تو ان کا پکڑا ہوا شکار کھا سکتا ہے،

اگرچہ وہ جانور کو مار ڈالیں، البتہ جب کُتّا اس جانور میں سے کچھ کھالے (تو اسے نہ کھا) کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ شکار اس نے اپنے لئے ہی کیا ہو اور اگر اس شکار میں دوسرے کُتّے بھی شامل ہو گئے ہوں[1] تب بھی مت کھا۔

باب ۲۹۲۲ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً۔

باب اگر شکار کا جانور (زخمی ہوکر) دو تین دن کے بعد مرا ہوا ملا تو کیا حکم ہے؟

۵۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى

(از موسیٰ بن اسماعیل از ثابت بن یزید از عاصم از شعبی) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر اپنا کُتّا (شکار پر) چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالے تو اسے تو کھا سکتا ہے اگر کُتّا اس میں سے کھالے تو تُو مت کھا کیونکہ اس نے اپنے لئے پکڑا (تیرے لئے نہیں) اسی طرح اگر وہ دوسرے غیر کتوں کے ساتھ جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا مل کر جانور کو پکڑے اور مار ڈالے تب بھی اسے مت کھا کیونکہ تجھے معلوم نہیں ہوسکتا کہ کس کتے نے اس جانور کو مارا نیز اگر تو شکار کے جانور پر تیر لگائے پھر وہ چوٹ کھا کر ایک دن یا دو دن کے بعد (مردہ) ملے مگر اس پر سوا تیرے تیر کے اور کسی چوٹ کا نشان نہ ہو تب اسے کھا سکتا ہے، اگر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے تو اسے مت[2] کھا۔

---

[1] اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا ۱۲ منہ [2] کیونکہ شائد پانی میں ڈوب جانے کی وجہ سے مرا ہو ۱۲ منہ

عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ۔

راوی عبدالاعلیٰ نے اس[1] حدیث کو بحوالہ داؤد از عامر از عدی نقل کیا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر جانور تیر کھا کر غائب ہو جائے اور شکار کرنے والا آدمی دو تین دن اس کی تلاش میں رہے پھر اسے مرا ہوا پائے اور تیر اس میں لگا ہوا ہو آپؐ نے فرمایا اگر وہ چاہے تو اسے کھا سکتا ہے۔

بَاب ۲۹۲۳ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ۔

باب اگر شکاری جانور کو جا کر دیکھے، وہاں دوسرا کتا بھی پائے۔

۵۰۸۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ

(از آدم از شعبہ از عبداللہ بن ابو السفر از شعبی) عدی ابن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بسم اللہ کہہ کر اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہے؟) آپؐ نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑے وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھالے تو اس جانور کو مت کھا کیونکہ کتے نے (جب کھا لیا) تو معلوم ہوا اس نے اپنے کھانے کے لئے جانور کو پکڑا۔ میں نے عرض کیا بعض اوقات میرے کتے کے علاوہ دوسرا کتا شکار کے پاس ملتا ہے اور مجھے خبر نہیں ہوتی کہ شکار کس کتے نے کیا ہے[2]؟ آپؐ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا دوسرے کتے پر نہیں۔ عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپؐ سے بے پر کے تیر کے شکار کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا اگر وہ نوک کی طرف سے جانور پر پڑے جب تو اسے کھا اگر عرض یعنی چوڑائی کی طرف پڑے تو مُردار ہے۔

بَاب ۲۹۲۴ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

باب شکار کرنا کیسا ہے[3]؟

۵۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي

(از محمد بن سلام از ابن فضیل از بیان از عامر) عدی بن

---

[1] اس کو ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] میرے کتے نے یا غیر کتے نے ۱۲ منہ [3] اس باب کو لا کر امام بخاری نے شکار کی اجازت ثابت کی اور اس پر اتفاق ہے مگر جو شخص صرف کھیل کے لئے شکار کرے اس میں اختلاف ہے ۱۲ منہ

ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ۔

حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہم لوگ تو کتوں کے ذریعے شکار کیا کرتے ہیں (آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟) آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے کتے (تعلیم یافتہ) کو اللہ کا نام لے کر چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ لے تو اسے کھا، اگر وہ جانور میں سے کچھ کھالے تب اسے مت کھا کیونکہ وہ شکار گویا اس نے اپنے لئے ہی کیا تھا، اسی طرح اگر اس شکار میں دوسرے کتے بھی شریک ہوجائیں تب بھی نہ کھا۔

۵۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رض يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ إِنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا

(از ابو عاصم از حیوہ)

دوسری سند (از احمد بن ابی رجاء از سلمہ بن سلیمان از ابن مبارک از حیوہ بن شریح از ربیعہ بن یزید دمشقی از ابو ادریس عائذ اللہ) حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگ اہل کتاب کے ملک میں آباد ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور اس سرزمین میں تیر کمان اور کتوں سے بھی شکار کیا جاتا ہے فرمائیے ان میں کیا درست ہے (اور کیا نادرست) آپ نے فرمایا اہل کتاب کے برتنوں کا جو تو نے ذکر کیا تو اگر تمہیں دوسرے برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ، اگر دوسرے برتن نہ مل سکیں (مجبوری ہو) تب ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو شکار کی سرزمین کا جو تو نے ذکر کیا تو تیر کمان سے اللہ کا نام لے کر اگر شکار کرے وہ کھا سکتا ہے، اسی طرح سدھائے ہوئے کتے کا شکار جب اللہ کا نام لے کر اسے چھوڑے تو وہ بھی کھا سکتا ہے اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور جانور

فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

پکڑلے پھر تو اس جانور کو زندہ پاکر ذبح کرلے تب بھی کھا سکتا ہے (اگر مار ڈالے تو اس کا کھانا حرام ہے)

۵۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از ہشام بن زید) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے مرالظہران میں (جو مکہ کے قریب ایک مقام ہے) ایک خرگوش کو گھیرا کیا مگر اسے پکڑ نہ سکے اور تھک گئے، میں برابر پیچھا کرتا رہا اور پکڑ لیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، انہوں نے (اسے کاٹا) اس کی رانیں اور سرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفتہً بھیجیں آپ نے قبول فرمالیا۔

۵۰۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ

(از اسماعیل از مالک از ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ از نافع مولیٰ ابی قتادہ) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مکے کے رستے میں (صلح حدیبیہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جگہ اپنے کئی ساتھیوں پیچھے رہ گئے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے) ابوقتادہ کے ساتھی سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن ابوقتادہ احرام نہیں باندھے تھے انہوں نے ایک گورخر جاتے دیکھا گھوڑے پر چڑھ کر اس کے پیچھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا (بھائیو) ذرا کوڑا اٹھا دو انہوں نے انکار کیا، پھر کہا ذرا بھالا اٹھا دو جب بھی انہوں نے

لہ معلوم ہوا خرگوش کھانا درست ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امامیہ نے اس کو حرام کیا ہے، امام بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا آپؐ نے اس کو نہیں کھایا نہ اس کے کھانے سے منع کیا اور فرمایا اس کو حیض آتا ہے میں کہتا ہوں یہ روایت ان صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی جن سے خرگوش کی اباحت ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کھانا اگر ثابت بھی ہو تو کراہت طبعی اور بات ہے اور حلت وحرمت دوسری شے ہے ۱۲ منہ

اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطًا فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ

انکار کیا آخر ابو قتادہ نے گھوڑے سے اتر کر خود لے لیا اور اس گورخر پر حملہ کیا اور اسے مار ڈالا اب آنحضرتؐ کے بعض صحابہ کرام نے جو بحالت احرام تھے اس کا گوشت کھایا بعض حضرات نے نہ کھایا[1] جب آگے بڑھ کر آنحضرتؐ سے جا ملے تو آپؐ سے یہ مسئلہ دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا یہ تو اللہ کا عطا کردہ طعام تھا جو اس نے تمہیں کھلایا۔

۵۰۸۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ

(از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار از ابو قتادہ) اسی طرح کی حدیث مروی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا اس کا گوشت کچھ تمہارے پاس باقی ہے؟

بَابٌ ۲۹۲۵ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ

باب پہاڑوں (اور دشوار گذار مقامات) میں شکار کرنا۔

۵۰۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلٰى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ رَاَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِيْنَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هٰذَا قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قُلْتُ هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقَالُوْا

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از ابو النضر از نافع مولی ابو قتادہ و ابو صالح مولی توامہ) حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں مدینے کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میرے سوا سب لوگ بحالتِ احرام تھے لیکن میں نہ تھا ایک گھوڑے پر سوار تھا میں پہاڑوں پر چڑھنا خوب جانتا تھا[2]، اسی حال میں میں نے دیکھا کہ لوگ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، میں نے بھی جا کر دیکھا تو معلوم ہوا ایک گورخر جا رہا ہے اسی کو دیکھ رہے تھے، میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے میں نے کہا گورخر معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا جو تمہیں دکھ رہا ہے وہ ہوگا میں گھوڑے پر چڑھتے وقت اپنا کوڑا لینا بھول گیا تھا، میں نے کہا بھائی ذرا کوڑا تو اٹھا دو، انہوں نے

---

[1] وہ سمجھے محرم پر شکار کا گوشت کھانا حرام ہے ۱۲ منہ [2] بن محنت مشقت ہاتھ آیا اس کے کھانے میں کیا تامل ہے اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے یہاں اس لئے لائے کہ اس سے شکار کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ

هُوَ مَا رَأَيْتُ وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي سَوْطِي فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كُلُوا هُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ۔

کہا ہم تو نہیں اٹھاتے آخر میں نے خود اتر کر اٹھالیا اور گورخر کے پیچھے گھوڑا دوڑایا، تھوڑی ہی دیر میں اسے زخمی کرڈالا (ایک جگہ گرادیا) پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا میں نے کہا اب تو چلو اسے اٹھالاؤ، انہوں نے کہا نہیں ہم تو ہاتھ بھی نہیں لگانے کے۔ آخر میں خود ہی جاکر اسے اُٹھاکر ان کے پاس لایا۔ بعضوں نے تو اس کا گوشت کھایا بعضوں نے نہیں کھایا، میں نے ان سے (جنہوں نے نہیں کھایا تھا) کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرتا ہوں، میں آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر ملا، آپؐ سے یہ واقعہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا اس کا کچھ گوشت تمہارے پاس باقی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں ہے۔ آپؐ نے فرمایا (شوق سے) کھاؤ یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھیجا ہے۔

بَابُ ۲۹۲۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

وَقَالَ عُمَرُ صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا رَمَى بِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الطَّافِي حَلَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا وَالْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں) یہ ارشاد تمہیں دریا[1] کا شکار کرنا درست ہے[2]۔

حضرت عمر[3] رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صَیْدُ الْبَحْرِ وہ دریائی جانور ہے جو تدبیر سے (مثلاً جال وغیرہ سے) پکڑا جائے اور طَعَامُہٗ سے وہ جانور مراد ہے جسے دریا کے کنارے پر پھینک دیں۔

حضرت ابوبکر صدیق[4] رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو جانور مرکر دریا پر تیر آئے وہ حلال ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں طَعَامُہٗ سے دریا کا مرا ہوا جانور مراد ہے[5]۔ مگر جسے تو پلید سمجھے اور ربام[6] مچھلی کو یہودی لوگ نہیں کھاتے لیکن ہم مسلمان (شوق سے) کھاتے ہیں۔ شریح صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دریا کا ہر جانور قابل ذبح

---

[1] سمندر یا ندی یا تالاب ۱۲ منہ [2] احرام اور غیر احرام دونوں حالتوں میں ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے اور طحاوی اور دار قطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] کوئی جانور ہو ۱۲ منہ [6] جو سانپ کی طرح بن چھلکے ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

شَيْءٌ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ وَقَالَ
عَطَاءٌ أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ
يَذْبَحَهُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ
قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الْأَنْهَارِ
وَقِلَاتُ السَّيْلِ أَصَيْدُ بَحْرٍ
قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هٰذَا عَذْبٌ
فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا
طَرِيًّا وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلٰى
سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلَابِ الْمَاءِ
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ أَنَّ أَهْلِي
أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ
وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ
بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ
مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ نَصْرَانِيٍّ أَوْ
يَهُودِيٍّ أَوْ مَجُوسِيٍّ وَقَالَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِي ذَبَحَ
الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ۔

(حلال) ہے۔ عطاء بن ابی رباح[1] کہتے ہیں جو پرندے (پانی میں اترا کرتے ہیں) قابل ذبح یعنی حلال ہیں ابن[2] جریج کہتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کیا ندیوں اور پہاڑی گڑھوں کے پانی کے جانور بھی صید البحر میں داخل ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں (ان کا کھانا جائز ہے) پھر عطاء نے یہ آیت پڑھی هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا[3]۔

امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے جو زین بنے تھے ان پر سوار ہوئے[4]۔

عامر شعبی کہتے ہیں اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں تو میں (بخوبی) انہیں کھلاؤں گا[5]۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کچھوا کھانے میں قباحت نہیں[6]۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں دریا کا شکار فراغت سے کھا گو یہودی یا نصرانی (یا ہندو یا بودھ) نے وہ شکار کیا ہو[7]۔

حضرت ابوالدرداء کہتے ہیں شراب میں مچھلی ڈال دیں اور دھوپ میں ڈال دیں تو دھوپ لگنے سے وہ شراب نہیں رہتا[8]۔

---

[1] اس کو ابن مندہ نے کتاب الصحابہ میں وصل کیا دریا کا ۱۲ منہ [2] اس کو عبدالرزاق نے تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی میٹھے اور کھارے پانی دونوں میں سے تم تازہ تازہ گوشت کھاتے ہو ۱۲ منہ [4] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے وصل کیا قسطلانی نے کہا دریائی کتا یا سور بھی دریائی مچھلی میں داخل ہے اس کا کھانا درست ہے میں کہتا ہوں دریائی آدمی کا بھی کھانا درست ہوگا کیونکہ درحقیقت وہ آدمی نہیں ہے بلکہ مچھلی ہے جس کا چہرہ آدمی کی طرح ہوتا ہے میں نے یہ مچھلی بچشم خود ایک عجائب خانہ میں دیکھی ہے ۱۲ منہ [5] مگر شعبی نے یہ نہیں کہا کہ مینڈک کو کاٹ کر کھائیں یعنی ذبح کر کے یا یوں ہی کھالیں امام مالک کا یہ قول ہے کہ یوں ہی کھانا درست ہے اور بعضوں نے کہا جو مینڈک دریائی ہو اس کا کھانا درست ہے اور خشکی کا مینڈک درست نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ مینڈک کا ذبح کرنا ضرور ہے کذا قال الحافظ میں کہتا ہوں حنابلہ اور حنفیہ سے تو مینڈک کی حرمت منقول ہے اور دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع کیا ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور سفیان ثوری نے کہا مجھے امید ہے کیکڑا کھانے میں بھی کوئی قباحت نہ ہوگی قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مفتی بہ قول یہ ہے کہ دریا کا ہر ایک جانور حلال ہے مگر کیکڑا اور مینڈک اور کچھوا کیونکہ یہ خبیث ہیں میں کہتا ہوں خبیث پر دلیل

(باقی بر صفحہ آئندہ)

۵۰۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ

(از مسدد از یحیٰ از ابن جریج از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم جیش الخبط میں شریک[1] تھے، ہمارے سردار ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے (اس سفر میں) ہمیں سخت بھوک[2] لگی اتفاقاً سمندر نے ایک مُردہ مچھلی کنارے پر پھینکی، ویسی مچھلی کبھی دیکھنے میں نہیں آئی اسے عنبر کہتے تھے۔ ہم برابر آدھ ماہ تک وہی مچھلی کھاتے رہے (چلتے وقت) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لی (وہ اتنی اونچی تھی کہ) سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔

۵۰۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشُ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو سواروں[3] کو بھیجا[4] ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار تھے وہاں ہمیں ایسی سخت بھوک لگی کہ ہم درختوں کے پتے (جھاڑ جھاڑ کر) کھا گئے اس لئے اس لشکر کا نام جیش الخبط[5] ہو گیا۔ اتفاق سے سمندر نے ہماری طرف ایک (مُردہ) مچھلی پھینکی جسے عنبر کہتے ہیں۔ ہم برابر نصف ماہ تک وہی مچھلی کھاتے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے، ہمارے جسم

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیا ہے؟ ابوحنیفہ تو مچھلی کے سوا سب کو خبیث کہتے ہیں اور شافعیہ کیکڑے، مینڈک، کچھوے کو خبیث کہتے ہیں ۱۲ منہ

ے اس کو امام بیہقی نے وصل کیا

امام حسن بصری نے کہا میں نے ستر صحابیوں کو دیکھا وہ پارسی کا شکار کھاتے تھے ان کے دلوں میں کوئی وہم نہ ہوتا لیکن ابن ابی شیبہ نے عطاء اور سعید اور حضرت علی سے اس کی کراہت نقل کی ہے ۱۲ منہ ۸ے بلکہ ایک ہاضم دوا بن جاتا ہے اس کو حافظ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے وصل کیا امام بخاری اس اثر کو اس لیے لائے کہ مچھلی جو حلال ہے اس کو خراب میں ڈالنے سے وہی اثر ہوتا ہے جو نمک ڈالنے سے یعنی شراب حلال ہو جاتا ہے کیونکہ شراب کی صفت اس میں باقی نہیں رہتی یہ ان لوگوں کے مذہب پر مبنی ہے جو شراب کا سرکہ بنانا درست جانتے ہیں بعضوں نے مری کو مکروہ رکھا ہے مری اسی کو کہتے ہیں کہ شراب میں نمک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے اس کو کھایا اور ابوہریرہ رض نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں یعنی اس مری میں جس کو مشرک بنائیں کیونکہ نمک ڈالنے سے وہ شراب نہ رہا قسطلانی نے کہا یہاں امام بخاری نے شافعیہ کا خلاف کیا کیونکہ امام بخاری کسی خاص مجتہد کے پیرو نہیں ہیں بلکہ جس قول کی دلیل قوی ہوتی ہے اس کو اختیار کرتے ہیں مترجم کہتا ہے اس صورت میں نان یا ڈبل جس کے خمیر میں سیندھی یا شراب ڈالیں اس کا کھانا حلال ہوگا کیونکہ شراب جب جل گیا تو وہ شراب نہ رہا اب رہی یہ بات کہ شراب یا سیندھی نجس ہے تو اس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے نان یا ڈبل کھانا ناجائز قرار دیا اس وجہ سے کہ اس کے خمیر میں شراب پڑتا ہے۔ مترجم کہتا ہے اسی طرح ان دواؤں کا پینا درست ہوگا جو شراب میں بھگو کر ان کا عرق نکالا جاتا ہے کیونکہ وہ شراب نہیں رہا اور ڈاکٹری ٹنکچر سب شراب سے بنائے جاتے ہیں اسی طرح انگریزی لونڈر یا سینٹ کا لگانا درست ہوگا کیونکہ ان میں شراب کا جوہر الکحل شراب نہیں ہے بلکہ شراب کی روح اور ایک زہر ہے اس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے (حواشی صفحہ ہذا) لے جو ۸ ہجری میں گیا تھا مارے بھوک کے مسلمانوں نے اس میں پتے کھائے تھے اس لئے اس کو جیش الخبط کہتے ہیں ۱۲ منہ ۲ے اور کھانے کو کچھ نہ ملا ۱۲ منہ ۳ے اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں ۱۲ منہ ۴ے قریش کا قافلہ لوٹنے کے لئے ۱۲ منہ ۵ے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ۱۲ منہ ۶ے خبط کہتے ہیں سلم کے پتوں کو ۱۲ منہ

يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَّادَّهَنَّا بِوَدَكِهٖ حَتّٰى صَلَحَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ وَكَانَ فِيْنَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوْعُ نَحَرَ ثَلٰثَ جَزَآئِرَ ثُمَّ ثَلٰثَ جَزَآئِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

خوشبو سے تازے ہو گئے۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی تو (اونٹ کا) سوار اس کے تلے سے نکل گیا، اس وقت لشکر میں ایک شخص (قیس بن سعد بن عبادہ) تھا، جب (یہ مچھلی ملنے سے پہلے) ہمیں بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے پھر بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے بعد ازاں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا۔

بَابٌ ۲۹۲۷ اَكْلِ الْجَرَادِ

باب ٹڈی کھانا

۵۰۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْسِتًّا كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَبُوْعَوَانَةَ وَاِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى سَبْعَ غَزَوَاتٍ۔

(از ابوالولید از شعبہ از ابوالیعفور) ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات جہاد کئے ہم آپؐ کے ساتھ ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔

سفیان ثوری، ابوعوانہ اور اسرائیل نے بھی اس حدیث کو ابوالیعفور سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ان کی روائت میں سات جہاد مذکور ہیں[1]۔

بَابٌ ۲۹۲۸ اٰنِيَةِ الْمَجُوْسِ وَالْمَيْتَةِ

باب مجوسیوں (پارسیوں) کے برتنوں[2] کا استعمال اور مردار کھانا۔

۵۰۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ

(از ابوعاصم از حیوہ بن شریح از ربیعہ بن یزید دمشقی از ابوادریس خولانی) ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کے ملک[3] میں رہتے ہیں ان کے

---

[1] شک نہیں ہے کہ چھ یا سات سفیان کی روایت دارمی نے اور ابوعوانہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسرائیل کی روایت کو طبرانی نے وصل کیا [2] باب کی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے تو امام بخاری نے پارسیوں کو اہل کتاب کی طرح سمجھا بعضوں نے کہا حدیث کو دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو [illegible] نے نکالا اس میں مجوس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ بِاَرْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَاَصِيْدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اِنَّكَ بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ اٰنِيَتِهِمْ اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدُوْا بُدًّا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اِنَّكُمْ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْهُ۔

برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے میں تیر کمان، تعلیم یافتہ کتے اور غیر تعلیم یافتہ ہر طرح کے کتے کے ذریعے شکار کیا کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اہل کتاب کے برتنوں کا مسئلہ تو یہ ہے کہ انہیں (بلا ضرورت) استعمال نہ کیا کرو، جب ضرورت ہو (دوسرے برتن نہ ملیں) تو انہیں دھو کر ان میں کھاؤ (پیو) شکار کا مسئلہ یہ ہے کہ جو اللہ کا نام لے کر تیر کمان سے شکار کرے اسے کھا اسی طرح تعلیم یافتہ کتے سے شکار کرے (اسے بھی کھا) غیر تعلیم یافتہ کتے کا شکار اس وقت کھا جب شکار کا جانور تو زندہ پائے اور اسے ذبح کرلے۔

۵۰۹۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا يَوْمَ خَيْبَرَ اَوْقَدُوا النِّيْرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا اَوْقَدْتُّمُ النِّيْرَانَ قَالُوْا لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَنُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذَاكَ۔

(از مکی بن ابراہیم از یزید بن ابی عُبید) سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں جس دن خیبر فتح ہوا، شام کو لوگوں نے آگ روشن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا آگ روشن کر کے کیا پکا رہے ہو، صحابہ کرام نے عرض کیا بستی کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں آپؐ نے فرمایا اس گوشت کو مع ہانڈیوں کے پھینک دو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اگر ہانڈیاں نہ پھینکیں صرف گوشت ہی پھینکیں تو کیا قباحت ہے؟ آپؐ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو[1]۔

۱؎ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ گدھا چونکہ حرام تھا تو ذبح سے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ مردار ہی رہا اور مردار کا حکم معلوم ہوا جس ہانڈی میں مردار پکایا جائے اس کو توڑ کر پھینک دے یا دھو ڈالے ۱۲ منہ

باب ۲۹۲۹ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا وَقَوْلُهُ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ.

باب جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا نیز ذبح کے وقت عمداً بسم اللہ نہ کہنے کا حکم۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص (ذبح کے وقت) بسم اللہ کہنا بھول جائے تو کوئی قباحت نہیں[۱]۔ اللہ تعالیٰ (سورہ انعام میں) فرماتے ہیں جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے اسے نہ کھاؤ۔ اس کا کھانے والا فاسق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہہ سکتے[۲]۔ اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں اس کے بعد فرمایا[۳] شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں تم سے جھگڑا کرنے کیلئے اگر تم انکی بات مانوگے تو مشرک ہو جاؤ گے[۴]

۵۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدُفِعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از سعید بن مسروق از عبایہ بن رفاعہ) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں کو بھوک لگی پھر غنیمت میں اونٹ ملے اور بکریاں ملیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے آخر میں تھے (لوگوں نے آپ کے تشریف آوری کا انتظار کیا) جلدی سے جانور کاٹ کر ہانڈیاں چڑھادیں (ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھیں) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا تو وہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں، بعد ازاں آپ نے غنیمت کے جانور تقسیم کیے اور تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں مقرر فرمائیں اتفاقاً ایک

---

[۱] اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک قول امام احمد سے یہ ایک روایت اور ابن سیرین اور شعبی کا ہے کہ بسم اللہ کے بھولے سے یا عمداً ترک کرنے سے ہر حال میں جانور حرام ہوگا دوسرا قول حنفیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کا ہے کہ عمداً ترک کرے تو ذبیحہ حرام ہوگا بھولے سے ترک کرے تو حلال رہے گا تیسرا قول یہ ہے کہ مسلمانوں کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو عمداً بھی بسم اللہ ترک کرے شافعی کا یہی قول ہے اور اس قول کی وجہ سے شافعی پر بہت طعن ہوا ہے کہ انہوں نے قیاس سے اللہ کی کتاب کو ترک کیا کیونکہ قرآن میں صاف موجود ہے کہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اللہ علیہ شافعیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ آیت سے مراد وہ حیوان ہے جس پر سوا خدا کے اور کسی کا نام پکارا جائے اور اس کے بعد کے الفاظ وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم وان اطعتموھم انکم لمشرکون سے معلوم ہوتا ہے کہ ما لم یذکر اسم اللہ علیہ سے مراد یہ ہے وہ جانور جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے مراد ہے اور حدیث میں ہے کہ مسلمان اللہ ہی کے نام پر ذبح کرتا ہے بسم اللہ کہے یا نہ کہے پس شافعی نے قیاس سے کتاب اللہ کی مخالفت نہیں کی جیسے کہ معترضین نے گمان کیا ہے [۲] اس سے یہ نکلا کہ عمداً ترک کرے تو وہ جانور مردار ہو جائے گا جیسے محققین کا قول ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے [۳] تو معلوم ہوا کہ آیت میں وہ جانور مراد ہے جس پر عمداً بسم اللہ ترک کی جائے ۱۲ منہ [۴] گویا یہ آیت لاکر امام بخاری نے اس قول کو قوت دی کہ اگر بھولے سے بسم اللہ ترک کرے تو جانور حلال رہے گا کیونکہ بھولنے سے ترک کرنا شیطان کا دوست نہیں ہو سکتا۔ حنفیہ نے یہ کہا کہ اگر شافعیہ کے مذہب کے موافق یہ آیت مشرکوں کے ذبیحہ پر محمول کی جائے تو مطلب درست نہ ہوگا کیونکہ مشرک کا ذبیحہ تو ہر حال میں حرام ہے گو وہ اللہ کا نام لے کر ہی کاٹے ۱۲ منہ

قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَّكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ وَقَالَ جَدِّيْ اِنَّا لَنَرْجُوْا اَوْ نَخَافُ اَنْ نَّلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ فَسَاُخْبِرُكُمْ عَنْهُ اَمَّا السِّنُّ عَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

اونٹ ان اونٹوں میں سے بھاگ نکلا اور ہم لوگوں میں اس وقت گھوڑے سوار کم تھے (ورنہ وہ اونٹ پکڑ لیتے) لوگ اسے پکڑنے کے لئے گئے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص نے ایک تیر مارا، تیر مارتے ہی اللہ نے اسے روک دیا (کھڑا ہو گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض جانور جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں (آدمیوں سے بھاگنے لگتے ہیں) اگر کوئی جانور اس طرح سے بھاگ نکلے تو الیا ہی کرو (تیر وغیرہ مار کر اسے گرا دو)

عبایہ کہتے ہیں میرا دادا (رافع بن خدیج رض) نے کہا یا رسول اللہ ہمیں امید یا ڈر ہے کل کفار سے مڈبھیڑ ہو گی (ان کے جانور لوٹیں گے) لیکن ہمارے پاس چھریاں تو نہیں پھر (کیسے ذبح کریں) اچھا بانس کی کھپچی سے ذبح کر لیں، آپ نے فرمایا جو چیز جانور کا لہو بہا دے اور (کاٹتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا جائے وہ جانور کھا لیا کرو مگر دانت اور ناخنوں کے سوا (خون بہایا جائے) اس کی وجہ میں تم سے بیان کرتا ہوں، دانت تو ہڈی ہے[1] اور ناخن حبشی لوگوں کی چھریاں ہیں[2]۔

بَابٌ ۲۹۳ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْاَصْنَامِ۔

باب جو جانور بتوں کے آگے یا ان کے نام پر ذبح کئے جائیں۔

۵۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ الْمُخْتَارِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

(از معلی بن اسد از عبد العزیز بن مختار از موسیٰ بن عقبہ از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نشیب میں[3] ملے۔ آپ پر وحی کے نزول سے قبل کا یہ واقعہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے ایک دستر خوان رکھا جس

[1] اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں ۱۲ منہ [2] وہ کمبخت کافر اور وحشی ہیں تم کو ناخون سے کاٹنا ان کی مشابہت کرنا درست نہیں یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ترجمہ باب اس لفظ سے نکلتا ہے وذکر اسم اللہ علیہ حنفیہ نے اس ناخون اور دانت سے ذبح جائز رکھا ہے جو آدمی کے بدن سے جدا ہو ۱۲ منہ [3] بلدح ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں مکہ کے قریب یہ زید بن سعید بن زید کے والد تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جاہلیت کے زمانہ میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے بت پرستی نہیں کرتے تھے ۱۲ منہ

سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَاكَ قَبْلَ اَنْ يُّنْزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْىُ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فِيْهَا لَحْمٌ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّىْ لَآ اٰكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلَآ اٰكُلُ اِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

پر گوشت تھا، زید نے اس کے کھانے سے انکار کیا پھر کہنے لگے ہیں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جنہیں تم بتوں کے تھانوں پر ذبح کرتے ہو ہیں تو اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے[1]۔

بَابٌ ۲۹۳۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اپنی قربانی اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۵۰۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُضْحِيَّةً ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَآ اُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَآ اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

(از قتیبہ از ابوعوانہ از اسود بن قیس) جندب بن سفیان بجلی کہتے ہیں ہم نے ایک عیدالاضحیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی اس دن بعض لوگوں نے نماز عید سے پہلے ہی قربانی کرلی، جب آپ نماز پڑھ کر تشریف لائے تو دیکھا کہ ان لوگوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کرلی ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے جس نے قربانی نہ کی ہو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَابٌ ۲۹۳۲ مَآ اَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيْدِ

باب خون بہا دینے والی چیزوں سے ذبح کرنا جیسے بانس پتھر اور لوہا وغیرہ۔

۵۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ

(از محمد بن ابی بکر از معتمر از عبید اللہ از نافع) عبدالرحمان

[1] حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت میں سے کھایا اور یقین ہے کہ آپ نے بھی نہ کھایا ہوگا کیونکہ آپ نبوت سے پہلے بھی بتوں سے متنفر تھے

الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا۔

یا عبداللہ بن کعب بن مالک حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے کہتے تھے کہ ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ان کی ایک باندی سلع پہاڑ پر بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک دن اس نے ایک بکری کو دیکھا کہ وہ مر رہی ہے اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے وہ بکری ذبح کرلی، کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ابھی اس کا گوشت مت کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر مسئلہ دریافت کرتا ہوں یا یوں کہا میں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج کر مسئلہ معلوم کرلوں (یہ راوی کو شک ہے) غرض کعب رضی اللہ عنہ خود آنحضرت صلعم کے پاس آئے یا کسی کو بھیج کر معلوم کیا، بہرحال آپ نے فرمایا یہ بکری کھالو۔

۵۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) بنی سلمہ کے ایک فرد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر دی کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی مدینہ کے بازار والی پہاڑی سلع نامی میں بکریاں چرایا کرتی تھی، اتفاقاً ایک بکری کو کچھ صدمہ پہنچا وہ مرنے لگی تو اس لونڈی نے ایک پتھر توڑا اس سے بکری کو ذبح کر ڈالا، لوگوں نے یہ مسئلہ بارگاہ نبوت میں پیش کیا تو آپ نے اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

۵۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى

(از عبدان از والدش از شعبہ از سعید بن مسروق از عبایہ بن رافع) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کوئی ہتھیار جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے نہیں تو فرمایا جو شئے خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لے کر ذبح کر کے کھا سکتے ہو، البتہ دانت سے اور ناخن سے نہ کاٹو اس لئے کہ ناخن سے حبشی چھری کا کام لیتے ہیں اور دانت ہڈی ہے (ہڈی

لہ ایک شخص کے تیر مارنے سے ۱۲ منہ

الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا هٰكَذَا۔

بَابُ ۲۹۳۳ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

۵۰۹۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ الْكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِّكَعْبٍ بِهٰذَا۔

۵۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِّنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهَا

بَابُ ۲۹۳۴ لَا يُذَكّٰى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

۵۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

سے ذبح کرنا درست نہیں) چنانچہ ایک بار ایک اونٹ بھاگ گیا جسے ہمارے ایک آدمی نے تیر مارا تو اللہ نے اسے روک دیا[1]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پالتو جانوروں میں بھی بعض وحشی جانور ہوتے ہیں جب کوئی گھریلو جانور تمہیں تھکا دے تو اسکے ساتھ یہی عمل کرنا چاہیے

باب عورت اور لونڈی کا ذبیحہ

(از صدقہ از عبدہ از عُبید اللہ از نافع از ابن کعب بن مالک) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت نے بکری پتھر سے ذبح کر ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے یہ فرمایا کہ اس بکری کا گوشت کھاؤ۔

لیث بن سعد کہتے ہیں ہم سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ایک انصاری مرد سے سنا وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتے تھے کہ کعب کی ایک لونڈی تھی الخ[2]

(از اسماعیل از مالک از نافع) ایک انصاری معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کعب بن مالک رض کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چراتی تھی، ایک بکری کو صدمہ پہنچا (مرنے لگی) تو اس لونڈی نے ایک پتھر سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسے کھالو۔

باب دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں۔

(از قبیصہ از سفیان از والدش از عبایہ بن رفاعہ)

---

[1] ایک شخص کے تیر مارنے سے ۱۲ منہ [2] اس کو اسماعیل نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسی چیز سے ذبح کرے جو خون بہادے تو وہ جانور کھا لیا کرو بشرطیکہ دانت اور ناخن کے سوا کسی چیز سے ذبح کیا جائے۔

بَابٌ ۲۹۳۵ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ۔

باب بدویوں وغیرہ (نادان) لوگوں کے ذبیحہ کا حکم۔

۵۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ۔

(از محمد بن عبید اللہ از اسامہ بن حفص مدنی از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چند شخصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بعض (گنوار) لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے (ذبح کے وقت) بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا (کوئی حرج نہیں) تم بسم اللہ کہہ کر کھا لیا کرو۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ پوچھنے والے لوگ تو نومسلم تھے۔ اسامہ بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبد العزیز دراوردی سے روایت[2] کیا۔ اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو خالد[3] نے بھی روایت[4] کیا اور طفاوی[5] نے بھی[6]۔

بَابٌ ۲۹۳۶ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ

باب اہل کتاب کا ذبیحہ اور ان کی لائی ہوئی چربی کھانا[7] درست ہے اگرچہ وہ حربی ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا آج جو پاکیزہ چیزیں ہیں وہ تمہارے لئے حلال ہو گئی ہیں

[1] حدیث سے یہ نکلا کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے طحاوی کی روایت میں یوں ہے اللہ نے جو حرام کیا ہے اس سے باز رہو اور جس سے سکوت فرمایا وہ تم کو معاف ہے اور اللہ بھولنے والا نہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان جو گوشت لائے اس کو کھا سکتے ہیں اب یہ تحقیق کرنا ضروری نہیں کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں ۱۲ منہ [2] انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] سلیمان بن حیان ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں وصل کیا [5] محمد بن عبد الرحمان ۱۲ منہ [6] اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس میں امام مالک اور امام احمد کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب پر چربی حرام کی تھی تو ان سے چربی لینا درست نہیں کیونکہ یہ ان کا طعام نہیں اللہ نے صرف ان کا طعام یعنی کھانا حلال کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا طعام سے ان کا ذبیحہ مراد ہے ۱۲ منہ

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِذَبِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ إِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّيْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَّمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللّٰهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ بِذَبِيْحَةِ الْأَقْلَفِ

اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے، تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے

زہری کہتے ہیں عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے میں کوئی قباحت[1] نہیں البتہ اگر تو یہ سن لے کہ اس نے بوقت ذبح اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا (مثلاً عیسیٰ یا مریم) تو اسے مت کھا اگر تو نے یہ نہیں سنا تو اللہ نے ان کا کھانا حلال رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ وہ کافر[2] ہیں۔ نیز حضرت علیؓ سے بھی اسی طرح منقول[3] ہے اور حسن بصری رحمۃ اللہ اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ درست[4] ہے

۵۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِيْنَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمٰى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ۔

(از ابوالولید از شعبہ از حمید بن ہلال) عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں ہم خیبر کا قلعہ گھیرے ہوئے تھے، اتنے میں قلعے کے اندر سے کسی آدمی نے تھیلا پھینکا، اس میں چربی تھی، میں اسے لینے کے لئے لپکا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہیں مجھے شرم آگئی

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں طعامہم سے ان کے ذبیحے مقصود ہیں۔

[1] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] کفر کے ساتھ ان کا کھانا درست رکھا ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا مجھے معلوم نہیں ہوا کس نے اس کو وصل کیا حضرت علیؓ سے تو اس کے خلاف باسانید صحیحہ مروی ہے اس کو شافعی اور عبدالرزاق نے نکالا کہ انہوں نے بنی تغلب کے نصاریٰ کے ذبیحہ کو کھانے سے منع کیا اور کہنے لگے انہوں نے نصرانی دین میں سے بس یہی لیا ہے کہ شراب پینے ہیں میں کہتا ہوں زہری کے قول سے یہ بھی نکلا کہ اگر مسلمان کو یہ معلوم ہو جائے کہ نصاریٰ نے اس جانور کو گلا گھونٹ کر پکایا ہے تب اس کا کھانا درست نہ ہوگا ۱۲ منہ [4] حسن کے اثر کو عبدالرزاق نے اور ابراہیم کے اثر کو ابوبکر خلال نے وصل کیا لیکن ابن منذر نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ اس کا ذبیحہ کھانا درست نہیں نہ اس کی نماز قبول ہے نہ شہادت ابن منذر نے کہا علماء کا اجماع ہے اس کا ذبیحہ جائز ہونے پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا ذبیحہ جائز رکھا وہ بے ختنہ ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں امامیہ اس مسئلہ میں ہمارے خلاف ہیں وہ ابن عباسؓ کے قول پر چلتے ہیں وہ غیر مختون کا ذبیحہ اور حج وغیرہ جائز نہیں رکھتے اور اہل کتاب کے طعام حلال ہونے کا جو ذکر ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ طعام سے گیہوں مراد ہے اور گو لغت میں طعام بمعنی گیہوں کے بھی آیا ہے مگر جو آیت میں طعام سے گیہوں مراد ہو تو پھر اہل کتاب کی تخصیص بیکار ہو جاتی ہے گیہوں تو مشرک کا بھی کھانا درست ہے ۱۲ منہ [5] جو یہودی ہوگا اور خیبر میں سب یہودی ہی آباد تھے ۱۲ منہ [6] اس وقت عیسائی اور یہودی خصوصاً مدینہ کے قرب وجوار کے اور طرح کے تھے آج کے یہود و نصاریٰ جیسی حرام خور کوئی قوم نہیں وہ خنزیر کا گوشت بے دریغ کھاتے ہیں اس کی چربی استعمال کرتے ہیں ہر طرح کی پلید شے استعمال کرتے ہیں اس لئے آج یقیناً اس حدیث کو موجودہ یہود و نصاریٰ کے لئے منطبق نہیں کیا جا سکتا آج کے یہود و نصاریٰ جیسی مسلمانوں کی بدترین دشمن کوئی قوم نہیں حتی الامکان ان کی پاک شئے مثلاً کوکا کولا سیون آپ اور دیگر مشروبات بلکہ ملبوسات بھی استعمال نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح وہ جو روپیہ حاصل کرتے ہیں وہ مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ عبدالرزاق

بَابُ ۲۹۳۷ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ وَ اَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا اَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِيْ يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِيْ بَعِيْرٍ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ مِّنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ وَرَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَّ ابْنُ عُمَرَ وَعَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

۵۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَآ اَبِيْ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ اَعْجِلْ اَوْ اَرِنْ مَآ اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَّغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

باب بھاگ جانے والا جانور جنگلی جانوروں میں متصور کیا جائے[1] گا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کا زخمی کرنا جائز سمجھتے ہیں[2] ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تیرے ہاتھ میں جو جانور ہے اگر وہ بھڑک کر تجھے تھکا مارے تو اس کا حکم شکاری جانور کا ہوگا[3]۔ ابن عباس رض مزید یہ بھی کہتے ہیں اگر اونٹ کنویں میں گر پڑے تو جس جگہ ہو سکے اسے زخم مارنا درست ہے[4]۔ حضرت علی رض ابن عمر رض اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی قول ہے[5]۔

(از عمرو بن علی از یحییٰ از سفیان از والدش از عبایہ بن رافع بن خدیج) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ کل دشمن سے مقابلے کا دن ہے[6] اور ہمارے پاس ذبح کرنے کے لیے چھریاں تک نہیں آپ نے فرمایا دیکھ جلدی کیجیو یا پھرتی سے مار ڈالیو جو چیز خون بہا دے اور تو ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام بھی کہے تو اس جانور کو کھالے۔ البتہ دانت اور ناخن کے سوا خون بہانے والی چیز ہو اس لئے کہ دانت تو ایک ہڈی[7] ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں[8] ہیں۔

رافع کہتے ہیں جنگ میں ہمیں غنیمت کے اونٹ ملے اور بکریاں بھی ملیں اتفاق سے ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا[9] ایک شخص نے تیر مارا تو رک گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہٰذا اگر کوئی اونٹ اس طرح سے بگڑ جائے (ہاتھ نہ آئے) اس کے ساتھ یہی سلوک کرو۔

---

[1] اگر اللہ کا نام لے کر اس کو مار دے وہ مر جائے تو اس کا کھانا درست ہوگا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] حضرت علی رض کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور ابن عمر رض کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا حضرت عائشہ رض کا اثر حافظ صاحب نے کہا مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [6] بہت سے جانور لوٹ سے ہاتھ آئیں گے ۱۲ منہ [7] اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ۱۲ منہ [8] مسلمان کو ان کی مشابہت کرنی نہ چاہیے ۱۲ منہ [9] اختیار سے باہر ہو گیا ۱۲ منہ

باب ۲۹۳۸ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللّٰهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ قَالَ لَا إِخَالُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً وَقَالَ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الذَّكَاةُ

باب نحر اور ذبح کا بیان[1]

ابن جریج نے عطاء ابن ابی رباح سے نقل کیا کہ ذبح اور نحر اپنے اپنے مقام میں کرنا چاہیئے[2]۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے پوچھا ذبح کے جانور کو اگر میں نحر کروں تو یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) گائے کے لیئے ذبح کا لفظ فرمایا[3] تو اگر نحر کے جانور کو ذبح کرے (یا ذبح کے جانور کو نحر کرے) تو جائز ہے لیکن ذبح کے جانور کو نحر کرنا مجھے زیادہ پسند ہے ذبح کہتے ہیں گردن کی رگیں کاٹنے کو۔

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا ذبح کرنے والا رگوں کو کاٹ کر سفید دھاگے تک (جو گردن میں ہوتا ہے) پہنچ جائے اسے بھی کاٹ ڈالے؟ انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا (کہ یہاں تک کاٹنا ضروری ہو) ابن جریج کہتے ہیں نافع نے مجھ سے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اتنا کاٹنے سے منع کیا کہ ہڈی تک کاٹتا چلا جائے بلکہ ہڈی سے اس طرف تک کاٹ دے[5] پھر مرنے تک جانور کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جب موسیٰ ع نے اپنی قوم سے کہا اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے آخر آیت فذبحوھا وما کادوا یفعلون تک (تو گائے میں ذبح وارد ہوا ہے) سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے[6] ذبح حلق اور سینے کے

---

[1] نحر خاص اونٹ میں ہوتا ہے دوسرے جانور ذبح کئے جاتے ہیں حافظ نے کہا اونٹ کا ذبح بھی کئی حدیثوں سے ثابت ہے گائے کا ذبح قرآن سے اور نحر حدیث میں مذکور ہے اور جمہور علماء کے نزدیک نحر اور ذبح دونوں جائز ہیں یعنی نحر کرنا ذبح کے جانور کا اور ذبح کرنا نحر کے جانور کا لیکن ابن قاسم نے اس میں خلاف کیا ہے یعنی ذبح حلق میں اور نحر وہدگی میں اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی ذبح حلق میں اور نحر وہدگی میں اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [3] اور حدیث میں گائے کا نحر مذکور ہے ۱۲ منہ [4] نلی اور صرف رگیں ۱۲ منہ [5] یعنی حلق نرخرہ اور سانس آنے کی نلی اور دونوں شہ رگیں اور دونوں بازو میں ہوتی ہیں جن کو عربی میں ودجین کہتے ہیں ۱۲ منہ [6] حنفیہ نے کہا ہے اگر گردن کی چار رگوں میں سے تین بھی کٹ جائیں تو ذبح پورا ہو جائے گا چار رگیں یہ ہیں حلقوم اور مری اور دو رگیں دونوں جانب یعنی ودجین ابن منذر نے امام محمد سے نقل کیا اور حلقوم اور اوداج میں سے نصف سے زیادہ کاٹ دیا جائے تو کافی ہے اور شافعی نے کہا صرف حلقوم اور مری ہی کا کاٹنا کافی ہے اور سفیان ثوری نے کہا ودجین کا کاٹنا کافی ہے گو حلقوم اور مری نہ کٹے اور مالک اور لیث نے کہا ودجین اور حلقوم کا کاٹنا ضروری ہے ۱۲ منہ [7] اس کو سعید

فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّ اَنَسٌ اِذَا قُطِعَ الرَّاْسُ فَلَا بَاْسَ

درمیان کرنا چاہیے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ابن عباس اور انس کہتے ہیں اگر ذبح کرنے میں سر کٹ جائے (الگ ہو جائے) تو ایسے جانور کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں

۵۱۰۵۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَاَتِيْ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ.

(از خلاد بن یحییٰ از سفیان از ہشام بن عروہ از زوجہ اش فاطمہ بن منذر) حضرت اسماء بنت ابی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

۵۱۰۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَقَالَ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَّنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ

(از اسحاق از عبدہ از ہشام از فاطمہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا ذبح کیا اسے کھایا، اس وقت ہم مدینے میں تھے[5]۔

۵۱۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ تَابَعَهُ وَكِيْعٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ.

(از قتیبہ از جریر از ہشام از فاطمہ بنت منذر) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عہد نبوی میں ایک گھوڑے کو نحر کر کے کھایا۔

جریر کے ساتھ اس حدیث کو وکیع اور ابن عیینہ بھی روایت کرتے ہیں انہوں نے بھی لفظ نحر[6] کہا یہ دونوں ہشام سے روایت کرتے ہیں۔

بَابٌ ۲۹۳۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُوْرَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

باب زندہ جانوروں کے ہاتھ پیر ناک کان کاٹنا۔ چرند یا پرند جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانا (اس پر تیر یا گولی مارنا) سب مکروہ ہے۔

---

[1] اس کو ابو موسیٰ رسن نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] عروہ کی چچا زاد بہن بھی تھیں ۱۲ منہ [5] اگلی روایت میں نحر کا لفظ ہے اس میں ذبح کا لفظ ہے ان دونوں روایتوں کو امام بخاری نے لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ نحر اور ذبح دونوں کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ ایک کا اطلاق دوسرے پر ہوتا ہے [6] وکیع کی روایت کو امام احمد نے اور مسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ

۵۱۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

(ازابوالولید ازشعبہ) ہشام بن زید کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب[1] کے پاس گیا وہاں چند لڑکوں یا جوانوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو باندھ دیا ہے اور اس پر تیر چلا رہے ہیں اس موقعے پر حضرت انس رض نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے[2]

۵۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ۔

(ازاحمد بن یعقوب از اسحاق بن سعید بن عمرو از والدش) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یحیٰی بن سعید بن عاص کے پاس گئے اس وقت اس کا ایک[3] بیٹا مرغی باندھے ہوئے اسے تیروں کا نشانہ بنا رہا تھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جاکر اس مرغی کو کھول دیا پھر اس مرغی کو لیکر مع اس لڑکے کے یحیٰی کے پاس) آئے اور کہنے لگے اپنے لڑکے کو اس طرح جانور کو باندھ کر مارنے سے منع کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کوئی جانور چوپایہ وغیرہ قتل کے لئے باندھا نہ جائے۔

۵۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا

(ازابوالنعمان ازابوعوانہ ازابوبشر) سعید بن جبیر کہتے ہیں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا وہ چند جوانوں یا چند آدمیوں (یہ راوی کو شک ہے) کی طرف سے گذرے تو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر نشانے لگا رہے[4] ہیں جب انہوں نے

---

[1] جو حجاج ظالم کا چچا زاد بھائی اور بصرے میں اس کا نائب تھا یہ بھی حجاج کی طرح ظالم تھا ۱۲ منہ [2] کیونکہ یہ نہایت بے رحمی اور شقاوت ہے جیسے تمہاری جان ویسے دوسرے کی جان قسطلانی نے کہا اگر یہ جانور نشانہ لگانے لگاتے مرجائے تب تو مردار ہوگا اگر زندہ ہو اور اس کو ذبح کرے تب حلال ہوگا ۱۲ منہ [3] اس یحیٰی کے کئی بیٹے تھے عثمان اور عنبسہ اور ابان اور اسماعیل اور سعید اور محمد اور ہشام اور عمرو ۱۲ منہ [4] شداد بن اوس کی حدیث میں جس کو امام مسلم نے نکالا یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو قتل کرنا چاہو تو اچھی طرح قتل کرو یعنی اس طرح کہ اس کو بے فائدہ تکلیف نہ ہو مثلاً ادھ موا چھوڑ دیا اور جب جانور کو ذبح کرنا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اپنی چھری تیز کرلو اور جانور کو آرام دو (جلدی سے گلا کٹ جائے۔ بڑے بے رحم ہیں وہ لوگ جو جانداروں پر رحم نہیں کرتے۔ نصاریٰ کی سلطنتوں کی پائیداری کی اصل حکمتیں تو خدا ہی جانتا ہے مگر ایک ظاہری سبب یہی ہے کہ وہ جانوروں پر ظلم پسند نہیں کرتے اور جانور کو ناحق تکلیف دینا نہیں چاہتے انہوں نے جانوروں کے آرام کے لئے قانون بنائے ہیں بہرحال رحم اور انصاف یہ دونوں سلطنت کے ستون ہیں جہاں یہ گرے سلطنت بھی گئی گزری ۱۲ منہ [5] اس پر تیر مار رہے تھے ۱۲ منہ

فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو مرغی چھوڑ کر چل دیئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا یہ حرکت کس نے کی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

ابو بشر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

ازمنہال از سعید حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو جانور کا مُثلہ کرے۔

عدی بن ثابت بن سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

۵۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ۔

(ازحجاج بن منہال از شعبہ از عدی بن ثابت) عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور زندہ جانور کے ناک کان پیر وغیرہ اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا[2]

بَابٌ ۲۹۴ الدَّجَاجِ

باب مُرغی کھانا[3]

۵۱۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الدَّجَاجَ وَقَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ اَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ اِخَاءٌ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ

(ازیحییٰ از وکیع از سفیان از ایوب از ابوقلابہ از زہدم جرمی) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُرغی کھاتے دیکھا

ازابومعمر از عبدالوارث از ایوب بن ابی تمیمہ از قاسم) زہدم کہتے ہیں ہمارے قبیلے جرم اور ابوموسیٰ کے قبیلے اشعری میں دوستی اور برادری تھی ایک بار ایسا ہوا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا اس میں مرغی تھی، حاضرین میں ایک سُرخ رنگ کا آدمی الگ بیٹھا رہا کھانے میں شامل نہ ہوا۔ ابوموسیٰ رض نے اس سے کہا آؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُرغی کا گوشت

---

[1] اس روایت میں یوں ہے کہ کسی جاندار چیز کو نشانہ نہ بناؤ ۱۲ منہ [2] لوٹ یہ ہے کہ کسی کا مال زبردستی لے لے اسی حدیث سے بعضوں نے نکاح میں کھجور مصری لٹانے کو منع کیا ہے اور کہا ہے کہ تقسیم کر دینا مناسب ہے ۱۲ [3] مرغی بالاتفاق حلال ہے گو وہ جلالہ ہو یعنی نجاست کھاتی ہو بعضوں نے کہا اگر جلالہ ہو تو تین دن نجاست کھانے سے روک دے پھر کھائے اسے ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جس حدیث میں جلالہ کے کھانے کی ممانعت آئی ہے

فِيهِ لَحْمُ دُجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ قَالَ فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

تناول فرماتے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا مگر میں نے مرغی کو ایسی چیز کو کھاتے دیکھا ہے کہ مجھے گھن آنے لگی۔ اس لئے قسم کھائی مرغی کبھی نہ کھاؤں گا۔ اب کیسے کھاؤں؟ ابو موسیٰ رضؓ نے کہا میں تجھے (قسم کا حل) بتاتا ہوں۔ ہوا یہ کہ میں اور کئی اور اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے اور خیرات کے جانور لوگوں کو تقسیم کر رہے تھے۔ ہم نے بھی اُن سے سواری کے اونٹ مانگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی میں تمہیں سواری نہیں دوں گا فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے۔ پھر ایسا ہوا کہ آپؐ کے پاس کچھ اونٹ (مالِ غنیمت میں) آئے۔ آپ نے انہیں (دیکھ کر) پوچھا۔ اشعری لوگ کہاں گئے؟ اشعری لوگ کہاں گئے؟ ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں پھر آپؐ نے ہمیں پانچ اونٹ عطا کئے وہ بہت عمدہ سفید کوہان کے تھے ہم تھوڑی دیر خاموش رہے[1]۔ بعد ازاں میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غالباً اپنی قسم بھول گئے[2]۔ خدا کی قسم اگر ہم آپؐ کو غفلت میں رہنے دیں، قسم یاد نہ دلائیں[3] تو کبھی ہماری بھلائی نہیں ہوگی۔ آخر ہم واپس آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے آپؐ سے سواری طلب کی تھی تو آپؐ نے قسم کھائی تھی "میں تمہیں سواری نہیں دوں گا" ہمارا خیال ہے آپؐ نے اپنی قسم بھول کر ہمیں یہ اونٹ دیئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا[4] اللہ نے تم کو دیئے ہیں۔ میں تو بخدا اگر وہ چاہے کوئی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو بات بہتر معلوم ہوتی ہے وہ کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں[5]۔

[1] سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا ۱۲ منہ [2] بھول کر آپ نے ہم کو اونٹ دے دیئے ہیں ۱۲ منہ [3] میری قسم اب بھی وہی ہے کیونکہ سواری میں نے تم کو نہیں دی ۱۲ منہ [4] اسی طرح تو نے بھی مرغی نہ کھانے کی قسم کھائی ہے تو مرغی کھانے کا کفارہ دے دیجیو ۱۲ منہ

بَابُ ٢٩٤١ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب گھوڑے کا گوشت۔

٥١١٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ۔

(از حمیدی از سفیان از ہشام از فاطمہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

٥١١٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

(از مسدد از حماد بن زید از عمرو بن دینار از محمد بن علی عرف باقر علیہ السلام) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دی۔

بَابُ ٢٩٤٢ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ - فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب پالتو گدھوں کا گوشت کھانا کیسا ہے

اس باب میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔[1]

٥١١٥- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

(از صدقہ از عبدہ از عبید اللہ از سالم و نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔[2]

٥١١٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ

(از مسدد از یحیی از عبید اللہ از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو

[1] یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے ١٢ منہ [2] جو لوگ گدھے کا گوشت حلال جانتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ لوگوں نے ان گدھوں کو تقسیم سے پہلے ہی کاٹ کر ان کا گوشت پکنے کے لئے چڑھا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھنکوا دیا اس لئے کہ تقسیم سے پہلے اس کا لینا درست نہ تھا نہ اس وجہ سے کہ گدھا حرام تھا اب بعضے صحابہ کو دھوکہ ہو گیا وہ سمجھے کہ گدھا حرام ہے اس وجہ سے آپ نے گوشت پھنکوا دیا۔ حافظ نے کہا گدھے میں حرمت کے قول کو ترجیح ہے جیسے گھوڑے میں حلت کے قول کو ١٢ منہ

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ۔

گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔[۱]

یحیٰی قطان کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے بھی عُبیداللہ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے اور ابو اسامہ نے اسے عبیداللہ سے انہوں نے سالم سے روایت کیا۔[۲]

۵۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُوْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبداللہ وحسن پسران امام محمد بن حنفیہ از محمد بن حنفیہ) حضرت علی رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر کے سال متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۱۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از عمرو از محمد بن علی عرف باقر علیہ السلام) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۵۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِيْ أَوْفَى قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

(از مسدد از یحیٰی از شعبہ از عدی) براء بن عازب اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيْسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ

(از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن شہاب از ابوادریس) ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

صالح کے ساتھ اس حدیث کو زہری نے بھی روایت کیا[۳] اور عقیل نے بھی ابن شہاب سے[۴]۔

۱؎ اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو بھی امام

مَالِكٌ وَّ مَعْمَرٌ وَّ الْمَاجِشُوْنُ وَ يُوْنُسُ وَابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

امام[1] مالک، معمر[2]، یوسف بن یعقوب[3] ماجشون یونس بن یزید[4] اور محمد بن اسحٰق[5] نے زہری سے روایت کیا، وہ زہری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے منع[6] فرمایا۔

۵۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ۔

(از محمد بن سلام از عبدالوہاب ثقفی از ایوب از محمد بن سیرین) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ گدھوں کو تو لوگ[7] کھا گئے، پھر ایک دوسرا شخص آیا وہ بھی یہی کہنے لگا پھر تیسرا شخص آیا وہ بھی یہی کہنے لگا گدھے تو فنا کر دیئے گئے[8]۔ آپ نے اس وقت ایک شخص کو حکم دیا اس نے یوں منادی کی اللہ اور اس کے رسول تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں وہ ناپاک ہیں یہ حکم سن کر دیگیں الٹا دی گئیں (جن میں گدھوں کا گوشت ابل رہا تھا)

۵۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ حُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلٰكِنْ اَبٰى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَاَ قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن زید سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا، انہوں نے کہا حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ بصرے میں ایسے ہی کہتے تھے لیکن دریائے علم (بڑے عالم) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے انکار کیا اور یہ آیت پڑھی "اے پیغمبر کہہ دیجئے میں کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو" آخر تک[9]۔

---

[1] یہ حدیث آگے موصولاً آتی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] ان روایتوں میں گدھے کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ [7] اب سوار کاہے پر ہوں گے بوجھ کس پر لادیں گے ۱۲ منہ [8] لوگ کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہیں ۱۲ منہ [9] امام مالک اور بعضے علماء نے اسی آیت سے دلیل لے کر باقی سب جانوروں کو حلال قرار دیا ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے سوا بھی وہ چیزیں جن کی حرمت حدیثوں سے معلوم ہوئی ہے وہ بھی حرام ہیں جیسے گدھے درندے بلی، کتا پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ اور جو جانور خبیث ہو اس کے سوا باقی سب جانور حلال ہیں ۱۲ منہ

باب ۲۹۴۳ اَکْلِ کُلِّ ذِی نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ۔

باب دانت والے تمام درندے حرام ہیں ۔

۵۱۲۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ تَابَعَہٗ یُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَّابْنُ عُیَیْنَۃَ وَالْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ ۔

(از عبداللہ بن یوسف از امام مالک از ابن شہاب از ابوادریس خولانی) حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ۔

امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو یونس ، معمر ابن عیینہ اور ماجشون نے بھی زہری سے روایت کیا ہے ۔

باب ۲۹۴۴ جُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ

باب مردار کی کھال کا بیان[1]

۵۱۲۴ ۔ حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِہَابٍ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاۃٍ مَّیِّتَۃٍ فَقَالَ ھَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِھَابِھَا قَالُوْا اِنَّھَا مَیِّتَۃٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَکْلُھَا ۔

(از زہیر بن حرب از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (راستے میں) ایک مری ہوئی بکری دیکھی فرمایا تم اس کی کھال کیوں کام میں نہیں لاتے ؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مردار ہے آپ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام[2] ہے ۔

۵۱۲۵ ۔ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْیَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ قَالَ

(از خطاب بن عثمان از محمد بن حمیر از ثابت بن عجلان از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گذرے

---

[1] مجتہدین نے سؤر کتے کو بھی مردار پر قیاس کیا اور کہا کہ حدیث عام ہے پس ان کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے جیسے کتا بلی ریچھ بھیڑیا شیر لومڑی چیتا وغیرہ ان کی کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں ۱۲ منہ [2] نہ کہ اس کی کھال کا کام میں لانا۔ ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے لیکن زہری نے کہا کہ دباغت نہ ہوئی ہو جب بھی پاک ہے اس سے نفع اٹھانا جائز ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے لیکن دباغت سے پاک ہو جانا یہ جمہور کا قول ہے اور کسی کھال کا انہوں نے استثنا نہیں کیا یہاں تک کہ سؤر اور کتے کا بھی امام شوکانی نے اسی کو ترجیح دی اور شافعی نے کتے اور سؤر کو مستثنے کیا ہے اور حنفیہ نے سؤر اور آدمی کو اور امام احمد نے فرمایا کہ مردار کی کھال بھی دباغت سے پاک نہیں ہوتی ۱۲ منہ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَّيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى اَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوْا بِإِهَابِهَا۔

فرمایا اس بکری کے مالکوں کو کیا ہوا اس کی کھال تو کام لاتے۔

بَاب ۲۹۴۵ الْمِسْكِ

باب مُشک کا بیان[1]۔

۱۲۶ ۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ كَلْمُهٗ يَدْمِي اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ۔

(از مُسدد از عبدالواحد از عُمارہ بن قعقاع از ابوزُرعہ بن عمرو بن جُریر) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو وہ قیامت کے دن زخمی ہی اُٹھایا جائے گا اس کے زخم میں سے خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو مُشک کی سی ہوگی[2]۔

۱۲۷ ۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ جَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَّنَافِخُ الْكِيْرِ

(از محمد بن علاء از ابواُسامہ از بُرید از ابی بردہ) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک اور بد دوست کی مثال ایسی ہے جیسے ایک مُشک والا اور ایک بھٹی پھونک رہا ہے۔ مشک بردار (عطار) یا بطور تحفہ تجھے خوشبو دے گا یا تو اس سے خوشبو خریدے گا یا کچھ دیر تو عمدہ خوشبو سے فیضیاب ہوگا، اور بھٹی پھونکنے والا یا تو آگ اُڑا کر تیرا کپڑا جلا دے گا یا کم از کم تو بدبو ضرور سونگھے گا۔

---

[1] مشک کے ذکر سے تعلق اس مقام پر اس طرح ہے کہ جس طرح کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ایسی ہی مشک بھی پہلے ایک گندہ خون ہوتی ہے پھر سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے مشک باجماع اہل اسلام پاک اور طاہر ہے مگر ایک شاذ قول عطار سے یہ منقول ہے کہ مشک کا استعمال منع ہے اور یہ صریح غفلت ہے احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشک کا استعمال کرتے تھے اور آپ نے بہشت کی مٹی کو فرمایا کہ مشک کی طرح خوشبودار ہے اور قرآن میں ہے وَ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ اور مسلم نے ابوسعید سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشک سب خوشبوؤں سے عمدہ خوشبو ہے اس باب سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ جب کسی چیز کی حالت بدل جائے تو اس کا حکم بھی بدل جاتا ہے۔ خون نجس ہے مگر مشک پاک ہے حالانکہ بموجب فان المسک بعض دم الغزال وہ بھی ایک وقت میں گندہ خون تھی۔ کہتے ہیں کہ تازہ مشک خون کی طرح بدبودار رہتی ہے پھر سوکھ کر ایسی معطر ہو جاتی ہے سبحان اللہ قادر مطلق کی قدرت اور جب حالت بدلنے سے حکم بدل گیا تو شراب بھی جب شراب نہ رہی بلکہ اور کوئی چیز ہو جائے جیسے عطر یا دوا یا سرکہ تو اس کا حکم شراب کا نہ ہوگا جیسے مری کے باب میں ابوالدرداء کا قول اوپر مذکور ہو چکا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب شہید کے خون کو مشک سے تشبیہ دی تو معلوم ہوا کہ وہ پاک اور طاہر اور عمدہ چیز ہے ورنہ ناپاک اور گندی چیز سے تشبیہ دینا کوئی فضیلت نہیں ہے ۱۲ منہ

إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً۔

بَابُ ۲۹۴۶ الْأَرْنَبِ

۵۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا۔

باب خرگوش [1]

(از ابو الولید از شعبہ از ہشام بن زید) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ایک بار خرگوش کو مر الظہران (مقام) میں گھیر لیا کچھ لوگ اس کا پیچھا کرتے کرتے تھک گئے آخر میں اسے پکڑ کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا انہوں نے اسے ذبح کر کے اس کے سرین یا رانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں آپ نے قبول فرمائیں

بَابُ ۱۹۴۷ الضَّبِّ

۵۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ۔

باب گوہ (سوسمار)

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں گوہ کھاتا ہوں نہ اسے حرام کہتا ہوں۔

۵۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبد اللہ بن مسلم از مالک از ابن شہاب از ابو امامہ بن سہل از عبد اللہ بن عباس) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے (یہ خالد رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں) وہاں بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ بڑھایا مگر بعض عورتیں

[1] اس کی حلت پر ہمارے علماء کا اتفاق ہے مگر امامیہ کے نزدیک حرام ہے کیونکہ اس کو حیض آتا ہے عبداللہ بن عمرؓ اور عکرمہؓ اور ابن ابی لیلیٰ سے بھی اس کی کراہت منقول ہے اور نووی نے غلطی کی جو امام ابو حنیفہؒ سے اس کی حرمت نقل کی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک بھی خرگوش حلال ہے اور خزیمہ کی حدیث کہ میں نہ اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں کراہت پر دلالت نہیں کرتی اس کے علاوہ اس کی سند ضعیف ہے اور حدیثوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کھانا نکلتا ہے ۱۲ منہ

بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَأَكَلْتُهٗ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

کہنے لگیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگاہ کر دیا جائے[1] چنانچہ عرض کیا گیا اور آپ نے سُن کر اس سے ہاتھ کھینچ لیا (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا حرام تو نہیں مگر میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتی اس لئے مجھے نفرت سی معلوم ہوتی ہے یہ سُن کر خالدؓ کہتے ہیں میں نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھاتا رہا۔

باب ۲۹۴۸ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

باب رقیق یا جمے ہوئے گھی میں اگر چوہا گر جائے؟

۵۱۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ مِرَارًا۔

(از حمیدی از سفیان از زہری از عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا چوہا اور اس سے ارد گرد کا گھی نکال کر پھینک دو باقی گھی استعمال کر لو۔

سفیان سے لوگوں نے کہا معمر اس حدیث کو بحوالہ زہری از سعید بن مسیب از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح روایت کرتے ہیں تو سفیان نے جواب دیا میں نے تو بارہا زہری سے صرف بحوالہ عبید اللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما از ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُنا۔

[1] کیونکہ آپ کی عادت تھی کہ نئی چیز کو جب تک معلوم نہ کر لیتے کہ کیا چیز ہے نہ کھاتے ۱۲ منہ [2] معمر کی روایت کو ابوداؤد نے نکالا اسمٰعیل نے سفیان سے نقل کیا انہوں نے کہا میں نے زہری سے یہ حدیث کئی بار لوں ہی سنی عن عبید اللہ عن ابن عباس عن میمونۃ ۱۲ منہ [3] حدیث کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ جما ہوا گھی ہو سکتا ہے جس کا ارد گرد پھینکا جا سکتا ہے ورنہ پتلے اور ڈھلے ہوئے گھی کے لئے ماحولہا کا لفظ مہمل ہو جاتا ہے کیونکہ پتلا گھی رل مل جاتا ہے اس کا ماحول کوئی محدود نہیں رہتا اس لئے وہ تمام ناپاک ہو جاتا ہے اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور لفظ ماحولہا اس کی تائید کرتا ہے۔ عبدالرزاق

۵۱۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوْتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ اَوْ غَيْرُ جَامِدٍ اَلْفَارَةِ اَوْ غَيْرِهَا قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِفَارَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَاَمَرَ بِمَا قَرُبَ فَطُرِحَ ثُمَّ اُكِلَ عَنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

(از عبدان از عبداللہ از یونس) زہری سے دریافت کیا گیا اگر چوہا وغیرہ تیل یا منجمد گھی میں گر کر مر جائے تو کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا نہیں یہ حدیث ہم کو پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب دریافت کیا گیا تو آپؐ نے چوہا نکال کر اردگرد کا گھی پھینک دینے کا حکم دیا چنانچہ چوہا نکال کر اس کے قریب قریب کا گھی پھینکا گیا اور باقی گھی لوگوں نے کھالیا یہ حدیث ہمیں عبیداللہ بن عبداللہ کے ذریعے پہنچی۔

۵۱۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از مالک از ابن شہاب از عُبیداللہ بن عبداللہ از ابن عباس) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اگر چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے) تو کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا چوہے کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو نکال ڈالو اور (باقی) گھی کھالو[1]۔

بَابٌ ۲۹۴۹ اَلْعَلَمِ وَالْوَسْمِ فِي الصُّوْرَةِ۔

باب جانوروں کے چہرے پر نشانات اور داغ لگانا۔

۵۱۳۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُضْرَبَ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّوْرَةُ۔

(از عبیداللہ بن موسیٰ از حنظلہ از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما جانوروں کے چہروں کو داغنا مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مُنہ پر) مارنے سے منع کیا ہے۔

عبیداللہ بن موسیٰ کے ساتھ اس قتیبہ بن سعید نے بھی بحوالہ عمرو بن محمد عنقری از حنظلہ نقل کیا اس میں صراحت ہے کہ مُنہ پر مارنے سے منع کیا[2]۔

---

[1] جمے ہوئے گھی اور تیل کا حکم تو سابقہ حدیثوں سے معلوم ہو گیا پتلے گھی اور تیل کا ناپاک ہونا اور کھانا تو حرام ہے البتہ روشنی کے لئے جلانا جائز ہے البتہ مسجد میں جلانا منع ہے۔ [2] یعنی آدمی اور جانور دونوں کے جب منہ پر مارنا منع ہوا تو داغ دینا یا نشان کرنا بہ طریق اولیٰ منع ہوگا۔ بعضے جاہل معلموں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کے منہ پر مارا کرتے ہیں ان کو اس حدیث سے نصیحت لینا چاہیے ۱۲ منہ

۵۱۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَّهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

(از ابو الولید از شعبہ از ہشام بن زید) حضرت انسؓ کہتے ہیں میں اپنے بھائی کو بارگاہ رسالت میں اس غرض سے لے گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دھن مبارک سے کھجور کو چبا کر اس کے حلق میں ڈال دیں، اس وقت آپؐ اونٹوں کے تھان میں تھے، میں نے دیکھا آپؐ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں ہشام نے یوں کہا اس کے کانوں پر (داغ لگا رہے تھے)

بَابٌ ۲۹۵ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ اطْرَحُوهُ

باب پوری ایک جماعت کو اگر مال غنیمت ملے اور کوئی ایک فرد بکری یا اونٹ بغیر اجازت ذبح کرے تو رافع کی حدیث کے ماتحت جو حضورؐ سے روایت کی ہے اس کا کھانا جائز نہیں۔ نیز طاؤسؒ اور عکرمہ کہتے ہیں اگر چور جانور چرا کر اسے ذبح کرے تو اس جانور کو پھینک دو (وہ حرام ہو گیا)

۵۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّنَا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَ

(از مسدد از ابو الاحوص از سعید بن مسروق از عبایہ بن رفاعہ از والدش) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس چیز سے (چاہو ذبح کر لو) جو خون بہا دے اور جانور پر اللہ کا نام لو تو اسے کھاؤ بشرطیکہ دانت یا ناخن نہ ہو اور اس کا سبب یہ ہے کہ دانت تو ہڈی ہے (ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں) ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس دن جلد باز لوگوں نے آگے بڑھ کر مال غنیمت حاصل کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس

ـــ

لہ یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ اس جانور کے مالکوں کو بھی اس کا کھانا درست نہیں رہا یہ خاص زہری اور عکرمہ کا مذہب ہے۔ جمہور کے نزدیک اس کا مالک کھا سکتا ہے ۱۲ منہ ۴ یہ جانور لوٹ میں ملیں گے ۱۲ منہ

تَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَاَصَابُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوْا قُدُوْرًا فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيْرٌ مِّنْ اَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا مِثْلَ هٰذَا۔

وقت پیچھے رہ گئے تھے لوگوں نے گوشت پکنے کے لئے ہانڈیوں میں رکھ دیا[1]، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے پکتی ہوئی ہانڈیاں پھنکوا دیں، پھر مال غنیمت اس طرح تقسیم فرمایا کہ ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا۔ بعد ازاں ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا مگر لشکر میں گھوڑے نہ تھے (جن پر سوار ہو کر اونٹ کو پکڑ سکتے) آخر ایک شخص نے اسے تیر لگایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھیرا دیا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا دیکھو ان اونٹوں میں بھی بعض اونٹ جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں، پس جو جانور اس طرح بھڑک اٹھے (اور ہاتھ نہ آئے) اس سے یہی کرو (تیر وغیرہ مار کر گرا دو)۔

بَاب ۲۹۵ اِذَا نَدَّ بَعِيْرٌ لِّقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَاَرَادَ اِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں کوئی شخص تیر مار کر اسے مار ڈالے اس کی نیت فائدہ پہنچانے کی ہو نقصان پہنچانے کی نہ ہو (نہ خواہ مخواہ اونٹ قتل کرنے کی نہ ہو) تو یہ جائز ہے اس امر میں دلیل حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۵۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ

(از ابن سلام از عمر بن عُبَید طنافسی از سعید بن مسروق از عبایہ بن رفاعہ) حضرت رافع بن خُدَیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ نکلا، ایک شخص نے اسے تیر لگایا تو وہ وہیں ٹھیر گیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح آدمی سے بھاگنے لگتے ہیں پھر جو کوئی تمہیں عاجز کر دے (قابو میں نہ آئے) اسے اسی طرح مارو۔

[1] تقسیم سے پہلے ہی ان جانوروں کو کاٹ لیا تھا ۱۲ منہ

مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي الْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى فَقَالَ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ أَوْ مَا نَهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرُ مُدَى الْحَبَشَةِ۔

رافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لڑائیوں اور سفر میں جاتے ہیں اور جانور ذبح کرنے کے موقع آتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا دیکھو جو چیز خون بہادے اور ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس جانور کو کھالینا چاہئیے بشرطیکہ دانت اور ناخن کے سوا کسی اور ہتھیار سے ذبح کیا جائے اس لئے کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

باب ۲۹۵۲ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ

لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ أَنْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

باب اضطراری حالت میں مُردار کھاسکتے ہیں

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے ایمان والو ہم نے جو پاکیزہ رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اگر تم خاص اللہ کے پوجنے والے ہو تو (ان نعمتوں پر) اس کا شکر کرو۔ اللہ نے تم پر مُردار، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا[1] ہے لیکن جو شخص بھوک سے بیقرار ہوجائے بشرطیکہ بغاوت و تعدی کا خیال نہ ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں[2]۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا جو شخص بھوک سے لاچار ہوگیا اور اسے گناہ کی خواہش نہ ہو[3] اور (سورہ انعام میں) فرمایا جن جانوروں پر اللہ کا نام لیا جائے انہیں کھاؤ، اگر تم صاحب ایمان اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم ان جانوروں کو نہ کھاؤ

---

[1] اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے کیا مراد ہے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جس جانور پر تقرب لغیر اللہ کی نیت سے اللہ کے سوا دوسرے کسی کا نام پکارا جائے مثلاً یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ مرغا او جلنے شاہ کا ہے یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے وہ حرام ہوگیا گو ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیں اور ایک جماعت علماء کی یہ کہتی ہے کہ وما اہل لغیر اللہ سے یہ مراد ہے کہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے مثلاً پیر پیغمبر جھاڑ یا پہاڑ کا اگر ذبح سے پہلے اس پر غیر خدا کا نام پکارا گیا لیکن ذبح کے وقت اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا تو وہ جانور حلال ہے اور طرفین سے اس باب میں رسائل اور کتابیں مرتب ہوئی ہیں اور یہ موقع اس مسئلہ کی تفصیل کا نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اگر وہ ان چیزوں میں سے بھی کھالے ۱۲ منہ [3] اگر وہ ان چیزوں کو بھی کھالے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ منہ

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ وَقَوْلِهِ قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَسْفُوحًا يَعْنِي مُهْرَاقًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ وَقَالَ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

جن پر اللہ کا نام لیا گیا ؟ اللہ نے تو صاف صاف ان چیزوں کو بیان کر دیا جن کا کھانا تم پر حرام ہے لیکن اگر تم اضطراری حالت میں ہو جاؤ تو انہیں بھی کھا سکتے ہو اور بہت لوگ ایسے ہیں جو بغیر جانے بوجھے اپنی خواہشات کے مطابق لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں[1]۔ تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے (سورہ انعام میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے جو مجھ پر وحی بھیجی گئی اس میں کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں جانتا البتہ اگر مُردار ہو یا بہتا خون یا سؤر کا گوشت تو حرام ہے کیونکہ وہ پلید ہے یا اسی طرح اللہ کی نافرمانی ہو مثلاً جانور پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے پھر جو شخص بھوک سے لاچار ہو جائے بشرطیکہ سرکشی اور زیادتی کا ارادہ نہ کرے تو اللہ بخشنے والا مہربان[2] ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مسفوحا کا معنی بہتا ہوا اور (سورہ نحل میں) فرمایا اللہ نے جو تمہیں پاکیزہ حلال روزی دی ہے اسے کھاؤ اور اس کی نعمت کا شکر کرو اگر خالص اس کی عبادت کرنے والے ہو۔ بیشک اس نے (اللہ نے) مُردار بہتا ہوا خون، سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے، حرام پھر جو شخص سرکشی اور تعدی کی نیت نہ رکھتا ہو لیکن بھوک سے لاچار ہو جائے (وہ ان حرام اشیاء کو بھی کھالے) تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان[3] ہے۔

---

[1] جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کہہ دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں حلال کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] وہ اگر ان چیزوں کو بھی کھائے گا تو اس پر عذاب نہ ہوگا ۱۲ منہ
[3] اس باب میں امام بخاری نے صرف قرآن شریف کی آیتیں ذکر کیں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید کوئی حدیث ان کی شرط پر نہ ملی یا کوئی حدیث لکھنا چاہتے ہوں گے مگر موقع نہ ملا ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان بہت رحم والے ہیں

كِتَابُ الْأَضَاحِي

قربانی کا بیان

بَابُ ۲۹۵۳ سُنَّةِ الْأُضْحِيَّةِ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ وَّمَعْرُوفٌ

۵۱۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔

باب قربانی طریقۂ شرعی ہے

حضرت ابن عمر کہتے ہیں قربانی طریقہ شرعی ہے اور معروف ہے۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از زبید ایامی از شعبی) براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن پہلا کام جو ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر نماز سے واپس پر قربانی کرتے ہیں جو شخص ایسا کرے (یعنی نماز پڑھ کر قربانی کرے) اس نے ہمارے طریقے پر عمل کیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ قربانی نہیں ہوئی بلکہ اس نے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت کاٹا، وہ عبادت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ سن کر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے (نماز سے پہلے) قربانی کرلی تھی کہنے لگے یا رسول اللہ میرے پاس بکری کا چھ مہینے کا بچہ ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کرلے اور تیرے بعد کسی کو ایسی بکری قربانی کرنا درست نہ ہوگی۔[1]

مطرف نے شعبی سے روایت کی انہوں نے براء بن عازب[2] سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔[3]

---

[1] بلکہ ایک برس بکری چاہیئے جو دوسرے میں لگی ہو ۱۲ منہ [2] یہ حدیث عیدین میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] سنت میں اس حدیث سے طریق مراد ہے نہ سنت اصطلاحی اس لئے اس سے دلیل لینا کہ قربانی سنت ہے درست نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [4] سنت وواجب کی اصطلاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی ہے۔ یہ اصطلاح بعد میں رائج ہوئی چنانچہ یہاں سنت سے مراد وہ سنت نہیں جو واجب سے کم ہے اور مستحب سے بالا ہے بلکہ طریقۂ شریعت مراد ہے۔ اس کا اصطلاحی واجب یا سنت ہونا یہاں مقصود نہیں۔ عبد الرزاق

۱۳۹ ۵ ۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ ۔

(از مسدد از اسماعیل از ایوب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے (عیدالاضحٰے کے دن) ذبح کیا وہ ذبح اپنے کھانے کے لئے ہوا (عبادت نہ ہوگی) البتہ جو نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی ہوئی اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔

بَابٌ ۲۹۵۴ قِسْمَةِ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ ۔

باب امام یعنی سربراہ مملکت کا قربانی کے جانور لوگوں میں تقسیم کرنا [1]

۱۴۰ ۵ ۱ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا ۔

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحیٰی از بعجہ جہنی) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے تو میرے حصے میں چھ ماہ کا بکرا آیا میں نے عرض کیا میرے حصے میں تو چھ مہینے ہی کا بکرا آیا ہے ۔ تو فرمایا تم اس کی قربانی کرلو۔

بَابٌ ۲۹۵۵ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ ۔

باب مسافروں اور عورتوں کا قربانی کرنا ۔

۱۴۱ ۵ ۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ

(از مسدد از سفیان از عبدالرحمان بن قاسم از والد ش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے جب وہ سرف [2] میں تھیں، مکے میں پہنچنے سے پہلے ہی حائضہ ہوگئیں اس وقت رو [3] رہی تھیں آپ نے دریافت فرمایا تجھے کیا ہوا ؟ کیا تو حائضہ ہوگئی؟ انہوں نے کہا جی ہاں ! آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی تمام

---

[1] عیدالاضحٰے میں بکریاں بانٹنا سنت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ افسوس ہے کہ حیدرآباد میں جو ایک اسلامی ریاست ہے قدیم سے یہ رسم جاری تھی مگر حال میں غلبۂ نصاریٰ ایسا ہو گیا ہے کہ یہ رسم بھی جو ایک اسلامی رسم تھی موقوف کردی گئی۔ ہم کس کس بات کو روئیں مسلمان ہی اپنی شریعت کو خراب کرتے جاتے ہیں۔ نصاریٰ ان کو مجبور نہ کریں تب بھی اپنے دین کی باتیں چھوڑ دیتے ہیں معلوم نہیں ان مسلمانوں پر ابھی کیا قہر خداوندی آنے والا ہے ۱۲ منہ [2] جو مکہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ منہ [3] کہ اب میں حج اور طواف نہ کرسکوں گی ۱۲ منہ [4] سب کو حیض آتا ہے حضر میں بھی اور سفر میں بھی ۱۲ منہ

كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِىْ مَا يَقْضِى الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى اُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ۔

باب ۲۹۵۶ مَا يُشْتَهٰى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

۵۱۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرَانَهُ وَعِنْدِىْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَىْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِىْ ذٰلِكَ فَلَا اَدْرِىْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا۔

باب ۲۹۵۷ مَنْ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمُ النَّحْرِ۔

بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے، لہٰذا حج والوں کی طرح تو بھی سب ارکان بجا لا صرف طواف نہ کرنا آپ فرماتی ہیں اس کے بعد جب ہم منا میں تھے تو گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا؟ لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے ایک گائے قربانی کی ہے یہ اس کا گوشت ہے[1]

باب عید الاضحیٰ کے دن گوشت کھانے کی خواہش کرنا۔

(از صدقہ از ابن علیہ از ایوب از ابن سیرین) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا سو وہ دوسرا جانور ذبح کرے یہ سن کر ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ آج تو وہ دن ہے جس دن گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا (وہ بیچارے بہت غریب ہیں تو میں نے صبح سویرے ہی ذبح کر کے اپنے گھروں اور ہمسایوں کو گوشت بھیج دیا) اب میرے پاس بکری کا چھ مہینے کا بچہ ہے جس میں دو بکریوں سے زیادہ ہی گوشت ہوگا[2] آپ نے ذبح کرنے کی اجازت دے دی مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ اجازت سب کے لئے ہے یا صرف اس کیلئے مخصوص[3] تھی اس کے بعد حضورؐ نے دو مینڈھے ذبح فرمائے اور لوگوں نے بکریوں کو آپس میں تقسیم کر کے ذبح کیا۔

باب قربانی صرف عید الاضحیٰ میں ہوسکتی ہے اس قول کے قائل کے دلائل۔

---

[1] اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آپ نے ہر ایک بی بی کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنے کا حکم نہیں دیا تو جمہور کا مذہب ثابت ہو گیا امام مالک اور ابن ماجہ اور ترمذی نے عطاء بن یسار سے نکالا میں نے ابو ایوب سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا کیا دستور تھا انہوں نے کہا آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا کھاتا اور کھلاتا پھر لوگوں نے فخر سے وہ شروع کر دیا جو تو دیکھتا ہے (یعنی ہر گھر میں دو دو چار چار اور اس سے بھی زیادہ بکریاں قربانی کرنا اختیار کر لیا جو خلاف سنت ہے ۱۲ منہ [2] کیا میں اس کی قربانی کروں؟ ۱۲ منہ [3] اس کے بعد درست نہیں حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد ابن سیرین اور امام داؤد ظاہری کا یہی قول ہے اور امام مالک اور سفیان ثوری اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ قربانی بارھویں تاریخ تک کرنا درست ہے اور شافعی اور اوزاعی کے نزدیک تیرھویں تاریخ تک ۱۲ منہ

۵۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ

(از محمد بن سلام از عبدالوہاب از ایوب از محمد از ابن ابی بکرہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منا میں فرمایا دیکھو زمانہ گھوم کر اسی حالت پر آ گیا جیسے اُس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا[1] تھا سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے۔ ان مہینوں میں چار مہینے حُرمت والے ہیں تین تو متواتر ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک رجب مُضر جو جمادی اور شعبان[2] کے درمیان ہوتا ہے، اچھا یہ بتاؤ یہ مہینہ کون سا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپؐ اتنی دیر خاموش رہے کہ ہم سمجھے کہ کوئی اب شائد دوسرا نام فرمائیں گے پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یہ ذوالحجہ کا مہینہ ہے پھر آپؐ نے پوچھا یہ شہر کون سا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ پھر آپؐ خاموش رہے ہم سمجھے شائد آپؐ اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ (مکے کا) شہر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یہ مکے کا شہر ہے پھر آپؐ نے پوچھا یہ دن کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپؐ خاموش رہے ہم سمجھے شائد آپؐ اس دن کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر

---

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے خلاصہ یہ ہے کہ عرب کے لوگوں نے تاریخ کا حساب سب گول مول کر دیا تھا ایک مہینہ کو پیچھے ڈال کر دوسرا مہینہ کر دیتے کبھی سال تیرہ مہینوں کا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال یعنی حجۃ الوداع میں اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ مہینہ حقیقت میں ذی الحجہ کا ہے اب سے حساب درست رکھو اور جاہلوں کی طرح گول مول نہ کرو ذوالحجہ کو محرم کر دیا محرم کو صفر لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] کبھی تیرہ مہینوں کا نہیں ہوتا ۱۲ منہ [3] مضر ایک قبیلہ تھا عرب کا وہ رجب کے مہینے کا بہت ادب کیا کرتے تو رجب ان کے نام سے موسوم ہو گیا۔ یہاں کی جاہل عورتیں بھی مہینوں کے نام یاد نہیں کرتیں مدار سلار خواجہ معین الدین یہ ان کے یہاں مہینوں کے نام ہوتے ہیں ہائے جہالت کی حد ہو گئی کہ عورت کو سال کے بارہ مہینے نہ بتلائے جائیں نہ دین دنیا کی ضروری باتیں سکھائی جائیں جو لوگ اپنی عورتوں کو ایسا جاہل رکھتے ہیں قیامت کے دن ان سے مؤاخذہ ہو گا دینی تعلیم مرد اور عورت دونوں کو دینا واجب ہے اور جس قوم کی عورتیں تعلیم یافتہ ہوں گی وہیں کے مرد بھی عمدہ نکلیں گے اور لائق اور ہوشیار اور محنتی ہوں گے ورنہ اٹھارہ برس کی عمر اللہ اللہ ایسا گھوڑ کیا زیب دیتی ہے مسلمانوں کو اس جہالت پر شرم کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [4] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَّبْلُغُهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یوم النحر ہے آپؐ نے فرمایا تو یہ سمجھ لو تمہاری جانیں تمہارے مال (اسباب) ابن سیرین کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں ابن ابی بکرہ نے یہ بھی کہا تمہاری عزت آبرو سب چیزیں ایک کی دوسرے پر حرام ہیں جیسے اس دن کی حُرمت ہے اس شہر میں اس مہینے میں اور تم عنقریب اپنے پروردگار کو ملنے والے ہو، وہ تمہارے مال کی پرسش کرے گا۔ یاد رکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (آپس میں لڑکر) گمراہ نہ ہو جانا۔ دیکھو جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری اس حدیث کی خبر ان لوگوں کو کر دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں ہر بات خبر دینے والوں کی نسبت زیادہ یاد رہتی ہے ابن سیرین جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے آنحضرتؐ نے سچ فرمایا اسکے بعد آپؐ نے فرمایا دیکھو خبردار میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا

بَاب ۲۹۵۸ اَلْاَضْحٰى وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلّٰى۔

باب امام یعنی سربراہ مملکت عید گاہ ہی میں قربانی کرے۔

۵۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن ابی بکر مقدمی از خالد بن حارث از عبید اللہ) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں نحر کرتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کرتے تھے (یعنی عید گاہ میں)

۵۱۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

(از یحیی بن بکیر از لیث از کثیر بن فرقد از نافع) ابن عمرؓ

لہ ہائے اگر مسلمان اس نصیحت پر جو آپ نے اس زور کے ساتھ کی تھی قائم رہتے تو یہ بُرا دن دیکھنا کاہے کو نصیب ہوتا خیر جو مقدر میں تھا ہوا اب تو ذلت و رسوائی کی انتہا ہو چکی ہے ہمارے مخالفین نے ہماری حکومت چھین لی مال و دولت لوٹ لیا عزت برباد کر دی ہم کو غلام بنا رکھا ہے اب تو ہشیار ہو جاؤ اور اپنے پیارے پیغمبر کی نصیحت پر سب مل کر قائم ہو جاؤ کوئی مسلمان کسی مسلمان سے جو کلمہ گو ہو اور اصول اسلام کا انکار نہ کرے یعنی اللہ اور رسول اور قیامت اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر و نشر اور دوزخ اور بہشت کو مانتا ہو ہرگز نہ لڑے ہمارے مخالفین ہم کو ہزار ہزار اکسائیں پر ہم ہرگز ان کا کہنا نہ مانیں جو کوئی حضرت محمدؐ کی پیغمبری کا قائل ہو اس کی حمایت اور ہمدردی غیروں کے مقابل فرض اور لازم سمجھیں تو ابھی مسلمانوں کی حالت بدل جاتی ہے اگر ہم مسلمانوں میں فروع میں اختلاف رہے تو رہنے دو اس پر عداوت اور دشمنی اور لڑائی جھگڑائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں لڑ کر گمراہ ہوئے دوسری روایت میں لوٹ کافر ہو گئے معاذ اللہ آپس میں لڑکر کافر یا گمراہ ہوں اس لئے کہ سب مسلمان ہمارے بھائی ہیں مقلد ہوں یا غیر مقلد حنفی ہوں یا شافعی شیعہ ہوں یا سنی مشرکین اور کفار کے مقابل ہمیشہ ان کی مدد کرنا چاہیے ۱۲ منہ ؎ آپ کی امت میں امام بخاری و مسلم وغیرہ ایسے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اگلے لوگوں سے کہیں زیادہ حدیثوں کو یاد رکھ کر ان کو جمع کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى ـ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے۔

باب ۲۹۵۹ أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ ابْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ ـ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگ دار مینڈھوں کی قربانی دی[1] یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے موٹے مینڈھوں کی قربانی کی[2]۔

یحییٰ بن سعید انصاری[3] کہتے ہیں میں نے ابوامامہ بن سہل سے سنا وہ کہتے تھے ہم مدینے میں قربانی کے جانوروں کو خوب کھلا پلا کر موٹا کیا کرتے، دوسرے مسلمان بھی ایسا ہی کرتے

۵۱۴۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ ـ

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از عبدالعزیز بن صہیب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۵۱۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ

(از قتیبہ بن سعید از عبدالوہاب از ایوب از قلابہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز خطبہ ادا کر کے) دو چت کبرے سینگ دار بکروں کی طرف واپس ہوئے اور انہیں بنفس نفیس ذبح فرمایا[4]۔ وہیب[5] نے بھی ایوب سے روایت کیا اسماعیل بن علیہ اور حاتم بن وردان نے اس حدیث کو ایوب سے روایت

[1] تاکہ دوسرے لوگ اس کی قربانی کے بعد قربانی کریں امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جب تک امام قربانی نہ کر لے دوسرے کو قربانی نہ کرنا چاہئے دوسرے اماموں کے نزدیک نماز کے بعد ہر مسلمان قربانی کر سکتا ہے۔ اور یہ صحیح ہے حافظ نے کہا مجھ کو ابوحنیفہ اور مالک کے قول کی کوئی دلیل نہیں ملی ۱۲ منہ [2] اس کو ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے ۱۲ منہ [3] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] ایک حدیث میں ہے اپنی قربانی کو موٹا کرو آخرت میں یہ تمہاری سواریاں ہوں گی ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے یہ نکلا کہ قربانی کے لئے نر جانور مادہ سے افضل ہے اور یہ بھی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون ہے گو دوسرے کو وکیل کرنا بھی درست ہے ۱۲ منہ [6] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ۔

کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے[1]

۵۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

(از عمرو بن خالد از لیث از یزید از ابوالخیر) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کی بکریاں صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے دیں (تقسیم کردی گئیں) چھ ماہ کا ایک بکری کا بچہ رہ گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا تو اس کی قربانی کرلے۔

بَابٌ ۲۹۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے فرمانا کہ چھ ماہ کے بکری کے بچہ کی قربانی کر تیرے سوا اور کسی کے لئے درست نہ ہوگی۔

۵۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحّٰى خَالٌ لِّي يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ دَاجِنًا جَذَعَةً مِّنَ الْمَعْزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ تَابَعَهٗ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ وَتَابَعَهٗ وَكِيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ

(از مسدد از خالد بن عبداللہ از مطرف از عامر) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ایک ماموں نے جنہیں ابوبردہ کہتے تھے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کھانے کے لئے بکری ذبح کی گئی (عبادت نہیں) وہ کہنے لگے میرے پاس اب بکری کا چھ ماہ کا بچہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کو قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کیلئے درست نہیں ہوگی پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے ذبح کرے وہ اپنے کھانے کے لئے ذبح کرتا ہے (قربانی نہیں ہوسکتی) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔

مطرف کے ساتھ اس حدیث کو عبیدہ نے بھی شعبی اور ابراہیم نخعی سے روایت کیا اور عبیدہ کے ساتھ وکیع نے بھی اس کو حریث سے انہوں نے شعبی سے روایت کیا[2]

عاصم اور داؤد[3] نے شعبی سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ ابوبردہ رضی اللہ عنہ

---

[1] اس کو اسمٰعیل اور حاتم نے ایوب کا شیخ ابن سیرین بیان کیا نہ ابوقلابہ کو۔ اسمٰعیل کی حدیث آگے اسی کتاب میں آتی ہے اور حاتم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

[2] اس کو ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] عاصم کی روایت کو امام مسلم نے اور داؤد کی روایت کو بھی انہی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] ان دونوں روایتوں کو امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي جَذَعَةٌ وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ۔

نے کہا میرے پاس عناق لبن (دودھ پینے والی بکری کا بچہ ہے) زبید اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کیا میرے پاس بکری کا شش ماہہ بچہ ہے۔ ابوالاحوص نے منصور بن معتمر سے انہوں نے شعبی سے روایت کیا میرے پاس عناق جذعہ ہے۔ عبداللہ بن عون نے شعبی سے عناق جذعہ اور عناق لبن روایت کیا ہے۔

۵۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از سلمہ از ابوجحیفہ) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبُردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب پھر ذبح کر وہ کہنے لگے میرے پاس (اب کوئی بکری نہیں) بکری کا چھ ماہ کا بچہ ہے شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں ابوبُردہ نے یہ بھی کہا وہ دو برس کی بکری سے[1] بہتر ہے آپ نے فرمایا اچھا دو برس کی بکری کے عوض تو یہی پٹھیا قربانی کر مگر تیرے بعد کسی کے لیے ایسی پٹھیا قربانی میں درست نہ ہوگی۔

حاتم بن وردان نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت[2] کیا اس میں یوں ہے ابوبُردہ رض نے کہا میرے پاس عناق جذعہ ہے

بَابٌ ۲۹۶۱ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهٖ۔

باب اپنے ہاتھوں سے قربانی کا جانور ذبح کرنے والا

۵۱۵۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے قربانی کئے میں نے دیکھا آپ اپنا پاؤں ان کے منہ کے ایک جانب رکھے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اپنے ہاتھ سے ذبح فرما رہے تھے۔

---

[1] ایسی موٹی تازی گھر کی پلی ہوئی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

باب ۲۹۶۲ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتَهُ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ

باب دوسرے شخص کی قربانی اس کی اجازت سے کرنا

ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو قربانی کرنے میں امداد کی۔[1] ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو خود قربانی کرنے کا حکم دیا۔[2]

۵۱۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ۔

(از قتیبہ از سفیان از عبدالرحمن بن قاسم از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام سرف میں میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیا ہوا کیا تو حائضہ ہوگئی؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لئے خداوند عالم کی طرف سے مقرر کردہ چیز ہے تو سوائے طواف خانہ کعبہ کے اور تمام ارکانِ حج بجالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی فرمائی۔[3]

باب ۲۹۶۳ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب نماز کے بعد ذبح کرنا۔

۵۱۵۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ

(از حجاج بن منہال از شعبہ از زبید از شعبی) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (عیدالاضحیٰ کے دن) خطبہ پڑھ رہے تھے فرمایا اس دن پہلے ہمیں نماز پڑھنی چاہیئے اور عیدگاہ سے واپس ہوکر قربانی کی جائے جو شخص ایسا کرے وہ ہمارے طریقے پر چلا اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کرلی اس نے گوشت کی بکری اپنے گھر والوں کے لئے کاٹی قربانی ادا نہیں ہوئی، یہ سن کر ابوبردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ہی ذبح کرلیا اب میرے پاس (کوئی بکری نہیں ہے) ایک بٹھیا ہے ششماہہ

---

[1] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا۔ قسطلانی نے کہا ہے عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ قربانی کے لئے کسی اور کو وکیل کرے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

جو سال کی بکری سے اچھی ہے آپؐ نے فرمایا اچھا اس کی قربانی کر لے اور تیرے بعد اور کسی کو ایسا کرنا کافی یا درست نہ ہوگا۔

بَابٌ ۲۹۶ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَعَادَهُ ۔

باب اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو دوبارہ (نماز کے بعد) کرے۔

۵۱۵۴ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلٰى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا ۔

(از علی بن عبداللہ از اسماعیل بن ابراہیم از ایوب از محمد بن سیرین) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبل نماز ذبح کرے تو (نماز کے بعد) اسے دوبارہ قربانی کرنا چاہیئے۔ ایک شخص (ابوبردہ رض) نے عرض کی یا رسول اللہ اس دن تو گوشت کھانے کا سب کو شوق ہوتا ہے، نیز اپنے ہمسایوں کے متعلق بھی بیان کیا[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر گویا قبول فرما لیا، وہ کہنے لگا اب میرے پاس بکری کا ششماہیہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے آپؐ نے اسے پٹھیا کے کاٹنے کی اجازت دی مجھے معلوم نہیں دوسرے لوگوں کو بھی ایسی اجازت ہے یا نہیں۔ غرض نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے انہیں ذبح فرمایا لوگ بھی بکریوں کے گلے کی طرف گئے انہیں ذبح کر ڈالا[2]

۵۱۵۵ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ فَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ ۔

(از آدم از شعبہ از اسود بن قیس) جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عید الاضحی کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپؐ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو وہ اب دوبارہ ذبح کرے، اور جس نے نہیں ذبح کیا وہ بھی ذبح کرے۔

۵۱۵۶ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از فراس از عامر)

[1] بے چارے غریب ہیں اس لئے میں نے جلدی کر کے نماز سے پہلے ہی بکری کاٹ لی ۱۲ منہ [2] ایک ایک کر کے سارا گلہ ختم ہو گیا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَقَامَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهٗ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّتَيْنِ اَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتِهٖ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (عید الاضحٰی کے دن) نماز پڑھائی پھر فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھتا ہو ہمارے قبلے کی طرف مُنہ کرتا ہو (یعنی مسلمان ہو) وہ اس وقت تک ذبح نہ کرے جب تک نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو) یہ سُن کر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے مجھ سے تو ایسا ہو گیا (قبل از نماز ذبح کر چکا) آپ نے فرمایا تو نے جلدی کی، اس نے کہا اب میرے پاس بکری کا ششماہہ بچہ ہے جو سال سال کی دو بکریوں سے بہتر ہے میں اسے ذبح کر لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں! پھر تیرے بعد کسی کے لئے اس عمر کی بکری کافی نہ ہوگی۔

عامر شعبی کہتے ہیں یہ ایک سال کی بکری اس کی دونوں قربانیوں میں اچھی قرار پائی[۱]۔

باب ۲۹۶۵ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلٰى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ

باب قربانی کے پہلو پر پیر رکھنا۔

۵۱۵۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ۔

(از حجاج بن منہال از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے ذبح کرتے وقت اس کے دونوں پہلوؤں پر اپنا پاؤں رکھا کرتے تھے اور خود ذبح کرتے تھے۔

باب ۲۹۶۶ اَلتَّكْبِيْرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

باب بوقت قربانی تکبیر پڑھنا۔

۵۱۵۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

(از قتیبہ از ابو عوانہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے سینگ دار قربانی کئے، اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا بسم اللہ

[۱] حالانکہ پہلی بکری قربانی نہ ہوئی کیونکہ وہ نماز سے پہلے کر لی گئی تھی مگر چونکہ اس کی نیت بخیر تھی ہمسایوں کے ساتھ سلوک کرنے تو اس میں بھی ثواب ملا گویا وہ بھی ایک قربانی ٹھہری ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا

اللہ اکبر تکبیر پڑھی اور اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

باب ۲۹۶۷ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

باب اگر کسی شخص نے صرف قربانی کا جانور مکہ مکرمہ میں بھیج دیا کہ وہاں ذبح کیا جائے تو اس پر کوئی بات (جو بحالت احرام ہوتی ہے) حرام نہ ہوگی۔

۵۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ۔

(از احمد بن محمد از عبداللہ از اسماعیل از شعبی) جناب مسرق رحمۃ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آکر کہنے لگے ام المومنین ایک شخص قربانی کا جانور مکہ مکرمہ میں بھیج دیتا ہے اور اپنے شہر میں خود بیٹھا رہتا ہے، جو قربانی لے جاتا ہے اس سے کہہ دیتا ہے تم اس کے گلے میں ہار ڈال دو اور اس روز سے برابر جب تک مکہ مکرمہ میں حاجی صاحبان حج سے فارغ ہو کر احرام نہیں کھولتے وہ بھی (اپنے شہر میں) احرام باندھے رہتا ہے۔ مسروق کہتے ہیں پردے کی آڑ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تالی بجانے کی آواز آئی اور کہنے لگیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کا ہار خود بٹا کرتی تھی پھر آپؐ اپنی ہدی خانہ کعبہ بھیج دیا کرتے لیکن کوئی چیز حرام نہ ہوتی جو تمام مردوں کے لئے ان کی بیویوں کے سلسلے میں حرام ہوجایا کرتی ہے حتی کہ سب حاجی واپس آجایا کرتے۔[1]

باب ۲۹۶۸ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

باب قربانی کا گوشت کھانا، سفر میں اس میں سے توشہ لے جانا۔

۵۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو از عطاء) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کا گوشت توشہ کر کے مدینہ تک آتے۔ سفیان کہتے ہیں اس حدیث میں کئی بار یہ الفاظ

[1] اس سے اس شخص کا رد ہوا جو کہتا ہے کہ ہدی کا جانور بھیجنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے جب تک وہ ہدی ذبح نہ ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن آئمہ اربعہ اور اکثر علماء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حدیث کے موافق قائل ہیں ۱۲ منہ

۵۱۶۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقٰسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهٰذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتّٰى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ۔

(از اسماعیل از سلیمان از یحییٰ بن سعید از قاسم از ابن خباب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ سفر میں گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ان کے سامنے گوشت رکھا گیا انہوں نے کہا یہ گوشت شائد قربانی کا ہے اسے اٹھالو میں نہیں چکھوں گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں اُٹھ کر اپنے ماں جائے بھائی ابوقتادہ کے پاس آیا میں نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے انہوں نے کہا تمہارے چلے جانے کے بعد دوسرا حکم ہوا) وہ حکم منسوخ ہوگیا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھ سکتے)

۵۱۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا۔

(از ابوعاصم از یزید بن عُبید) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح کو اس کے گھر میں اس گوشت میں سے کچھ نہ رہے (کھالے اور تقسیم کردے) دوسرے سال لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم سال گذشتہ کی طرح کریں؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) کھاؤ کھلاؤ اور جمع بھی رکھو اس سال چونکہ لوگ بھوک (قحط) میں مبتلا تھے اس لئے میرا خیال تھا کہ اس طرح ان لوگوں کی مدد ہو جائے۔

۵۱۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ

(از اسماعیل بن عبداللہ از برادرش از سلیمان از یحییٰ بن سعید از عمرہ بنت عبدالرحمٰن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر (اسے سکھا کر) رکھ چھوڑتے اور مدینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھتے، آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو مگر یہ حکم آپؐ نے وجوب کے طور پر نہیں دیا بلکہ آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح سے غرباء کی امداد کرتے ہوئے انہیں کھلا

يُطْعَمُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۵۱۶۴- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ۔

۵۱۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

دیا جائے۔

(از حبان بن موسیٰ از عبداللہ از یونس) زہری کہتے ہیں کہ عبدالرحمان بن ازہر کے غلام ابوعُبید عیدالاضحیٰ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر کہنے لگے لوگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں عیدوں (عیدالفطر و عیدالاضحیٰ) میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ عیدالفطر تو وہ دن ہے جب لوگ (رمضان کے) روزے رکھ کر روزہ کھولتے ہیں[1]۔ اور عیدالاضحیٰ کا دن تمہارے لئے قربانی کھانے کا دن ہے۔ ابوعُبید کہتے ہیں اس کے بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید میں شریک ہوا اتفاق سے اس دن جمعہ تھا انہوں نے بھی پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا گیا اور کہنے لگے لوگو آج دو عیدیں ایک دن میں جمع ہوگئی ہیں اب جن کے گاؤں مدینے کے اطراف بلندی پر واقع ہیں انہیں اختیار ہے خواہ جمعہ کی نماز کے لئے مدینے میں ٹھیرے رہیں خواہ چلے جائیں میں اجازت دیتا ہوں۔

ابوعبید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی انہوں نے بھی پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ سنایا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ کر کھانے سے منع فرمایا[2]

اسی سند سے معمر سے مروی ہے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوعُبید سے روایت کیا۔

(از محمد بن عبدالرحیم از یعقوب بن ابراہیم بن سعد از

[1] پھر اس دن روزہ رکھنا گویا عید کرنا ہے ۱۲منہ [2] بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی تھی اور شائد حضرت علیؓ کو وہ حدیث نہ پہنچی ہو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ نہی کی حدیث منسوخ ہے اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا نہ حرام ہے نہ مکروہ ہے ۱۲منہ

قَالَ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِیِّ ثَلٰثًا وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَاْكُلُ بِالزَّیْتِ حِیْنَ یَنْفِرُ مِنْ مِنًی مِنْ اَجْلِ لُحُوْمِ الْهَدْیِ۔

پسر برادر ابن شہاب از ابن شہاب از سالم) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ نیز عبداللہ بن عمر رض جب منا سے کوچ کرتے تو زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے (حالانکہ قربانیوں کا گوشت موجود ہوتا تھا) آپ اسی حدیث پر عمل کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

مشروبات

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

باب ارشاد الٰہی اِنَّمَا الْخَمْرُ الآیۃ شراب[1] جوا، بت، پانسے پھینکنا یہ سب پلید اور شیطانی امور ہیں، ان سے بچتے رہو تاکہ نجات پاسکو

۵۱۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ لَمْ یَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پئے پھر توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں (بہشت کی) شراب سے محروم رہے گا۔[2]

۵۱۶۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیت المقدس میں شب معراج میں دو گلاس

---

[1] شراب عربی زبان میں ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں حلال ہو یا حرام امام بخاری نے پہلے ان شرابوں کو بیان کیا جو حرام ہیں کیونکہ وہ تھوڑے ہیں ان کے سوا اور سب شراب حلال ہیں ۱۲ منہ

[2] یعنی بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کا شراب اسے کیونکر مل سکتا ہے بعضوں نے کہا بہشت میں جائے گا مگر شراب سے محروم رہے گا جیسے ایک حدیث میں ہے جس کو طیالسی اور ابن حبان نے نکالا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا گو بہشت میں جائے گا بعضوں نے کہا اس حدیث سے مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پئے وہ تو معاذ اللہ کافر ہے۔ بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا ۱۲ منہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب آپؐ نے ان دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا گلاس لے لیا۔ اس وقت جبرائیلؑ کہنے لگے اس خُدا کے لئے حمد ہے جس نے آپؐ کو صحیح فطرت پر چلنے کی ہدایت[1] کی اگر آپؐ شراب کا پیالہ لیتے تو آپؐ کی اُمت گمراہ ہوجاتی[2]۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر، یزید بن عبداللہ بن معاذ عثمان بن عمرو اور زبیدی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے[3]۔

۵۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ ۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے اب اسے میرے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا کوئی شخص تم سے بیان نہیں کرے گا[4]۔ آپؐ نے فرمایا علامات قیامت میں سے یہ بھی ہیں جہالت پھیل جانا، (دین کا) علم کم ہوجانا، زنا کھلم کھلا ہونا، علانیہ شراب نوشی، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد رہے[5] گا۔

۵۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب) ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور ابن مسیب دونوں کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں[6] رہتا۔ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو

---

[1] کیونکہ دودھ آدمی کی پیدائشی اور فطری غذا ہے ۱۲ منہ [2] جیسے حضرت عیسیٰؑ کی امت گمراہ ہوگئی حضرت عیسیٰؑ کی شریعت میں شراب پینا درست تھا مگر اتنا ہی جس سے آدمی بالکل متوالا اور از خود رفتہ نہ ہوجائے اس حلت سے عجیب خرابی پھیلی ہے ہزاروں لاکھوں آدمی شراب کو متوالے ہو رہے ہیں ان کو دین کی خبر رہتی ہے نہ دنیا کی ہرچند عقل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی حرمت کی وجہ یہی ہے کہ اس سے عقل میں فتور آجاتا ہے نیک بد کی سمجھ نہیں رہتی آدمی جرائم اور بُرے کام کر بیٹھتا ہے اور اس کا مقتضیٰ یہی ہے کہ شراب پینا اس مقدار میں حرام ہو جس سے اتنا نشہ پیدا ہو مگر بات یہ ہے کہ اس مقدار سے کم پر قناعت کرنا اور نشہ کی حالت تک نہ پہنچنا اکثر آدمیوں کی قدرت اور اختیار سے باہر ہے یہاں ایک گلاس پیو دوسرے کو جی چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری شریعت میں اس کا قلیل اور کثیر سب حرام کر دیا گیا ہے اور اسی میں عوام اور خواص سب کا بچاؤ ہے اللہ کا شکر ہے کہ اب عیسائی بھی کچھ کچھ بر سر انصاف آچکے ہیں اور شریعت محمدیؐ کے حسن و خوبی کے قائل ہوگئے ہیں اب وہ بھی اپنے اپنے ملک میں یہ چاہتے ہیں کہ لوگ شریعت محمدیؐ کے پیرو کار بنیں اور شراب خوری بالکل چھوڑ دیں مگر افسوس تو اُن بد قسمت مسلمانوں پر ہوتا ہے جن کی شریعت میں شراب مطلقاً حرام ہے اور پھر وہ بوتلوں کی بوتلیں اڑا جاتے ہیں جس سے دولت اور جان کھوتے ہیں ۱۲ منہ [3] معمر کی روایت خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں اور ابن ہاد کی نسائی نے اور عثمان بن عمر کی امام نازی نے فوائد میں اور زبیدی کی نسائی نے وصل کی ۱۲ منہ [4] چونکہ اس وقت انسؓ کے سوا کوئی صحابی زندہ نہ رہا تھا ۱۲ منہ [5] یہ حدیث پہلے پارے میں کتاب العلم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيْهَا حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو وہ بحالت ایمان نہیں ہوتا۔

(اسی سند سے) ابن شہاب کہتے ہیں مجھے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے خبر دی کہ ابوبکر بن عبدالرحمان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے کہ جب کوئی کوئی لوٹنے والا (ڈاکہ زنی کرنے والا) بڑی لوٹ مار کرتا ہے[1] جس کی طرف لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بھی لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

باب ۲۹۶۹ إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعِنَبِ

باب شراب انگور سے بھی بنتی ہے (جیسے کھجور اور شہد وغیرہ سے[2])

۵۱۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

(از حسن بن صباح از محمد بن سابق از مالک ابن مغول از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب شراب حرام ہوئی تھی۔ اس وقت تو مدینے میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا[3]

۵۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِيْنَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

(از احمد بن یونس از ابوشہاب عبدربہ بن نافع از یونس از ثابت بنانی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم پر شراب جس وقت حرام ہوئی اس وقت مدینہ میں انگور کی شراب بالکل کمیاب تھی، اکثر ہماری شراب کچی کچی کھجوروں سے تیار ہوتی تھی۔

---

[1] اس میں ایمان کا نور نہیں ہوتا ورنہ زنا کا ہے کو کرتا ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے یہ باب لا کر ان لوگوں کا رد کیا جو شراب کو انگور سے خاص رکھتے ہیں اور کہتے ہیں انگور کے سوا اور چیزوں کے شراب اتنے پینے درست ہیں کہ نشہ نہ پیدا ہو لیکن امام محمد اور امام احمد اور مالک و شافعی اور جمہور کے موافق ہوئے ہیں انہوں نے کہا جس چیز سے نشہ پیدا ہو وہ شراب ہے تھوڑا یا بہت بالکل حرام ہے۔

[3] بلکہ کھجور وغیرہ کے شراب تھے تو معلوم ہوا وہ بھی شراب ہیں ۱۲ منہ

۵۱۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَامَ عُمَرُ رض عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبُ وَالتَّمْرُ وَالْعَسَلُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

(از مسدد از یحییٰ از ابوحیان از عامر) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا) کہا امابعد جس وقت حرمتِ شراب نازل ہوئی اس وقت شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی، انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو سے، شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے[1]۔

بَابُ ۲۹۷ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ۔

باب حرمت شراب کے وقت وہ کچی پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی۔

۵۱۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از مالک بن انس از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابوعُبیدہ ابوطلحہ اور ابی ابن کعب کو کچی اور پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور خبر لایا کہ شراب کے لئے حرام ہونے کا حکم آگیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اسی وقت) مجھ سے کہا انس اُٹھ یہ سب شراب بہادے، چنانچہ میں نے سب شراب لنڈھا دی[2]۔

۵۱۷۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

(از مسدد از معتمر از والد) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنی کم عمری میں ایک بار اپنے چچاؤں کو ایک قبیلے کے قریب کچی پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا شراب تو حرام ہوگئی ہے۔ میرے چچا کہنے لگے اب (یہ کرو کہ) جو شراب باقی ہے اسے بہادے۔ ہم نے تمام شراب بہادی۔

سلیمان بن طرفان کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ یہ کس چیز کی شراب تھی؟ انہوں نے کہا کچی اور پکی کھجور کی[3]۔ ابوبکر بن انس کہنے لگے اس زمانے میں لوگوں کے پاس یہی شراب تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اپنے بیٹے کی بات کا انکار نہیں کیا۔ سلیمان نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے بعض لوگوں نے بیان کیا کہ انس رضی

[1] لوکسی چیز کا ہو مثلاً چاول جوار وغیرہ کا اسی طرح سفید بھی تاڑی وغیرہ ۱۲ منہ [2] مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا ۱۲ منہ [3] دونوں کو ملا کر بھگو دیتے تھے جب جوش آنے لگتا تو پیتے ۱۲ منہ

نے فرمایا ان دونوں لوگوں کی یہی شراب ہوا کرتی تھی۔

۵۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ اَبُوْمَعْشَرٍ الْبَرَّآءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَکْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَھُمْ اَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ یَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

(از محمد بن ابی بکر مقدمی از ابومعشر براء یوسف از سعید بن عبداللہ از بکر بن عبداللہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حرمت شراب کے وقت کچی پکی کھجوروں سے شراب بنائی جاتی تھی۔

بَابُ ۲۹۷ اَلْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَھُوَ الْبِتْعُ

وَقَالَ مَعْنٌ سَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ اِذَا لَمْ یُسْکِرْ فَلَا بَاْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِیِّ سَاَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوْا لَا یُسْکِرُ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

باب شراب شہد سے بھی بنتی ہے، اس کا نام بتع ہے

معن کہتے ہیں میں نے مالک بن انسؓ سے فقاع کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہیں۔ عبدالعزیز بن محمد دراوردی کہتے ہیں ہم نے (علماء سے) فقاع کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہیں۔

۵۱۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع شراب کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ آور ہو حرام ہے۔

۵۱۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَھُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ وَکَانَ اَھْلُ الْیَمَنِ یَشْرَبُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَرَابٍ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہد کی شراب کے متعلق دریافت کیا گیا یہ وہ شراب ہے جسے اہل یمن پیا کرتے تھے آپؐ نے جواب میں فرمایا جو شراب بھی نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

(اسی سند سے) زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ

أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ۔

سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور رال کے برتن میں (جن میں مشروب بنایا کرتے تھے) شربت بھی مت بھگوو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حکم میں حنتم اور نقیر کے برتنوں کو بھی شامل کیا ہے

بَابٌ ۲۹۷ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

باب جو شراب عقل کو زائل کر دے وہ خمر ہے (حرام ہے)

۵۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الرُّزِّ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيبُ۔

(از احمد بن ابی رجاء از یحییٰ از ابو حیان تیمی از شعبی) ابن عمرؓ کہتے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ سنایا کہنے لگے جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تھی اس وقت وہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی انگور، کھجور، گیہوں، شہد اور جو سے۔ اور جو شراب عقل کو چھپا دے (نشہ پیدا کر دے) وہ خمر ہے (جسے اللہ نے قرآن میں حرام کیا) حقیقت یہ ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق آرزو رہ گئی کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک ہم سے وہ صاف صاف بیان نہ فرما دیتے۔ ایک دادا کا مسئلہ[۱] دوسرے کلالہ کا مسئلہ (کہ کلالہ کسے کہتے ہیں؟) تیسرے سود کا مسئلہ[۲]۔

ابو حیان کہتے ہیں میں نے شعبی سے کہا اے ابو عمرو! سند کے ملک میں ایک شراب چاول سے تیار ہوتی ہے انہوں نے کہا یہ شراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں نہ تھی۔ حجاج بن منہال نے بھی اس حدیث کو بحوالہ حماد بن سلمہ از ابو حیان روایت کیا۔ اس میں بجائے عنب کے زبیب کا لفظ ہے[۳]۔

۵۱۷۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ

(از حفص بن عمر از شعبہ از عبداللہ بن ابی السفر از شعبی از ابن

---

[۱] دادا بھائی کو محروم کرے گا یا بھائی سے محروم ہو جائے گا یا مقاسمہ ہوگا ۱۲ منہ [۲] کہ ان چھ چیزوں کے سوا جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور چیزوں کا بھی کم و بیش لینا حرام ہے یا نہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی سوکھا انگور جس کو منقی کہتے ہیں۔ اس کو عبدالعزیز بغوی نے اپنے مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ۔

عمر رضی اللہ عنہما) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خمر یعنی شراب پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے، انگور، کھجور، گیہوں، جو اور شہد سے۔[1]

بَابُ ۲۹۷۳ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ

باب (قیامت کے قریب) ایسے لوگوں کا پیدا ہونا جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اسے حلال کرلیں گے۔

ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از عبدالرحمان بن یزید بن جابر از عطیہ بن قیس کلابی از عبدالرحمان بن غنم اشعری۔ ابو عامر یا ابو مالک اشعری (ابوداؤد کی روایت میں بغیر شک کے ابو مالک ہے) کہتے ہیں اور خدا کی قسم وہ جھوٹ نہیں کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری اُمت میں ایسے (لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں (یعنی گانے بجانے) کو حلال و جائز کرلیں گے[2] اور اور چند لوگ پہاڑ کے دامن میں رہائش کریں گے شام کو ان کا چرواہا ان کے جانور لے کر ان کے پاس آجائے گا، کوئی ضرورت مند اپنی حاجت لے کر ان کے پاس آئے گا تو اس سے کہیں گے اے فقیر تم کل آنا لیکن (وہ کل تک کہاں بچیں گے) رات کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ان کا کام تمام کردے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر تمام صحابہ کے سامنے یہ بیان کیا اور سب نے سکوت کیا گویا اجماع ہو گیا ۱۲ منہ [2] اگر شراب کو وہ حلال سمجھیں تب تو وہ کافر ہو جائیں گے پھر اُمت میں کیسے رہے اس لئے یستحلون سے مراد ہو گا کہ حلال کاموں کی طرح ان کی پرواہ نہ کریں گے جیسے ہمارے زمانہ میں بھی شراب خوری رنڈی بازی ناچ گانا کرنے والی پر کوئی عیب نہیں کرتا بلکہ بیاہ شادی میں ان حرام کاموں کا کرنا اچھا سمجھتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ

فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

کو (جو پہاڑ گرنے سے بچ جائیں گے) بندر اور سؤر بنا دے گا، وہ قیامت تک اسی شکل میں رہیں گے[1]۔

بَابٌ ۲۹۷۴ الْإِنْتِبَاذُ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ۔

باب برتنوں یا پتھر (یا چینی) کے کونڈے میں نبیذ بھگونا۔

۵۱۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

(از قتیبہ از یعقوب بن عبدالرحمٰن از ابوحازم) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابواسید (مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دعوت ولیمہ دی (آپ مع صحابہ کرام تشریف لے گئے) ابو اُسید رضی اللہ عنہ کی بیوی نئی نویلی دلہن سب مدعوین کی خدمت میں مصروف رہی۔ سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جانتے ہو اس نے (بیوی نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا؟ اس نے آپؐ کے لئے رات کو تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں بھگو رکھی تھیں (انہی کا شربت پلایا)

بَابٌ ۲۹۷۵ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ۔

باب دوسرے برتنوں اور ظروف کی ممانعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے استعمال کی اجازت عطا فرمائی۔

۵۱۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو أَحْمَدَ

(از یوسف بن موسیٰ از محمد بن عبداللہ ابواحمد زبیری از سفیان ثوری از منصور بن معتمر از سالم بن ابی الجعد) حضرت جابرؓ

---

[1] معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی قذف اور خسف اور مسخ اس قسم کے عذاب آئیں گے۔ بعضوں نے باجوں کی حرمت پر دلیل دی ہے لیکن امام حزم نے یہ جواب دیا ہے کہ اول تو یہ حدیث منقطع ہے کس لئے کہ امام بخاری نے ہشام بن عمار سے سماع کی تصریح نہیں کی دوسرے ممکن ہے کہ یہ عذاب ان پر حریر اور باجوں سب کو حلال کر لینے کی وجہ سے آئے گا اور ظاہر ہے کہ شراب اور حریر کی حلت کا کوئی قائل نہیں ہوا حافظ نے کہا امام ابن حزم نے خطا کی اور یہ صحیح حدیث ہے اور متصل ہے۔ بعضوں نے کہا مسخ سے یہاں یہ مراد ہے کہ ان کے دل مسخ ہو کر بندر اور سؤر کی طرح ہو جائیں گے۔ بندر میں حرص اور سؤر میں بیحیائی ضرب المثل ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا کمانا اور بے حیائی کے کاموں میں مصروف رہنا یہی ان کا رات دن کا دھندا ہوگا ۱۲ منہ

الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّهٗ لَابُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا اِذًا وَقَالَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا

ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کیا ہمارے پاس تو دوسرے برتن نہیں ہیں آپؐ نے فرمایا اچھا اجازت ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بحوالہ یحیٰی ازسفیان از منصور از سالم یہی حدیث روایت کی ہے۔

۵۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِهٰذَا وَقَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِيَةِ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان ثوری) یہی حدیث نقل کی اس میں یہ الفاظ ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَسْقِيَةِ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از سلیمان بن ابی مسلم احول از مجاہد از ابوعیاض) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا[۱] تو لوگوں نے آپؐ سے عرض کیا یارسول اللہ ہر کسی کو مشک کہاں سے مل سکتی ہے؟ چنانچہ آپؐ نے گھڑے میں نبیذ بھگونے کی اجازت دی بشرطیکہ گھڑے کو لاکھ نہ لگائی گئی ہو۔

۵۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيٰنَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

(از مسدد از یحیٰی از سفیان[۲] از سلیمان از ابراہیم تیمی از حارث بن سوید) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کدو کے تونبے (کھاد کے برتن) اور لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔[۳]

۵۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا۔

(از عثمان از جریر از اعمش) یہی حدیث منقول ہے۔

---

[۱] لفظی ترجمہ تو یوں ہے آپ نے مشکوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا مگر یہ مطلب صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ آگے یہ مذکور ہے کہ ہر شخص کو مشکیں کیسے مل سکتی ہیں اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور صحیح یوں ہے نهى عن الانتباذ في الاسقية اسی لئے ہم نے اس کے موافق ترجمہ کیا ہے ۱۲ منہ [۲] ثوری یا سفیان ابن عیینہ سے ۱۲ منہ [۳] کیونکہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنا کرتا تھا ۱۲ منہ

۵۱۸۶ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ قَالَتْ نَهَانَا فِيْ ذٰلِكَ اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَّنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ اَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ اَفَاُحَدِّثُكَ مَا لَمْ اَسْمَعْ -

(از عثمان از جریر از منصور) ابراہیم نخعی کہتے ہیں میں نے اسود بن یزید سے کہا آیا آپ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا اُم المؤمنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کن برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا انہوں نے کہا ہم اہل بیت کو خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے (کدو کے برتن) اور لاکھی برتن میں بھگونے سے منع فرمایا۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا کیا انہوں نے گھڑے (ٹھلیا) اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا؟ انہوں نے کہا میں نے جتنا سُنا اتنا تجھ سے بیان کر دیا۔ آیا جو میں نے نہیں سُنا وہ بھی بیان کروں؟ (جھوٹ بولوں)

۵۱۸۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ لَا -

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد از شیبانی) عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبز گھڑے (میں نبیذ بھگونے) سے منع فرمایا۔

شیبانی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا ہم سفید گھڑے میں نبیذ بھگو کر اسے پئیں؟ انہوں نے کہا نہیں لہ۔

بَاب ۲۹۷ نَقِيْعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ -

باب کھجور کا شربت یعنی نبیذ پینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک اس میں نشہ نہ پیدا ہو۔

۵۱۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ اَنَّ

(از یحییٰ بن بکیر از یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری از ابوحازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت ولیمہ دی (آپ تشریف لائے) سب کی

لہ بعض علماء نے ان ہی حدیثوں کی رو سے گھڑوں اور لاکھی برتنوں اور کدو کے تونبے میں اب بھی نبیذ بھگونا مکروہ رکھا ہے لیکن اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ ممانعت آپ نے اس وقت کی تھی جب شراب نیا نیا حرام ہوا تھا آپ کو ڈر تھا کہیں شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگوتے بھگوتے لوگ پھر شراب کی طرف مائل نہ ہو جائیں جب ایک مدت کے بعد شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ نے یہ قید اٹھا دی۔ ہر برتن میں نبیذ بھگونے کی اجازت دے دی۔ ابن مسعودؓ سے منقول ہے ان کا نبیذ سبز ٹھلیان میں تیار کیا جاتا۔ بعضوں نے کہا خاص سبز گھڑے میں نبیذ بنانا مکروہ ہے اگر سفید گھڑا ہو تو قباحت نہیں ۱۲ منہ

أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

خدمت ان کی نئی نویلی دلہن انجام دے رہی تھیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا تم جانتے ہو اس نے (دلہن نے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا شربت بنایا تھا؟ رات کو اس نے تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں آپ کے لئے بھگو دی تھیں دوسرے دن انہی کا شربت پلایا۔

بَاب ۲۹۷ الْبَاذِقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ

وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ۔

باب شرابِ باذق[1]

اور وہ لوگ جو ہر نشہ آور چیز کا استعمال ممنوع سمجھتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے پکنے کے بعد تہائی یعنی طلاء (ثلث) کا پینا جائز سمجھا ہے[2]۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور ابو جحیفہ رض نے پکتے پکتے آدھا تک رہ جانے والے مشروب کو استعمال کیا ہے[3] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انگور کا تازہ تازہ شیرہ پی سکتے ہیں[4] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنے بیٹے عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو محسوس کی ہے اس سے پوچھتا ہوں آیا اس نے منشی شراب پی ہے؟ اگر ایسا ہو تو حد لگاؤں گا[5]۔

۵۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ

(از محمد بن کثیر از سفیان) ابو الجویریہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شراب باذق کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم پہلے ہی بیان کر چکے

---

[1] باذق معرب ہے بادہ کا باذق وہ شراب ہے جو انگور کا شیرہ نکال کر اس کو پکالیں یعنی تھوڑا سا پکالیں کہ وہ رقیق اور صاف رہے انگریزی میں اس کو برانڈی کہتے ہیں اگر اتنا پکائیں کہ آدھا جل جائے تو وہ منصف ہے اگر اور زیادہ پکائیں کہ وہ دو تہائی جل جائے اس کو مثلث کہیں گے ۱۲ منہ [2] جس کی دو تہائی جل جائے ایک تہائی رہ جائے اس کو طلاء کہتے ہیں اور طلاء اس لئے کہتے ہیں کہ گاڑھا ہو کر وہ اس لیپ کی طرح ہو جاتا ہے جو خارشی اونٹوں پر لگاتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کا قول امام مالکؒ نے مؤطا میں اور عبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کا امام ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور ابو مسلم کجی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ہے۔ حافظ نے کہا جریر اور انس اور تابعین میں سے ابن حنفیہ اور شریح بھی اس کے قائل ہیں کہ منصف کا پینا درست ہے مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ۱۲ منہ [4] یعنی ایک دو دن کا یا حد تین دن کا جب تک اس میں تیزی نہ آئے اس کو امام نسائی نے وصل کیا ابو ثابت نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک مرد آیا اور اس نے پوچھا آپ انگور کے شیرے میں کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا اس وقت بھی جب تک تازہ ہو اس نے کہا میں نے ایک شراب پکایا اب مجھے اس کے بارے میں شک ہے ابن عباس نے کہا پکانے سے پہلے تو اس کو پیتا کہ نہ پیتا؟ اس نے کہا نہیں چونکہ اس میں جوش آگیا تھا۔ انہوں نے کہا پھر کیا آگ حرام چیز کو حلال کردے گی یہ ممکن نہیں ۱۲ منہ [5] اس کو امام مالک نے وصل کیا پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا معلوم ہوا وہ نشہ لانے والی شراب تھی آپ نے ان کو پوری طرح حد لگائی عبدالرزاق نے بھی اس کو معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب سے نکالا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا عدل اور انصاف ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ۔

ہیں (یا باذق شراب سے پہلے آپ کا وصال ہو چکا) جو شراب نشہ آور ہو وہ حرام ہے (باذق ہو یا کوئی اور ہو) ابو الجویریہ کہتے ہیں وہ شراب (باذق) حلال طیب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انگور (حلال طیب تھا جب شراب ہوگیا تو حرام خبیث[1] ہے۔

۵۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از ابو اسامہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے[2]۔

بَابُ ۲۹۷ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ

باب کچی پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کرنے والے یا نشے کی وجہ سے منع کرتے ہیں یا اسی واسطے کہ دو سالن ملانا چونکہ خلاف سنت ہے اس لئے دو قسم کی کھجوریں ملانا بھی منع ہے[3]۔

۵۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ ابْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا۔

(از مسلم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابوطلحہ، ابو دجانہ اور سہیل بن بیضاء کو کچی اور پکی کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا (جسے خلیط کہتے ہیں) اتنے میں حرمتِ شراب کا حکم نازل ہوا میں نے اسے پھینک دیا، میں ہی پلا رہا تھا، میں ان سب سے چھوٹا تھا ہم اسی خلیط کو ان دنوں شراب تصور کرتے تھے۔ عمرو بن حارث راوی کہتے ہیں ہمیں قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

---

[1] کہتے ہیں باذق شراب بنو امیہ کے امراء نے نکالا نام بدلنے کو اس کو باذق کہنے لگے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید مطلب یہ ہو کہ انگور کا شیرہ جب اتنا پکایا جائے کہ جم کر گاڑھا ہو جائے تو وہ حلوہ ہو گیا اور حلوہ حلال ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تھے وہ بھی حلال ہوگا یعنی اسی صورت میں جب اس میں نشہ نہ ہو اگر کوئی نشہ آور چیز حلوے کی طرح ہو جیسے بھنگ کی مٹھائی بناتے ہیں تو اس کا کھانا درست نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو خلیطین یعنی انگور اور کھجور یا گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع آیا ہے اس کی یا تو یہ وجہ ہے کہ اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے یعنی جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ دو سالن ملانا یعنی ملا کر کھانا سنت کے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۵۱۹۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رض يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ۔

(از ابو عاصم از ابن جریج از عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کھجور اور کچی پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ۔

(از مسلم از ہشام از یحییٰ بن ابی کثیر از عبداللہ بن ابی قتادہ) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور اور کچی کھجور کو نیز کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔ آپ نے ہر ایک کو الگ الگ بھگونے کا حکم دیا۔

بَابٌ ۲۹۷ شُرْبِ اللَّبَنِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ

باب دودھ پینے کا بیان

ارشاد الٰہی ہے مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو نہایت خوش ذائقہ معلوم ہوتا ہے۔

۵۱۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّقَدَحِ خَمْرٍ۔

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شب معراج ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شراب کا پیش کیا گیا (مگر آپ نے صرف دودھ کا پیالہ قبول کیا)

(بقیہ صفحہ سابقہ) ابن بطال نے جو اعتراض امام بخاری پر کیا خلیطین ہر طرح منع ہیں خواہ ان میں نشہ آیا ہو یا نہ آیا ہو اس لئے اذا کان مسکرًا کی قید غلط ہے تو یہ اعتراض غلط ہے کیونکہ مُسکرًا کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ آئندہ اس میں نشہ پیدا ہونے والا ہو خلیطین سے اس لئے منع فرمایا کہ اس میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے تو احتمال ہے کہ نشہ پیدا ہو گیا ہو اور پینے والے کو اس کی خبر نہ ہو اور وہ غفلت و لاعلمی کی وجہ سے پی لے اور امام بخاری نے بیان بڑی باریکی سے کی ہے یعنی اس اعتراض کو دفع کیا کہ خلیطین سے مطلق ممانعت کیوں ہوئی یعنی جب وہ تازہ ہوں اس میں نشہ نہ آیا ہو تو اس کی وجہ یہ بیان کر دی کہ شاید ممانعت اس وجہ سے ہو کہ دو سالن ملا کر کھانا بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے

؎ اس کو بیہقی نے وصل کیا اس سے قتادہ کا سماع حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کھل گیا ہے ۱۲ منہ

۵۱۹۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ اَسْمَعَهٗ سُفْیٰنُ قَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَیْرًا مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ یُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ بِاِنَاءٍ فِیْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْیٰنُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اُمُّ الْفَضْلِ فَاِذَا وُقِفَ عَلَیْهِ قَالَ هُوَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ۔

(از حُمیدی از سُفیان از سالم ابو النظر از عمیر غلام اُم الفضل) ام الفضل رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ عرفہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق لوگ شک کرنے لگے چنانچہ میں نے ایک برتن میں دودھ ارسال خدمت کیا آپ نے نوش فرمایا۔
حُمیدی کہتے ہیں کبھی سفیان اس حدیث کو یوں بیان کرتے تھے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن یہ شک کیا کہ آپ کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل رضی اللہ عنہ نے (ایک دودھ کا برتن) آپ کے پاس بھیجا۔ بعض اوقات سفیان اس حدیث کو مرسلاً یعنی صرف عُمیر سے روایت کرتے تھے، ام الفضل کا نام لیتے جب ان سے پوچھا جاتا کہ یہ حدیث مرسل ہے یا مرفوع متصل تو وہ کہتے (مرفوع متصل ہے) ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (جو صحابیہ تھیں)

۵۱۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَّاَبِیْ سُفْیٰنَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَیْدٍ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِیْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَیْهِ عُوْدًا۔

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابو صالح و ابو سفیان) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو حمیدؓ نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ (کھلا ہوا) لے کر آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ کر لانا تھا اگر کچھ نہیں ملا تھا تو ایک لکڑی ہی سے ڈھک لیتے۔[1]

۵۱۹۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ یَّذْكُرُ اُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَیْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِیْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ

(از عمرو بن حفص از والدش، از اعمش از ابو صالح) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو حُمید انصاری نقیع سے دودھ کا پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے فرمایا اسے ڈھانپ کر کیوں نہیں لائے خواہ ایک لکڑی آڑی اس پر رکھ دیتے۔

[1] جو ایک مقام ہے وادیٔ عتیق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو چراگاہ مقرر کیا تھا ۱۲ منہ [2] آڑی لکڑی رکھ دینا گویا علامت ہے بسم اللہ کی تو شیطان اس سے دور رہے گا دودھ یا پانی کھلا لانے میں وہ بھی اتنی دور سے خرابی ہے کہ اس میں خاک بڑتی ہے کیڑے اڑ کر گرتے ہیں ۱۲ منہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَیْهِ عُوْدًا وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

اعمش کہتے ہیں ابوسفیان نے بھی یہ حدیث مجھ سے بیان کی انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّرَرْنَا بِرَاعٍ وَّقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فِیْ قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ وَاَتَانَا سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشُمٍ عَلٰی فَرَسٍ فَدَعَا عَلَیْهِ فَطَلَبَ اِلَیْهِ سُرَاقَةُ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْهِ وَاَنْ یَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(از محمود از نضر از شعبہ از ابو اسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کے لئے) مکے سے روانہ ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے وہ بیان کرتے تھے کہ ہمیں رستہ میں ایک چرواہا ملا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی تھی چنانچہ میں نے تھوڑا سا دودھ ایک پیالہ میں دوہ کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اتنا نوش فرمایا کہ میں خوش ہوگیا (آپ نے خوب سیر ہو کر پیا) اور رستے میں سراقہ بن جعشم بھی (ہمیں پکڑنے کی نیت سے آپہنچا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بددعا کی۔[2] آخر سراقہ نے آپ سے التجا کی آپ بددعا نہ فرمائیے میں واپس چلا جاتا ہوں۔[3] چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا (بددعا موقوف کردی)[4]

۵۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ کہ آدمی ایسی اونٹنی یا بکری صدقے میں دے جس کے دودھ سے صبح وشام ایک ایک برتن بھر جایا کرے۔

۵۲۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(از ابوعاصم از اوزاعی از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کھلے برتنوں میں وبا کا سمی مادہ بھی سما جاتا ہے اس لئے ہمیشہ پانی یا دودھ کے برتن کو ڈھانک کر رکھنا چاہیے اور پانی پینے کے گھڑے اور صراحیاں کھلی رکھنا بڑی بدتمیزی اور بدسلیقگی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا یا گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس گیا تین بار ایسا ہی ہوا ۱۲ منہ [4] اور جو کوئی ادھر آپ کی تلاش میں آئے گا اس کو بھی لوٹا دوں گا ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ فَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا وَّقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَّهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَّقَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَّقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ قَالَ هِشَامٌ وَّسَعِيْدٌ وَّهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْهَارِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلٰثَةَ اَقْدَاحٍ

نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ شعبہ از قتادہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شب معراج) سدرۃ المنتہیٰ تک[1] مجھے لے جایا گیا وہاں کیا دیکھتا ہوں چار نہریں ہیں دو نہریں کھلی ہیں دو ڈھپی ہوئی، کھلی نہریں تو نیل و فرات[2] تھیں اور ڈھپی ہوئی (دو بہشت کی نہریں سلسبیل و کوثر) تھیں پھر تین پیالے میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شہد ایک میں شراب، میں نے دودھ کا پیالہ پی لیا تو آواز آئی بیشک آپ نے فطرت کے مطابق کیا اور آپ کی اُمت بھی[3] (فطرت کے مطابق اختیار کرے گی)

ہشام وسعید و ہمام نے بحوالہ قتادہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ از مالک بن صعصعہ یہ حدیث نقل کی، اس میں نہروں کا ذکر تو ایسا ہی ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے (ان روایتوں کو امام بخاری رحمۃ اللہ نے بدء الخلق میں وصل کیا)

بَابٌ ۲۹۸ اِسْتِعْذَابِ الْمَاءِ

باب میٹھا پانی تلاش کرنا

۵۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ مَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبداللہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مدینہ میں ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے باغات سب سے زیادہ تھے، انہیں محبوب ترین باغ بیرحاء کے نام سے مشہور تھا، وہ مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے وہاں کا پاکیزہ (شیریں) پانی پیا کرتے۔

---

[1] سدرۃ المنتہیٰ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ فرشتوں کا علم وہیں تک جاکر ختم ہو جاتا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جا سکتا نہ کسی کو بجز خداوند کریم کے وہاں کا حال معلوم ہے ہمارے پیغمبر علیہ السلام اس مقام سے بھی آگے بڑھے اللھم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وسلمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید ۱۲ منہ [2] یعنی ان کا نام بھی نیل اور فرات تھا جیسے زمین پر بھی دو ندیاں اس نام کی ہیں وہیں سے آرہے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوب جانتا ہے ۱۲ منہ [3] اسے ابو عوانہ اسمٰعیلی اور طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَائِحٌ۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے یارسول اللہ اللہ تعالی فرماتے ہیں لن تنالوا البر حتی الایہ مجھے اپنے سب باغات میں بیرحاء بہت پسند ہے میں نے اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا، آخرت میں ذخیرہ بناتا ہوں اس کا اجر اللہ کے پاس حاصل کرنے کی توقع رکھتا ہوں، اب آپ کو اختیار ہے اس باغ کو جس کام میں چاہیں استعمال کریں آپ نے یہ سن کر فرمایا شاباش یہ تو بڑے نفع بخش یا بہت ترقی والا مال ہے یہ شک عبداللہ بن مسلمہ کو ہے[1]۔ میں نے تیری بات سن لی مگر میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے (غریب) رشتہ داروں کو دے دے۔ ابوطلحہ نے کہا بہت اچھا! چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے اعزاء اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ اسماعیل اور یحیی بن یحیی نے (امام مالک سے) رائح روایت کیا ہے[2]۔

باب ۲۹۸ شَوْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

باب دودھ میں پانی ملانا۔

۵۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے بکری کو دوہ کر اس کے دودھ میں کنویں کا پانی نکال کر ملایا آپ نے پیالہ لیا اور نوش فرمایا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف ایک بدوی عرب اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہوا دودھ اس بدو کو دے دیا اور فرمایا یہ حق دائیں طرف والے کا ہے اسی طرح اس کے بعد جو دائیں طرف ہوگا۔

[1] کہ رابح بائے موحدہ سے کہا یا رائح یائے تحتیہ سے ۱۲ منہ [2] اسمعیلی کی روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر میں اور یحیی بن یحیی کی روایت کو وصایا میں وصل کیا ۱۲ منہ

۵۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَآءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَآءَ فِيْ حَآئِطِهٖ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ مَآءٌ بَآئِتٌ فَانْطَلِقْ اِلَى الْعَرِيْشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَّهٗ قَالَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَآءَ مَعَهٗ -

(از عبداللہ بن محمد از ابوعامر از فلیح بن سلیمان از سعید بن حارث)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے آپؐ کے ساتھ بھی ایک صحابی تھے۔ آپؐ نے اس انصاری سے فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی مشک میں ہو (توہمیں پلا) نہیں تو مُنہ لگا کر اسے پی لیں گے، وہ انصاری باغ کے لئے پانی نکال رہا تھا اس نے کہا یارسول اللہ میرے پاس باسی (رات کا ٹھنڈا) پانی موجود ہے، آپؐ جھونپڑی میں تشریف لے چلئے چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مع آپؐ کے ساتھی کے جھونپڑی میں لے گیا وہاں ایک پیالے میں پانی اوپر سے ایک گھریلو بکری کا دودھ دوہ کر ڈالا پہلے آپؐ نے پیا پھر اس صحابی نے جو آپؐ کے ساتھ تھے پیا۔

بَاب ۲۹۸۲ شَرَابِ الْحَلْوَآءِ وَالْعَسَلِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِاَنَّهٗ رِجْسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي السَّكَرِ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

باب میٹھا شربت یا شہد پینا۔

زہری کہتے ہیں اگر پیاس کی شدت ہو، اور پانی میسّر نہ ہو تو آدمی کا پیشاب پینا درست نہیں کیونکہ وہ نجس ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "تمہارے لئے طیّبات (پاکیزہ چیزیں) حلال ہوئی ہیں"

عبداللہ بن مسعودؓ نے نشہ آور چیزوں کے متعلق کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شفا ان چیزوں میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کیں

[1] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا زہری کا استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ مضطر اسکی حالت میں مردار کھانا درست ہے مردار بھی نجس ہے تو پیشاب بھی پینا درست ہوگا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [2] جب ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ بیماری کے لئے مجھ کو حکیم نے شراب پینے کی رائے دی ہے ۱۲ منہ [3] اس کو علی بن حرب طائی نے فوائد میں نکالا حقیقت میں عبداللہ بن مسعودؓ کا کہنا درست ہے شراب اول تو دوا نہیں ہے بلکہ نری بیماری ہے دوسرے مسلمانوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا الٹا ا ورضرر ہوتا ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے امام مالک کے نزدیک دوا کے لئے بھی شراب پینا درست نہیں اور شافعیہ سے بھی یہی منقول ہے۔ نووی نے کہا اگر کوئی عضو کاٹنے کی ضرورت ہو تو عقل دور کرنے کے لئے شراب پلانا درست ہے۔ میں کہتا ہوں اب اس کی بھی ضرورت نہیں رہی کلوروفارم اور کوکین ایسی دوائیں نکلی ہیں کہ بلا تکلیف ان سے آپریشن ہو جاتا ہے اور یہ اللہ کی عنایت ہے اپنے بندوں پر اور حنفیہ کے نزدیک شراب کا استعمال ضرورت کے وقت درست ہے مثلاً گلے میں نوالہ اٹک جائے اور پانی نہ ہو یا حکیم حاذق کہے کہ اس بیماری کا علاج سوائے شراب پینے کے اور کوئی نہیں ۱۲ منہ

۵۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِی هِشَامٌ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ۔

(از علی بن عبد اللہ از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھے۔

بَابُ ۲۹۸۳ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب کھڑے ہو کر پانی پینا۔[1]

۵۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِیٌّ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا یَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ یَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّی رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَیْتُمُونِی فَعَلْتُ۔

(از ابو نعیم از مسعر از عبد الملک بن میسرہ) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (کوفے کی مسجد کے) چبوترے کے دروازے پر آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا کہنے لگے بعض لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے دیکھا (یعنی کھڑے کھڑے پانی پیتے ہوئے)

۵۲۰۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَیْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِی حَوَائِجِ النَّاسِ فِی رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِیَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَیَدَیْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَیْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا یَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ۔

(از آدم از شعبہ از عبد الملک بن میسرہ) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (کوفے میں) نماز ظہر ادا کی پھر مسجد کے چبوترے پر لوگوں کی حاجات (کار خلافت) کے لئے بیٹھے حتی کہ نماز عصر کا وقت آ گیا اس وقت آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا آپ نے پیا اور منہ ہاتھ دھوئے راوی نے سر اور پاؤں کا بھی[2] ذکر کیا پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا بعد ازاں کہنے لگے بعض لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے کیا۔[3]

۵۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

(از ابو نعیم از سفیان از عاصم احول از شعبی) ابن عباس

[1] جمہور علماء کے نزدیک اس میں کوئی قباحت نہیں جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرنے میں بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ مسلم نے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑے کھڑے پینے پر جھڑکا جمہور کہتے ہیں کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور بیٹھ کر پینا مستحب ہے ۱۲ منہ [2] کہ ان پر مسح کیا شاید پاؤں میں موزے ہوں گے ۱۲ منہ [3] جو لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں وہ بھی اس کے قائل ہیں کہ وضو سے بچا ہوا پانی اسی طرح زمزم کا پانی کھڑے ہی کھڑے پینا سنت ہے ۱۲ منہ

سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِّنْ زَمْزَمَ۔

رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا۔

بَابُ ۲۹۸۴ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ۔

باب اونٹ پر سوار رہ کر پینا۔

۵۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَشَرِبَهُ زَادَ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ۔

(از مالک بن اسماعیل از عبد العزیز بن ابی سلمہ از ابو النضر از عمیر غلام ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ ارسال کیا، آپؐ اس وقت عرفہ کے شام کو عرفات میں تھے، آپؐ نے اپنے ہاتھوں میں پیالہ لے کر پیا۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں ابو النضر سے یوں نقل کیا ہے کہ آپؐ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔

بَابُ ۲۹۸۵ اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ۔

باب پینے کے لئے پہلے دائیں طرف والا پھر اس کے دائیں طرف والا حقدار ہوتا ہے۔

۵۲۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَّعَنْ شِمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ۔

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ میں پانی ملا کر لایا گیا اس وقت آپؐ کے دائیں طرف ایک اعرابی بیٹھا تھا، بائیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے آپؐ نے دودھ پی کر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیئے[1]

بَابُ ۲۹۸۶ هَلْ يَسْتَاْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْاَكْبَرَ۔

باب آدمی اپنے دائیں جانب والے آدمی سے اجازت لے کہ وہ اس کے بجائے اپنے بائیں طرف والے عمر رسیدہ کو دے دے۔

[1] اگر کوئی اور شخص اس کے داہنے طرف بیٹھا ہو ۱۲ منہ

۵۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ۔

(از اسماعیل از مالک از ابوحازم بن دینار) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی پینے کی چیز لائی گئی، آپؐ نے نوش فرمایا اس وقت دائیں طرف لڑکا اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹھے تھے چنانچہ آپؐ نے لڑکے سے دریافت فرمایا کہ تمہارے بدلے ان بڑوں کو دے دوں مگر اس لڑکے نے عرض کیا واللہ آپؐ کی بخشش کی ہوئی شے (جھوٹے) کے لئے میں کسی کو اپنے پر ترجیح نہ دوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے اسی کے ہاتھ میں زور سے رکھ دیا

بَابٌ ۲۹۷ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

باب منہ لگا کر (جانور کی طرح) حوض میں سے پینا۔

۵۲۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَهٗ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهٗ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِيْ حَائِطٍ لَهٗ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَّاءً ثُمَّ حَلَبَ

(از یحییٰ بن صالح از فلیح بن سلیمان از سعید بن حارث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس گئے آپؐ کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے دونوں حضرات نے اس انصاری کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور کہنے لگا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ یہ انصاری باغ کو پانی پلا رہا تھا اور سخت گرمی ہو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس مشک میں باسی پانی ہو (جو ٹھنڈا ہوتا ہے تو لے آ) ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے (ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس مشک میں باسی پانی موجود ہے پھر وہ جھونپڑی میں گیا (جو ہر باغ میں آرام کے لئے ہوتی ہے) اور ایک پیالے میں پانی ڈال کر لایا، اوپر سے ایک پالتو بکری کا دودھ دوہا۔ آپؐ نے نوش فرمایا بعد ازاں وہ انصاری پھر پانی لایا تو

لہ حالانکہ حدیث میں حوض کا ذکر نہیں ہے مگر دستور یہ ہے کہ باغ میں جب پانی کنوئیں میں سے نکالا جاتا ہے تو ایک حوض میں جمع کرتے جاتے ہیں پھر حوض میں سے پانی نکل کر درختوں میں جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ وہ باغ والا اپنے درختوں کو پانی دے رہا تھا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

آپ کے ساتھی نے پیا۔

بَابٌ ۲۹۸۸ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ۔

باب کم عمر لوگ عمر رسیدہ لوگوں کی خدمت کریں۔

۵۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

(از مسدد از معتمر از والدش) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑے ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا میں سب میں کم عمر تھا، یہ شراب کچی پکی کھجوروں کو توڑ کر بنائی گئی تھی اتنے میں خبر آئی کہ شراب حرام ہو گئی تو میرے چچاؤں نے یہ کہا جو شراب بچ گئی وہ پھینک دے[1]، چنانچہ میں نے سب شراب لنڈھا دی۔ سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے کہا کچی پکی کھجور کی۔ ابوبکر ان کے بیٹے کہنے لگے ان ایام میں یہی شراب (مدینے میں) رائج تھی[2] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کا انکار نہ کیا۔

میرے بعض دوستوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ یہی اس وقت کی شراب ہوا کرتی تھی۔

بَابٌ ۲۹۸۹ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

باب رات کو برتن ڈھانپ دینا۔

۵۲۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ

(از اسحاق بن منصور از روح بن عبادہ از ابن جریج از عطاء) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات شروع ہو یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو روکے رکھو (باہر نہ جانے دو) اس لئے کہ اس وقت شیطان پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جب ایک گھڑی رات گذر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلنے پھرنے دو) اور گھر کے دروازے بند کر دو اللہ کا نام لے کر کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا[3] اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو بسم اللہ پڑھ کر، برتنوں کو بسم اللہ پڑھ

---

[1] سبحان اللہ حکم کی تعمیل اسی طرح کرنا چاہیئے جیسے صحابہ کیا کرتے تھے ۱۲ منہ [2] انگور کا شراب نہ تھا ۱۲ منہ [3] جو کچی پکی کھجوروں سے بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ [4] یہ اس کا قاعدہ نہیں کھلے دروازوں میں سے چلا آتا ہے ۱۲ منہ

الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ۔

کر ڈھک دیا کرو۔ ڈھکن نہ ہو تو ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دیا کرو[۱]

۵۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از عطاء) حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت چراغ گل دیا کرو، اور دروازہ بند کر لیا کرو، مشکوں کا منہ بند کر کے رکھو کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھا کرو۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ بھی فرمائے خواہ ایک لکڑی اتنی ہی کیوں نہ ہو کہ چوڑائی میں آجائے۔

بَاب ۲۹۹ اِخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

باب مشک کا منہ موڑ کر پانی پینا[۲]

۵۲۱۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا۔

(از آدم از ابن ابی ذئب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کا منہ موڑ کر ان میں سے پانی پینا منع کیا ہے

۵۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از یونس از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ مشکوں کا منہ موڑنے سے (موڑ کر پانی پینے سے) منع کرتے تھے، عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں

---

[۱] سوتے وقت چراغ بجھا دینے کا فائدہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ چوہا کیا کرتا ہے بتی منہ میں دبا کر کھینچ لے جاتا ہے اکثر گھر میں آگ لگ جاتی ہے اگر یہ ڈر نہ ہو جیسے ہمارے زمانے کے لیمپ یا بلب یا قندیل وغیرہ تو پھر بھی مستحب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم میں دین و دنیا کے فائدے بھرے ہوئے ہیں ۱۲ منہ [۲] اس سے آپ نے منع فرمایا کیونکہ دوسرے لوگوں کو گھن پیدا ہوتی ہے اور کبھی مشک کے منہ پر یا اندر پانی میں کوئی کیڑا ہوتا ہے وہ منہ میں چلا جاتا ہے یہی حکم صراحی میں بھی ہے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے صراحی اٹھائی منہ سے لگائی اس کا خمیازہ بھی اٹھاتے ہیں زہر ملا کیڑا منہ میں چلا جاتا ہے تو جان جاتی ہے یا سخت تکلیف ہوتی ہے پانی کا باہر نکال کر گلاس یا پیالہ میں پینا چاہیے اگر گلاس یا برتن نہ ہو اور مشک یا صراحی سے پینے کی ضرورت پڑے تو کپڑا لگا کر پیئے یا پانی ہاتھ میں ڈال کر چلو سے دیکھ دیکھ کر پیئے ایسی جلدی جلدی غٹا غٹ ایک دم پانی پینے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہٰی عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ مَعْمَرٌ اَوْ غَیْرُہٗ ھُوَ الشُّرْبُ مِنْ اَفْوَاھِہَا۔

معمر وغیرہ نے اس حدیث میں یوں کہا کہ اختناث کا معنی ہے مشک کے مُنہ سے پانی پینا۔

باب ۲۹۹ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ۔

باب مشک کے مُنہ سے پانی پینے کی ممانعت[1]

۵۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ قَالَ لَنَا عِکْرِمَۃُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشْیَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِہَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَۃِ اَوِ السِّقَاءِ وَاَنْ یَّمْنَعَ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ دَارِہٖ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ایوب) عکرمہ نے کہا میں تم سے چند چھوٹی چھوٹی باتیں بیان کروں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے مُنہ سے پانی پینے سے منع کیا ہے، نیز آپؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کھونٹی (میخ۔ کیل) گاڑنے سے نہ روکے[2] (بلکہ اجازت دے دے)

۵۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ فِی السِّقَاءِ۔

(از مسدد از اسماعیل از ایوب از عکرمہ) حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی مشک کے مُنہ سے پانی پیے۔

۵۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ۔

(از مسدد از یزید بن زریع از خالد از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے مُنہ سے پانی پینا ممنوع قرار دیا۔

---

[1] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ اگر کوئی مشک کا منہ نہ مروڑے بلکہ یوں ہی اس کا منہ کھول کر پانی پیے جب بھی منع ہے اور اگلے باب میں اس کی قرأت نہ تھی بلکہ اس میں مشک کا منہ مروڑ کر پانی پینے کا ذکر تھا ۱۲ منہ [2] ہمارے زمانے میں نا معلوم مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی چھوٹی باتوں میں اپنے بھائی مسلمانوں سے لڑتے ہیں اور مقدمہ بازی کرتے ہیں کافروں کے فائدے کراتے ہیں ان کو وکالت کا پیسہ اور معلوم نہیں کیا کیا دیتے ہیں لیکن اپنے بھائی مسلمانوں کا اتنا فائدہ بھی منظور نہیں

بَابٌ ۲۹۹۲ النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ۔

۵۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

باب برتن کے اندر سانس لینا۔

(از ابونعیم از شیبان از یحییٰ از عبداللہ بن ابی قتادہ) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کچھ پی رہا ہو تو برتن کے اندر (پینے میں) سانس نہ لے[1]، اور جب کوئی شخص پیشاب کرے تو دایاں ہاتھ عضو مخصوص پر نہ لگائے، اور جب استنجا کرے تو دائیں ہاتھ سے نہ کرے۔

بَابٌ ۲۹۹۳ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

۵۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا۔

باب دو یا تین سانس میں پانی پینا۔

(از ابوعاصم و ابونعیم از عزرہ بن ثابت) ثمامہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پانی پینے میں دو تین سانس لیا کرتے اور کہا کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پیتے[2]

بَابٌ ۲۹۹۴ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ۔

۵۲۲۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا

باب سونے کے برتن میں پانی یا اور کوئی چیز پینا۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از حکم از ابن ابی لیلی) حذیفہ رضی اللہ عنہما مدائن میں تھے، ایک بار پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لایا آپ نے وہ برتن اس پر پھینک مارا فرمایا میں نے اس لئے اسے پھینک مارا کہ میں اسے منع کر چکا تھا لیکن یہ باز نہ آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حریر و دیبا (ریشمی کپڑوں) اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے

---

[1] منہ باہر کر کے سانس لے تو مضائقہ نہیں ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں ہے ایسا کرنے سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور آدمی خوب سیراب ہوتا ہے طبرانی نے بسند حسن روایت کیا کہ آپ تین سانس میں پانی پیتے جب برتن منہ سے لگاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب الگ کرتے تو الحمد للہ کہتے تین بار ایسا ہی کرتے ۱۲ منہ

عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

یہ چیزیں کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تم مسلمانوں کے لئے آخرت میں۔

بَاب ۲۹۹۵ آنِيَةِ الْفِضَّةِ۔

باب چاندی کا برتن۔

۵۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

(از محمد بن مثنی از ابن ابی عدی از ابن عون از مجاہد) ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (دیہات کی طرف) روانہ ہوئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں نہ پیا کرو (نہ کھایا کرو) اور حریر و دیبا (ریشم) مت پہنا کرو یہ چیزیں دنیا میں کفار کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں[1]

۵۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

(از اسماعیل از مالک بن انس از نافع از زید بن عبد اللہ بن عمر از عبد اللہ بن عبد الرحمان بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی (یا سونے) کے برتن میں پیئے (یا کھائے) گا وہ گویا اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈالے گا۔

۵۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُّعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از اشعث بن سلیم از معاویہ بن سوید بن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا جن باتوں کا حکم دیا وہ یہ ہیں۔

(۱) مریض کی عیادت کرنا (۲) جنازے میں شمولیت کرنا

[1] قسطلانی نے کہا کھانے اور پینے پر دوسری طرح استعمالوں کا قیاس کیا گیا ہے مثلاً چاندی کی کٹوری میں سے تیل لگانا یا چاندی کی سلائی سے سرمہ دانی سے سرمہ لگانا ۱۲ منہ

الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

(۳) چھینک کا جواب دینا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) سلام کا رواج پھیلانا (۶) مظلوم کی مدد کرنا (ظالم کو روکنا، سزا دینا) (۷) اگر کوئی قسم دے کر کسی بات کی درخواست کرے تو اسے مان لینا۔ اس کی قسم سچی یعنی پوری کرنا (یا اپنی قسم سچی کرنا یعنی پوری کرنا) جن باتوں سے منع فرمایا وہ یہ ہیں۔

(۱) سونے کی انگوٹھی پہننا (۲) چاندی کے برتن میں کوئی چیز (کھانا) پینا (۳) ریشمی زین پوشیں (۴) قسی (۵) حریر (۶) دیبا (۷) استبرق پہننا (قسی حریر، دیبا اور استبرق چاروں ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں)

بَابُ ۲۹۹۶ الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ

باب پیالوں میں پینا۔

۵۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ۔

(از عمرو بن عباس از عبدالرحمٰن از سفیان از سالم ابوالنضر از عمیر غلام ام الفضل) حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بارے میں شک کیا آیا آپؐ آج عرفے میں روزے سے ہیں یا نہیں؟ تو آپؐ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا آپؐ نے نوش فرما لیا۔

بَابُ ۲۹۹۷ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پیالے یا برتن میں پیا اس میں بطور تبرک پینا۔

ابو بردہ کہتے ہیں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا میں تجھے اس پیالے میں پانی پلاؤں جس میں آنحضرتؐ نے پیا تھا (اسے امام بخاری نے کتاب الاعتصام میں وصل کیا)[1]

۵۲۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

(از سعید بن ابی مریم از ابوغسان از ابوحازم) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

[1] اس باب میں امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کٹورے یا اور کسی چیز کا استعمال آپ کی وفات کے بعد درست ہے اور جس نے اس سے منع کیا ہے اس بنا پر کہ یہ تصرف ہے غیر کی ملک میں بغیر اجازت کے کیونکہ آپ کا مال صدقہ تھا اس کا قول غلط ہے کس لئے کہ ہر مسلمان جو محتاج ہو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور جس شخص کے قبضے میں ہو وہ اس کا امین ہوگا اور اسی لئے عبداللہ بن سلام کے پاس پیالہ تھا اور اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس آپ کا جبہ تھا ۱۲ منہ

حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُّنَكِّسَةٌ رَّاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهٗ لَهٗ -

ایک عربی حسینہ کا ذکر کیا گیا، آپؐ نے ابواسید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے لانے کے لئے کسی شخص کو بھیجے، ابواسید رضی اللہ عنہ نے کسی کو بھیج کر اسے بلایا وہ عورت آئی اور بنی ساعدہ کے مکانوں میں مقیم ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور اس عورت کے پاس گئے جب اندر پہنچے تو دیکھا وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ آپؐ نے اس سے کچھ فرمایا (اپنے تئیں مجھے بخش دے) وہ بدبخت کہنے لگی میں آپؐ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، آپؐ نے فرمایا میں نے تجھے پناہ دی، پھر دوسرے لوگوں نے اس عورت سے کہا اری کم بخت یہ کون تھے؟ وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی، انہوں نے کہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور تجھ سے عقد کرنا چاہتے تھے وہ عورت کہنے لگی میں بڑی کم بخت ہوں۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لاکر بیٹھے اور فرمایا سہل! پانی پلاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے آپؐ کو اور صحابہ کرام کو اس پیالے میں پانی پلایا، یہ پیالہ سہلؓ نے نکال کر دکھایا۔ ابوحازم کہتے ہیں ہم نے بھی (تبرکاً) اس پیالے میں پانی پیا بعد ازاں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے وہ پیالہ سہل رضی اللہ عنہ سے مانگا تو سہل رضی اللہ عنہ نے انہیں دے دیا۔[1]

۵۲۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ رَاَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهٗ

(از حسن بن مدرک از یحییٰ بن حماد از ابوعوانہ) عاصم احول رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا اس میں کچھ شکن پڑ گئے تھے تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی کے تار سے جڑا لیا تھا وہ پیالہ بڑا تھا بہت نفیس اور نضار لکڑی کا بنا ہوا تھا۔

[1] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی بننے سے محروم رہی ۱۲ منہ

بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے تو اس پیالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان گنت مرتبہ پانی پلایا ہے[1]۔

عاصم کہتے ہیں کہ ابن سیرین کہتے تھے اس پیالے میں لوہے کا ایک کنڈا لگا ہوا تھا، انس رضی اللہ عنہ کی خواہش ہوئی کہ اس کی بجائے سونے یا چاندی کا حلقہ جڑوا دیں، ابوطلحہؓ نے انہیں سمجھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی چیز تبدیل مت کرو چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

باب ۲۹۹۸ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ۔

باب متبرک پانی پینا۔

۵۲۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از سالم بن ابی الجعد)
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک بار میں نے خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا، نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا ہمارے پاس پانی تھوڑا تھا چنانچہ وہی ایک برتن میں ڈال کر خدمت اقدس میں پیش کیا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور انگلیاں کھولیں پھر (لوگوں سے) فرمایا آؤ وضو کرو، اللہ برکت دے گا۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا، سب لوگوں نے وضو کیا اور پیا، میں نے بھی متبرک سمجھ کر جتنا پی سکتا تھا خوب خوب پیا، سالم کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس دن آپ کی کیا تعداد تھی تو جواب دیا چودہ سو آدمی تھے۔

سالم کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے بھی جابرؓ

[1] مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کٹورے میں آپ کو شہد پلایا دودھ پلایا پانی پلایا نبیذ پلایا ۱۲ منہ

مَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَّتَابَعَهٗ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ۔

سے روایت کیا (اسے امام بخاری رحمۃ اللہ نے سورہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا)

حصین اور عمرو بن مرہ نے بحوالہ سالم از جابر رضی اللہ عنہ پندرہ سو آدمی کی روایت کی ہے۔ سالم کے ساتھ سعید بن مسیب نے بھی اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

كِتَابُ الْمَرْضٰى

بیماروں کا بیان

بَابٌ ٢٩٩٩ مَاجَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الْمَرَضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ۔

باب بیماری کفارہ ہوتی ہے۔

ارشاد الٰہی ہے "جو کوئی برا کرے گا اس کا بدلہ ملے گا"

۵۲۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا

(از ابوالیمان حکم بن نافع از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے گناہ اتار دیتا ہے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی اگر جسم میں چبھ جائے (تو وہ بھی کفارۂ گناہ ہوتا ہے)

۵۲۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا أَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتّٰى

(از عبداللہ بن محمد از عبدالملک بن عمرو از زہیر بن محمد از محمد بن عمرو بن حلحلہ از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر جب کوئی تکلیف، رنج، پریشانی صدمہ، ایذا اور غم پہنچے، حتیٰ کہ اگر کانٹا بھی چبھے ہر بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اتارتا ہے۔

الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

۵۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از سعد از عبداللہ بن کعب) حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا مسلمان تازے کھیت کی شکل ہوتا ہے، ہوا سے جھک جاتا ہے، پھر سیدھا ہو جاتا ہے (لہلہانے لگتا ہے) منافق شمشاد کی شکل ہوتا ہے کبھی جھکتا ہی نہیں، بس ایک بار اکھڑ جاتا ہے[1]۔

زکریا بن ابی زائدہ کہتے ہیں (اسے امام مسلم نے وصل کیا) مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بحوالہ عبداللہ بن کعب از والدش از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی روایت نقل کی۔

۵۲۳۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال بن علی از عطاء بن یسار) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کھیت کے ہرے بھرے نرم پودے کے مانند ہے، ہوا آئی تو جھک گیا، ہوا رکی تو سیدھا ہو گیا (ایسے ہی مسلمان بھی بلا آنے سے جھک جاتا ہے بلا رفع ہوئی تو سیدھا ہو جاتا ہے) بدکار (کافر یا منافق) شمشاد کی طرح ہے (جھکتا ہی نہیں جب اللہ چاہتا ہے تو اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے)

۵۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمان

[1] اس میں سفیان کے سماع کی سعد سے صراحت ۱۲ منہ

يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ۔

بن ابی صعصعہ از سعید بن یسار (ابو الحباب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ (دنیاوی یا اخروی) بھلائی پہنچانا چاہتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بَابٌ: شِدَّةِ الْمَرَضِ

باب شدتِ مرض۔

۵۲۳۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از قبیصہ از سفیان از اعمش)

(دوسری سند۔ از بشر بن محمد از عبداللہ شعبہ از اعمش از ابووائل از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے بیماری کی سختی اتنی کسی پر نہیں دیکھی جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتی تھی۔

۵۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ابراہیم تیمی از حارث بن سوید) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ کو سخت بخار تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سخت بخار آیا کرتا ہے اس لئے کہ آپ کو دگنا اجر ملتا ہے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

بَابٌ: أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ

باب سب سے زیادہ آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔ پھر درجہ بدرجہ

فَالْاَمْثَلُ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ۔

جتنا زیادہ مرتبے والا کوئی شخص ہوتا ہے اتنی زیادہ اس کی آزمائش ہوتی ہے

۵۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًی شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش از ابراہیم تیمی از حارث بن سوید) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو سخت بخار تھا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے آپ کو تو بہت سخت بخار آیا کرتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھے اکیلے کو تم میں سے دو شخصوں کے برابر بخار آیا کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لئے کہ آپ کے لئے دگنا اجر لکھا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا بخار پر کیا منحصر ہے اور مجھ پر کیا موقوف ہے جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے ایک کانٹا لگنے کے برابر یا اس سے کم (وبیش) تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے[۱]

بَابُ ۳۰۰ وُجُوْبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

باب بیمار پرسی واجب ہے[۲]

۵۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔

(از قتیبہ ابن سعید از ابوعوانہ از منصور از ابووائل) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلایا کرو، بیمار کو پوچھنے کے لئے جایا کرو (خواہ کیسی بیماری ہو) اور قیدیوں کو رہا کرایا کرو[۳]

۵۲۳۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاۗءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا

(از حفص بن عمر از شعبہ از اشعث بن سلیم از معاویہ بن سوید بن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات امور کا حکم دیا اور سات امور سے منع فرمایا۔

ـه ان پر مصیبت اور تکلیف آتی ہے ۱۲ منہ ـه باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ اور پیغمبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کیا اور جب پیغمبروں پر بوجہ زیادہ قرب الٰہی کے مصائب زیادہ ہوئے تو اولیاء اللہ میں بھی یہی نسبت رہے گی جتنا قرب الٰہی زیادہ ہوگا تکالیف و مصائب زیادہ آئیں گے　امام احمد بن حنبل اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر جو مصائب گزرے ہیں ان کو دیکھ لو اور اسی سے ان کا قرب الٰہی معلوم کر سکتے ہو اور امام بخاری نے جو ترجمہ باب قائم کیا ہے وہ خود ایک حدیث ہے جس کو دارمی نے نکالا سعد بن ابی وقاص سے امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو نہ لا سکے ۱۲ منہ ـه بعضوں نے کہا فرض ہے داؤدی کا یہی قول ہے جمہور کے نزدیک سنت ہے لیکن مراد مسلمان کی بیمار پرسی واجب ہے کافر کی بیمار پرسی واجب نہیں ۱۲ منہ ـه جس طرح ہو سکے یعنی جو ظلم سے قید کیا گیا ہو ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّ نَہَانَا عَنْ سَبْعٍ نَہَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّہَبِ وَ الْفِضَّۃِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَالْمِیْثَرَۃِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُوْدَ الْمَرِیْضَ وَنُفْشِیَ السَّلَامَ۔

ممنوعہ امور (۱) سونے کی انگوٹھی (چھلہ) پہننا (۲) حریر (۳) دیبا (۴) استبرق (۵) قسی پہننا (حریر، استبرق و قسی چاروں ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں) (۶) ریشمی زین پوش[1]۔ اور آپ نے ہمیں (۱) جنازے میں شمولیت (۲) مریض کی عیادت (۳) افشائے سلام کا حکم دیا۔

بَاب ۳۰۳ عِیَادَۃِ الْمُغْمٰی عَلَیْہِ

باب بے ہوش کی عیادت کرنا۔

۵۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّہُمَا مَاشِیَانِ فَوَجَدَانِیْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَہٗ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از ابن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں بیمار رہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیادہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت بے ہوش پڑا تھا، آپ نے وضو فرمایا اور وضو کا مستعمل پانی مجھ پر ڈالا، مجھے ہوش آگیا دیکھا تو آپ تشریف فرما ہیں عرض کیا حضور میں اپنا مال کا کیا کروں؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا، بعدازاں آیت میراث نازل ہوئی، (یوصیکم اللہ الآیہ)

بَاب ۳۰۴ فَضْلِ مَنْ یُّصْرَعُ مِنَ الرِّیْحِ۔

باب ریاح رک جانے سے جسے مرگی کا عارضہ ہو اس کی فضیلت۔

۵۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عِمْرَانَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیْکَ امْرَاَۃً مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ ہٰذِہِ الْمَرْاَۃُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

(از مسدد از یحییٰ از عمران ابوبکر) عطا بن ابی رباح کہتے ہیں مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں تجھے ایک جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھائیے! انہوں نے کہا دیکھو یہ سانولے رنگ والی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی مجھے مرگی آتی ہے جس سے میرا جسم کھل جاتا ہے

[1] اس روایت میں راوی نے اختصار کیا ہے منع کردہ چیزوں میں چاندی کے برتن میں کھانا پینا جیسا دوسری روایت میں اوپر گزر چکا ۱۲ منہ [2] باقی چار باتیں دوسری روایت میں مذکور ہیں جو اوپر گزر چکی ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

اللہ سے دُعا فرمائیے میری بیماری جاتی رہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تجھے (آخرت میں) بہشت عطا ہوگی اور اگر تو چاہتی ہے تو میں دعا کروں کہ اللہ تجھے عافیت و صحت عطا کردے وہ کہنے لگی نہیں میں صبر کرتی ہوں مگر میرا جسم کھل جاتا ہے (بے ہوشی میں) اللہ سے دعا فرمائیے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے چنانچہ آپؐ نے دعا فرمائی۔[1]

۵۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةٌ طَوِيلَةٌ سَوْدَاءُ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔

(از محمد از مخلد از ابن جریج) عطاء بن ابی رباح نے اس عورت کو جس کی کنیت ام زفر تھی، کعبے کے پاس دیکھا وہ لمبی اور سیاہ رنگ عورت تھی[2]

بَابٌ ۳۰۵۔ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

باب نابینا کی فضیلت۔

۵۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبُو ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن الہاد از عمرو غلام مطلب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں اپنے (مسلمان) بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں وہ صبر کرتا ہے تو میں ان کے عوض اسے بہشت دیتا ہوں۔

عمرو کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن جابرؓ نے (اسے امام احمد نے وصل کیا) اور ظلال بن ہلال نے بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ ۳۰۶۔ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ

باب عورتوں کی مردوں کی عیادت کرنا۔

ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ایک انصاری

[1] دنیا کی تکلیف تو عارضی ہے اور زندگی کا پتہ نہیں کب ختم ہو جائے مگر بہشت تو ضرور ملے گی اور وہ ابدی ہے اور وعدہ نبوی ہے جو یقینی سچا ہے ۱۲ عبد الرزاق۔

[2] بزار کی روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کہنے لگی میں شیطان خبیث سے ڈرتی ہوں کہیں مجھ کو ننگا نہ کردے آپ نے فرمایا جب تجھ کو یہ ڈر ہو تو کعبے کے کپڑے کو آن کر پکڑ لیا کر۔ جب وہ ڈرتی تو آن کر کعبے کے پردے سے لٹک جاتی۔

رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ

مرد کی جو مسجد میں رہا کرتے تھے عیادت کی۔

۵۲۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

(از قتیبہ از مالک از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (وصحابہ کرام) مدینے میں تشریف لائے تو ایک بار ابوبکر و بلال رضی اللہ عنہما سخت بخار میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ میں نے دونوں کی بیمار پُرسی کی والد صاحب سے کہا اباجان کیسی طبیعت ہے؟ اے بلال آپ کس حال میں ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بخار میں یہ شعر پڑھا کرتے۔

ترجمہ۔ ہر آدمی اپنے خاندان میں صبح کیا کرتا ہے مگر موت اس کے جوتے کے تسموں سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترا کرتا تو یہ اشعار پڑھتے۔ ترجمہ" کاش کہ میں رات ایسے جنگل میں گذارتا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاس ہوتی اور میں مجنّہ کے چشمے پر اترتا۔ کیا مجھے شامہ اور طفیل[1] دونوں نہروں کی زیارت نصیب ہو سکے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کو بتایا (کہ بلال رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہے کہ وہ مکے لوٹنے کی آرزو کر رہے ہیں) تو آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مدینے کی محبت ہمارے دلوں میں ایسی ڈال دے جیسے مکہ مکرمہ سے تھی یا اس سے بھی زیادہ اے پروردگار یہاں کی آب و ہوا میں توانائی پیدا کر دے۔ یہاں کے مُد و صاع (مُراد کاروبار) میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار اور بیماری کو بدل کر جحفہ میں پیدا کر دے۔

بَابٌ ۳۰۰ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

باب بچوں کی عیادت کرنا۔

۵۲۴۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عاصم از ابوعثمان) اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی

[1] شامہ اور طفیل دونوں مکہ کی پہاڑیاں ہیں ۱۲ منہ

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ اِبْنَةً لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدٌ وَّ اُبَيٌّ نَحْسِبُ اَنَّ ابْنَتِيْ قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَاَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِيْ حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ مَّا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ وَّضَعَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ اِلَّا الرُّحَمَاءَ۔

(حضرت زینب علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے آپؐ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ میری بچی قریب الموت ہے لہٰذا آپ تشریف لائیں، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں، سعید بن عبادہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ کا مال ہے جو (چاہیے) وہ لے جو چاہیے دے لہٰذا ہر امر میں صبر بھی لازم ہے اور اللہ سے اُمید ثواب رکھنا چاہیے۔ صاحبزادی نے پھر قسم دے کر تشریف لانے کے لئے آدمی بھیجا، چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے (حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مکان پر پہنچے) بچی کو اٹھا کر آپؐ کی گود میں رکھا گیا (اس کا آخری وقت تھا) سانس اکھڑ رہی تھی، یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا؟ آپؐ نے فرمایا یہ تو اس رحم کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ صرف ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو اس کے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

بَابٌ ۳۰۰ عِيَادَةِ الْاَعْرَابِ

باب بدویوں کی بیمار پُرسی کرنا۔

۵۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَّعُوْدُهٗ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَّعُوْدُهٗ قَالَ لَهٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُوْرٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ اَوْ تَثُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا۔

(از معلی بن اسد از عبد العزیز بن مختار از خالد از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے، آپؐ کا معمول تھا کہ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرمایا کرتے کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھے ہو جاؤ گے (اس گنوار سے بھی آپ نے یہی فرمایا) وہ کہنے لگا آپؐ نے کیا فرمایا اچھے ہو جاؤ گے! ہرگز اچھا نہیں ہوں گا، یہ تو ایک سخت بخار ہے جو مجھ بوڑھے کو قبر تک پہنچا کر رہے گا آپؐ نے فرمایا اچھا ایسا ہی سہی۔

باب ۳۰۰۹ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ۔

۵۲۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۰۱۰ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً۔

۵۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ

باب مشرک کی بیمار پرسی کرنا۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک بار وہ بیمار ہوگیا آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا مسلمان ہوجا چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا[1]۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد سے نقل کیا جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھنے کے لیے تشریف لائے[2]۔

باب کسی مریض کی عیادت کے لئے اگر جائیں اور نماز کا وقت اگر آجائے اور مریض نماز پڑھائے۔

(از محمد بن مثنی از یحیٰی از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے صحابہ کرام عیادت کے لئے گئے (نماز کا وقت آگیا) آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی لیکن صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر پڑھنے لگے آپ نے اشارہ سے فرمایا بیٹھ جاؤ، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عبداللہ بن زبیر حمیدی کہتے تھے

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ مان لے آخر وہ مسلمان ہوگیا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کو لاکر یہ ثابت کیا کہ اپنے نوکروں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عیادت کرنا سنت ہے چہ جائیکہ غریب مسلمانوں کی۔ افسوس ہمارے زمانے میں معلوم نہیں مسلمانوں میں کیا فرعونیت پیدا ہوگئی ہے کہ غریب لوگوں کی عیادت کو نہیں جاتے نہ ان کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں عیادت اگر کرتے بھی ہیں تو اپنے برابر والے دنیا داروں کی جن سے یہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی عیادت نہ کی تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے۔ حاصل کلام یہ کہ اللہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصلحت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا فرمائیے اسلام میں کیا حصہ ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان میں بو تک نہیں ہے اس پر شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سے نظر عنایت اٹھالی ہے کہئے آپ مسلمان کہاں سے ہوئے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہوجاتا ہے؟ اسلام کے معنی تو گردن رکھ دینے کے ہیں جیسے فرمایا بَلٰى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ یعنی شریعت کے تمام احکام بدل وجان مان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا خاندان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا تب اسلام پورا ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث تفسیر سورہ قصص میں موصولاً گذر چکی ہے۔

لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ مَا صَلّٰى صَلّٰى قَاعِدًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ۔

یہ حدیث منسوخ ہے اس لئے کہ مرض وصال میں آخری نماز جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اس میں آپ بیٹھے تھے اور صحابہ کرام آپ کے پیچھے کھڑے تھے

بَابُ ۱۳ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيْضِ

باب بیمار پر ہاتھ رکھنا۔

۵۲۴۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيْدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتْرُكُ مَالًا وَّاِنِّيْ لَمْ اَتْرُكْ اِلَّا ابْنَةً وَّاحِدَةً فَاُوْصِيْ بِثُلُثَيْ مَالِيْ وَاَتْرُكُ الثُّلُثَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَاُوْصِيْ بِالنِّصْفِ وَاَتْرُكُ النِّصْفَ قَالَ لَا قُلْتُ فَاُوْصِيْ بِالثُّلُثِ وَاَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِيْ جَبْهَتِهٖ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِيْ وَبَطْنِيْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَّاَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ اَجِدُ بَرْدَهُ عَلٰى كَبِدِيْ فِيْمَا يُخَالُ اِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ۔

(از مکی بن ابراہیم از جُعید از عائشہ بنت سعد) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مکے میں سخت بیمار ہو گیا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں تشریف لے گئے تھے) تو آپ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا نبیؐ میں مالدار ہوں اور ایک بچی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے آپ فرمائیں تو میں دو تہائی مال کی وصیت کر جاؤں (کہ وہ راہ خدا میں خرچ کیا جائے) اور ایک تہائی (بچی کے لئے) چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا اچھا آدھے مال کی وصیت کر جاؤں آدھا بچی کے لئے چھوڑ جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال کی وصیت کر جاؤں دو تہائی بچی کے لئے چھوڑ جاؤں؟ آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر سکتے ہو تہائی بہت ہے، پھر آپ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا اور میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد یوں دُعا کی یا اللہ سعد کو شفا دے اس کی ہجرت کو مکمل کر دے (مکے میں اسے موت نہ دے جہاں سے ہجرت کی تھی) سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب بھی مجھے جب وہ تصور آتا ہے تو آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے جگر پر محسوس کرتا ہوں۔

۵۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابراہیم تیمی از حارث بن سوید) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ کو سخت بخار تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو جب بھی بخار آتا ہے تو بہت سخت آتا ہے! آپ نے فرمایا ہاں مجھے اتنا سخت بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے میں نے عرض کیا آپ کو ثواب بھی دُگنا ہوگا آپ نے فرمایا ہاں

اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اِنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مَّرَضٌ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

بعدازاں فرمایا کسی بھی مسلمان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے

بَاب ۳۰۱۲ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيْضِ وَمَا يُجِيْبُ۔

باب بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔

۵۲۵۱- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَمَسِسْتُهٗ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا وَذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ وَمَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى اِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

(از قبیصہ از سفیان از اعمش از ابراہیم تیمی از حارث بن سوید) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ بیمار تھے میں نے عرض کیا آپؐ کو بہت سخت بخار ہوا کرتا ہے، اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ آپؐ کو دُگنا ثواب ملے آپؐ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے (خزاں میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

۵۲۵۲- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ يَّعُوْدُهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ كَيْمَا تُزِيْرَهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا۔

(از اسحاق از خالد ابن عبداللہ از خالد از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس اس کی عیادت کے لئے گئے آپؐ نے فرمایا کچھ فکر نہیں انشاء اللہ ٹھیک ہوجاؤ گے وہ کہنے لگا حضور! یہ تو بوڑھے کا بڑے جوش والا بخار ہے جو اسے قبر تک پہنچائے گا آپؐ نے فرمایا اچھا تو اسی طرح ہوگا (یعنی موت آئے گی)

باب ۱۳۰۱ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

۵۲۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب پیدل یا سوار ہو کر یا گدھے پر دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بیمار پرسی کے لئے جانا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے پہلے اس پر پالان لگائی۔ پھر فدک[۱] کی چادر اس پر ڈالی اور اسامہؓ کو اپنے پیچھے (گدھے پر) بٹھایا۔ آپ سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے۔ راستے میں ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بیٹھا ہوا تھا، اس وقت تک عبداللہ (ظاہر میں بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے کچھ مسلمان، کچھ مشرک، بت پرست اور کچھ یہودی۔ عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی) بھی وہیں بیٹھے تھے۔ غرض جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا اس مجلس کے قریب پہنچا اور غبار اہل مجلس پر پڑنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی[۲] اور کہنے لگا ہم پر گرد مت اڑاؤ۔ آپ نے اہل مجلس کو سلام کیا (حالانکہ ان میں کافر بھی تھے) اور گدھا ٹھہرا کر اترے۔ انہیں اللہ (کے دین) کی طرف بلایا، قرآن پڑھ کر سنایا۔ اس وقت عبداللہ بن ابی کہنے لگا۔ بھلے آدمی اس سے بہتر کیا کلام ہوگا (بطور استہزاء کہا) اگر یہ حق ہے تب بھی ہماری مجلسوں میں ہمیں مت سنایا کرو اپنے گھر جا کر بیٹھو وہاں تمہارے پاس کوئی آئے تو اسے یہ کہانی سناؤ۔ یہ سن کر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں ضرور آ کر سنایا کیجئے ہمیں یہ کلام (قرآن مجید) بہت پسند ہے۔ غرض نوبت گالی گلوچ تک پہنچی مسلمان، مشرک اور یہودی لڑنے لگے، قریب تھا ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں (ہتھیار چلنے لگیں) آپ انہیں سمجھاتے رہے[۳] حتیٰ کہ وہ

---

[۱] فدک ایک مشہور بستی ہے وہاں چادریں بنتی تھیں ۱۲ منہ [۲] مردود بڑا نفیس مزاج بنا پھرتا تھا یہ نہ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی گرد مشک و عنبر سے بدرجہا عمدہ ہے ۱۲ منہ [۳] بھائی کرتے کیوں ہو اس میں لڑائی کا کیا کام ہے ۱۲ منہ

دَابَّتَہٗ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ لَہٗ اَیْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ یُرِیْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ قَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْفُ عَنْہُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ اَعْطَاکَ اللّٰہُ مَا اَعْطَاکَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ اَھْلُ ھٰذِہِ الْبَحْرَۃِ اَنْ یُّتَوِّجُوْہُ فَیُعَصِّبُوْہُ فَلَمَّا رَدَّ ذٰلِکَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاکَ شَرِقَ بِذٰلِکَ فَذٰلِکَ الَّذِیْ فَعَلَ بِہٖ مَا رَاَیْتَ۔

خاموش ہو گئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر (گدھے پر) سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے (وہ قبیلہ خزرج کے رئیس تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا (آج) تم نے ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی کی باتیں نہیں سنیں[1]۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! درگزر فرمائیے۔ اللہ نے جو آپ کو دیا ہے وہ دے ہی دیا (کہ آپ کو ہمارا آقا و مولیٰ بنایا) ہوا یہ تھا کہ (آپؐ کی تشریف آوری سے پہلے) اس شہر کی آبادی نے یہ چاہا تھا کہ عبداللہ کو اپنا بادشاہ بنائیں اس کے سر پر تاج بادشاہت اور عمامہ رکھیں مگر خدا کو منظور نہ تھا۔ آپ سچا دین لے کر تشریف لائے۔ اب چونکہ ان کی تجویز موقوف ہو گئی تو وہ (حسد کی آگ سے) جل گیا ہے۔ اسی حسد کی وجہ سے اس نے یہ بیہودہ مظاہرہ کیا ہے[2]۔

۵۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مُّحَمَّدٍ ھُوَ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ لَیْسَ بِرَاکِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ۔

(از عمرو بن عباس از عبدالرحمٰن از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرض میں عیادت کے لیے تشریف لائے اس وقت آپؐ خچر یا گھوڑے پر سوار نہ تھے (بلکہ پیادہ تشریف لائے)۔

بَاب ۳۱۴ قَوْلِ الْمَرِیْضِ اِنِّیْ وَجِعٌ اَوْ وَارَاْسَاہُ اَوِ اشْتَدَّ بِیَ الْوَجَعُ وَقَوْلِ اَیُّوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

باب بیمار یوں کہہ سکتا ہے میں بیمار ہوں، سر پھٹ رہا ہے، سخت تکلیف ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ایوب علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

۵۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا

(از قبیصہ از سفیان از ابی نجیح و ایوب از مجاہد از

---

[1] اس نے کیسی شرارت اور تکبر کی باتیں کیں ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم و کرم ملاحظہ فرمائیے سعدؓ کے ایسا کہنے سے آپ نے عبداللہ کا قصور معاف کر دیا اس سے کوئی مواخذہ نہیں کیا مردود نے وہ وہ شرارتیں کی ہیں کہ خدا کی پناہ جنگ احد میں عین وقت پر اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ گیا۔ حضرت عائشہؓ پر سخت طوفان لگایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اَذَلّ کا لفظ کہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے لیخرجن الاعز منہا الاذل مگر آپ نے اس کے مرتے تک ہمیشہ چشم پوشی کی مردود مر گیا تو اس کے جنازے پر تشریف لے گئے نماز اد کی اپنا کرتہ اس کو پہنایا قدرت رکھ کر ایسے اخلاق بجز پیغمبر کے اور کوئی کر سکتا ہے اگر آپ ذرا اشارہ فرماتے تو صحابہ کرام اس منافق کے ٹکڑے اڑا دیتے خود اس کا بیٹا جو پکا مسلمان تھا اپنے باپ کا سر کاٹ لانے پر مستعد تھا ۱۲ منہ

سُفْيَانُ عَنْ اِبْنِ اَبِي نَجِيحٍ وَّ اَيُّوْبَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ اَمَرَنِيْ بِالْفِدَاءِ

عبدالرحمان بن ابی لیلی) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میری طرف سے ہوا اس وقت میں ہانڈی پکا رہا تھا آپ نے فرمایا کیا تمہیں جوئیں ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے نائی کو بلوا کر میرے سر کے بال منڈوا دیئے اور آپ نے مجھے فدیہ دینے کا حکم دیا (یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے)

۵۲۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَبُوْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَا رَاْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَا ثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَا رَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُّ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّ ابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ۔

(از یحییٰ بن یحییٰ ابوزکریا از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید) قاسم بن محمد کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (کے سر میں درد تھا وہ) کہہ رہیں تھیں ہائے سر پھٹا جاتا ہے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجھے کیا فکر ہے) اگر تو میری زندگی میں مرجائے گی میں تیرے لئے دعا واستغفار کروں گا، تب وہ کہنے لگیں ہائے مصیبت اللہ کی قسم آپ میری موت چاہتے ہیں میرے مرتے ہی (آپ کا کیا بگڑے گا) آپ تو اسی دن شام کو اپنی دوسری بیویوں کے ساتھ شب باش ہوں گے آپ نے فرمایا یہ بات نہیں تیری بیماری کیا ہے کچھ نہیں) میں کہہ رہا ہوں ہائے سر[2] عائشہ! دیکھ میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی کو بھیج کر صدیق اکبر رض اور ان کے بیٹے عبدالرحمان کو بلا بھیجوں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین کر جاؤں، ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں (کہ خلافت ہمارا حق ہے) یا آرزو کرنے والے کسی اور بات کی آرزو کریں (ہم خلیفہ ہو جائیں) پھر میں نے (اپنے جی میں) کہا (اسکی ضرورت ہی کیا ہے) خود اللہ تعالیٰ (ابوبکر رض کے سوا) اور کسی کو خلیفہ نہ ہونے دے گا نہ کسی دوسرے کی خلافت قبول کریں گے[3]

۵۲۵۷- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا

(از موسیٰ از عبدالعزیز بن مسلم از سلیمان از ابراہیم تیمی از

[1] جوئیں میرے سر سے ٹپ ٹپ گر رہی تھیں ۱۲ منہ [2] پھٹا جاتا ہے یعنی مجھ کو بہت تکلیف ہے یہ آپ کی وفات کی بیماری تھی ۱۲ منہ [3] جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تھا مسلمانوں نے ابوبکر صدیق رض ہی کو اپنا خلیفہ چن لیا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف وصریح سب لوگوں کے سامنے ان کو اپنا جانشین نہیں کیا تھا مگر منشائے خداوندی یہی تھا کہ ابوبکر خلیفہ ہوں ان کے بعد عمر رض ان کے بعد عثمان رض ان کے بعد علی رض وہ پورا ہوا وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاءُ ۱۲ منہ

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ اَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

حارث بن سوید) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ کو سخت بخار تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا آپؐ کو (ہمیشہ) بہت سخت بخار آیا کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں مجھے دو آدمیوں کے برابر بخار آتا ہے۔ میں نے عرض کیا تو حضور کو دگنا اجر بھی ملے گا؟ فرمایا (مجھ پر کیا موقوف ہے) جس مسلمان کو کوئی بھی تکلیف پہنچتی ہے بیماری کی یا اور کچھ تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں (گناہ) اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۵۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ مِنْ وَّجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَغَ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ از زہری از عامر بن سعد) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے جب میں حجۃ الوداع کے موقع پر سخت بیمار ہو گیا میں نے عرض کیا حضور! میری بیماری جس حد تک پہنچ گئی ہے آپؐ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں، میری وارث بس ایک لڑکی ہے، میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپؐ نے فرمایا ہاں مگر تہائی بھی زیادہ ہے، بات یہ ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں نادار چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں، اللہ کے لئے تو جو خرچ کرے گا اس پر تجھے خیرات ہی کا ثواب ملے گا، حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے[1]

[1] کیونکہ انما الاعمال بالنیات جو شخص شریعت محمدی کی پیروی کی نیت کر کے اپنے جورو بچوں کو پالے اور ان کو کھانا کھلائے اس کو اس میں بھی صدقہ کا سا ثواب ملے گا ایک اس پر کیا موقوف ہے جو شخص دن کو اس لئے سوئے کہ رات کو تہجد اور عبادت کے لئے آنکھ کھلے اس لئے کھائے کہ عبادت کی طاقت ہو اس لئے کسرت کرے کہ نماز میں قیام اور قعود اچھی طرح ادا ہو اس کا کھانا پینا سونا کسرت کرنا سب عبادت بھی عبادت ہوگا ۱۲ منہ

باب ۳۰۱۵ قَوْلِ الْمَرِيضِ قُومُوا عَنِّي۔

باب بیمار کا لوگوں سے یہ کہنا "تم میرے پاس سے چلے جاؤ"۔

۵۲۵۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبُ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر) دوسری سند (عبداللہ بن محمد از عبدالرزاق از معمر از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت آیا تو اس وقت گھر میں کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمہارے لئے وصیت نامہ لکھوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ (حاضرین سے کہنے لگے آپ پر بیماری کی شدت ہے اور تم لوگوں کے پاس عمل کرنے کے لئے قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے، ہم لوگوں کو اللہ کی کتاب کافی ہے، گھر میں اس وقت جو لوگ موجود تھے ان کی مختلف آراء تھیں اور جھگڑنے لگے کوئی کہتا لکھنے کا سامان لاؤ آپ ایک وصیت نامہ لکھوا دیں گے جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے اور بعض حضرات عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق ہوئے۔ آپ کے پاس جب بہت بدمزگی اور اختلاف ہونے لگا تو آپ نے فرمایا چلو اٹھ جاؤ۔

(راوی حدیث) عبیداللہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (یہ حدیث بیان کر کے) کہا کرتے تھے افسوس صد افسوس کہ ان لوگوں کے اختلاف رائے اور شور نے آنحضرت کو وصیت نامہ نہ لکھوانے دیا۔

؎ معلوم ہوتا ہے کہ غالب اور بھاری اکثریت صحابہ اور اہل بیت اور اہل خانہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے متفق تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض اور تکلیف کی شدت سے اور کسی کو گمان تک بھی نہ گزرا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرض مرض الموت ہے اور یہ محبت جانثار کا فطری تقاضا ہوتا ہے کہ مریض کی دلداری اور آرام کی خاطر ایسے ہر فعل سے احتراز کرتے ہیں جس سے مریض کو کسی قسم کی ذہنی پریشانی اور جسمانی کلفت ہو اس کی بات کو مؤخر (بقیہ برصفحہ آئندہ)

باب ۳۰۱۶ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ۔

۵۲۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

باب بیمار بچے کو کسی بزرگ کے پاس لے جانا تاکہ اس کی صحت کے لیے دعا کریں۔

(از ابراہیم بن حمزہ از حاتم ابن اسماعیل از جعید) سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے تھے میری خالہ مجھے (بچپن میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کی میرا بھانجا بیمار ہے، آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت کی پھر آپؐ نے وضو کیا آپؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی میں نے پیا اور آپؐ کی پُشت مبارک کے پیچھے جاکر دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوّت دیکھی جیسے چھپرکھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے[1]۔

باب ۳۰۱۷ نَهْيِ تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ۔

۵۲۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي

باب بیمار موت کی خواہش نہ کرے۔

(از آدم از شعبہ از ثابت بنانی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو (بیماری وغیرہ کی) لیکن آدمی کو موت کی آرزو ہرگز نہ کرنا چاہیے، اگر ایسی ہی مجبوری ہو (آدمی سے) نہ رہا جائے تو یوں دعا کرے یا اللہ زندگی جب تک میرے لئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) رکھتے ہیں یہاں کوئی غرض مخالفت نہیں ہوتی چنانچہ یہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا کسی شخص کی نیت اور ارادہ نہ تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قلبی سکون اور تسلی دینا مقصود تھا جس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی مرض سے وفات پاگئے تو وہی حضرت عمر تھے جن کو حضورؐ کی وفات پر یقین ہی نہ آیا اور تلوار ننگی کرکے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوگئے اور دیوانہ وار پکارنے لگے کہ جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا لفظ زبان سے نکالے گا میں اس کی گردن اڑا دونگا۔ حالات وواقعات سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی بات پر راضی ہوئے اور دوبارہ تین دن تک زندہ رہنے کے باوجود حکم نہیں دیا کہ لاؤ کاغذ اور قلم تم کو لکھوا دوں اور مشیت ایزدی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپکا لکھوانے کے لئے کہنے کا مقصد لا تضلوا بعدہ کی وجہ سے تھا لیکن صحابہ نے پختگی ایمان کا اظہار کیا حسبنا کتاب اللہ کہہ دیا تو آپ بھی مطمئن ہوگئے

مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

۵۲۶۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَلَفُوْا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرٰى وَهُوَ يَبْنِيْ حَائِطًا لَّهٗ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يُّنْفِقُهٗ إِلَّا فِيْ شَيْءٍ يَّجْعَلُهٗ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ۔

۵۲۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عُبَيْدٍ مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يُّدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ

بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب مرنا میرے لئے بہتر ہو تو مجھے اٹھا لے۔

(از آدم از شعبہ از اسماعیل بن ابی خالد) قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ہم لوگ خباب بن ارت رضی اللہ عنہما کی عیادت کے لئے گئے، انہوں نے سات جگہ اپنا جسم داغا تھا وہ کہنے لگے کہ ہمارے ساتھی جو اس دنیا سے اٹھ چکے ان کے اعمال کو یہ دُنیا کچھ بھی کم نہ کرسکی (کیونکہ وہ دنیا میں مشغول نہیں ہوئے) اور ہم نے تو دنیا کی دولت اتنی پائی کہ اسے خرچ کرنے کے لئے مٹی (اور پانی) کے سوا اور کوئی محل نہیں پایا اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا پھر ہم دوبارہ خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے مسلمان کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے مگر اس (کمبخت) عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا [1]

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوعُبید غلام عبدالرحمن بن عوف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کسی شخص کو اس کا عمل بہشت میں نہیں لے جائے گا (بلکہ اللہ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت درکار ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اعمال بھی! آپ نے فرمایا ہاں میرے اعمال بھی مگر یہ کہ اللہ اپنا فضل و رحمت کرے، جب یہ حقیقت [2] ہے تو جو اعمال کرو وہ اخلاص سے کرو [3] اور اعتدال سے محنت کرو۔ اور تم میں

---

[1] یعنی ضرورت سے زیادہ بے فائدہ عمارتیں بنوانے میں ۱۲ منہ [2] کہ اعمال سے بہشت نہیں ملتی جب تک خدا کا فضل نہ ہو ۱۲ منہ [3] سنت کے مطابق کچھ تھوڑا ہی ہو ۱۲ منہ [4] یہ نہیں کہ بے حد عبادت کرنے لگے پھر چند ہی روز میں تھک کر چھوڑ دے سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہے جو کوئی دوڑ کر چلتا ہے وہ گر پڑتا ہے سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل کرنا اس مجاہدے اور ریاضت سے کہیں بہتر ہے جو ہمیشہ نبھ نہیں سکتا آدمی اگر پانچ نمازوں کو جماعت سے پڑھ لے اگر ہو سکے تو رات کو کسی وقت اٹھ کر تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھ لے وظیفہ اتنا کافی ہے کہ قرآن مجید کے ایک دو رکوع روزانہ سمجھ کر پڑھے اور صحیح بخاری کے دو چار ورق دیکھ لیا کرے بس اتنی عبادت کافی ہے رمضان کے روزے رکھے مقدور ہو تو زکوٰۃ دے اور حج کرے۔

اَلْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَّاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ۔

سے کوئی شخص بھی موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اسلئے کہ اگر وہ نیک ہے تو اور نیکیاں کریگا اور اگر بد ہے تو دبھی زندہ رہنے میں) یہ اُمید ہے کہ شاید وہ توبہ کرلے۔

۵۲۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ۔

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از ابواسامہ از ہشام از عباد بن عبداللہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مرض وصال میں) میرے ساتھ سہارا لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور فرما رہے تھے یا اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں) کے ساتھ رکھ[1]

بَابٌ ۱۸۰۳ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيْضِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهَا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب عیادت کرنے والا مریض کے لئے کیا دُعا کرے؟

عائشہ بنت سعد اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یوں دعا کی یا اللہ سعد رضہ کو تندرست کردے۔

۵۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا اَوْ اُتِيَ بِهٖ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از منصور از ابراہیم از مسروق) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے پاس جاتے یا بیمار آپؐ کے پاس لایا جاتا تو آپؐ یوں دعا کرتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کردے، شفا عطا فرما تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، تو ہی شفا دینے والا ہے، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔

عمر بن ابی قیس و ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ منصور از ابراہیم

[1] امام بخاری اس حدیث کو باب کے اخیر میں اس لئے لائے کہ موت کی آرزو کرنا اس وقت منع ہے جب تک موت کی نشانیاں نہ پیدا ہوئی ہوں لیکن جب موت بالکل سر پر آن کھڑی ہو اور یقین ہو جائے کہ اب مرتے ہی ہیں اس وقت دعاء کرنا منع نہیں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی سبحان اللہ پروردگار جل شانہ کی درگاہ بھی کیا درگاہ ہے ایسے پیغمبر جو ساری مخلوقات میں افضل ہیں وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں یا اللہ بخش دے مجھ پر رحم کر ۱۲ منہ [2] عمرو بن ابی قیس کی روایت کو ابوالعباس بن ابی نجیح نے اپنے فوائد میں اور ابراہیم بن طہمان کی روایت کو اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَاَبِي الضُّحٰى اِذَا اُتِيَ بِالْمَرِيْضِ وَقَالَ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى وَحْدَهٗ وَقَالَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا۔

اور ابو الضحیٰ اس حدیث میں یوں روایت کیا کہ جب بیمار آپ کے پاس لایا جاتا۔ جریر بن عبد الحمید نے بحوالہ منصور از ابو الضحیٰ (تنہا بغیر ابراہیم) یوں روایت کیا آپ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے

بَابٌ ۳۰۱۹ وُضُوْءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيْضِ۔

باب مریض کے لئے عیادت کرنے والے کا وضو کرنا۔

۵۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَتَوَضَّاَ فَصَبَّ عَلَيَّ اَوْ قَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِيْ اِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيْرَاثُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھنے کے لئے تشریف لائے میں بیمار (بے ہوش پڑا تھا) آپ نے وضو کر کے مستعمل پانی میرے اوپر ڈال دیا یا ڈال دینے کا حکم دیا چنانچہ مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا میں تو کلالہ ہوں (جس کی کوئی اولاد نہ ہو) میرے ترکے میں کیسے تقسیم ہوگی۔ اس وقت آیت فرائض[1] نازل ہوئی۔

بَابٌ ۳۰۲۰ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمّٰى۔

باب وبا یا بخار رفع ہونے کی دعا کرنا۔

۵۲۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ[1] قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا اَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ

(از اسماعیل از مالک از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینے میں تشریف لائے تو ایک بار ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس (عیادت کے لئے) گئی۔ (والد صاحب سے) کہا ابا جان آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ (بلال رضی اللہ عنہ سے کہا) بلال! کیسی طبیعت ہے آپ کی؟ کہتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے

ترجمہ۔ ہر آدمی صبح کو اپنے گھر والوں میں اٹھتا ہے
حالانکہ موت اس کے جوتوں کے تسموں سے زیادہ قریب ہے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بخار اترتے

[1] اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ اخیر تک ۱۲ منہ

فَيَقُولُ ؎

اَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي اِذْخِرٌ وَجَلِيْلُ
وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجِنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيْلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

وقت خوب بلند آواز سے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے

ترجمہ۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ میں اذخر اور جلیل کی وادیوں میں رات بسر کرتا۔ کیا کوئی دن ہوگا کہ میں مجنّہ کے چشموں پر اتر سکوں گا۔ اور شامہ اور طفیل نہروں کی زیارت نصیب ہو سکے گی۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں (میں انکے حالات دیکھ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے ذکر کیا تو آپ نے یہ دعا فرمائی الٰہی! مدینے سے بھی ہمیں ویسی ہی محبت عطا کر جیسے مکہ سے تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مدینے کی آب وہوا کو صحت بخش بنا دے اور اس کے صاع و مد (یعنی دین تجارت) میں برکت نصیب فرما، وہاں کی بیماری جحفہ میں منتقل کر دے[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

كِتَابُ الطِّبِّ

کتاب دوا علاج کے بیان میں

بَابُ ۳۰۲۱ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً۔

باب اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نازل نہیں کی جس کی دوا نازل نہ کی ہو[2]۔

۵۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً۔

(از محمد بن مثنی از ابو احمد زبیری از عمر بن سعید بن ابی حسین از عطاء بن ابی رباح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نازل نہیں کی جس کی دوا نازل نہ کی ہو

بَابُ ۳۰۲۲ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ اَوِ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ۔

باب مرد عورت کی دوا کر سکتا ہے عورت مرد کی دوا کر سکتی ہے۔

[1] یہ دعا آپ کی قبول ہوئی مدینہ کی ہوا عمدہ ترین ہو گئی اور جحفہ اب تک بدہوائی میں مشہور ہے جو شخص وہاں کا پانی پیا بخار آیا ۱۲ منہ [2] مگر آدمی کو بہت سی دوائیں معلوم نہیں ہیں ۱۲ منہ

۵۲۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ

(از قتیبہ بن سعید از بشر بن فضل از خالد بن ذکوان) ربیع بنت مُعوّذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک رہتے، مجاہدین کو پانی پلاتے، انکی خدمت کرتے (کھانا وغیرہ تیار کردیتے) مقتول اور مجروح لوگوں کو لے کر مدینے میں آتے[1]

بَابٌ ۳۰۲۳ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ

باب تین چیزوں میں اللہ نے شفا رکھی ہے

۵۲۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ۔

(از حسین از احمد بن منیع از مروان بن شجاع از سالم افطس از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تین چیزوں میں شفا ہے (۱) شہد پینے میں (۲) پچھنے لگوانے میں (۳) آگ سے داغنے میں۔ اور (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں اپنی اُمت کو داغ سے منع کرتا ہوں[2]۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو مرفوع کیا اور قمی نے اسے بحوالہ لیث از مجاہد از ابن عباس رضی اللہ عنہما از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اس میں صرف شہد پینے اور پچھنے لگوانے کا ذکر ہے[3]

۵۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

(از محمد بن عبد الرحیم از سریج بن یونس ابو الحارث از مروان بن شجاع از سالم افطس از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں شفا ہے (۱) پچھنے لگوانے

---

[1] مسلمانو! دیکھو تم وہ قوم ہو کہ تمہاری عورتیں بھی جہاد میں جایا کرتیں مجاہدین کے کام کاج خدمت وغیرہ علاج معالجہ کا کام کیا کرتیں ضرورت ہوتی تو ہتھیار لے کر کافروں سے مقابلہ بھی کرتیں خولہ بنت ازور کی بہادری مشہور ہے کہ کس قدر نصاریٰ کو انہوں نے تیر اور تلوار سے مارا شیرنیاں کی طرح حملہ کرتیں صفیہ بنت عبد المطلب گرز لے کر بنی قریظہ کے یہود کو مارنے کے لئے مستعد ہوئیں یا اب تمہارے مردوں کا یہ حال ہے کہ توپ بندوق کی آواز سنتے ہی یا تلوار کی چمک دیکھتے ہی اوسان خطا ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شرعی پردہ صرف اسی قدر ہے کہ عورت اپنے اعضا جن کا چھپانا غیر محرم سے فرض ہے چھپائے رکھے نہ یہ کہ گھر کے باہر نہ نکلے ترجمہ باب کا ایک جزو یعنی مرد اور عورت کی دوا کرے گو حدیث میں بصراحت مذکور نہیں لیکن قیاس کیا گیا ہے دوسرے جزو پر قسطلانی نے کہا عورت جب مرد کا دوا علاج کرے گی تو اگر مرد محرم ہے تو کوئی اشکال نہیں اگر غیر محرم ہے جب بھی ضرورت کے وقت بقدر احتیاج چھونا یا دیکھنا درست ہے ۱۲ منہ [2] یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی بے ضرورت شدید داغ نہ دینا چاہئیے کیونکہ اس میں مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے دوسرے آگ کا استعمال ہے اور آگ سے عذاب دینا منع آیا ہے حقیقت میں داغ دینا آخری علاج ہے جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو اس وقت دیں جیسے دوسری حدیث میں ہے آخری دوا داغ دینا ہے کہتے ہیں طاعون کی بیماری میں داغ دینا بہت مفید ہے جہاں ورم نمودار ہوا اس کو فوراً آگ سے جلا دینا چاہئیے عرب میں اکثر طاعون کے مریض داغ دینے سے بچ گئے ہیں ۱۲ منہ [3] اس کو بزاز نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ۔

(۲) شہد پینے (۳) آگ سے داغ دینے میں۔ اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

باب ۳۰۲ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

باب شہد کے ذریعے علاج کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے

۵۲۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ۔

(از علی بن عبداللہ از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند[1] تھا۔

۵۲۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

(از ابونُعیم از عبدالرحمٰن ابن غسیل از عاصم بن عمر بن قتادہ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے اگر تمہاری کسی دوا میں فائدہ ہے تو وہ ان دواؤں میں ہے (۱) پچھنے لگوانے (۲) شہد پینے (۳) داغ لگوانے میں ہے جب یہ معلوم ہو کہ وہ بیماری کو دور کردے گا۔ اور میں داغ دینا پسند نہیں کرتا[2]۔

۵۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى

(از عیاش بن ولید از عبدالاعلیٰ از سعید از قتادہ از ابوالمتوکل) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ خراب ہوگیا آپؐ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد پلانے سے تو دست

---

[1] شہد بڑی عمدہ دوا اور غذا بھی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ پسند آنا عام ہے شامل ہے دوا اور غذا دونوں کو۔ شہد بلغم نکالتا ہے اور اس کا شربت امراض باردہ میں بہت مفید ہے خالص شہد آنکھوں میں لگانا بصارت کو قوی کرتا ہے خصوصاً سوتے وقت اور اسی طرح اس میں سینکڑوں فائدے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی بلا ضرورت ورنہ ضرورت سے آپ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو داغ دینے تھے ۱۲ منہ

الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔

زیادہ ہوگئے ہیں آپ نے فرمایا شہد پلا۔ اس نے تیسری بار حاضر ہوکر عرض کی حضور! میں نے شہد پلایا (مگر آرام نہیں ہوا) آپ نے فرمایا اللہ نے سچ کہا ہے (فیہ شفاء للناس) تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (جسے یہ مفید نہیں) اور شہد پلا، چنانچہ اس نے تیسری بار پلایا تو اچھا ہو گیا

باب ۳۰۲۵ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ۔

باب اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

۵۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى مَاتَ قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ

(از مسلم بن ابراہیم از سلام بن مسکین از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند بیمار لوگ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوکر کہنے لگے یا رسول اللہ ہم سب بیمار ہیں ہمیں رہنے کا ٹھکانا بتائیے اور ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کر دیجئے (آپ نے انتظام کر دیا) جب کچھ اچھے ہوگئے تو کہنے لگے مدینے کی آب و ہوا ہمارے لئے ناموافق ہے[2]۔ آپ نے حرہ[3] بھجوا دیا وہاں صدقہ کے اونٹ رہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ان کا دودھ پیا کرو جب وہ بالکل تندرست ہوگئے[4] تو ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹ بھگا لے گئے[5]۔ آپ کو اطلاع ملی تو ان کے تعاقب میں (سواروں کو) بھیجا[6]۔ آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی[7]۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان ڈاکوؤں میں سے ایک[8]

---

[1] یہ حدیث ہومیوپیتھک طبابت کی اصل اصول ہے اس میں ہمیشہ علاج بالموافق ہوتا ہے مثلاً کسی کو دست آرہے ہوں تو اور مسہل دوا دیتے ہیں اسی طرح اگر بخار ہو تو دوا دیتے ہیں کہ بخار پیدا ہو ایسی دوا کا انجام اثر مریض کے موافق پڑتا ہے گو ابتدا میں مرض کو بڑھاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ادویہ میں عجیب تاثیر رکھی ہے ارنڈی کا تیل اسی طرح شہد مسہل ہے پر جب کسی کو دست آرہے ہوں تو یہی بالآخر قبض کر دیتی ہیں۔ یونانی اور ایلوپیتھی میں علاج بالضد کیا جاتا ہے مثلاً دستوں پر قابض دوا دیتے ہیں اور قبض ہو تو مسہل دوا دیتے ہیں۔ گرمی ہو تو سرد دوا دیتے ہیں اور سردی میں گرم علیٰ ہذا القیاس۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ علاج الحار بالبارد والبارد بالحار والرطب بالیابس والیابس بالرطب ۱۲ منہ

[2] ہم لوگ گاؤں گنوؤں کے رہنے والے ہیں ہم کو موافق نہیں آنے کا ۱۲ منہ [3] جو مدینہ کے باہر پتھریلا میدان ہے ۱۲ منہ [4] نیکی کا بدلہ برائی سے دیا ۱۲ منہ [5] سچ ہے سہ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ٭ گرچہ با آدمی بزرگ شود۔ یہ لوگ اصل میں ڈاکو اور رہزن تھے گو یہ مدینہ میں آکر مسلمان ہوگئے تھے مگر ان کی اصلی خصلت کہاں جانے والی تھی۔ موقع پایا تو پھر ڈاکہ مارا خون کیا [6] کرز بن جابر یا سعید بن زید کو بھیجا وہ قاتلوں کو پکڑ کر لے آئے ۱۲ منہ [7] انہوں نے بھی غریب چرواہے کو اسی طرح مارا تھا ۱۲ منہ [8] اسی سند سے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُّ اَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ۔

کو دیکھا تھا (پیاس کے مارے) بدبخت اپنی زبان سے زمین چاٹ رہا تھا حتیٰ کہ مرگیا۔ سلام بن مسکین سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے یہ اطلاع ملی کہ حجاج بن یوسف نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا مجھ سے وہ سخت سزا بیان کرو جو آنحضرت نے کسی کو دی ہو انس نے یہی حدیث بیان کی یہ واقعہ حضرت حسن بصری کو معلوم ہوا (کہ حضرت انس نے حجاج کو یہ حدیث سنائی) تو انہوں نے کہا کاش وہ اسے بیان نہ کرتے تو اچھا ہوتا۔[1]

بَابٌ ۳۰۲۶ الدَّوَاءِ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ۔

باب اونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا۔

۵۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْحَقُوْا بِرَاعِيْهِ يَعْنِي الْاِبِلَ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَلَحِقُوْا بِرَاعِيْهِ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَلَحَتْ اَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيْءَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں چند لوگوں کو ہوا ناموافق آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا تم اونٹ کے چرواہے کے پاس چلے جاؤ اور وہاں جاکر (اونٹوں میں رہو) ان کا دودھ اور پیشاب پیو وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جب اچھے بھلے ہوگئے تو چرواہے کو جان سے مار کر اونٹ بھی بھگالے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں روانہ کیا وہ ان سب کو (پکڑ کر آپ کے پاس لائے) آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی۔[2]

قتادہ کہتے ہیں مجھ سے محمد بن سیرین رحمۃ اللہ نے بیان کیا کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ڈاکہ اور رہزنی کی سزا قرآن میں نازل نہیں ہوئی تھی۔

بَابٌ ۳۰۲۷ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب کلونجی کا بیان۔

۵۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از عبیداللہ از اسرائیل از منصور) خالد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم کسی (سفر میں) روانہ ہوئے

---

[1] کیونکہ وہ کمبخت ناحق بھی لوگوں کو ایسی سخت سزائیں دینا شروع کردے گا اور کہے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں چنانچہ بدقسمتی سے ایسا ہی ہوا کہ حجاج نے یہ حدیث سنتے ہی منبر پر خطبہ سنایا اور کہنے لگا انس نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کاٹے آنکھیں پھوڑیں ہم بھی ایسی ہی سزائیں کیوں نہ دیں۔ ارے مردود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سخت قصور پر یہ سخت سزائیں دیں یہ تو عین عدل و انصاف تھا بقول شخصے نکوئی با بداں کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں۔ اور تُو تو ناحق بندگانِ خدا کو قتل کرتا ہے اب ان کو اس طرح سے سختی کرکے قتل کرے گا تو اور زیادہ دوزخ میں جلے گا تجھ کو اس حدیث سے سند لینا کیا فائدہ دے گا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا دوا کے لئے حلال جانور کا پیشاب پینا درست ہے ۱۲ منہ [3] کرز بن جابر کو بیس سواروں کے ساتھ ۱۲ منہ

إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ۔

ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھا وہ راستہ میں بیمار ہو گیا جب ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے اس وقت تک بیمار ہی رہا تھا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر اس کی عیادت کیلئے آئے کہنے لگے یہ کالا دانہ یعنی کلونجی کھایا کرو، اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیوا اور زیتون کے تیل میں ملا کر اس کے اس نتھنے میں چند قطرے ٹپکاؤ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے یہ کالا دانہ سوائے سام کے ہر بیماری کی دوا ہے۔ خالد بن سعد نے کہا سام کیا چیز ہے؟ عبداللہ نے کہا موت[1]

۵۲۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ و سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے سوائے سام کے کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں سام سے مراد موت اور کالے دانے سے کلونجی مراد ہے

بَاب ۳۰۲۸ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

باب بیمار کو تلبینہ پلانا (تلبینہ شہد اور دودھ میں آٹا ملا کر تیار کیا جاتا ہے)

۵۲۷۹۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

(از حبان بن موسیٰ از عبداللہ از یونس بن یزید از عقیل

[1] یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں باقی ہر بیماری کے لئے کلونجی مفید ہے شاید غالب کو زکام کی بیماری ہو گی اس میں کلونجی زیتون کے تیل میں پیس کر ناک میں ٹپکانا بہت مفید ہے اس کے سوا کلونجی میں بڑے فوائد ہیں جو طب کی کتابوں میں مذکور ہیں میں نے ایک صاحب کو دیکھا وہ اور کوئی دوا استعمال نہیں کرتے تھے جہاں کوئی شکایت ہوئی انہوں نے کلونجی کھالی اور اللہ ان کو شفا بخش دیتا ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا کَانَتْ تَاْمُرُ بِالتَّلْبِیْنِ لِلْمَرِیْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَی الْہَالِکِ وَکَانَتْ تَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ التَّلْبِیْنَۃَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِیْضِ وَتَذْہَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار کو تلبینہ پلانے کا حکم دیتی تھیں، اسی طرح اس شخص کو جسے کسی کے مرنے کا رنج ہوتا اور کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رنج کم کر دیتا ہے۔

۵۲۸۰۔ حَدَّثَنَا فَرْوَۃُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا کَانَتْ تَاْمُرُ بِالتَّلْبِیْنَۃِ وَتَقُوْلُ ہُوَ الْبَغِیْضُ النَّافِعُ۔

(از فروہ بن ابی المغراء از علی بن مسہر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں گو وہ بیمار کو ناپسند ہوتا ہے مگر اسے فائدہ دیتا ہے۔

بَابٌ ۳۰۲۹ السَّعُوْطِ

باب ناک میں دوا کا استعمال۔

۵۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُہَیْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَاسْتَعَطَ۔

(از معلی بن اسد از وہیب از ابن طاؤس از والدش) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوا کر حجام کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا استعمال فرمائی۔

بَابٌ ۳۰۳۰ السَّعُوْطِ بِالْقُسْطِ الْہِنْدِیِّ الْبَحْرِیِّ وَہُوَ الْکُسْتُ مِثْلُ الْکَافُوْرِ وَالْقَافُوْرِ مِثْلُ کُشِطَتْ وَقُشِطَتْ نُزِعَتْ وَقَرَاَ عَبْدُ اللّٰہِ قُشِطَتْ۔

باب قسط ہندی اور قسط بحری ناک میں استعمال کرنا۔ کُست بھی اسی کو کہتے ہیں جیسے کافور کو قافور بھی کہتے ہیں۔ قرآن میں کشطت کو قشطت بھی پڑھتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قشطت (قاف ہی سے) پڑھا ہے۔

۵۲۸۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّہْرِیَّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از زہری از عبید اللہ) اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے تم عود ہندی کا استعمال ضرور کرو، یہ سات بیماریوں میں مفید ہے حلق کی ورم

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْتَعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِّيْ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ۔

(یعنی خناق) میں اس کی ناس لی جاتی ہے، ذات الجنب میں حلق میں ڈالی جاتی ہے۔
ام قیس کہتی ہیں میں اپنے ایک (چھوٹے) بچے کو بارگاہ نبوت میں لے گئی اس وقت تک وہ کھانا کھانے کے لائق نہ ہوا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) اس نے آپؐ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، آپؐ نے پانی منگا کر پیشاب کے مقام پر بہا دیا

بَابٌ ۳۰۳۱ أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ

وَاحْتَجَمَ أَبُوْ مُوْسٰى لَيْلًا۔

باب پچھنے کس وقت لگوائے؟

ابو موسیٰ اشعری رضؓ نے رات کو پچھنے لگوائے۔

۵۲۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

(از ابو معمر از عبد الوارث از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنے لگوائے (یعنی دن کو)

بَابٌ ۳۰۳۲ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ

قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب سفر یا احرام کی حالت میں پچھنے لگوانا۔

اس کے متعلق ابن بحینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۵۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ وَّعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(از مسدد از سفیان از عمرو از طاؤس و عطاء) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے[۳]

بَابٌ ۳۰۳۳ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

باب کسی بیماری کے سبب پچھنے لگوانا۔

۵۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از حمید طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا پچھنے لگانے والے کی اجرت حلال ہے

---

[۱] یعنی اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے بعض ضعیف حدیثوں میں پچھنا لگانے کی تاریخیں وارد ہیں یعنی سترھویں، انیسویں، اکیسویں۔ ایک روایت میں دن معین ہے یعنی پنج شنبہ، شنبہ اور باقی دنوں میں ممانعت آئی ہے کہتے ہیں ایک شخص نے عمداً حدیث کا خلاف کرنے کو چارشنبہ کو پچھنے لگوائے وہ بیمار ہو گیا امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ کوئی حدیث اس باب میں صحیح نہیں ہے اور رات دن ہر وقت پچھنے لگوانا درست ہے ۱۲ منہ [۲] یہ کتاب الصیام میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] اور احرام سفر میں تھا تو باب کا پورا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲ منہ

اَنَسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهٗ اَبُوْ طَيْبَةَ وَاَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّكَلَّمَ مَوَالِيَهٗ فَخَفَّفُوْا عَنْهُ وَقَالَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ

۵۲۸۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَّغَيْرُهٗ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً۔

بَاب ۳۰۳۴ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّاْسِ

۵۲۸۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[۵] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيْ رَاْسِهٖ۔

بَاب ۳۰۳۵ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيْقَةِ وَالصُّدَاعِ۔

یا حرام؟ انہوں نے کہا ابوطیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے آپؐ نے اسے دو صاع کھجور دیئے اور اس کے مالکوں سے سفارش کی، انہوں نے اس کا محصول کم کر دیا۔ نیز آپؐ نے فرمایا تمہارے علاجوں میں بہترین علاج پچھنے لگوانا اور عمدہ دوا عود ہندی ہے اور آپؐ نے فرمایا حلق کی بیماری میں بچوں کو ان کا تالو دبا کر تکلیف مت دو، قسط لگاؤ (ورم جاتا رہے گا)

(از سعید بن تلید از ابن وہب از عمرو وغیرہ از بکیر از عاصم بن عمر بن قتادہ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مقنع بن سنان کی عیادت کی پھر کہا میں تیرے پاس سے اس وقت تک نہ جاؤں گا جب تک تو پچھنے نہ لگوائے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے آپؐ فرماتے تھے پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔

باب سر پر پچھنے لگوانا۔

(از اسماعیل از سلیمان از علقمہ از عبدالرحمن اعرج) عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل (مقام) میں پچھنے لگوائے آپؐ اس وقت بحالت احرام تھے محمد بن عبداللہ بن مثنی انصاری کہتے ہیں ہم سے ہشام ابن حسان نے بحوالہ عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر پچھنے لگوائے۔

باب آدھے یا پورے دردِ سر کے باعث پچھنے لگوانا۔

[۵] اسے بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

۵۲۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از ہشام از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لحی جمل کے مقام پر ایک چشمے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درد کے باعث سر مبارک پر پچھنے لگوائے، آپؐ اس وقت بحالت احرام تھے۔

محمد بن سواء کہتے ہیں ہمیں ہشام بن حسان نے بحوالہ عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر بحالت احرام پچھنے لگوائے۔

۵۲۸۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

(از اسماعیل بن ابان از ابن غسیل از عاصم بن عمر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اگر ان دواؤں میں جنہیں تم استعمال کرتے ہو کوئی دوا مفید ہے تو وہ شہد کا پینا، پچھنے لگوانا یا داغ لگوانا ہے، مگر داغ لگوانے کو میں پسند نہیں کرتا[۱]۔

بَابُ ۳۰۳۶ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذٰى

باب تکلیف کے سبب سر منڈوا دینا[۲]۔

۵۲۹۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ۔

(از مسدد از حماد از ایوب از مجاہد از ابن ابی لیلیٰ) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صلح حدیبیہ کے سال میں ایک بار (ہانڈی پکا رہا تھا) اس کے نیچے آگ سلگا رہا تھا، اور جوئیں میرے سر سے ٹپک رہی تھیں، آپؐ نے فرمایا یہ کیڑے تم کو اذیت دیتے ہوں گے، میں نے عرض کی جی ہاں آپؐ نے فرمایا سر منڈوا ڈال اور اس کا کفارہ دے، تین دن روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا بکری قربانی کر۔

ایوب کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان تینوں چیزوں میں کس کا نام آپؐ نے پہلے لیا

[۱] اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ جب پچھنے لگوانا بہترین علاج ٹھہرا تو سر کے درد میں بھی لگوانا مفید ہوگا ۱۲ منہ [۲] مثلاً پچھنے لگوانے میں بالوں سے تکلیف ہو ۱۲ منہ

باب ۳۰۷ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ۔

باب داغ لگوانا یا لگانا۔ داغ نہ لگوانے والے کی فضیلت۔

۵۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

(از ابو الولید ہشام بن عبد الملک از عبد الرحمٰن بن سلیمان ابن غسیل از عاصم بن عمر بن قتادہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں جنہیں تم استعمال کرتے ہو کسی میں شفا ہوسکتی ہے تو وہ پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن داغنا مجھے پسند نہیں[۱]۔

۵۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هٰذَا أُمَّتِي هٰذِهِ قِيلَ بَلْ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيلَ هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا

(از عمران بن میسرہ از فضیل از حصین از عامر) عمران بن حصین کہتے ہیں نظر لگ جائے یا زہریلی چیز کاٹ کھائے تو منتر پڑھنا جائز ہے ورنہ نہیں حصین کہتے ہیں میں نے عمران کا یہ قول سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگلی امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں تو ایک پیغمبر یا دو پیغمبر گذرنے لگے ان کے ساتھ دس سے کم ان کی اُمت کے لوگ تھے، کوئی پیغمبر تو ایسا بھی تھا جس کے ساتھ ایک بھی اُمتی نہ تھا پھر ایک بڑی جماعت مجھے دکھائی گئی میں سمجھا میری اُمت ہے لیکن فرشتوں نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کی اُمت ہے (بنی اسرائیل کے لوگ) پھر مجھ سے کہا گیا آسمان کا کنارہ دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنے بہت آدمی ہیں کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر آسمان کے دوسرے کناروں میں بھی دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا ہے، فرشتوں نے کہا یہ تمہاری اُمت ہے، ان میں ستر ہزار آدمی بغیر حساب

---

[۱] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

نَحْنُ الَّذِيْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُوْلَهٗ فَنَحْنُ هُمْ اَوْ اَوْلَادُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَاِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

بہشت میں جائیں گے، یہ فرما کر آپؐ (حجرے کے) اندر تشریف لے گئے، یہ نہیں بیان کیا کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے؟ اب صحابہ کرام قیاس آرائی کرنے لگے اور کہنے لگے یہ ستر ہزار لوگ ہم ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اس کے رسول کا اتباع کیا یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام ہی کے دین پر پیدا ہوئی کیونکہ ہم تو پہلے جاہلیت اور کفر پر پیدا ہوئے تھے۔ اس کی اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپؐ نے فرمایا وہ (ستر ہزار) ایسے ہوں گے جو نہ شرک کرتے ہیں نہ شگون (فال بد) لیتے ہیں نہ داغ لگواتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں یہ سن کر عکاشہ بن محصن رضؓ کھڑے ہوئے پوچھنے لگے یا رسول اللہ کیا میں ان ستر ہزار میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ایک اور صحابی کھڑے ہوئے وہ بھی پوچھنے لگے کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ ان لوگوں میں ہو چکا۔

بَاب ۳۰۳۸ الْاِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ فِيْهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ۔

باب آنکھ میں تکلیف کے باعث اثمد اور سرمہ لگانا اس باب میں اُم عطیہ رضؓ سے روایت ہے

۵۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضؓ اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَذَكَرُوْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوْا لَهُ الْكُحْلَ وَاَنَّهٗ يُخَافُ عَلٰى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا اَوْ فِيْ اَحْلَاسِهَا فِيْ شَرِّ بَيْتِهَا فَاِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از حُمید بن نافع از زینب) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت کا شوہر انتقال کر گیا تھا اس کی آنکھیں دُکھنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو لوگوں نے کہا سرمہ لگانا ضروری ہے ورنہ آنکھیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے[۴]۔ فرمایا پہلے (زمانہ جاہلیت میں) جب عورت (خاوند مرنے پر) گندے کپڑے پہن کر ایک گندے گھر میں (سال بھر تک) پڑی رہتی تھی (سال کے بعد) جب کتا سامنے سے نکلتا تو اونٹ کی مینگنی اس پر[۵] پھینکتی تو کیا اب وہ چار مہینے دس دن (عدت) پوری کرنے تک (سُرمہ نہ لگا کر) صبر نہیں کر سکتی۔

---

[۱] اب کھڑی کھڑی ہر شخص تھوڑے ان لوگوں میں داخل ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [۲] اصفہانی سرمہ کا پتھر ۱۲ منہ [۳] یہ روایت موصولاً اوپر گزر چکی ۱۲ منہ [۴] لیکن آپ نے عدت کے اندر سرمہ کی اجازت نہ دی ۱۲ منہ [۵] اس وقت کہیں عدت سے باہر آتی اتفاق سے اگر کتا نہ نکلا تو اس کے انتظار میں اور بھی پڑی رہتی اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے عدت کی وجہ سے آشوب چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت نہ دی اگر عدت نہ ہوتی تو آپ درد چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت دیتے باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

باب ۳۰۳۹ الجُذَامِ وَقَالَ

عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ۔

باب جذام کا بیان[1]

عفان نے بحوالہ سلیم بن حبان از سعید بن میناء منیاء روایت کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا اور بدشگونی لینا، الّو کو منحوس سمجھنا، ماہ صفر کو منحوس سمجھنا یہ سب لغو خیالات ہیں البتہ جذامی شخص سے ایسا بھاگتا رہ جیسے شیر سے بھاگتا ہے[2]

باب ۳۰۴۰ الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

۵۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ۔

باب من (کھنبی) آنکھ کے لئے شفاء ہے۔

(از محمد بن مثنی از غندر از شعبہ از عبدالملک از عمرو بن حریث) سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کھنبی من میں شامل ہے۔ اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

(اسی سند سے) شعبہ نے بحوالہ حکم بن عتیبہ از حسن بن عبداللہ عرنی از عمرو بن حریث از سعید بن زید از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث بیان کی۔ شعبہ کہتے ہیں جب یہ حدیث مجھ سے حکم نے بیان کی تو مجھے عبدالملک کی روایت کا اعتبار ہوگیا (کیونکہ عبدالملک کا حافظہ آخر میں خراب ہوگیا تھا، شعبہ کو صرف اس کی روایت پر بھروسہ نہ ہوا۔

---

[1] یہ ایک خراب مشہور بیماری ہے خون بگڑ کر سارا بدن سڑنے لگتا ہے اخیر میں انگلیاں ہاتھ پاؤں جھڑ جاتے ہیں اعاذنا اللہ منہ ومن کل وجع ۱۲ منہ [2] اس میں جذام شیری کا عارضہ ہے چنانچہ اس کو دار الاسد بھی کہتے ہیں ہر چند مرض کا پیدا ہونا یہ حکم الٰہی ہے مگر جذامی کے ساتھ خلط ملط اور یکجائی اس کا سبب ہے اور سبب سے پرہیز رکھنا مقتضائے دانشمندی ہے یہ توکل کے خلاف نہیں ہے جب یہ اعتقاد ہو کہ سبب اسی وقت اثر کرتا ہے جب مسبب الاسباب یعنی پروردگار اس میں اثر دے بعضوں نے کہا آپ نے پہلے فرمایا چھوت لگنا کچھ نہیں ہے پھر فرمایا جذامی سے بھاگتا رہ یہ اس کے خلاف نہیں ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ضعیف الاعتقاد لوگوں کو جذامی سے الگ رہنا بہتر ہے ایسا نہ ہو کہ ان کو کوئی عارضہ ہو جائے تو علت اس کی جذامی کا قرب قرار دیں اور شرک میں گرفتار ہوں گویا یہ حکم عوام کے لئے ہے اور خواص کو اجازت ہے وہ جذامی سے قرب رکھیں تو بھی کوئی قباحت نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک جذامی کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا کل بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ طاعون زدہ اشخاص سے الگ ہو جانا اور طاعون زدہ جگہ سے چلے جانا درست ہے جیسے جذامی سے بھاگ جانے کی اجازت ہے اور دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ جس ملک میں طاعون ہو وہاں جاؤ بھی نہیں اور تمہارے ملک میں ہو تو بھاگو بھی نہیں اس سے یہ مراد ہے کہ سارا ملک چھوڑ کر دوسرے دور دراز ملکوں میں بھاگنا درست نہیں ایسا نہ ہو وہاں بھی لوگوں کے بھاگ آنے سے یہ بیماری پیدا ہو اور مسلمانوں کو (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۱۴۰۳ اللدود

۵۲۹۵ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

باب حلق میں دوا ڈالنا (اسے لدود کہتے ہیں)

(از علی بن عبداللہ از یحییٰ بن سعید از سفیان از موسیٰ بن ابی عائشہ از عبیداللہ بن عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے وصال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا (آپؐ کی لاش مبارک کو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے ایام بیماری میں آپؐ کے منہ میں دوائی ڈالی آپؐ اشارے سے فرماتے رہے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو ہم سمجھے کہ آپؐ اسی طرح ناپسند کر رہے ہیں جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے بہرکیف جب آپؐ کو ہوش آیا (طاقت گویائی ہوئی) تو آپؐ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں حلق میں دوا ڈالنے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کیا مگر ہم تو سب بیماروں کیطرح آپؐ کا انکار سمجھ رہے تھے تو فرمایا اب گھر میں جتنے آدمی موجود ہیں (بطور سزا کے) ان سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے میں دیکھ رہا ہوں صرف عباسؓ کو چھوڑ دو وہ میرے حلق میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے (بعد میں آئے)

۵۲۹۶ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از عبیداللہ) اُم قیس کہتی ہیں میں اپنا بچہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی میں نے اس کی ناک میں اس کے گلے کی بیماری کی وجہ سے بتی ڈالی تھی اس کا حلق دبایا تھا، آپؐ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتے ہو؟ عود ہندی لو اس میں سات امراض کی شفاء ہے، ان میں ایک ذات الجنب بھی ہے اگر حلق کی بیماری ہو تو اسے ناک میں ڈالو اگر ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو۔

سفیان کہتے ہیں میں نے زہری سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیماریوں کو تو بیان کیا باقی پانچ امراض نہیں بتائے

(بقیہ از صفحہ سابقہ) کو نقصان پہنچے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس محلہ یا گاؤں یا مکان میں طاعون ہو تو وہاں سے نکل کر تبدیل مکان یا تبدیل محلہ کرنا درست ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ [۳] جو بن محنت بنی اسرائیل کو ملتا تھا ایسے ہی کھنبی بھی خود اگ آتی ہے (یعنی لکڑ ہوتا) ۱۲ منہ (حواشی متعلقہ صفحہ ہذا) [۱] اسی طرح کہ بیمار کے منہ میں ایک طرف لگا دیں ۱۲ منہ

لم يبين لنا خمسة. قلت لسفين فان معمرا
يقول اعلقت عليه قال لم احفظ اعلقت عنه
حفظته من في الزهري ووصف سفين الغلام
يحنك بالاصبع وادخل سفين في حنكه
انما يعني رفع حنكه باصبعه ولم يقل
اعلقوا عنه شيئا۔

باب ۳۰۴۲

۵۲۹۷۔ حدثنا بشر بن محمد اخبرنا
عبد الله قال اخبرنا معمر ويونس قال
الزهري اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة
ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه و
سلم واشتد وجعه استاذن ازواجه في
ان يمرض في بيتي فاذن فخرج بين رجلين
تخط رجلاه في الارض بين عباس واخر
فاخبرت ابن عباس قال هل تدري من الرجل
الاخر الذي لم تسم عائشة قلت لا قال هو
علي قالت عائشة فقال النبي صلى الله عليه
وسلم بعد ما دخل بيتها واشتد به وجعه
هريقوا علي من سبع قرب لم تحلل
اوكيتهن لعلي اعهد الى الناس قالت
فاجلسناه في مخضب لحفصة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم ثم طفقنا نصب عليه
من تلك القرب حتى جعل يشير الينا

علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان سے کہا معمر مجھ سے یوں
نقل کرتا ہے اعلقت علیہ انہوں نے کہا معمر نے یاد نہیں رکھا
مجھے یاد ہے، زہری نے یوں کہا تھا اعلقت عنہ اور سفیان نے
اس تحنیک کو بیان کیا جو بچے کی پیدائش کے وقت کی جاتی
ہے۔ سفیان نے انگلی حلق میں ڈال کر اپنے کوے کو انگلی سے
اٹھایا[1]۔ انہوں نے یہ نہیں کہا اعلقوا عنہ شیئا۔

باب[2]

(از بشر بن محمد از عبد اللہ از معمر و یونس از زہری از
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا چلنا دشوار ہوا اور بیماری
سخت ہوگئی تو آپ نے اپنی دوسری بیویوں سے یہ اجازت
طلب کی کہ ایام مرض مستقل میرے گھر میں گذاریں، انہوں نے
اجازت دے دی تو آپ اس حال سے تشریف لے گئے کہ (ضعف
کی وجہ سے) آپ دو آدمیوں کے سہارے چل رہے تھے، آپ
کے پیر زمین پر لکیر بنا رہے تھے (اٹھ نہیں سکتے تھے) ان دو میں
ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے دوسرے کوئی اور شخص تھے عبید اللہ
کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان
کی تو انہوں نے کہا تجھے معلوم ہے وہ دوسرے شخص کون تھے؟
میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے
غرض حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں جب آپ میرے گھر
میں آچکے اور بیماری کی بہت شدت ہوگئی (بخار زور سے
آگیا) تو آپ نے فرمایا سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ نہ
کھولے گئے ہوں وہ سب مجھ پر بہا دو شاید میں لوگوں کو کچھ
وصیت کر سکوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے

---

[1] تو سفیان نے اعلاق کے معنی بھی وہی بیان کئے جنانچہ بچہ کے حلق میں انگلی ڈال کر اس کا کوا اٹھانا ۱۲ منہ [2] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کا تتمہ ہے ۱۲ منہ

اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ وَخَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ۔

آپؐ کو حفصہؓ کی لگن میں بٹھا دیا اوپر سے یہ مشکیں ڈالنا شروع کر دیں حتیٰ کہ آپؐ اشارے سے فرمانے لگے بس کرو بس کرو پھر آپؐ باہر آئے نماز پڑھائی خطبہ سنایا۔

بَابٌ ۳۰۴۳ الْعُذْرَةِ

باب عذرہ کا بیان [1]

۵۲۹۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةَ اَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ وَقَالَ يُونُسُ وَاِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ) اُم قیس بنت محصن اسدیہ یعنی قبیلہ اسد کی جو خزیمہ قبیلے کی شاخ ہے (یہ اس لئے کہہ دیا کہ اسد دوسرے قبیلہ میں بھی ہیں) یہ اُم قیس اوّل مہاجر عورتوں میں شامل تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نیز عکاشہ کی بہن تھیں یہ اپنا بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں اسے عذرہ کی بیماری تھی جس کے باعث اس کا گلا دبایا گیا تھا آپؐ نے فرمایا تم اپنی اولاد کا اس طرح علاج کر کے کیوں گلا دباتی ہو؟ عود ہندی کیوں نہیں لیتیں؟ وہ سات امراض کی دوا ہے، ذات الجنب کی بھی دوا ہے۔ عود ہندی (ہندوستان کا عود) سے مُراد کُست ہے

یونس اور اسحاق بن راشد نے زہری سے اس روایت میں بجائے [2]

بَابٌ ۳۰۴۴ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ

باب پیٹ کے عارضے والے کو کیا دوا دی جائے

۵۲۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از قتادہ از ابو المتوکل) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ بے قابو ہوگیا ہے (دست آرہے ہیں بند نہیں ہوتے) آپؐ نے فرمایا اسے شہد پلادے، اس نے پلادیا دوبارہ آکر عرض کی یا رسول اللہ شہد تو میں نے پلایا مگر اس سے اور بڑھ گئے ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ

---

[1] حلق کی بیماری کا لیعنی کوا گر جانا جس کو عربی میں سقوط اللہاۃ کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اور لغت کی رو سے اعلقت صحیح ہے خود اعلاق سے۔ اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق کو دبانا اور ملنا۔ یونس کی روایت کو امام مسلم نے اور اسحاق کی روایت کو آگے چل کر خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] جس پر دوا کا اثر نہیں ہوتا لیکن یہ جھوٹ کہاں تک

بَابٌ ۳۰۴۵ لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ.

۵۳۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ

بَابٌ ۳۰۴۶ ذَاتُ الْجَنْبِ

۵۳۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ عَلٰى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ

باب صفر کی کوئی حقیقت نہیں البتہ پیٹ کی ایک بیماری ہے[1]

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمن وغیرہ) حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا اور صفر کا متعدی ہونا (ایک سے دوسرے کو لگنا) الّو کا منحوس ہونا اس کی کوئی حقیقت نہیں (محض لغو خیالات ہیں) یہ سُن کر ایک اعرابی نے عرض کیا یا حضرت! میرے اونٹوں کا کیا حال ہے؟ ریگستان میں ایسے صاف چکنے ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں پھر ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے تو سب کو خارش والا کر دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا تو یہ تو بتا اس پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا[2]۔

اسے زہری[3] نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان سے روایت کیا ہے۔

باب ذات الجنب (پسلی کی بیماری)

(از محمد از عتاب بن بشیر از اسحاق از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ) ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا اوّل مہاجر عورتوں میں سے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نیز عکاشہ رض کی ہمشیرہ ہیں کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک (چھوٹا) بچہ لے کر آئی، عذرہ بیماری کے سبب اس کا گلا دبایا تھا آپ نے جب یہ سنا تو فرمایا اللہ سے ڈرو (معصوم بچوں کو ایسی تکلیف نہ دو) تم یہ گلا کیوں دباتی ہو، عود ہندی لو وہ سات امراض کے لئے دوا ہے، انہی میں سے ایک مرض ذات الجنب ہے۔ عود ہندی سے آپ کی مُراد کُست بحری تھی یعنی قُسط۔ قُسط اور کُست ایک شے ہے۔

---

[1] بعض کہتے ہیں ایک کیڑا ہے جو پیٹ میں پیدا ہو جاتا ہے آدمی کا رنگ زرد ہو کر آخر ہلاک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [2] اور آپ فرماتے ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ [illegible]

فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ وَهِيَ لُغَةٌ۔

۵۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ قَالَ أَنَسٌ كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي۔

عارم بیان کرتے ہیں ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابوقلابہ کی کتابیں پڑھی گئیں ان میں بعض حدیثیں تو وہ تھیں جنہیں ایوب نے خود ابوقلابہ سے سنا تھا اور ابوقلابہ سے انہیں روایت کرتے تھے[1] یہ حدیث بھی ان کی کتاب میں تھی کہ ابوقلابہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ابوطلحہ اور انس بن نضر (جو انس بن مالک کے والد تھے) دونوں نے مل کر ذات الجنب کی بیماری میں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کو داغ دیا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے خود اپنے ہاتھ سے داغا۔

• عباد بن منصور نے بحوالہ ایوب سختیانی از ابوقلابہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کنبہ کو سانپ بچھو کے زہر میں نیز کان کی تکلیف میں منتر کرنے کی اجازت دی انس رضؓ کہتے ہیں میں نے ذات الجنب بیماری میں آنحضرتؐ کی عیادت مبارکہ میں ہی داغ لگوایا (آپؐ نے منع نہیں فرمایا) داغ دینے کے وقت ابوطلحہ انس بن نضر اور زید بن ثابت موجود تھے، ابوطلحہ رضؓ نے مجھے داغا۔

بَابٌ ۳۰۴۷ حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

باب خون روکنے کے لئے چٹائی جلا کر راکھ استعمال کرنا۔

۵۳۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ

(از سعید بن عفیر از یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری از ابوحازم) سہل ابن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر (پتھر مار کر) خود توڑا گیا آپؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت توڑا گیا (خون زخم سے بہہ رہا تھا) تو حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا منہ پر سے خون دھو رہی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب محسوس

[1] اور بعض حدیثیں ایسی تھیں جو ان کتابوں میں ملیں لیکن ایوب نے ان کو خود ابوقلابہ سے نہیں سنا تھا ۱۲ منہ

تَغْسِلُ عَنْ وَّجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

کیا کہ پانی سے تو خون بڑھ رہا ہے تو فوراً ایک چٹائی جلا کر اس کی راکھ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں میں بھر دی جس سے خون بند ہو گیا[1]

بَابٌ ۱۳۰۴۸ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

باب بخار دوزخ کی بھاپ ہے[2]

۵۳۰۴ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ قَالَ نَافِعٌ وَّكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُوْلُ اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے لہذا اسے پانی سے بجاؤ[3]

(اسی سند سے) نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بخار آتا تو کہتے یا اللہ ہم پر سے اپنا عذاب دفع کر[4]

۵۳۰۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُوْ لَهَا أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَّبْرُدَهَا بِالْمَاءِ۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام از فاطمہ بنت منذر) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو پانی منگوا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ بخار کی حرارت کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۵۳۰۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از ہشام از والد شں) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو[5]

---

[1] معلوم ہوا کہ چٹائی کی راکھ خون بند کرنے کے لئے عمدہ دوا ہے ۱۲ منہ [2] گویا بخار دنیا میں دوزخ کا ایک نمونہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے ڈرانے اور عبرت دلانے کے لئے بھیجا ہے ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں ہے کہ زمزم کے پانی سے مراد وہ بخار ہے جو صفراء کے جوش یعنی حرارت سے ہو اس میں ٹھنڈے پانی سے نہانا ہاتھ پاؤں دھونا بے حد مفید ہے ۱۲ منہ [4] حالانکہ بخار پر صبر کرتے ہیں بڑا ثواب ہے مگر تندرستی کی دعا مانگنا بھی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۱۲ منہ [5] بعضوں نے کہا یہ تشبیہ ہے بدن کی حرارت کو دوزخ سے تشبیہ دی ۱۲ منہ

۵۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ۔

(از مسدد از ابوالاحوص از سعید بن مسروق از عبایہ بن رفاعہ) حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ بخار دوزخ کی بھاپ ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔[1]

بَاب ۳۰۴۹ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ۔

باب جہاں کی آب وہوا ناموافق ہو وہاں سے نکل کر دوسرے مقام میں جانا درست ہے

۵۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ۔

(از عبدالاعلیٰ بن حماد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عکل وعرنیہ قبیلے کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کلمہ پڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے ملک میں مویشی پالا کرتے تھے کاشتکاری نہ کرتے تھے (آپ نے ان کی رہائش اور خوراک کا انتظام کیا کچھ عرصے کے بعد) انہیں مدینے کی آب وہوا ناموافق آئی۔ آپ نے چند اونٹ ایک چرواہے کے ساتھ کر کے انہیں دئیے کہ انہیں لے جا کر (باہر جنگل میں) جائیں اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں (کیونکہ بیمار ہو گئے تھے) غرض جب وہ حرہ کے کنارے پر پہنچے تو دل میں بے ایمانی آئی) پھر کافر ہو گئے اور آپ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک لے گئے یہ خبر آپ کو ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں سواروں کو روانہ کیا (وہ گرفتار کر کے لائے گئے) آپ نے حکم دیا تو آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا کر ان کے ہاتھ کاٹ دئیے گئے (اور وہیں حرہ کے میدان میں ڈال دئیے گئے اسی حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔[2]

---

[2] کسی نے پانی تک نہ دیا۔ یہ بے رحمی نہیں تھی بلکہ عین رحم تھا ہزاروں خلق پر کیونکہ اگر ایسے موذیوں کو عبرت ناک سزا دی جائے تو ان کے ہاتھوں ہزاروں مخلوق تباہ وبرباد ہو گی ۱۲ منہ [1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاص بخار کے متعلق فرما رہے ہیں خاص علاقے اور خاص حالات کے لئے فرما رہے ہیں یہ مطلب نہیں کہ ہر بخار میں نہانا مفید ہے۔ آپ کا یہ حکم ایسے ہی ہے جیسے آپ نے حکم دیا تھا کہ رفع حاجت کے لئے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا کرو حالانکہ ہمارے ملک میں یہ منع ہے یہ صرف مدینہ والوں یا ان ممالک کے مسلمانوں کے لئے ہے جن سے کعبہ شمال یا جنوب کی سمت ہوتا ہے اسی طرح پانی سے نہانا خاص بخار خاص زمانے اور خاص علاقے کے لئے محدود ہے عبدالرزاق

بَابُ ۵۳۰ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

۵۳۰۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ قَالَ نَعَمْ-

۵۳۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ

باب　طاعون کا بیان[1]

(از حفص بن عمر از شعبہ از حبیب بن ابی ثابت از ابراہیم بن سعد از اسامہ بن زید) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مُلک میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جب اس مُلک میں طاعون آئے جس میں تم ہو تو وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن سعد سے کہا کیا آپ نے خود یہ حدیث اسامہؓ کو سعدؓ سے روایت کرتے سُنا اور سعدؓ نے اس سے انکار نہیں کیا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں[2]!

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ملک شام کو روانہ ہوئے جب سرغ[3] میں پہنچے تو لشکر کے سردار ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ہمراہی ملے انہوں نے کہا کہ شام میں وبا پھیل گئی[4] ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر مجھ سے

---

[1] جس کو انگریزی میں پلیگ اور ہیو بانک فیور کہتے ہیں کہتے ہیں یہ بیماری بہت قدیم ہے اور اکثر کتابوں میں اس کا ذکر کچھ نہ کچھ موجود ہے قسطلانی نے کہا طاعون ایک پھنسی ہے جس میں بہت سوزش اور سخت بخار ہوتا ہے اکثر یہ بغل یا گردن میں ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ طاعون مدینہ میں نہیں آنے کا تو معلوم ہوا کہ طاعون اور ہے اور وبا اور ہے کیونکہ وبا مدینے میں اس وقت موجود تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے وہاں آئے تھے جیسے حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے: ایک حدیث میں ہے کہ طاعون کونچا ہے تمہارے دشمن جنوں کا یہ حدیث آکام المرجان میں نقل کی اور اس کو نسبت دی امام احمد اور طبرانی اور ابن ابی الدنیا کی طرف لیکن قسطلانی نے حافظ سے نقل کیا کہ ان کتابوں میں یہ حدیث نہیں ملی اور غالب قیاس یہی ہے کہ طاعون جنوں کا بھی کونچا ہے کیونکہ جس ملک کی ہوا اچھی اور پانی نہایت عمدہ ہوتا ہے وہاں بھی طاعون آتا ہے اور اگر فساد ہوا سے ہوتا تو یکساں رہتا لیکن طاعون کبھی آتا ہے کبھی بالکل چلا جاتا ہے کبھی ہر سال باری باری آیا کرتا ہے کبھی کئی سال تک نہیں آتا پھر دفعۃً آن موجود ہوتا ہے اگر فساد ہوا سے ہوتا تو سب کو ہو جاتا خاص کر ایک ہی گھر یا ایک ہی گاؤں میں بعضوں کو ہوتا ہے بعضوں کو نہیں ہوتا بلکہ ایک بستی میں ایک محلہ میں رہتا ہے ایک محلہ میں نہیں رہتا ۱۲ منہ [2] حدیث کا مطلب یہی ہے کہ اس ملک میں سے مت نکلو جہاں طاعون آچکا ہے کیونکہ دوسرے اچھے ملک میں جانے سے احتمال ہے کہ وہاں بھی طاعون پھیل جائے اور مخلوق خدا کو نقصان پہنچے مگر اسی ملک میں اگر آدمی بستی یا محلہ چھوڑ کر جنگل یا دوسرے محلہ میں چلا جائے تو یہ منع نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کو مدینہ کے باہر بھیج دیا اور ایک گھر کے حق میں فرمایا دعوہا ذمیمۃ ۱۲ منہ [3] ایک مقام ہے شام کے رستے میں مدینہ سے تیرہ منزل پر ۱۲ منہ [4] وبا سے مراد جہاں طاعون ہے ہیضہ کو بھی وبا کہتے ہیں اس طاعون کا نام طاعون عمواس تھا حضرت عمرؓ نے شام کا ملک کئی سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر جگہ ایک ایک فوج کا سردار تھا خالد بن ولید اور یزید بن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص یہ سب وہاں کے سردار فوج تھے ۱۲ منہ

ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَّلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَّعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوْا عَلَيْهِ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَّهٗ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَّالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ

کہا کہ مہاجرین اولین کو حاضر کیا جائے (میں نے حاضر کیا) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا ان سے بیان کیا کہ وہاں طاعون پھیل چکا ہے انہوں نے اختلاف کیا کوئی کہنے لگا ہم ایک خاص ارادے سے نکلے ہیں اب (طاعون سے ڈر کر) واپس جانا مناسب نہیں معلوم ہوتا کسی نے کہا آپ کے ساتھ بزرگ صحابہ کرام ہیں جو یادگار رہ گئے ہیں ہم مناسب نہیں جانتے کہ آپ انہیں وبائی علاقے میں لے جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا اب تم جاؤ (میں نے تمہاری رائے سن لی) پھر مجھ سے کہا اب انصار کو بلاؤ میں نے انہیں حاضر کیا۔ فاروق اعظم رض نے ان سے بھی مشورہ لیا انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی کہا جاؤ۔ پھر آپ نے کہا کہ یہاں قریش کے بزرگ حضرات ہوں تو انہیں لے آ یعنی ان مہاجرین میں سے جنہوں نے مکہ فتح ہونے سے پہلے ہجرت کی تھی میں نے انہیں بلایا انہوں نے بلا اختلاف (متفقہ طور پر) یہی رائے دی کہ آپ کا لوٹ جانا مناسب ہے اور وبائی ملک میں لوگوں کو لے جا کر ڈالنا ہرگز مناسب نہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رض نے منادی کر دی[1] میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر مدینے کی طرف مراجعت کروں گا صبح کو ایسا ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ مع ساتھیوں کے مدینے کی طرف لوٹ کر چلے، ابوعبیدہ بن جراح رض کہنے لگے کیا اللہ کی تقدیر سے آپ فرار کر رہے ہیں حضرت عمر رض نے کہا اگر یہ کلمہ کوئی دوسرا کہتا (تو اور بات تھی) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی[2]

---

[1] کہ شام کے ملک کو جائیں یا مدینہ میں لوٹ چلیں ۱۲ منہ [2] حضرت عمرؓ نے ایسا ہی جواب دیا جو لاجواب تھا یعنی یہ بھاگنا بھی بتقدیر الٰہی ہے کیونکہ کوئی کام دنیا میں جب تک تقدیر میں نہ ہو واقع نہیں ہوتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی ملک یا قطع میں وبا واقع ہو تو وہاں نہ جانا لوٹ آنا درست ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد تھا مگر حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہ تھی ان کی رائے بیشتر حکم الٰہی کے موافق ہوا کرتی اس مسئلہ میں بھی موافق ہوئی ۱۲ منہ

إِنْ رَّعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَّعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ابوعبیدہؓ! یہ بتائیے اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ ایک ایسی وادی میں پہنچیں جس کے دو کناروں میں ایک کنارہ سرسبز ہو دوسرا خشک اور آپ سرسبز کنارے میں اپنے اونٹ چرائیں تو یہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اگر خشک کنارے میں چرائیں گے یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہوگا (تقدیر سے نکلنا تو کسی طور ممکن نہیں) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (بعد ازاں) عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ آئے وہ ان مشوروں میں شریک نہیں ہوئے تھے کہیں کام کیلئے گئے ہوئے تھے انہوں نے یہ سب باتیں سن کر کہا میرے پاس تو اس مسئلے میں دلیل موجود ہے میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے جب تم یہ سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس ملک میں پھیلے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو بھاگ کر وہاں سے نکلو بھی نہیں۔ یہ سن کر فاروق اعظم کا شکر بجالائے اور مدینے کو واپس ہوگئے۔

۵۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ فاروق اعظم شام کی طرف روانہ ہوئے جب سرغ میں پہنچے تو انہیں یہ خبر ملی کی شام میں طاعون پھیل گیا ہے، پھر عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کہ کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے ملک میں وبا پھیلے جہاں تم اس سے پہلے موجود ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

۵۳۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ الْمَسِيْحُ وَلَا الطَّاعُوْنُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نعیم مجمر) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینے میں نہ دجال آسکے گا نہ طاعون[1]

۵۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد از عاصم) حفصہ بنت

[1] دوسری روایت میں مکہ مکرمہ کا بھی ذکر ہے تو یہاں طاعون سے وہی پلیگ مراد ہے کیونکہ ہیضہ تو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آتا ہے اب یہ نقل کہ ۷۴۹ھ میں بھی مدینہ منورہ میں طاعون آیا تھا صحیح نہیں ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے جو روایت فتن میں نکالی اس میں انشاء اللہ کا لفظ ہے جو طاعون سے متعلق ہے اس صورت میں مدینہ میں بھی طاعون کا آنا جائز ہوگا واللہ اعلم ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَحْيَى بِمَا مَاتَ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُونِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

سیرین کہتی ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا تیرے بھائی یحییٰ کسی عارضے سے فوت ہوئے ؟ میں نے کہا طاعون سے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

۵۳۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ۔

(از ابو عاصم از مالک از سُمی از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیٹ کے عارضے یا طاعون سے انتقال کرے اسے شہید کا درجہ ملے گا۔

باب ۳۰۵۱ أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

باب طاعون میں صبر کرنے والے کو ثواب۔

۵۳۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ

(از اسحاق از حبان از داود بن ابی الفرات از عبد اللہ بن بریدہ از یحییٰ بن یعمر) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا آپؐ نے فرمایا یہ درحقیقت ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ جن بندوں پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن مومنوں کے لئے یہ اللہ کی رحمت ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی مسلمان بھی جس شہر میں مقیم ہو اور وہاں طاعون پھیل جائے اور وہ صبر سے کام لے اور یہ یقین رکھے کہ ہر شے من جانب اللہ ہوا کرتی ہے تو اسے درجہ شہادت عطا ہوگا۔

حبان کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی داؤد سے روایت کیا ہے۔

لہ حضرت خواجہ محمد صادق خلف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہمارے شہر میں طاعون کی کثرت ہوئی تو میں نے کہا طاعون ایک موٹا لقمہ چاہتا ہے۔ اس کے بعد خود حضرت خواجہ صاحب طاعون کا شکار ہوئے کہتے ہیں اگر کوئی کاغذ پر لکھ کر اپنے ساتھ "الٰہی بحق حضرت خواجہ محمد صادق از شر طاعون نگاہدار" تو وہ اللہ کے فضل سے طاعون سے محفوظ رہتا ہے مجھ کو ایک تعویذ طاعون کا پہنچا ہے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ وہ مکان کے ایسے دروازے پر لگایا جاوے جس میں آمد و رفت ہو اور پھر سوا اس کے اور کوئی دروازہ آمد و رفت کے لئے نہ کھولا جائے اس بیرونی دروازے کے دونوں پٹوں پر پاک روشنائی سے پاک کاغذ پر دو نقش اس طرح سے لکھے اور ہر پٹے پر چپادے انشاء اللہ تعالیٰ اس گھر میں نہیں جانے کا وہ نقش یہ ہے یا حافظ یا حافظ بحول اللہ الملک المتعال لا یدخلہ الطاعون ولا الدجال یا حفیظ یا حفیظ اور سورہ تغابن کو بھی ہر دن آدمی پڑھتا رہے تو بعضے بزرگوں نے کہا کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ

اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ[1]

بَاب ۳۰۵۲ الرُّقٰى بِالْقُرْاٰنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ۔

۵۳۱۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِي الْمَرَضِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَاَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِبَرَكَتِهَا فَسَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفُثُ قَالَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

بَاب ۳۰۵۳ الرُّقٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَوْا عَلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ

باب قرآن اور معوذات (چاروں قُل) پڑھ کر دم کرنا۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از عُروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں معوذات پڑھ کر اپنے پر دم کیا کرتے تھے، جب آپؐ پر بیماری کی شدت ہوتی تو میں پڑھ کر آپؐ پر دم کیا کرتی اور آپؐ کا دست مُبارک آپ کے جسم مبارک پر برکت کے پیش نظر پھیر دیا کرتی۔ معمر کہتے ہیں زہری سے میں نے پوچھا کیسے پھونکتے تھے؟ انہوں نے کہا دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اُن کو منہ پر پھیر لیا کرتے[2]۔

باب سُورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا۔

اس سلسلے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابوالبشر از ابوالمتوکل) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرامؓ نے عرب کے کسی قبیلے میں قیام کیا انہوں نے ان (صحابہ کرامؓ) کی مہمان نوازی نہیں کی اتفاقاً اس قبیلے کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا چنانچہ وہ (صحابہ کرام رضؓ کے پاس آکر) کہنے لگے کیا آپ کے پاس

---

[1] یہ روایت اوپر موصولاً گذر چکی ہے ابن ماجہ اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ طاعون اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی ملک میں زنا اور بدکاری کا شیوہ ہو جاتا ہے مولانا روم نے اسی حدیث کا ترجمہ کیا ہے جو کہا ہے ع وز زنا خیزد وبا اندر جہات۔ امام احمد نے روایت کیا طاعون سے مرنے والے اور شہید قیامت کے دن جھگڑیں گے طاعون سے مرنے والے کہیں گے ہم بھی شہیدوں کی طرح مارے گئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو پھر دیکھیں گے تو ان کا زخم بھی شہیدوں کی طرح ہوگا ان کو بھی شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ نسائی نے بھی عقبہ بن عبد سے مرفوعاً ایسی ہی روایت کی ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا اس سے دم اور تعویذ کا جواز نکلتا ہے بشرطیکہ اللہ کے کلام اور اس کے اسماء یا صفات سے ہو اور عربی زبان میں ہو یا اس کے معنی معلوم ہوں بشرطیکہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ دم اور تعویذ بذاتہ مؤثر ہے بلکہ اللہ کی تقدیر سے مؤثر ہو سکتے ہیں جیسے دوا۔ ابن وہب نے امام مالکؒ سے نمک اور ہتھیار وغیرہ سے تعویذ کرنے کی کراہت نقل کی ہے اسی طرح تاگے میں گرہیں دینا مگر شاہ ولی اللہ صاحب نے قول الجمیل میں چیچک کے لئے سورۂ رحمان کا گنڈہ تعویذ کیا ہے ۱۲ منہ

إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ۔

کوئی دوا بھی ہے یا منتر ہے؟ انہوں نے کہا ہے مگر تم نے ہماری ضیافت تک نہیں کی ہم تو بے اُجرت ٹھیرائے دم نہیں کر سکتے آخر انہوں نے چند بکریاں دینا قبول کیا، تب ایک صحابی نے سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کیا، تھوک منہ میں اکٹھا کر کے تھوک دیتے آخر وہ سردار جسے زہریلی چیز سے ڈسا تھا اچھا ہو گیا، قبیلے والے حسب وعدہ بکریاں لائے لیکن صحابہ کرام نے (اعلیٰ کردار کا مظاہرہ کرتے ہوئے) کہا ہم یہ بکریاں اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں۔ صحابہ کرام نے آپؐ سے پوچھا کیا آپؐ سارا واقعہ سن کر ہنس دتے پڑھنے والے سے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ جھاڑ پھونک کے کام بھی آتی ہے؟ بکریاں (شوق سے) لے لو میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔

بَاب ۳۰۵۴ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ۔

باب دم پڑھنے کے لئے چند بکریوں کی شرط لگانا۔

۵۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ

(از سیدان بن مضارب ابو محمد باہلی از راست گو ابو معشر بصری یوسف بن یزید براء از عبید اللہ بن اخنس ابو مالک از ابن ابی ملیکہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام ایک چشمے پر پہنچے وہاں کسی شخص کو بچھو نے کاٹ کھایا تھا، ان چشمے والوں میں سے ایک شخص صحابہ کرام کے پاس آ کر کہنے لگا تم میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا بھی ہے؟ اس چشمے پر ایک شخص کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے غرض صحابہ کرام میں سے ایک شخص اس کے ساتھ گیا اور چند بکریاں اُجرت ٹھیرا کر سورہ فاتحہ اس پر دم کر دی، وہ شخص (بفضل تعالیٰ) اچھا ہو گیا صحابی بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں (دوسرے صحابہ) کے پاس آیا انہوں نے اسے ناپسند کیا کہنے لگے اللہ کی کتاب پر اجرت لینا (کیا فائدہ) جب مدینے پہنچے تو آنحضرتؐ سے عرض کی یا رسول اللہ اس شخص نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی آپؐ نے فرمایا سب سے زیادہ اُجرت لینے کے لائق اللہ کی کتاب ہے۔

بَاب ۳۰۵۵ رُقْيَةِ الْعَيْنِ -

۵۳۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ -

باب نظر لگنے کا دم

(از محمد بن کثیر از سفیان از معبد بن خالد از عبد اللہ بن شداد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم (یا مجھے حکم دیا) کہ نظر بد کا دم کیا جائے۔[1]

۵۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از محمد بن خالد از محمد بن وہب بن عطیہ دمشقی از محمد بن حرب از محمد بن ولید زبیدی از زہری از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کے چہرے پر کالے یا سُرخ داغ دیکھے آپؐ نے فرمایا اس پر دم کراؤ اسے نظر لگ گئی ہے عقیل نے بھی اس حدیث کو بحوالہ زہری از عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مرسلاً) روایت کیا۔[2]

محمد بن حرب کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن سالم نے بھی زبیدی سے روایت کیا۔[3]

بَاب ۳۰۵۶ الْعَيْنُ حَقٌّ

۵۳۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ -

باب نظر لگنا برحق ہے

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا برحق ہوتا ہے اور آپؐ نے گودنا گودنے سے منع فرمایا۔[4]

---

[1] نظر لگ جانا حق ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے عمدہ دم یہ ہے کہ یہ آیت وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ آخر آیت تک اس شخص پر پڑھ کر پھونکے جس کو نظر لگ گئی ہو یہ عمل مجرب ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ [2] اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو نظر کے اثر سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ کم علم اور جاہل ہیں نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے اثر رکھے ہیں بعض لوگوں نے کہا اگر نظر لگانے والا کسی کو مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جائے گا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۰۵۷ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

۵۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔

باب سانپ اور بچھو کے کاٹے پر دم پڑھنا۔

(ازموسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد از سلیمان شیبانی از عبدالرحمٰن بن اسود) حضرت اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے کیڑوں کے کاٹے پر جھاڑ پھونک کرنے کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے پر جھاڑ پھونک کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے[1]۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ

اللہ کے فضل و کرم سے تیئسواں پارہ تمام ہوا اور اب چوبیسواں پارہ اس

الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کے فضل و کرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے۔ فقط

---

[1] شاید پہلے آپ نے دم سے مطلقاً منع فرمایا ہوگا پھر سانپ بچھو کا زہر دفع کرنے کے لئے اس کی اجازت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جس کو بچھو نے کاٹا تھا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو بچھو تم کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکتا سعید بن مسیب نے کہا مجھ کو پہنچا اگر کوئی شام کو یوں کہہ لے سلام علی نوح فی العالمین تو اس کو بچھو نہیں کاٹنے کا ۱۲ منہ

چوبیسواں پارہ ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابٌ ۳۰۵۸ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۵۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دُعائیہ[1] کلام پڑھنا (دم کرنا)

(از مسدد از عبدالوارث) عبدالعزیز کہتے ہیں میں اور ثابت بنانی دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ثابت نے عرض کیا اے ابوحمزہ (یہ انس رضی اللہ عنہ کنیت ہے) میں بیمار ہوگیا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو کیا میں تم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والی دُعا نہ پڑھ دوں؟ ثابت نے کہا کیوں نہیں؟ (ضرور پڑھیے) چنانچہ انہوں نے یہ کلمات پڑھے اللھم رب الناس الخ (ترجمہ) اے اللہ لوگوں کے پروردگار، سختیوں کے دفع کرنے والے، عنایت کیجیے آپ شفا دینے والے ہیں آپ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا دیجیے کہ پھر کوئی بیماری نہ رہے

(از عمرو بن علی از یحییٰ از سفیان از سلیمان از مسلم از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے لئے یوں تعویذ کرتے تھے، درد کے مقام پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور پڑھتے اللھم رب الناس الخ (ترجمہ) اے اللہ لوگوں کے پروردگار، دکھ درد دور کر دیجئے، شفا عطا فرمائیے آپ ہی شفا دینے والے ہیں، اصل شفا وہی ہے جو آپ عنایت فرمائیں ایسی شفا دیجئے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔

[1] قدیم ترجموں میں رقیہ کا ترجمہ منتر کیا گیا ہے لیکن یہ لفظ عام طور پر ہندوؤں کے جنتر پھونک کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ہم نے رقیہ کا معنی دعائیہ کلام یا دم، دعا کیا ہے

شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَقَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

سفیان ثوری کہتے ہیں میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے بحوالہ ابراہیم نخعی از مسروق از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی ہی حدیث نقل کی۔

۵۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ

(از احمد بن ابی رجا از نضر از ہشام بن عروہ از والد ش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دم پڑھا کرتے، اے لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے دُکھ درد دور کر دیجئے شفاء آپ ہی کے ہاتھ میں ہے آپ کے سوا شفاء دینے والا کوئی نہیں[1]

۵۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عبد ربہ بن سعید از عمرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے لئے یہ دعا پڑھتے "بسم اللہ یہ ہماری زمین (مدینہ) کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ، ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے مریض کو شفاء دے گی[2]"

۵۳۲۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از عبد ربہ بن سعید از عمرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیمار کے لئے) یہ دعا پڑھتے "ہماری زمین کی مٹی، (اور ہم میں سے کسی کا تھوک ہے، ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا حاصل ہو گی۔"

بَاب ۳۰۵۹ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ

باب دعائیہ کلمات پڑھ کر پھونکنا۔

۵۳۲۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

(از خالد بن مخلد از سلیمان از یحیی بن سعید از ابو سلمہ) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوا کرتا ہے اور

[1] یہ کہہ کر آپ نے شرک کی جڑ بنیاد اکھیڑ دی جب اللہ کے سوا کوئی درد دکھ تکلیف دفع نہیں کر سکتا تو اس کے سوا اور کسی کو پکارنا محض نادانی اور حماقت ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمارے مالک کے حکم سے بیمار چنگا ہو جائیگا نووی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تھوک کلمے کی انگلی پر لگا کر اس کو زمین پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے پھر وہ مٹی زخم یا درد کے مقام پر لگا دیتے اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا۔

۵۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ۔

۵۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتّٰى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

پریشان خواب شیطان کی طرف سے، لہٰذا جب کوئی شخص خواب میں بُری بات دیکھے تو بیدار ہوتے ہی تین بار تھوتھو کرے اور اس خواب کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے چنانچہ اس خواب سے اس شخص کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔[1]

ابوسلمہ کہتے ہیں پہلے بعض خواب مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں گزرتے تھے لیکن جب سے میں نے یہ حدیث سُنی ہے تو اب مجھے کوئی پروا نہیں (میں اس حدیث پر عمل کرتا ہوں)

(از عبدالعزیز بن عبداللہ اولیسی از سلیمان از یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (تینوں سورتیں) پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک لیتے پھر انہیں اپنے منہ اور بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے پھیرتے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار رہوتے تو مجھے ایسا کرنے کا حکم دیتے۔

یونس کہتے ہیں میں نے ابن شہاب کو دیکھا جب وہ اپنے بچھونے پر جاتے تو ایسا ہی کرتے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از ابوالبشر از ابوالمتوکل) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام ایک سفر میں گئے (اور رستے میں) عرب کے ایک قبیلے کے قریب قیام کیا، اس قبیلے سے مہمان نوازی کی درخواست کی مگر انہوں نے کسی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا اتفاقاً اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا، انہوں نے بڑے جتن کیے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا آخر وہ آپس میں کہنے لگے

[1] حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اللہ کی پناہ چاہنا معلوم ہے اور دم میں پھونکنا اور تھوتھو کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ

لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ قَدْ نَزَلُوْا لَكُمْ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَاقٍ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفِلُ وَيَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى لَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ فَاَوْفُوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِيْ كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ فَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ[1] اَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

ان مسافروں کے پاس جاکر معلوم کریں شاید ان میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہو آخر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے ہم نے بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، تم میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہے، اُن صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے کہا خدا کی قسم میں بچھو کا منتر جانتا ہوں مگر چونکہ تم نے ہماری درخواست کے باوجود ہماری مہمانی نہ کی اس لئے میں اپنا منتر اس وقت تک نہیں پڑھوں گا جب تک تم اس کی اُجرت نہ ٹھیراؤ آخر اُنہوں نے مجبوراً کچھ بکریاں دینا قبول کیں، چنانچہ وہ صحابی ان کے ساتھ ہوئے (وہاں جاکر) سورہ فاتحہ پڑھنے لگے، سورہ فاتحہ پڑھتے جاتے اور زمین پر تھوکتے اس شخص کا سر اس طرح ٹھیک ہوگیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہوا ہو اور اسے چھوڑ دیا جائے (یعنی بالکل ٹھیک ہوگیا) چلنے پھرنے لگا گویا کوئی تکلیف نہ پہنچی تھی چنانچہ انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا (بکریاں حوالے کیں) ایک صحابی نے کہا یہ بکریاں تقسیم کرلیں، لیکن جس نے دم کیا تھا وہ کہنے لگا ابھی تقسیم نہ کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پورا واقعہ بیان کیا، آپؐ نے اس صحابی سے جس نے یہ دم کیا تھا فرمایا تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جاتا ہے؟ (اور یہ بیماری کی دوا ہے) بہرحال تم نے بہت اچھا کیا۔ یہ بکریاں تقسیم کرلو۔ اور میرا بھی ان میں ایک حصہ لگاؤ۔

بَابٌ ۳۰۶ مَسْحِ الرَّاقِيْ فِي الْوَجَعِ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى۔

باب درد کے مقام پر دایاں ہاتھ پھیرنا۔

۵۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از یحیٰی از سفیان از اعمش از مسلم از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں پر اس طرح تعویذ کرتے کہ ان

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنَحْوِهِ.

پر دایاں ہاتھ پھیرتے اور فرماتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کر دیجئے اور شفاء عطا فرمائیے، آپ ہی شفاء دینے والے ہیں، حقیقی شفاء وہی ہے جو آپ عنایت فرمائیں، ایسی شفاء عنایت کیجئے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔

سُفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے بحوالہ ابراہیم نخعی از مسروق از حضرت عائشہ ایسی ہی حدیث نقل کی۔

بَابٌ ۳۰۶۱ فِي الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

باب عورت مرد پر دم کر سکتی ہے۔

۵۳۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ فَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

(از عبداللہ بن محمد جعفی از ہشام از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرضِ وصال میں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر اپنے اوپر خود پھونکتے جب آپ پر بیماری کی شدت ہوگئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا ہاتھ لے کر آپ کے بدن پر پھیرتی۔

معمر کہتے ہیں میں نے زہری سے دریافت کیا آپ کس طرح پھونکتے تھے؟ زہری نے کہا آپ دونوں ہاتھوں میں پھونک کر منہ پر پھیرتے۔

بَابٌ ۳۰۶۲ مَنْ لَمْ يَرْقِ

باب جھاڑ پھونک نہ کرنے والا۔

۵۳۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ

(از مسدد از حصین بن نمیر از حصین بن عبدالرحمن از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہاں تشریف لا کر فرمایا میرے سامنے سابقہ امتیں پیش کی گئیں میں نے بعض نبی ایسے دیکھے جن کے ساتھ ایک ایک آدمی تھا (یہی ان کی امت تھی) کسی پیغمبر کے ساتھ دو آدمی تھے کسی کے ساتھ دس سے کم کوئی نبی ایسا بھی تھا جس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا اور میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ[ع] دیا تھا میں سمجھا یہ

ع آسمان کی ہر سمت مشرق و مغرب شمال و جنوب کے متعلق کہا گیا ہے کہ آپ دیکھئے اس میں یہ اشارہ کہ آپ کی امت ہر ملک اور ہر زمانے میں ہوگی اور بہت زیادہ تعداد میں ہوگی۔ وحیدی علیہ السلام

...کی امت کے متعلق صرف ایک سمت کا ذکر ہے کہ انہوں نے آسمان کا ایک کنارہ ڈھانپ رکھا تھا مگر مسلمانوں کے مقابلے میں بہت کم ہیں عبد الرزاق

سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ
أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ ثُمَّ قِيلَ لِي
انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ
لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا
سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ
سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ
فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ
فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ
وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ
وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ
فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ
أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ سَبَقَكَ
بِهَا عُكَّاشَةُ۔

یہ میری امت ہو گی مگر فرشتوں نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت
ہے پھر مجھ سے کہا گیا۔ دیکھئے میں نے دیکھا تو یہ بھی بڑی جماعت تھی
جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ دیا تھا پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر دیکھئے
میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ
لیا ہے فرشتوں نے کہا یہ آپ کی امت ہے اور ان میں ستر ہزار آدمی ایسے
تھے جو حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے[1] بعد ازاں لوگ اٹھ گئے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے،
پھر صحابہ کرام نے آپس میں گفتگو شروع کی کہنے لگے کہ ہم لوگ تو شرک و کفر کی حالت
میں پیدا ہوئے اور (ایک مدت کے بعد) اللہ اور رسول پر ایمان لائے یہ
ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے جو پیدائشی مسلمان ہیں۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) بد فالی
نہیں لیتے نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں بلکہ اپنے رب پر
بھروسہ کرتے ہیں[2]

یہ سن کر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں
ان ستر ہزار خوش نصیبوں میں شامل ہوں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر
ایک اور شخص کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا میں ان میں شامل ہوں گا؟ آپ
نے فرمایا۔ تم سے پہلے عکاشہ کے لئے جو ہونا تھا ہو چکا[3]۔

باب ۳۰۶۳ الطِّيَرَةِ۔

باب شگون حاصل کرنے کا بیان[4]

۵۳۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

(از عبداللہ بن محمد از عثمان بن عمر از یونس از زہری از سالم) حضرت

---

[1] یہ بڑے بڑے کاملین صحابہ اور اولیائے امت ہوں گے ۱۲ منہ

[2] داغ کی مثل ہر دوا اور علاج ہے اسی طرح وہ دم جائز ہے جس میں شرک یا کفر کے الفاظ نہ ہوں تو مراد آپ کی یہ ہے اور علاج اور دم نہ کرنے سے یہ ہے کہ دوا یا علاج یا دم کو بالذات مؤثر نہیں جانتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور گو دوا اور علاج اور منتر کریں مگر اعتقاد ان کا یہ ہے کہ اگر خدا چاہے گا تو ان میں اثر بخشے گا ورنہ وہ خود کچھ نہیں کر سکتے اس تاویل کی ضرورت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا اور علاج اور دم کیا اگر یہ توکل کے خلاف ہوتا تو آپ کیوں کرتے بعضوں نے کہا کہ آپ عام و خاص سب کے لئے ہدایت دے کر بھیجے گئے تھے تو آپ نے بیان جواز کے لئے یہ کام کئے مگر یہ اولیاء اللہ سے ہدایت عام متعلق نہیں ہے اس لئے بعض اولیاء نے نہ دوا کی نہ معالجہ کیا نہ دم کیا مصیبت اور بیماری سے۔ درنہ زیادہ خوش ہوئے کہ وہ خالص محبوب کی چاہت اور مرضی ہے واللہ اعلم [3] اس روایت کا مطلب دوسری روایت سے کھلتا ہے اس میں یوں ہے کہ پہلے عکاشہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے ان ستر ہزار میں سے کرے آپ نے دعا فرمائی پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا میرے لئے بھی دعا فرمائیے اس وقت آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ کے لئے دعا قبول ہو چکی مطلب یہ ہے کہ دعا کی اجابت کی ساعت گزر چکی ہے یہ کامیابی عکاشہ کی قسمت میں تھی اس کو حاصل ہو چکی ۱۲ منہ [4] یہ سمجھ کر کہ داغ سے فنور تندرست ہو جائیں گے جیسے جاہلیت والوں کا اعتقاد تھا ۱۲ منہ [5] جس کو عربی میں طیرہ کہتے ہیں۔ عرب کے لوگ کسی کام کے لئے باہر نکلتے تو پرندہ اڑاتے (بقیہ صفحہ آئندہ)

قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلٰثٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت[1] لگنا اور شگون[2] لینا یہ دونوں باتیں بے بنیاد[3] ہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے (اگر فی الواقعہ ہو) عورت، مکان اور گھوڑے میں[4]۔

۵۳۳۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے شگون لینا کوئی حقیقت نہیں رکھتا البتہ نیک فال لی جائے تو کوئی حرج نہیں، لوگوں نے دریافت کیا نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی اچھی بات سُننا[5]۔

بَابُ ۳۰۶۴ الْفَالِ
باب نیک فال

۵۳۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوا وَمَا الْفَالُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی کوئی چیز نہیں، البتہ نیک فال دُرست ہے لوگوں نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی سُنے

۵۳۳۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت

(بقیہ از صفحہ سابقہ) داہنے طرف اڑتا تو نیک فال سمجھتے بائیں طرف اڑتا تو منحوس جان کر لوٹ آتے۔ ہمارے زمانے میں اب تک جاہل جب باہر نکلتے ہیں اور نکی یا عورت سامنے آجاتی ہے یا کانا شخص نمودار ہو جاتا ہے یا چھینک کی آواز سنتے ہیں تو منحوس جانتے ہیں کہتے ہیں یہ کام نہ ہوگا وغیرہ وغیرہ نہ معلوم کیا کیا واہیات خیالات میں پھنسے ہوئے ہیں اگر اللہ اور رسول کی تعلیمات کی طرف متوجہ ہوتے تو ان آفتوں میں نہ پھنستے ۱۲ منہ

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) [1] بدشگونی کے لغو ہونے پر تو سب عقلا کا اتفاق ہے مگر چھوت کے بارے میں بعض اطبا اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض امراض متعدی ہوتے ہیں جیسے خارش جذام طاعون وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ یہ تمہارا وہم ہے اگر درحقیقت متعدی ہوتے تو ایک گھر کے یا ایک شہر کے سب لوگ مبتلا ہو جاتے ۱۲ منہ [2] نحوست سے یہاں بدشگونی مراد نہیں ہے کیونکہ اس کی تو اوپر نفی ہو چکی ہے بلکہ نحوست سے بدالی مراد ہے وہ یہ ہے کہ عورت زبان دراز فاحشہ بدسلیقہ اور مسرف ہو۔ گھر تنگ ہو یا گندے مقام پر واقع ہو۔ گھوڑا شریر ہو یا مٹھا کھانے بہت پر محنت نہ کر سکے ۱۲ منہ [3] مثلاً بیمار سالم کا لفظ سنے یا لڑائی پر جانے والا فتح خان نامی شخص سے ملے ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

لگ جانا اور بدشگونی بے حقیقت چیزیں ہیں البتہ نیک فال مجھے اچھی لگتی ہے اور وہ ہے اچھی بات کلمۂ خوب۔

بَابٌ ۳۰۶۵ لَا هَامَةَ۔

باب اُلّو کو منحوس سمجھنا درست نہیں[1]

۵۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

(از محمد بن حکم از نضر از اسرائیل از ابوحصین از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا، بدشگونی، اُلّو یا صفر[2] کی نحوست بے حقیقت چیزیں ہیں۔

بَابٌ ۳۰۶۶ الْكَهَانَةِ

باب کہانت کا بیان[3]

۵۳۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ

(از سعید بن عفیر از لیث از عبدالرحمٰن بن خالد از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے جھگڑے کا فیصلہ کیا جو آپس میں لڑ پڑی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ حاملہ تھی اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا چنانچہ انہوں نے اپنا جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپؐ نے یہ حکم دیا کہ اس کے بچے کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی اس عورت کو دیا جائے۔ یہ سن کر قاتلہ کا خاوند کہنے لگا یا رسول اللہ! میں اس کا کیا تاوان دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو بیکار اور لغو تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ

[1] اُلّو یعنی بوم ایک شکاری پرندہ ہے اس کو دن کو نہیں سوجھتا تو بیچارہ رات کو نکلا کرتا ہے آدمیوں کے ڈر سے اکثر جنگل ویران میں رہتا ہے عرب لوگ اسے منحوس سمجھتے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ آدمی کی روح مرنے کے بعد الّو کے قالب میں آجاتی ہے اور پکارتی پھرتی ہے کیا خوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لغو خیال کا رد کیا اب تک لوگ الّو کا گھر میں آنا اور بیٹھنا منحوس سمجھتے ہیں ۱۲ منہ

[2] صفر پیٹ کا ایک کیڑا ہے جو بھوک کے وقت بیٹ نوچتا ہے کبھی آدمی اس کی وجہ سے مر جاتا ہے عرب لوگ اس بیماری کو متعدی جانتے تھے امام مسلم نے جابرؓ سے صفر کے یہی معنی نقل کئے ہیں بعضوں نے کہا صفر سے وہ مہینہ مراد ہے جو محرم کے بعد آتا ہے اس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے اب تک ہندوستان میں جاہل لوگ تیرہ تیزی کو منحوس جانتے ہیں ان دنوں شادی بیاہ کوئی خوشی کی رسم نہیں کرتے ۱۲ منہ

[3] کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتلایا کرتے اور ہر ایک شخص سے اس کی قسمت کا حال کہتے یونان سے عرب میں کہانت آئی تھی یونان میں کوئی کام بغیر کاہن سے مشورہ کئے نہ کرتے بعضے کاہن یہ دعویٰ کرتے کہ جنات ان کے تابع ہیں وہ انہیں آئندہ کی بات بتا دیتے ہیں عرب میں شق اور سطیح مشہور کاہن تھے۔ مترجم کہتا ہے یہ سب دھوکا بازی اور دغابازی تھی ہمارے زمانے میں کاہن تو نہیں ہیں نجومی اور پنڈت اور رمال اور جفار بموجب سگِ زرد برادر شغال ان کے بھائی ہیں ان لوگوں کا سارا علم جھوٹا اور لغو ہے یہ کیا کرتے ہیں کہ حالات اور اسباب اور قرائن سے ایک بات کی پیشگوئی کرتے ہیں اگر ہو گئی تو کیا کہنا ڈھول بجاتے ہیں جو نہیں ہوئی تو اپنی بات بنانے کے لئے جھوٹے جھوٹے عذرات کر لیتے ہیں کہ فلاں تارہ مقام پر آجانے سے یہ بات رک گئی ہے لعنۃ اللہ علی الکٰذبین (الحق اعلان الا کلاین للسحت ۱۲ منہ

فَمِثْلُ ذٰلِکَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَّانِ۔

شخص تو کاہن کا بھائی معلوم ہوتا ہے[1]

۵۳۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ امْرَاَتَیْنِ رَمَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِیْنَھَا فَقَضٰی فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَۃٍ وَّعَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی الْجَنِیْنِ یُقْتَلُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَۃٍ فَقَالَ الَّذِیْ قُضِیَ عَلَیْہِ کَیْفَ اَغْرَمُ مَا لَا اَکَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَھَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِکَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَّانِ۔

(از قتیبہ از مالک از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اس کا حمل ضائع ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی دیت میں ایک بردہ دلایا غلام یا لونڈی۔

اسی سند سے ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے پیٹ کے بچے کی جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک بردہ دیت مقرر کی لونڈی ہو یا غلام۔ چنانچہ جسے آپ نے یہ دیت دینے کا حکم دیا وہ کہنے لگا میں اس کی کیا دیت دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلاّ یا یہ تو بے کار او رلغو تھا۔ آپ نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۵۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ

(از عبداللہ بن محمد از ابن عیینہ از زہری از ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث) ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت رنڈی کے پیسے اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا۔[2]

۵۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْکُھَّانِ فَقَالَ لَیْسَ بِشَیْءٍ

(از علی بن عبداللہ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از یحییٰ بن عروہ بن زبیر از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند آدمیوں نے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ان کی باتیں محض لغو ہیں انہوں نے کہا بعض اوقات تو وہ ایسی بات کرتے ہیں جو صحیح ہوجاتی ہے

[1] جب ہی تو کاہنوں کی طرح مقفی اور مسجع فقرے بولتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ سب حرام کی کمائیاں ہیں ۱۲ منہ

فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَنَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيَقُرُّهَا فِيْ أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ - قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلٌ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ -

آپ نے فرمایا ہاں یہ بات وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اُڑا لیتا ہے (یا شیطان فرشتوں سے سن کر اُڑا لیتا ہے) پھر اسے اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے یہ کاہن اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر (لوگوں سے) بیان کرتے ہیں[1]۔

علی بن مدینی کہتے ہیں عبدالرزاق اس فقرے کو تلک الکلمۃ من الحق مرسلاً روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے کہا مجھے یہ خبر پہنچی کہ عبدالرزاق نے اس کے بعد اسے مسنداً حضرت عائشہ رض سے روایت کیا۔

بَاب ۳۰۶۷ السِّحْرِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ

باب جادو کا بیان[2]

(سورۃ بقرہ میں) ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ الآیۃ لیکن شیاطین کافر ہو گئے وہی لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ علم جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر اُترا تھا اور ہاروت ماروت کسی کو یہ علم نہیں سکھاتے جب تک وہ کہہ نہیں دیتے دیکھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے تو (جادو سیکھ کر) کافر مت ہو جانا مگر لوگ ہاروت ماروت کے اس کہہ دینے کے باوجود ان سے وہ علم سیکھتے ہیں جس کے ذریعے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیتے ہیں[3] اور یہ جادوگر جادو

---

[1] اس لئے اکثر باتیں ان کی جھوٹ نکلتی ہیں ایک آدھ بات کو سچی ہو جاتی ہے وہ وہی ہو شیطان فرشتوں سے اُڑا لیتا ہے قسطلانی نے کہا یہ کہانت یعنی شیطان جو آسمان پر جا کر فرشتوں کی بات اُڑا لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے موقوف ہو گئی اب آسمان پر ایسا چوکی پہرہ ہے کہ شیطان وہاں پھٹکنے نہیں پاتے نہ اب ویسے کاہن موجود ہیں جو شیطانوں سے تعلق رکھتے تھے ہمارے زمانے کے کاہن محض اٹکل پچو باتیں کرنے والے ہیں ۱۲ منہ [2] جادو وہ خلاف عادت امر ہے جو شریر بدکار شخص سے صادر ہو جادو میں لوگوں کا خلاف ہے کہ اس کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں نرے اوہام اور خیالات ہیں اور صحیح قول جس پر جمہور ہیں یہ ہے کہ جادو کی حقیقت ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ جادو کا اثر صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ مزاج کی حالت بدل جائے اس میں کوئی بیماری پیدا ہو یا جادو سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پتھر آدمی بن جائے یا آدمی پتھر ہو جائے یا مرد عورت یا عورت مرد بن جائے جادو سے نہیں ہو سکتا اب معجزہ اور کرامت اور جادو میں یہ فرق ہے کہ جادوگر سفلی اعمال کا محتاج ہے اور سامان کا مثلاً ناریل گیرو مردے کی ہڈیاں وغیرہ ان چیزوں کا اور کرامت میں اس سامان کی ضرورت نہیں ہوتی اور معجزے میں پیغمبری کا دعویٰ ہوتا ہے اور اظہار و مقابلہ مخالفین سے اور کرامت اولیاء اللہ چھپاتے ہیں۔ دعوائے و مقابلہ کیسا [3] ایک دوسرے سے دشمنی اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَّقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى وَقَوْلِهٖ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى وَقَوْلِهٖ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَالنَّفَّاثَاتُ السَّوَاحِرُ تُسْحَرُوْنَ تُعَمُّوْنَ۔

کی وجہ سے بغیر حکم الٰہی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے غرض وہ علم سیکھتے ہیں جو ان کے لئے مفید ہونے کے بجائے ضرر رساں ہوتا ہے نیز یہودیوں کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ جو شخص جادو سیکھے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں[۱] اور (سورہ طٰہٰ میں) ارشاد الٰہی ہے جادوگر جہاں جائے فلاح حاصل نہ کریگا اور (سورہ انبیاء میں) ارشاد ہے کیا تم دیکھ سمجھ کر جادو کی پیروی کرتے ہو؟ (سورہ طٰہٰ میں) ارشاد ہے موسیٰ علیہ السلام کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رسیاں اور لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں سورۂ فلق میں فرمایا ان عورتوں کی بدی سے جو گرھوں میں پھونکا مارتی ہیں[۲] (سورۂ مومنون) میں ارشاد ہے پس کہاں تم مسحور ہوئے جا رہے ہو[۳]۔

۵۳۴۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهُوَ عِنْدِیْ لٰكِنَّهٗ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِیْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ اَتَانِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ

(از ابراہیم بن موسیٰ از عیسیٰ بن یونس از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قبیلہ بنی زریق کے ایک شخص نے جو لبید بن اعصم کے نام سے مشہور تھا جادو کیا جس کے اثر سے آپؐ کی یہ حالت ہوگئی کہ آپؐ کو خیال ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام (فی الواقعہ) آپؐ نے نہ کیا ہوتا[۴]۔ ایک دن یا رات کا واقعہ ہے کہ آپؐ میرے پاس موجود تھے مگر میری طرف متوجہ نہ تھے بس دُعا کر رہے تھے بعد ازاں آپؐ نے فرمایا عائشہ! میں اللہ تعالیٰ سے جو بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے اپنے فضل سے مجھے بتا دی، میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا ایک پاؤں کی طرف، اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا یہ تو بتلائیے ان صاحب کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) کیا مرض

[۱] آخرت برباد ہوئی مگر کمبخت یہ جان کر پھر سیکھتے ہیں ۱۲ منہ [۲] یا جو لوگ گرہ دے کر اس پر پھونکتے ہیں ۱۲ منہ [۳] کہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی شرک کرتے ہیں ۱۲ منہ
[۴] جو لوگ کہتے ہیں جادو محض تخیل اور تمویہ یعنی خیال دلاتا اور تصور کراتا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں۔ [۵] اور صحیح یہ ہے کہ جادو کی کئی قسمیں ہیں جن کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر عزیزی میں تفصیل سے بیان کیا ہے مسمریزم جو آجکل انگریزوں میں بہت شائع ہے وہ بھی جادو کی ایک قسم ہے اسی طرح تسخیر کواکب اور ارواح کا علم جو فخرالدین رازی نے کشف مکتوم میں بیان کیا ہے وہ بھی صریح سحر ہے

فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُبِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّآءِ اَوْ كَاَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهَا قَالَ قَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ فَكَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيْهِ شَرًّا فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وَاَبُوْ ضَمْرَةَ وَابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ وَّقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ اِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُّشَاقَةِ الْكَتَّانِ۔

لاحق ہوگیا ہے؟ اس نے جواب دیا بیماری نہیں ان پر جادو ہوا ہے پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے فرشتے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے، پہلے فرشتے نے دریافت کیا کس چیز میں؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بالوں اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ چیزیں یہودی نے کہاں رکھی ہیں؟ دوسرے نے کہا بئیر ذروان میں[۱] پھر دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کے ہمراہ اس کنوئیں پر تشریف[۲] لے گئے وہاں سے واپس آئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمانے لگے عائشہ! اس کنوئیں کا پانی ایسا (رنگین) تھا جیسے مہندی کا پانی (سرخ ہوتا ہے) اس پر کھجور کے درخت ایسے (مہیب) تھے گویا سانپوں کے پھن ہیں[۳]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ جھاڑ پھونک کرا کے اس جادو کا ازالہ کیوں نہیں[۴] کرتے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھے اچھا کر دیا ہے اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور نہیں پھیلانا چاہتا[۵] پھر آپ نے حکم دیا تو وہ جادو کا سامان (کنگھی بال خرما کا غلاف) سب گاڑ دیا گیا عیسے بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ، ابوحمزہ اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے روایت[۶] کیا، اور لیث بن سعد[۷] اور سفیان بن عیینہ نے ہشام[۸] سے یوں ہی روایت کیا ہے۔ فی مشط و مشاقۃ[۹]۔ مشاطہ اسے کہتے ہیں جو بال کنگھی کرتے ہوئے نکلیں۔ مشاقہ کا معنی روئی کی تار یعنی سوت۔

بَابُ ۳۰۶۸ اَلشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ۔

باب شرک اور جادو ان گناہوں میں سے ہیں جو آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں

۵۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان از ثور بن زید از ابو

[۱] جو ایک اندھا کنواں تھا مدینہ کے اطراف میں ۱۲ منہ [۲] ابن سعد کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ اور عمارؓ کو اس کنوئیں پر بھیجا کہ جا کر یہ جادو کا سامان اٹھا لائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جبیر بن یاس زرقی کو بھیجا انہوں نے یہ چیزیں کنوئیں سے نکالیں بعضوں نے کہا قیس بن محصن زرقی نے نکالیں اور ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان لوگوں کو بھیجا ہو پھر خود بھی تشریف لے گئے ہوں ۱۲ منہ [۳] یا بھتنوں کے سر ایسے بدصورت ۱۲ منہ [۴] تیسیر القاری میں اس کا ترجمہ کیا ہے آپ جادو کو شہر بدر کیوں نہیں کراتے میرے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے استخراج سحر اس کو کہتے ہیں کہ جادو کا توڑ دوسرے عمل سے کرانا بعضوں نے کہا یہاں استخراج سے اس سامان کا کنوئیں سے نکلوانا مراد ہے مگر یہ درست نہیں ہوتا کیونکہ اسی روایت میں ہے کہ آپ نے وہ سامان کنوئیں سے نکلوایا تھا اور شاید غلاف سے نکلوانا مراد ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ [۵] آپ کا قاعدہ تھا کہ اپنی ذات کا انتقام کسی سے نہ لیتے تھے ۱۲ منہ [۶] ابواسامہ اور ابوضمرہ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اس کتاب میں وصل کیا ہے اور ابن ابی الزناد کی روایت حافظ صاحب کہتے ہیں مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [۷] یہ روایت بدء الخلق میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۸] یہ روایت آگے آتی ہے ۱۲ منہ [۹] قاف سے مشاطہ کے بدل ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ.

الغیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو یعنی جادو اور شرک[۱] سے۔

بَاب ۳۰۶۹ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ

باب جادو کا توڑ کرنا یا جادو کا سامان (اپنی جگہ سے) نکلوانا۔

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا اگر کسی پر جادو ہوا ہو یا کسی شیطانی عمل سے اسے اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہو (کہ اس سے جماع کے قابل نہ رہے) تو اس کا دفینہ کرنا، جادو باطل کرنے کے لئے کوئی کلام پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا اس میں کوئی قباحت نہیں جادو کا اتار کرنے والوں کی نیت تو درست ہوتی ہے[۲]۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا جس میں فائدہ ہو[۳]۔

۵۳۴۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يَرٰى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيْهِنَّ قَالَ سُفْيٰنُ وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُوْنُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا فَقَالَ فَانْتَبَهَ مِنْ نَوْمِهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ

(از عبداللہ بن محمد کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا وہ کہتے تھے سب سے پہلے جس شخص نے مجھ سے جادو کی حدیث بیان کی وہ ابن جریج تھے وہ کہتے تھے مجھ سے عروہ کی اولاد نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے پھر میں نے ہشام بن عروہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی اپنے والد عروہ سے نقل کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کیا تھا آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ بیویوں کے پاس سے ہو آئے حالانکہ آپ ان کے پاس نہ گئے ہوتے۔ سفیان کہتے ہیں کہ جادو کی مذکورہ قسم اس کی شدید ترین قسم[۴]

[۱] دوسری روایت میں ہے سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو یہ روایت کتاب الوصایا میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] ایک شخص کو فائدہ پہنچانے کی اس کو تکلیف سے بچانے کی ۱۲ منہ [۳] بلکہ جادو سے جو منع فرمایا تو اسی وجہ سے کہ وہ لوگوں کے نقصان کے لئے کیا جاتا ہے اس قول سے یہ نکلتا ہے کہ جادو کا توڑ جس عمل سے ہوتا ہے اس کے کرنے میں قباحت نہیں وہب بن منبہ سے منقول ہے سبز بیری کے سات پتے لے کر ان کو دو پتھروں میں کچل کر ان پر پانی ڈالے اور آیۃ الکرسی اور وہ سورتیں جن کے شروع میں قل ہے پڑھے (یعنی چاروں قل) پھر تین چلو اس میں سے جس پر جادو ہوا ہے اس کو پلادے اور باقی پانی سے اس کو غسل دے اللہ چاہے تو جادو کا اثر چلا جائے گا۔ اسی طرح اس کو تکلہ کا جس کی وجہ سے مرد اپنی عورت پر قادر نہیں ہوتا ۱۲ منہ [۴] یعنی شیطانوں کے ۱۲ منہ [۵] کہتے ہیں چھ مہینے تک آپ کی یہی حالت رہی اور چالیس روز بڑی شدت رہی ۱۲ منہ

أَعَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قَالَ فَأَيْنَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفَلَا تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا۔

ہے تا آخر ایک مدت کے بعد آنحضرت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عائشہ! میں نے اللہ جل شانہ سے جو بات دریافت کی تھی وہ اس نے بتا دی، دو فرشتے میرے پاس آئے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا دوسرا میرے پاؤں کی جانب سرہانے والے فرشتے نے دوسرے سے دریافت کیا اس شخص کو (آنحضرت) کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا ان پر جادو ہوا ہے۔ پہلے فرشتے نے کہا کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن عاصم نے، یہ قبیلہ بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا یہودیوں کا حلیف تھا اور منافق تھا[1] غرض پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے[2]؟ دوسرا فرشتہ کہنے لگا کنگھی اور بالوں اور تاگے میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ سامان کس چیز میں رکھا ہے؟ دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے میں اور اسے چاہ اروان میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آنحضرت اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اسے نکال لیا آپ نے فرمایا میں نے جا کر اس کنوئیں کو دیکھا تو اس کا پانی الیسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور وہاں کھجور کے درخت ایسے ڈراونے تھے جیسے سانپوں کے پھن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آپ نے جادو کا سامان نکلوایا میں نے آپ سے عرض کیا آپ اس کا ازالہ کیوں نہیں کراتے[3]۔ آپ نے فرمایا اب کیا فائدہ پروردگار کی قسم سن لو اللہ تعالیٰ نے مجھے تو اچھا کر دیا اب میں لوگوں میں ہنگامہ آرائی مناسب نہیں سمجھتا۔

بَابٌ ۳۰۷ السِّحْرِ

باب جادو کا بیان

۵۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا آپ کو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام آپ کرتے نہ تھے[4]۔ ایک دن الیسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی پھر آپ فرمانے لگے عائشہ! تجھے معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے دریافت کی تھی وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دی

[1] بعض روایتوں میں یوں ہے کہ وہ کافر تھا اور بعضے روایتوں میں یہ ہے کہ وہ یہودی تھا ۱۲ منہ [2] یعنی جادو کا سامان ۱۲ منہ [3] جس سے جادو بالکل باطل ہو جائے ۱۲ منہ [4] یا ایک کام کو کر چکے ہیں حالانکہ اسے کیا نہ ہوتا ۱۲ منہ

قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجْعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ فِيْمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُبِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي اَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّآءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاَخْرَجْتَهٗ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَشَفَانِي وَخَشِيْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَّاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

میں نے کہا فرمائیے کیا بات تھی؟ آپ نے فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور ایک میرے پاؤں کے پاس۔ سرہانے والے نے پائنتیں والے سے پوچھا اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور بالوں اور کھجور کے غلاف میں۔ پہلے نے پوچھا یہ سامان کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے کہا چاہ ذی اروان میں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کرام کے ہمراہ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اسے دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے جب واپس آئے تو مجھ سے فرمایا عائشہ اخدا کی قسم اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور کھجور کے درخت کیا تھے گویا سانپوں کا پھن میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے وہ کنگھی بال وغیرہ (غلاف سے نکلوائے (یا نہیں؟) آپ نے فرمایا نہیں[1] مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تندرست کر دیا اب مجھے اندیشہ ہوا کہیں لوگوں میں شر پیدا نہ ہو جائے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان کے دفن کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دفن کر دیا گیا۔

بَابٌ ۳۰۱۷ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

باب بعض تقریریں جادو کا اثر رکھتی ہیں۔

۵۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضـ اَنَّهٗ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از زید بن اسلم) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مشرق کی جانب سے دو شخص[2] مدینے میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا، ان کا خطبہ لوگوں کو بہت پسند آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا بعض تقریریں جادو بھری ہوتی ہیں یا فرمایا بعض تقریریں جادو ہوتی ہیں۔

---

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ نے وہ جادو کا پوڑا کنوئیں سے نکلوایا یا نہیں اس صورت میں یہ اگلی روایت کے خلاف ہوگا۔ ہم نے جو ترجمہ کیا ہے اس سے دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہتا مطلب یہ ہے آپ نے وہ پوڑا غلاف سمیت کنوئیں سے نکلوایا مگر غلاف کو نہیں کھولا اس میں سے بال وغیرہ باہر نہیں نکالے بلکہ اسی طرح زمین میں گڑوا دیا بعضوں نے اَفَاَخْرَجْتَهٗ کا یہ مطلب لیا ہے کہ آپ نے اس جادو کا توڑ کیا یا نہیں ۱۲ منہ

[2] زبرقان بن بدر بن امرا القیس بن خلف اور عمرو بن ابراہیم ۱۲ منہ

بَابُ ۳۰۷۲ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

۵۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ اَخْبَرَنَا هَاشِمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ یَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ یَضُرَّهُ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْیَوْمَ اِلَی اللَّیْلِ وَقَالَ غَیْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ۔

۵۳۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ یَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

باب عجوہ کھجور بڑی دوا ہے۔

(از علی از مروان از ہاشم از عامر بن سعید) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کو عجوہ کھجور کے چند دانے کھا لیا کرے اسے اس روز رات تک کوئی زہر یا جادو ضرر نہیں کرے گا[1]

علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں سات دانوں کا ذکر کیا ہے۔

(از اسحاق بن منصور از ابو اسامہ از عامر بن سعد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھا لے اسے اس دن کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بَابُ ۳۰۷۳ لَا هَامَةَ

۵۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیُخَالِطُهَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

باب الّو کو منحوس سمجھنا غلط ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں، صفر کی نحوست[2] کوئی چیز نہیں، الّو کی نحوست کوئی چیز نہیں۔ یہ سن کر ایک اعرابی بولا یا رسول اللہ پھر کیا وجہ[3] ہے کہ اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف) ہوتے ہیں، ان میں ایک خارشی اونٹ آ کر شریک ہو جاتا ہے تو سب کو خارشی بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا۔

---

[1] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی شام کو کھا لے اس کو صبح تک ضرر نہیں پہنچے گا ۱۲ منہ [2] اس کی شرح اوپر گزر چکی ۱۲ منہ

[3] جب چھوت کوئی چیز نہیں ہے تو ...... (آگے ترجمہ) ... ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ وَّ اَنْكَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ قُلْنَا اَلَمْ تُحَدِّثْ اَنَّهٗ لَا عَدْوٰی فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَمَا رَاَيْتُهٗ نَسِيَ حَدِيْثًا غَيْرَهٗ -

(اسی سند) سے ابوسلمہ روایت ہے انہوں نے ابوہریرہ رض سے یہ حدیث سننے کے بعد پھر یہ سُنا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اونٹ والا اچھے تندرست اونٹوں سے اپنے اونٹ نہ ملائے[1] اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگلی حدیث کا انکار کیا[2]۔ ہم لوگوں نے ان سے کہا آپ نے یہ حدیث نہیں بیان کی تھی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں وہ حبشی زبان میں کچھ بات کرنے لگے[3]

ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کے سوا اور کوئی بھولتے نہیں دیکھا[5]

بَاب ۳۰۷ لَا عَدْوٰی

باب چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔

۵۳۵۲ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ

(از سعید بن عفیر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از سالم بن عبداللہ وحمزہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا اور بدشگونی دونوں بے حقیقت چیزیں ہیں، البتہ تین چیزوں میں (اگر کوئی چیز نحوست ہو) تو ہوسکتی ہے۔ گھوڑے، عورت اور مکان میں۔

۵۳۵۳ - حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لہ اگر کہیں کہ اس کو کسی اور اونٹ سے خارشت لگی تھی تو اس اونٹ کو کس سے لگی اخیر میں تسلسل لازم آئے گا جو محال ہے یا یہ کہنا ہوگا کہ ایک اونٹ کو خود بخود خارشت پیدا ہوئی تھی یہ آپ نے ایسی دلیل عقلی منطقی بیان کی کہ اطباء کا لنگڑا ٹٹو اس کے سامنے چل ہی نہیں سکتا اب یہ جو دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بیماریاں جیسے بخار آتشک طاعون ایک بستی سے دوسری بستی میں پھیلتی ہیں یا ایک شخص کے بعد دوسرے شخص کو ہوتی ہیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بیماری منتقل ہوئی بلکہ بحکم الٰہی اس دوسری بستی یا شخص میں بھی پیدا ہوئی۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں بعضے طاعون سے مرتے ہیں بعضے نہیں مرتے اور ایک ہی شفا خانہ میں چند دایہ یا ڈاکٹر مل کر طاعون زدہ کا علاج معالجہ کرتے ہیں اس کا بدن یا کپڑا چھوتے ہیں پھر بعضے ڈاکٹروں یا نرسوں کو طاعون ہو جاتا ہے اور بعضوں کو نہیں ہوتا اگر چھوت لگنا سچ ہوتا تو سب کو ہو جاتا لہٰذا وہی حق ہے جو مخبر صادق نے فرمایا اور دلیل عقلی بھی اسی کو مقتضی ہے مگر وہم کی دوا افلاطون کے پاس بھی نہیں جو لوگ وہم میں گرفتار ہیں وہ کسی طرح نہیں مانتے کہ یہی کہے جائیں گے کہ فلاں شخص سے یہ بیماری فلانے کو لگ گئی ہے ۱۲ منہ

ے حالانکہ چھوت کو اوپر باطل کیا پھر جو اس سے منع فرمایا تو اس وجہ سے نہیں کہ چھوت لگ جاتا ہے بلکہ اس میں یہ حکمت ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تندرست اونٹ والے کا اعتقاد بگڑ جائے وہ یہ سمجھنے لگے کہ میرے اونٹ ان بیمار اونٹوں کے آنے کی وجہ سے اور ان کے ساتھ ملنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے یعنی چھوت کا قائل ہو جائے اس لئے ضعیف الایمان لوگوں کا ایمان بچانے کے لئے یہ حکم دیا اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ طاعون کے بیماروں کو اچھے تندرست آدمیوں میں لانا بھی جائز نہ ہوگا اور حاکم ان کی ممانعت کرسکتا ہے ۱۲ منہ

ے یعنی اس حدیث کا کہ چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ

ے جس کو ہم نہ سمجھے غصہ میں نہ معلوم کیا کہہ گئے ۱۲ منہ

ے آخر ابوہریرہ رض بھی آدمی بشر تھے اگر ایک حدیث بھول گئے تو کچھ تعجب نہیں انہوں نے ہزاروں حدیثیں یاد رکھیں مگر ابوہریرہ رض کے بھول جانے سے حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ متعدد ثقہ راویوں نے ان سے یہ حدیث سنی تھی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں جیسے ابوسلمہ اور سنان وغیرہ اور یونس بن ذباب نے جو ابوہریرہ رض کے چچا زاد بھائی ہیں کہا ابوہریرہ رض تم تو جابر ہم سے یہ حدیث ہم سے بیان کرتے تھے لا عدوی انہوں نے انکار کیا کہ اسمٰعیلی کی روایت میں ہے کہ حارث نے بھی ان سے یہی کہا تو وہ غصے ہوکر کہنے لگے میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی۔ سنا قسمی نے کہا شاید یہ حدیث ابوہریرہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر بچھانے سے پہلے سنی ہوگی اس لئے اس کو بھول گئے ۱۲ منہ

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سِنَانُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ الْاِبِلَ تَكُوْنُ فِي الرِّمَالِ اَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَاْتِيْهِ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ۔

بیمار اونٹ تندرست اونٹوں کے پاس نہ لائے جائیں۔

(اسی سند سے) زہری نے بحوالہ سنان بن ابی سنان دولی از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ نے فرمایا کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں، اس وقت ایک اعرابی کھڑا تھا کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا وجہ ہے کہ ریگستان میں اونٹ ہرنوں کی طرح صاف ستھرے ہوتے ہیں پھر کبھی ایک خارشی اونٹ آکر ان سے مل جاتا ہے تو سب خارشی ہوجاتے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس چیز نے خارشی بنادیا تھا؟[1]

۵۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ۔

(از محمد بن بشار از ابن جعفر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا، بُرا شگون لینا دونوں غلط باتیں ہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے لوگوں نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اچھی بات[2]

بَابٌ ۳۰۷۵ مَا يُذْكَرُ فِيْ سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زہر دیا گیا تھا اس کا بیان۔

اس واقعہ کو عروہ نے حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[3]

[1] جس پروردگار نے پہلے اونٹ میں خارشت پیدا کی اسی نے سب کو خارشی کیا ۱۲ منہ [2] مثلاً جنگ کو جا رہے ہیں ایک شخص ملا جس کا نام فتح خان تھا یا بیمار علاج کے لئے نکلا رستہ میں ایک شخص ملا جس کا نام شفائی خان تھا ۱۲ منہ [3] بزار میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں فرماتے ہیں عائشہ رضؓ وہ نوالہ جو میں نے خیبر میں کھا لیا تھا اس کا اثر میں اب تک پاتا ہوں ۱۲ منہ

۵۳۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا

(از قتیبہ از لیث از سعید بن ابی سعید) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں خیبر جب فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بطور ہدیہ ایک (بھنی) بکری بھیجی گئی، اس میں زہر ملا دیا گیا تھا[1] آپؐ نے تمام یہودیوں کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ سب جمع کیے گئے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں سچ کہو گے؟ انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم، آپؐ نے فرمایا تمہارا باپ کون تھا؟ انہوں نے کہا فلاں شخص آپؐ نے فرمایا جھوٹے ہو تمہارا باپ تو فلاں شخص تھا کہنے لگا ہاں آپؐ سچ فرماتے ہیں اور ٹھیک فرماتے ہیں پھر آپؐ نے فرمایا دیکھو اب میں کوئی بات پوچھوں تو تم سچ بات بولو گے؟ انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم کیونکہ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپؐ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے[2] جیسے آپؐ نے ہمارے باپ کے متعلق پہچان لیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا بتاؤ دوزخ میں کون لوگ جائیں گے؟ انہوں نے کہا یہودی لوگ تھوڑی دیر کے لئے دوزخ میں جائیں گے (پھر وہاں سے نکال لئے جائیں گے) تو مسلمان ہمارے بدلے دوزخ میں جائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردودو! خدا کی قسم ہم کبھی نہیں جائیں گے۔ آپؐ نے پھر فرمایا اب اگر کچھ دریافت کروں تو سچ سچ جواب دو گے؟ سب نے جواب دیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تم لوگوں نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا؟ سب نے جواب دیا جی ہاں! آپؐ نے پوچھا تم نے یہ کام کیوں کیا؟ کہنے لگے ہم نے سوچا تھا اگر آپؐ (معاذ اللہ) جھوٹے ہیں تو ہم سب آپؐ سے فارغ[3] ہو جائیں گے، اور اگر آپؐ واقعی

---

[1] یہ زینب بنت الحارث ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر بکری بھیجی تھی اور شانہ اور دست میں اس نے خوب زہر ہلاہل ملایا تھا۔ اس نے یہ سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مقاموں کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ جب یہ بکری آئی تو آپ نے ایک ذرا سا گوشت اس میں سے کھا لیا۔ پھر فرمایا یہ بکری مجھ سے کہہ رہی ہے کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے (آپؐ نہ کھائیے) آپؐ نے صحابہؓ کو اس کے کھانے سے منع کر دیا ۱۲ منہ

[2] اس لئے آپ کے سامنے جھوٹ بولنے سے کوئی فائدہ نہیں ۱۲ منہ

[3] آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے ۱۲ منہ

حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيْحُ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَّمْ يَضُرَّكَ۔

نبی ہیں تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

بَابٌ ۳۰۷۶ شُرْبِ السَّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهٖ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيْثِ۔

باب زہر پینا یا زہریلی اور خوفناک دوا یا ناپاک دوا کا استعمال کرنا[۲]

۵۳۵۶۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهِ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَجَاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از خالد بن حارث از شعبہ از سلیمان از ذکوان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کرلے وہ جہنم میں جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح دوزخ میں گرتا رہے گا اور جو زہر کا گھونٹ پی کر خودکشی کرے گا وہ جہنم میں بھی ہمیشہ زہر پیتا رہے گا، اسی طرح جو آدمی لوہے وغیرہ سے خودکشی کرے تو یہ ہتھیار جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔ یہ عذاب اسے ہمیشہ ملتا رہے گا۔

۵۳۵۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَّمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

(از محمد از احمد بن بشیر ابوبکر از ہاشم بن ہاشم از عامر ابن سعد) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن سے کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا۔

بَابٌ ۳۰۷۷ اَلْبَانِ الْاُتُنِ۔

باب گدھی کا دودھ

---

[۱] اللہ آپ کو خبر دے دے گا دوسری روایت میں یوں ہے وہ عورت کہنے لگی جس نے زہر ملایا تھا آپ نے میرے باپ خاوند بھائی چچا اور قوم والوں کو قتل کرایا اگر آپ پیغمبر ہیں تو خود یہ گوشت آپ سے کہہ دے گا کہ میں زہر آلود ہوں اور اگر آپ دنیا کے ایک بادشاہ ہیں تو آپ کے ہاتھ سے ہم کو فراغت اور راحت حاصل ہوگی ۱۲ منہ

[۲] باب کی حدیث میں صرف زہر کا ذکر ہے اس لئے ناپاک دوا سے شاید وہی مراد ہے ۱۲ منہ

۵۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَلَمْ اَسْمَعْہُ حَتّٰی اَتَیْتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ وَسَاَلْتُہٗ ھَلْ نَتَوَضَّأُ اَوْ نَشْرَبُ اَلْبَانَ الْاُتُنِ اَوْ مَرَارَۃَ السَّبُعِ اَوْ اَبْوَالَ الْاِبِلِ قَالَ قَدْ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یَتَدَاوَوْنَ بِھَا وَلَا یَرَوْنَ بِذٰلِکَ بَاْسًا فَاَمَّا اَلْبَانُ الْاُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُحُوْمِھَا وَلَمْ یَبْلُغْنَا عَنْ اَلْبَانِھَا اَمْرٌ وَّلَا نَھْیٌ وَاَمَّا مَرَارَۃُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیَّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از زہری از ابوادریس خولانی) ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی دار درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔

زہری کہتے ہیں میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سُنی تھی جب تک میں شام میں نہیں آیا تھا

لیث[1] بن سعد کہتے ہیں مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے پوچھا کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کرلیں یا اسے پیا کریں یا درندے کے پتّے یا اونٹ کے پیشاب کو پئیں؟ اُنہوں نے کہا (اگلے) مسلمان برابر ان چیزوں سے دوا کرتے رہے انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

گدھوں کے متعلق جو حدیث ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی وہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور دودھ پینے کے متعلق نہ آپ نے حکم دیا نہ اس سے منع فرمایا[2]۔ البتہ درندے کے پتّے کے متعلق بحوالہ ابن شہاب از ابوادریس خولانی از ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی دار درندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا (پتّہ بھی گوشت ہے تو وہ حرام ہے)

بَابٌ ۳۰۷۸ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الْاِنَاءِ۔

باب جب مکھی برتن میں گر جائے (جس میں کھانے پینے کی چیز ہو)

۵۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَۃَ ابْنِ مُسْلِمٍ مَّوْلٰی بَنِیْ تَیْمٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ

(از قتیبہ از اسمٰعیل بن جعفر از عتبہ بن مسلم مولیٰ بنی تمیم از عبید بن حنین مولیٰ بنی زریق) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن

[1] اس کو ذہلی نے زہریات اور ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] جب دودھ کی اجازت کے متعلق کوئی حدیث نہیں سنی تو ممانعتِ گوشت کی ممانعت پر قیاس کرکے اقرب الی التقویٰ معلوم ہوتی ہے گوشت کی ممانعت، اس کے دودھ کی ممانعت کے لئے زبردست دلیل ہے رہا یہ کہنا کہ آدمی کا گوشت حرام ہے اور اس کا دودھ حلال ہے تو یہ حرمت آدمی کے احترام پر مبنی ہے۔ گدھی کے دودھ کے متعلق اگر سکوت سے اس کی حلت سمجھی جائے تو پھر تمام حرام جانوروں کے دودھ حلال سمجھنے چاہئیں مگر اس کو کوئی بھی قائل نہیں ۱۲ عبدالرزاق

مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً

میں مکھی گر پڑے تو اُسے اچھی طرح (اس کھانے یا پینے کی چیز میں) ڈبو دے پھر نکال کر پھینک دے۔ اس کے ایک پر میں شفا ہے ایک پر میں بیماری ہے (وہ پہلے بیماری کا پر ڈبوتی ہے)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

کتاب لباس کے بیان میں

بَابُ ۳۰۷۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ۔

باب ارشاد باری تعالیٰ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الْآيَة (سورۂ اعراف) اے پیغمبر کہہ دے کس نے زیب و زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نکالیں (یعنی عمدہ لباس) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] "کھاؤ پیو خیرات کرو لیکن اسراف نہ کرو نہ تکبر کرو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں[2] (حلال مال سے) جو تیرا جی چاہے کھا اور پہن مگر جب تک دو باتوں سے بچا رہے اسراف اور تکبر سے[3]۔

۵۳۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ۔

(از اسمٰعیل از مالک از نافع و عبداللہ بن دینار و زید بن اسلم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو شخص تکبر کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا نہیں۔

[1] اس کو ابو داؤد طیالسی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] لباس کے اسراف کا بیان آگے آئے گا وہ یہ ہے کہ بے فائدہ ایک ایک تھان کے پگڑ یا عمامے بنائے جیسے افغانی ملا کیا کرتے ہیں یا بے فائدہ انگرکھوں میں بے حد چنت رکھے انکو نیچا بنائے جیسے دکن میں دستور ہے یا بے فائدہ کرتے کی آستینیں چوڑی رکھے ۱۲ منہ

بَابٌ ٣٠٨ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

٥٣٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رض يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ

باب بغیر ارادۂ تکبر اگر کسی کا کپڑا لٹک جائے

(از احمد بن یونس از زہیر از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن عبد اللہ)
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا کپڑا تکبر کی غرض سے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت نہ کرے گا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میرے تہبند کا ایک جانب بغیر ارادے کے لٹک جاتا ہے البتہ اگر ہر وقت اسے دیکھتا رہوں تو یہ اور بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ تو ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو تکبر کے ارادے سے (کپڑا) لٹکاتے ہیں[1]

٥٣٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رض قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ حَتّٰى يَكْشِفَهَا

(از محمد از عبد الاعلیٰ از یونس از حسن) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار ہم لوگ حاضر تھے کہ سورج گرہن شروع ہوگیا آپؐ جلدی میں اٹھ کھڑے ہوئے اور کپڑا زمین پر گھسٹتا رہا حتیٰ[2] کہ مسجد میں تشریف لے گئے دوسرے لوگ بھی (جو مسجد سے) چل دئے تھے لوٹ آئے۔ آپ نے صلوٰۃ الکسوف کی دو رکعتیں ادا کیں پھر سورج صاف ہوگیا۔ آپؐ نے ہماری طرف منہ کیا فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جب تم ان میں سے کسی کا گرہن دیکھو تو جب تک صاف نہ ہو نماز پڑھتے اور اللہ سے دعا کرتے رہو[3]

بَابٌ ٣٠٨١ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ

٥٣٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ

باب کپڑا اوپر اٹھانا[4]

(از اسحٰق از ابن شمیل از عمر بن ابی زائدہ از عون بن ابی جحیفہ)
ابوجحیفہ وہب بن عبد اللہ نے ایک[5] واقعہ بیان کرکے یہ کہا پھر میں نے

---

[1] معلوم ہوا کپڑا لٹکانے میں جو وعید ہے اس کا اصل باعث تکبر ہے اور غرور نہایت بری صفت ہے اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے تکبر اور غرور کے ساتھ کتنی نیکیاں ہوں لیکن آدمی نجات نہیں پاسکتا اور عاجزی اور فروتنی کے ساتھ کتنی برائیاں ہوں لیکن مغفرت کی امید ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کا تعلق باب سے یہ ہے کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ جلدی کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کپڑا لٹکا ہوا تھا معلوم ہوا جب تکبر اور غرور کی نیت نہ ہو اور بلا قصد کپڑا لٹک جائے تو کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ [3] جو کتاب الصلوٰۃ میں گزرا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ فَرَاَیْتُ بِلَالًا فَجَآءَ بِعَنَزَۃٍ فَرَکَزَھَا ثُمَّ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ حُلَّۃٍ مُّشَمِّرًا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اِلَی الْعَنَزَۃِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ مِنْ وَّرَآءِ الْعَنَزَۃِ۔

بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک نیزہ لائے اور زمین میں گاڑ دیا۔ اور نماز کی تکبیر کہی۔ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (سرخ) جوڑا پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے آپ نے اسی نیزہ کی طرف رخ فرماتے ہوئے دو رکعتیں پڑھائیں۔ میں نے دیکھا چوپائے اور آدمی آپ کے سامنے مگر نیزے سے پرے ادھر سے ادھر چل پھر رہے تھے۔

بَابٌ ۳۰۸۲ مَآ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فَھُوَ فِی النَّارِ۔

باب ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو وہ (تہ بند کرتہ یا چغہ) وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لے جائے گا۔

۵۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ۔

(از آدم از شعبہ از سعید بن ابی سعید المقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں لے جائے گا۔

بَابٌ ۳۰۸۳ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَآءِ۔

باب جو شخص تکبر کی نیت سے کپڑا لٹکائے اس کی سزا۔

۵۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر کے ارادے سے تہ بند (یا شلوار وغیرہ) لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت بھی نہیں کرے گا (چہ جائیکہ کہ اس پر انعام الٰہی ہو)

۵۳۶۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ اَوْ قَالَ اَبُو الْقٰسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ فِیْ حُلَّۃٍ تُعْجِبُہٗ نَفْسُہٗ مُرَجِّلٌ جُمَّتَہٗ اِذْ خَسَفَ

(از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا فرمایا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پہن کر بالوں میں کنگھی کئے اتراتا جا رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اس حرکت پر اسے زمین میں دھنسا دیا اور تا قیامت برابر دھنستا ہی چلا جائے گا

اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۵۳۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عبدالرحمن بن خالد از ابن شہاب) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اُن سے ان کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنا تہبند لٹکائے (بڑے غرور سے) جارہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا چنانچہ وہ (کمبخت) قیامت تک اس میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

عبدالرحمن کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کیا اور شعیب نے بھی زہری سے روایت کیا مگر انہوں نے اسے مرفوع نہیں کیا۔ (بلکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا)[1]

۵۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَمِّهٖ جَرِيْرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلٰى بَابِ دَارِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

(از عبداللہ بن محمد از وہب بن جریر از والدش یعنی جریر بن حازم) جریر بن حازم کے چچا جریر بن زید کہتے ہیں میں سالم بن عبداللہ ابن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا، اتنے میں مَیں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

۵۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلٰى فَرَسٍ وَهُوَ يَاْتِيْ مَكَانَهُ الَّذِيْ يَقْضِيْ فِيْهِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مَخِيْلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ

(از مطر بن فضل از شبابہ) شعبہ کہتے ہیں میں محارب بن دثار سے ملا (جو کوفہ کے قاضی تھے) وہ گھوڑے پر سوار دارالقضا کو آرہے تھے میں نے ان سے یہ حدیث (کپڑا لٹکانے کے متعلق) دریافت کی۔ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربانی کی نظر سے اسے دیکھے گا بھی نہیں۔

میں نے محارب سے کہا کیا عبداللہ بن عمر نے تہبند کی تخصیص کی

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَوْ كُرًا أَوْ إِزَارَةً قَالَ مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ.

ہے؟ انہوں نے کہا نہ تہ بند کی تخصیص کی ہے نہ کرتے کی۔

محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید ابن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

لیث نے بھی نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت کی[2] نافع کے ساتھ اسے موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ ابن موسیٰ نے بھی سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں یہ الفاظ ہیں مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ (جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے)[3]

بَابُ ۳۰۸۔ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ

باب حاشیہ دار تہ بند پہننا[4]

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً

زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے[5]

۵۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رفاعہ قرظی کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی میں اس وقت آپؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اس وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ وہ کہنے لگی یا رسول اللہ! میں پہلے رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھے تین طلاق دے دیں۔ بعد ازاں میں نے (عدت گزارنے کے بعد) عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا مگر خدا کی قسم اس کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے۔

---

[1] جبلہ بن سحیم کی روایت کو امام نسائی نے اور زید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا زید بن عبداللہ کی روایت حافظ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [2] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] موسیٰ کی روایت خود اسی کتاب میں شروع کتاب اللباس میں اور عمر بن محمد کی صحیح مسلم میں اور قدامہ کی صحیح ابو عوانہ میں موصول ہے ۱۲ منہ [4] جس کا کنارہ بنا نہیں ہوتا صرف تانا اس میں ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا حمزہ کا اثر تو ابن سعد نے وصل کیا باقی اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملے ۱۲ منہ

ابْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِّنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهٰى هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ۔

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی چادر کا کونہ موڑ کر دکھایا[1] خالد بن سعید جو باہر کھڑے تھے انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی انہوں نے باہر ہی سے اس عورت کی بات سن لی انہوں نے (پکار کر) کہا ابو بکر آپ اس عورت کو جھڑکتے نہیں کیسی (بے شرمی کی بات) پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہ جھڑکا بس مسکراتے رہے پھر اتنا اس سے فرمایا شاید تو چاہتی ہے دوبارہ رفاعہ کے پاس چلی جائے (اس سے نکاح کرلے) مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تجھ سے عبدالرحمٰن لطف جماع حاصل نہ کرلے اور تو اس سے لطف جماع حاصل نہ کرلے۔ اسی فرمانِ نبوی نے شریعت کا ایک قاعدہ قائم کر دیا[2]۔

بَابٌ ۳۰۸۵ الْأَرْدِيَةِ وَقَالَ أَنَسٌ جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب چادروں کا بیان

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر کھینچی۔

۵۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى بِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ۔

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از علی بن حسین) حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور پیدل تشریف لے گئے۔ میں اور زید بن حارثہ آپ کے پیچھے پیچھے اس گھر پر پہنچے جس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؐ نے اجازت طلب کی۔ گھر والوں نے اجازت دے دی۔

بَابٌ ۳۰۸۶ لُبْسِ الْقَمِيصِ۔

باب قمیص پہننا۔

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا چادر حاشیہ دار کا پہننا ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] جس عورت کو تین طلاق دی جائیں وہ پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند سے صحبت نہ کرلے اور اس سے طلاق نہ لے ۱۲ منہ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ يُوْسُفَ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قول (قرآن میں) نقل کیا اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا الاٰیۃ یعنی میری یہ قمیص لے جاؤ میرے والد بزرگوار کے منہ پر ڈالو ان کی بینائی واپس آجائے گی۔

۵۳۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔[1]

(از قتیبہ از حماد از ایوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ احرام والا کون کون سے کپڑے پہنے؟ آپؐ نے فرمایا قمیص نہ پہنے (اس سے ثابت ہوا کہ اور لوگ قمیص پہن سکتے ہیں نہ شلوار یا جامہ پہنے نہ ٹوپی نہ موزے[1] مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ لے۔

۵۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ قَبْرَهُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

(از عبداللہ بن محمد از ابن عیینہ از عمرو) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ابن ابی (منافق) کے جنازے پر اس وقت تشریف لے گئے جب وہ قبر میں دفنا دیا گیا تھا۔ آپؐ نے اس کی لاش باہر نکلوائی اور گھٹنوں پر رکھ کر اپنا تھوک اُس پر ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی[2]۔

۵۳۷۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّىَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِىْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهٗ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتَ فَاٰذِنَّا

(از صدقہ از یحییٰ بن سعید از عبیداللہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اُس کا بیٹا (مسلمان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ! اپنی قمیص عنایت کیجیے تاکہ میں اپنے والد کا کفن بناؤں اور آپؐ اس پر نماز جنازہ پڑھیے اس کے لئے مغفرت کیجیے آپؐ نے اپنی قمیص اسے دے دی اور فرمایا جب جنازہ تیار ہو

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ [2] ان کپڑوں سے ممانعت کی ان کے سوا ان سلی چادر رہ جاتی ہے گویا وہ پہن سکتا ہے سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتا عبدالرزاق

فَلَمَّا فَرَغَ اٰذَنَهٗ فَجَآءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهٗ عُمَرُ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ -

اس وقت مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ اس نے اطلاع دی آپؐ اس پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو روکنے کی بڑی کوشش کی اور عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اور فرمایا ہے آپؐ ان کے لئے دعا کریں یا نہ کریں اگر ستر بار دعا کریں تو بھی منافقوں کو نہ بخشے گا۔ (آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات نہ سنی اور نماز پڑھنا چاہی)[۵۱] بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی "منافق مر جائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔" چنانچہ آپ نے منافقوں کا نماز جنازہ پڑھانا چھوڑ دیا۔

بَابٌ ۳۰۸۷ جَيْبِ الْقَمِيْصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهٖ

باب قمیص کا گریبان سینے پر یا اور کہیں (مثلاً کندھے پر) لگانا۔

۵۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَآ اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تَغْشٰى اَنَامِلَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا فِيْ جَيْبِهٖ فَلَوْ رَاَيْتَهٗ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ

(از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از ابراہیم بن نافع از حسن بن طاؤس) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں سے دی جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوئے ہوں ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور ہنسلی سے لٹکے ہوئے ہوں تو سخی جب خیرات کرتا ہے وہ کرتہ ڈھیلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ انگلیوں کے پوروں تک پہنچ جاتا ہے اور نیچا اتنا ہو جاتا ہے کہ زمین پر اس کے پاؤں کا نشان مٹاتا جاتا ہے اور بخیل جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کرتہ اور چھوٹا ہو جاتا ہے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ اٹک کر رہ جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ گریبان میں انگلی ڈال کر اشارہ سے بتا رہے تھے۔[۵۲] کاش تو اُسے دیکھے وہ بخیل چاہتا ہے ذرا کرتہ ڈھیلا ہو (کہ ہاتھ ہلا سکے) لیکن وہ ڈھیلا ہی نہیں ہوتا۔[۵۳]

۵۱؎ آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے منع نہیں کیا اور میں ستر بار سے بھی زیادہ دعا کروں گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور وہ بھی ستر بار کا فر یا منافق کے لئے فائدہ نہ بخشے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اور کسی ولی یا درویش کی دعا سے کافر یا منافق کیونکر بخشا جائے گا۔

۵۲؎ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ آپ کے کرتہ کا گریبان سامنے سینہ پر تھا۔ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۳؎ اور پھنس کر رہ جاتا ہے ۱۲ منہ

تَابَعَهُ ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْاَعْرَجِ جُنَّتَانِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاؤُسًا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ جُبَّتَانِ۔

حسن بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن طاؤس نے بھی اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ اور ابوالزناد نے بھی بحوالہ اعرج از ابوہریرہؓ روایت کیا ہے اس روایت میں جُبَّتَانِ کا لفظ ہے (یعنی دو کرتے) حنظلہ بن ابی سفیان کہتے ہیں میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی سنا جُبَّتَانِ لیکن جعفر بن ربیعہ نے اعرج سے جو روایت کی ہے اس میں جُنَّتَانِ ہے (یعنی دو زرہیں)

بَابُ ۳۰۸۸ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ۔

باب سفر میں تنگ آستینوں کا جُبہ پہننا۔

۵۳۷۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الضُّحٰى قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ۔

(از قیس بن حفص از عبدالواحد از اعمش از ابوالضحیٰ از مسروق) مغیرہ بن شُعبہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے بعد واپس تشریف لائے تو میں پانی لیکر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے وضو کیا اس وقت آپ شامی جُبّہ میں ملبوس تھے۔ پہلے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا۔ بعد ازاں منہ دھویا۔ پھر ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا وہ تنگ تھیں (اوپر چڑھ نہ سکیں) آخر آپ نے جُبّہ کے اندر سے دونوں ہاتھ نکال لئے۔ انہیں دھویا سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔

بَابُ ۳۰۸۹ جُبَّةِ الصُّوْفِ فِي الْغَزْوِ

باب جنگ میں اون کا جُبّہ پہننا۔

۵۳۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ

(از ابونعیم از زکریا از عامر از عروہ بن مغیرہ) حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک رات میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تیرے پاس پانی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ اپنی اونٹنی پر سے اتر کر (ایک طرف) چل پڑے حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں میری نظر سے غائب ہوگئے۔ پھر آئے تو میں نے ڈول سے آپ پر پانی ڈالا۔

ـــــــــــــــــــــ

لے یہ روایت کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ۱۲ منہ　ـ۲ـ یہ روایت بھی موصولاً کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ۱۲ منہ

الْإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

آپ نے منہ دھویا ہاتھ دھوئے آپ اون کا ایک جُبّہ پہنے ہوئے تھے (اس کی آستینیں تنگ تھیں) آپ اپنی باہیں ان میں سے نکال نہ سکے۔ آخر آپ نے جُبّہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکال لئے اور باہنوں کو دھویا پھر سر پر مسح کیا میں آپؐ کے موزے اتارنے کے لئے جھکا، آپؐ نے فرمایا رہنے دے (مت اتار) میں نے طہارت کی حالت میں موزے پہنے تھے آپؐ نے ان پر مسح کر لیا۔

باب ۳۰۹ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ۔

باب قبا اور ریشمی فروج کا بیان

فروج بھی قبا کو کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں فروج وہ قبا ہے جس میں پیچھے چاک ہوتا ہے۔

۵۳۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن ابی ملیکہ) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار چند قبائیں[1] تقسیم کیں۔ ان میں سے مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کوئی قبا نہیں دی تو انہوں نے (مجھ سے) کہا بیٹا چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا (چونکہ میں بچہ تھا) تو اندر جا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے حاضر ہونے کی اطلاع دے میں گیا اور کہا کہ میرے والد آپ کو بلاتے ہیں۔ آپ باہر تشریف لائے اور انہی قباؤں میں سے ایک قبا آپ کے اوپر تھی[2]۔ آپ نے (باہر تشریف لاتے ہی مخرمہ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا یہ قبا میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی۔ مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا اب مخرمہؓ خوش ہو گیا[3]۔

۵۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از یزید بن حبیب از ابو الخیر) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک ریشمی اچکن آنحضرت صلی

[1] یہ قبائیں ریشمی تھیں ان میں سنہری گھنڈیاں ٹکے لگے تھے ۱۲ منہ [2] اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ قبائیں ریشمی تھیں آپ نے کیونکر پہنیں اس کا جواب یہ ہے کہ شاید اس وقت تک ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حرام نہ ہوا ہوگا یا آپ نے اس قبا کو بطور حفاظت کے اپنے اوپر ڈال لیا ہوگا یہ پہننا نہیں جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو ۱۲ منہ [3] اب کیا ہے قبا مل گئی اسی کے نہ ملنے کا ملال و رنج تھا ۱۲ منہ

أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ۔

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی گئی آپؐ نے اسے پہن کر نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو زور سے جیسے کوئی ناپسند کرتا ہے جھٹک کر پھینک دی، فرمانے لگے یہ لباس پرہیز گاروں کے لئے مناسب نہیں ہے[1]

قتیبہ کی اس حدیث کو عبداللہ بن یوسف نے بھی لیث سے روایت کیا[2]۔ عبداللہ بن یوسف کے سوا دیگر راویوں[3] نے فروجٌ حریرٌ کیا ہے

بَابُ ۳۰۹۱ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ۔

باب لمبی ٹوپیوں کا بیان

امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے مسدد[4] نے کہا ان سے معتمر نے بیان کیا کہ ان کے والد نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ایک زرد لمبی ٹوپی جس میں ریشم اور اون ملا ہوا تھا پہنے ہوئے دیکھا تھا۔

۵۳۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ

(از اسمٰعیل از مالک از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ احرام والا کون سے کپڑے پہنے؟ آپؐ نے فرمایا (احرام میں) قمیص نہ پہنو نہ عمامے نہ پاجامے نہ لمبی ٹوپی نہ موزے البتہ جسے جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے انہیں ٹخنے کے نیچے کاٹ لے۔ نیز بحالتِ احرام زعفران یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنو۔

بَابُ ۳۰۹۲ السَّرَاوِيلِ

۵۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

باب پاجامہ پہننے کا بیان

(از ابونعیم از سفیان از عمرو از جابر بن زید)

[1] اس کے بعد شاید ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حرام ہو گیا ہو گا قسطلانی نے کہا لڑکوں کو ریشمی کپڑا پہنانا جائز ہے بعضوں نے کہا سات برس کے بعد ان کو بھی پہننا حرام ہے ایسا نہ ہو بڑے ہو کر اس کی عادت کرلے ۱۲ منہ ۱۲ منہ [2] یہ روایت کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] جیسے حجاج بن محمد اور قتیبہ اور یونس بن محمد ۱۲ منہ [4] اس کو مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے (احرام میں) تہبند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جسے جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔

۵۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ تَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از جویریہ از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک شخص نے کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت میں عرض کیا حالتِ احرام میں کون کون سے کپڑے پہننا چاہئیں؟ آپؐ نے فرمایا نہ قمیص پہنو نہ پاجامہ نہ عمامہ نہ لمبی ٹوپی نہ موزے البتہ اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے مگر انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالے۔ اسی طرح وہ کپڑے بھی نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہو۔

بَابُ ۳۰۹۳ الْعَمَائِمِ۔

باب عماموں کا بیان۔

۵۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام والا شخص نہ قمیص پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ لمبی ٹوپی نہ کپڑا ایسا جس میں زعفران یا ورس لگی ہو نہ موزے پہنے۔ البتہ اگر جوتے نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالے۔

بَابُ ۳۰۹۴ التَّقَنُّعِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

باب سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ کے سر پر ایک عمامہ تھا جس پر چکنائی لگی ہوئی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ۔

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک چادر کا کونہ لپیٹ لیا تھا۔

۵۳۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَتَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عروہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حبشہ کی طرف چند مسلمانوں نے ہجرت کی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے لئے تیاری کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا ٹھیر جائیے شاید مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے (تو اکٹھے چلیں گے) انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر قربان کیا آپ کو ایسی امید ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپؐ کے ساتھ ہجرت کرنے کی نیت سے رک گئے اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار ماہ تک ببول کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ وہ تیز رفتار ہو جائیں)

عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزید بیان فرمایا کہ ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے عین دوپہر کا وقت تھا کہ کوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا یہ لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپہنچے آپ سامنے سے سر چھپائے ہوئے تشریف لا رہے تھے۔ آپؐ اس وقت ہمارے پاس کبھی نہیں آیا کرتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان، خلاف معمول اس وقت تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی اہم کام ہے۔ غرض آپ (دروازے پر) آپہنچے۔ اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے اور فرمایا ابوبکر! ذرا لوگوں سے کہیں باہر جائیں[1] انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر قربان یہاں کوئی غیر تو نہیں آپ ہی کی اہلیہ ہیں[2] آپ نے فرمایا ابوبکر! مجھے (خدا کی طرف سے) ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے انہوں نے کہا مجھے بھی ساتھ رکھئے یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان۔

[1] مجھے تم سے اکیلے میں کچھ کہنا ہے ۱۲ منہ [2] آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد کر چکے تھے ۱۲ منہ

هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَوَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِّطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُّقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِيهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُّكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ مِّنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلٰثِ۔

فرمایا ہاں ضرور۔ تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیجئے! آپ نے فرمایا۔ میں قیمت سے لوں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے دونوں کے سفر کا سامان جلد جلد تیار کیا اور ایک تھیلی میں کھانا رکھا (اس کے باندھنے کے لئے کپڑا نہ تھا) اس وقت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر کا کپڑا کاٹ کر تھیلہ باندھ دیا۔ اسی بناء پر ان کا لقب ذات النطاق پڑ گیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اکٹھے تشریف لے گئے حتیٰ کہ غار ثور میں قیام کیا۔ تین راتیں اسی میں رہے۔[1] رات کو عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما جو جوان، چالاک اور ہوشیار تھا ان کے پاس جاتا اور پچھلی رات کو ان کے پاس سے نکل کر قریش میں واپس آجاتا۔ ہر شخص یہی سمجھتا کہ عبداللہ رات بھر مکہ ہی میں رہا ہے اور مکہ مکرمہ میں جو بات ان دونوں کے نقصان کی سنتا اسے یاد رکھ کر رات کی تاریکی میں ان کے پاس جا کر ان سے کہہ دیتا۔[2] عامر بن فہیرہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہا کا غلام تھا وہ دودھ والی بکریاں لے کر چراتے چراتے جب عشاء کا وقت آجاتا تو ان کے پاس (غار ثور میں) پہنچتا۔[3] اور وہ رات کو اسی دودھ پر گزر کرتے۔ ابھی رات کا اندھیرا باقی ہوتا کہ عامر ان بکریوں کو لے کر آواز کرتا (گویا ابھی مکہ سے نکلا ہے) تین شب تک وہ یونہی کرتا رہا۔

باب ۳۰۹۵ الْمِغْفَرِ۔

باب خود پہننا۔

۵۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا

(از ابوالولید از مالک از زہری) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

---

[1] اس سے یہ مطلب تھا کہ قریش کے کافر جب تھک ہار کر بیٹھ رہیں اس وقت نکل بھاگیں ۱۲ منہ [2] تازہ دودھ دودھ کر ان کو دیتا ۱۲ منہ [3] اس میں ان لوگوں کیلئے سبق ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام میں سیاست نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین رات تک غار میں چھپے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما خفیہ طور پر رات کو ان کے پاس جا کر مکہ کی ڈائری دیتا اور علی الصبح مکے میں پہنچ کر کفار کے سامنے نظر آتا تاکہ وہ سمجھیں رات بھر یہیں رہا۔ عامر بن فہیرہ عشاء کے وقت دودھ کی خاطر بکریاں لے جاتا اور علی الصبح ریوڑ میں ایسی آواز نکالتا کہ لوگ سمجھیں کہ یہ اب یہاں سے اٹھا ہے۔ اور بکریوں کو آواز دے رہا ہے۔ بعض روایات میں خواتین کی خدمات کا بھی ذکر آیا ہے بغرض اسلام میں غلبۂ اسلام کے لئے پوری کوشش، جدوجہد اور سیاست موجود ہے۔ شاطر قوم انگریز نے دین واسلام سے بے خبر رہنے والے نام نہاد مسلمانوں کو بدھو بنانے اور اپنا غلام بنائے رکھنے کے لئے یہی مشہور کیا کہ نیک وہی ہے جو سیاست سے الگ رہے اور اسلام وہی ہے جس میں سیاست کا وجود ہی نہ ہو ۱۲ عبدالرزاق

مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو سر مبارک پر خود پہنے ہوئے تھے[1]۔

بَابٌ ٣٠٩٦ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ

وَقَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ۔

باب چادروں، یمنی چادروں اور کمبلوں کا بیان۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے مشرکوں کی اذیت رسانی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اس وقت آپؐ ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے[2]۔

٥٣٨٦۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

(از اسمٰعیل بن عبداللہ از مالک از اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ اس وقت گھرے حاشیہ والی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی نے آپ کو چادر سمیت زور سے پکڑ کر کھینچا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کو دیکھا اس چادر کے حاشیہ نے آپؐ کے جسم مبارک پر نشان ڈال دیا۔ اس قدر زور سے اس نے کھینچا نیز کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دئیے ہوئے مال میں سے جو آپ کے پاس ہے مجھے کچھ دلوائیے۔ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیئے۔ پھر حکم دیا کہ اسے کچھ دے دیا جائے[3]۔

٥٣٨٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبدالرحمٰن از ابو حازم سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت ایک بردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئی۔ سہل نے ابو حازم سے دریافت کیا

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر حج یا عمرے کی نیت نہ ہو اور آدمی کسی کام کاج یا تجارت کے لئے مکہ میں جائے تو بغیر احرام کے داخل ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] سچی پیغمبری کی نشانی اس سے زیادہ کیا ہوگی باوجود یکہ اس نے ایسی سخت بے ادبی اور جہالت کی اور آپ کو زور سے کھینچ کر ایسی تکلیف دی لیکن آپ نے اس کو جھڑ کا تک نہیں بلکہ ہنس دیئے اور اس کو سرفراز فرمایا اس کا مطلب پورا کردیا بھلا کوئی دنیا کے بادشاہوں میں سے اس کا عشر عشیر بھی کو کر کے دیکھے ۱۲ منہ

قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِيْ مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ أَكْسُوْكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهٗ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْسُنِيْهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهٗ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ أَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ۔

تمہیں معلوم ہے بردہ کسے کہتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں، کناری دار چادر کو چنانچہ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے۔ اتفاق سے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چادر کی سخت ضرورت بھی تھی، چنانچہ آپ نے شوق سے قبول فرمالی۔ اور اسی چادر کو باندھ کر باہر نکلے، ہم صحابہ میں سے ایک شخص نے اس چادر کو چھُوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ مجھے عطا فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا تم لو پھر جتنی دیر خدا کو منظور تھا آپ مجلس میں بیٹھے رہے بعد ازاں گھر گئے اور چادر کو تہ کرکے اس کے پاس بھیج دیا[1]۔ لوگ اس صحابی سے کہنے لگے تم نے اچھا نہیں کیا کہ یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگ لی تمہیں معلوم ہے کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے[2]۔ وہ کہنے لگا میں نے یہ چادر اس لئے تو نہیں مانگی کہ میں پہنوں اللہ کی قسم میں نے اس لئے لی کہ جس دن میں مروں گا تو میرے کفن کے لئے کام آئے۔ سہل کہتے ہیں پھر اس صحابی کے کفن میں یہ چادر لگائی گئی[3]۔

۵۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَاشَةُ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن المسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار آدمی تو ایسے ہوں گے (جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کئے جائیں) جن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ یہ سن کر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اپنی چادر سمیٹتے ہوئے ہوئے اور عرض کیا حضور! دعاء فرمائیے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔ آپ نے دعاء کی یا اللہ عکاشہ کو بھی ان لوگوں میں سے کردے۔ پھر ایک اور انصاری کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے لئے بھی دعاء فرمائیے میں بھی ان میں شامل کیا جاؤں آپ نے فرمایا تجھ سے پہلے عکاشہ دعاء کرا چکے (اب اس کا وقت نہیں رہا)۔

[1] یعنی عبدالرحمن بن عوف یا اس جس نے مانگی تھی ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ کیا سخاوت ہے آپ کو اس چادر کی سخت ضرورت تھی تو آپ کو تکلیف ہوگی ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کفن کے لئے بزرگوں کا مستعمل لباس بطور تبرک کے لینا جائز ہے۔ کہتے ہیں نواب مکرم خان کا جنازہ جو حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ کے مرید تھے جب تیار ہوا تو کسی نے ان کے سرہانے ایک بزرگ کی کلاہ رکھ دی انہوں نے کہا میرے پیر کی کلاہ لاؤ کیونکہ پروردگار کے پاس میرے وہی وسیلہ ہیں ۱۲ منہ

۵۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

(از عمرو بن عاصم از ہمام) حضرت قتادہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا زیادہ پسند تھا انہوں نے کہا سبز یمنی چادر۔

۵۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ۔

(از عبداللہ بن ابی الاسود از معاذ از والدش از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تمام کپڑوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی سبز چادر پہننا بہت پسند تھی[1]۔

۵۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو ایک سبز یمنی چادر آپ کے جسم اور سر پر ڈال دی گئی۔

بَابٌ ۳۰۹۷ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

باب کملیوں اور اونی حاشیہ دار چادروں کا بیان

۵۳۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبیداللہ ابن عبداللہ بن عتبہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں حضرات کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہوئی، آپ چہرہ مبارک پر کمبل ڈال لیتے جب جی گھبراتا تو منہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرماتے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے ان بدبختوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا[2]۔

---

[1] کیونکہ سبز رنگ بہشتیوں کا لباس ہے ۱۲ منہ [2] لگے وہاں انبیاء کی قبروں پر مسجد کی طرح سیلہ اور جماڈ کرنے

يُحَدِّثُ بِمَا صَنَعُوا۔

آپ (مسلمانوں کو ان کاموں سے) بچاتے۔

۵۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ نے اس کے بیل بوٹوں پر (بحالت نماز) ایک نظر ڈالی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا یہ چادر ابوجہم کو (واپس) دے دو جنہوں نے (یہ منقش چادر) آپ کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجی تھی کیونکہ اس چادر نے مجھے نماز سے غافل کر دیا اور ابوجہم کی سادہ چادر مجھے لا دو۔ ابوجہم حذیفہ بن غانم کے بیٹے تھے جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے تعلق رکھتے تھے۔

۵۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ۔

(از مسدد از اسمٰعیل از ایوب از حمید بن ہلال) ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک موٹا کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر فرمانے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک انہی کپڑوں میں قبض ہوئی۔

بَاب ۳۰۹۸ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ۔

لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں

باب اشتمالِ صمّاء یعنی ایک ہی کپڑے کو اس طرح

۵۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ۔

(از محمد بن بشار از عبدالوہاب از عبیداللہ از خبیب از حفص ابن عاصم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا اور دو نمازوں سے منع فرمایا ایک تو فجر کی نماز کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو دوسرے عصر کی نماز کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے۔

آپ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ ایک کپڑا پورے بدن پر اس طرح لپیٹے کہ اس کے ستر اور آسمان کے درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہو۔ نیز اشتمال صمّاء سے بھی منع فرمایا۔

۵۳۹۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُونُسَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ نَھٰی عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَۃُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِیَدِہٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّھَارِ وَلَا یُقَلِّبُہٗ اِلَّا بِذٰلِکَ وَالْمُنَابَذَۃُ اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَہٗ وَیَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَہٗ وَیَکُوْنَ بَیْعُھُمَا مِنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَانِ اِشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوْبَہٗ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَیْہِ فَیَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّیْہِ لَیْسَ عَلَیْہِ ثَوْبٌ وَّاللِّبْسَۃُ الْاُخْرٰى اِحْتِبَاءَۃٌ وَھُوَ جَالِسٌ لَیْسَ عَلٰى فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب، از عامر بن سعد) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے یعنی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بیع ملامسہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو خریدنا ہو اسے چھولے رات کا وقت ہو یا دن کا۔ اس کپڑے کو اُلٹ کر نہ دیکھے (یہی شرط ہوئی ہو) بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے[1] نہ مال کو اچھی طرح دیکھیں نہ پسند کریں۔
اور دو لباس جن سے منع فرمایا ان میں ایک اشتمال صماء ہے کہ ایک ہی کپڑا ہو اسے ایک کندھے پر ڈال لے اور دوسری طرف سے ستر کھلا رہے اس طرف کپڑا نہ ہو۔
دوسرا لباس یہ ہے کہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا جب ستر پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

بَابٌ ۳۰۹ الْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا

۵۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ اَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰى فَرْجِہٖ شَیْءٌ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَیْسَ عَلٰى اَحَدِ شِقَّیْہِ وَعَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ۔

(از اسمٰعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے کہ ستر پر کپڑا نہ ہو[2]۔ دوسرے یہ کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ دوسری جانب کھلی رہے اور بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بھی آپ نے منع فرمایا۔

۵۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

(از محمد از مخلد از ابن جریج از ابن شہاب از عبید اللہ بن

---

[1] یا اور کوئی چیز مثلاً ڈھیلا وغیرہ ۱۲ منہ [2] اگر پاجامہ میں گوٹ مار کر بیٹھے تو منع نہ ہوگا کیونکہ اس میں ستر نہیں کھلتا ۱۲ منہ

مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَّيْسَ عَلَى فَرْجِهِ شَيْءٌ۔

عبداللہ) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی ستر پر کپڑا نہ ہو منع فرمایا۔

بَابٌ ١٣ الْخَمِيْصَةِ السَّوْدَاءِ

باب کالی کمبلی کا بیان۔

٥٣٩٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ اَنْ نَّكْسُوَ هٰذِهٖ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِي بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَاَلْبَسَهَا وَقَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ۔

(از ابونعیم از اسحاق از سعید از والدش سعید بن عمرو بن سعید بن العاص) ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی کالی کمبلی بھی تھی آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ (چھوٹی کمبلی) کسے پہنائیں؟ لوگ خاموش رہے آپ نے مجھے بلا بھیجا لوگ مجھے اٹھا کر لے گئے (چونکہ میں کم سن تھی) آپ نے وہ کمبلی مجھے اوڑھا دی اور فرمایا اتنی مدت پہن کہ پرانی ہو کر پھٹ جائے (گویا عمر طویل کی دعاء دی) اس کمبلی میں سبز یا زرد نقش تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب یہ کمبلی اوڑھادی تو) فرمایا سناہ سناہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ واہ کیا اچھی معلوم ہوتی ہے۔[1]

٥٤٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِيْ يَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ فَغَدَوْتُ بِهٖ فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ

(از محمد بن مثنیٰ از ابن ابی عدی از ابن عون از محمد) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اُمِّ سُلیم کے یہاں ولادت ہوئی تو مجھ سے کہنے لگی اے انس! دیکھنا رہ ابھی اس بچے کے پیٹ میں کچھ نہ اترے جب تک صبح کو اسے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائے آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیں انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صبح کو میں اس بچے کو آنحضرت صلی اللہ

[1] یہ ام خالد حبش ہی کے ملک میں پیدا ہوئی تھیں اس لئے آپ نے حبشی زبان میں اس سے یہ کلمہ فرمایا ۱۲ منہ

وَّعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَّهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ۔

علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ ایک باغ میں حریثی کملی اوڑھے ہوئے تھے اور وہ ان اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو فتح مکہ کے زمانے میں آپؐ کے پاس آئے تھے۔

بَابُ ۳۱۰ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

باب سبز رنگ کے کپڑے پہننا۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِّنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِّنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ لٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ فَقَالَ بَنُوكَ

(از محمد بن بشار از عبدالوہاب از ایوب) عکرمہ سے مروی ہے کہ رفاعہ نے اپنی بیوی کو (تین) طلاق دی، پھر عبدالرحمان بن زبیر قرظی نے اس سے نکاح کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ عورت سبز اوڑھنی اوڑھے ہوئے آئی اور اپنے خاوند کی شکایت مجھ سے کرنے لگی اس کے بدن پر جو نیل پڑ گئے تھے وہ بھی مجھے دکھلائے۔ عورتوں کا دستور ہے ایک دوسری کی مدد کرتی ہیں اس لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضؓ نے اس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہنے لگیں جس طرح مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچ رہی ہے ایسی تکلیف پہنچتے میں نے کسی کو نہیں دیکھی اس عورت کا بدن اس کی اوڑھنی سے زیادہ سبز ہو رہا تھا، عکرمہ کہتے ہیں اس بات کی اطلاع اس کے شوہر کو ہوئی کہ اس کی شکایت بیوی نے بارگاہ نبوی میں کردی تو اپنے دو بیٹوں کو جو دوسری عورت سے تھے لے کر آیا۔ تمیمہ کہنے لگی خدا کی قسم یا رسول اللہ میں نے اس کا کوئی قصور نہیں کیا ہے بات یہ ہے اس میں مردوں والی بات کم ہے یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑا۔ عبدالرحمٰن کہنے لگا یا رسول اللہ یہ جھوٹی ہے میں اس کی پوری تشفی کر دیتا ہوں، مگر یہ شریر عورت ہے[۳] دوبارہ (اپنے سابق شوہر) رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے آنحضرت صلی اللہ

---

[۱] حریثی نسبت ہے حریث کی طرف شاید اس نے کملیاں بنانا شروع کی ہوں گی بعض روایتوں میں خیبری ہے اور بعض روایتوں میں جونی یعنی بنی الجون کی طرف نسبت ہے حافظ نے کہا جونی کملی اکثر سیاہ ہوتی ہے تو ترجمہ باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ [۲] شاید عبدالرحمٰن نے اس کو مارا ہوگا ۱۲ منہ [۳] اس لئے شرارت کرتی ہے کہ میں طلاق دے دوں تو پھر رفاعہ سے نکاح کر لے ۱۲ منہ

هٰؤُلَاۤءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هٰذَا الَّذِیْ تَزْعُمِیْنَ مَا تَزْعُمِیْنَ فَوَاللّٰهِ لَهُمْ اَشْبَهُ بِهٖ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ۔

علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا اگر یہی بات ہے تو پھر تو رفاعہ کیلئے حلال نہیں ہوسکتی جب تک عبدالرحمٰن تجھ سے لطف اندوز نہ ہو۔ عکرمہ کہتے ہیں آنحضرتؐ نے عبدالرحمان کے ساتھ دو بچے دیکھے پوچھا یہ تیرے بچے ہیں؟ اُس نے کہا ہاں تب آپؐ نے عورت سے فرمایا تو کہتی ہے عبدالرحمٰن ایسا ویسا ہے خدا کی قسم یہ بچے تو عبدالرحمٰن سے صورت میں ایسے ملتے ہیں جیسے کوا دوسرے کوے سے

بَابُ ۳۱۰۲ الثِّيَابِ الْبِيْضِ

باب سفید لباس کا بیان

۵۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِيْنِهٖ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يَوْمَ اُحُدٍ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

(از اسحاق بن ابراہیم حنظلی از محمد بن بشر از مسعر از سعد بن ابراہیم از والدش) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جنگ اُحد کے روز دو آدمیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں سفید کپڑوں میں ملبوس دیکھا جنہیں میں نے اس دن سے نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد۔

۵۴۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهٗ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا

(از ابو معمر از عبدالوارث از حسین از عبداللہ بن بریدہ از یحیٰی بن یعمر از ابوالاسود دیلی) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ سفید کپڑے اوڑھے ہوئے سو رہے تھے دوبارہ آیا تو آپؐ بیدار ہو چکے تھے آپؐ نے فرمایا جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہے پھر اسی عقیدے پر مر جائے تو وہ (ایک نہ ایک دن) ضرور بہشت میں جائے گا (ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ زنا کرتا ہو (تب بھی؟) آپؐ نے فرمایا ہاں وہ زنا اور چوری کرتا ہو۔ میں نے سہ بارہ عرض کیا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو، آپؐ نے سہ بارہ عرض کیا ہاں وہ خواہ چوری اور زنا کرتا ہو اے ابوذر تیری ناک خاک آلود ہو۔ ابوالاسود کہتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ جب کبھی اس حدیث کو بیان کرتے یہ لفظ بھی کہا کرتے

ؐ یعنی عبدالرحمٰن نے تجھ سے ابھی دخول نہیں کیا ہے ؐ تجھ سے اچھی طرح صحبت نہ کرلے ۱۲ منہ ؐ یعنی یہ بچے عبدالرحمٰن ہی کے معلوم ہوتے ہیں پھر تو اس کو نامرد اور سست کیسے بتلاتی ہے عبدالرحمٰن شاید اسی لئے بچوں کو ہمراہ لائے ہوں کہ اس نے میری نامردی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہوگی ۱۲ منہ ؐ باب کا مطلب اس سے نکلا کہ فرشتے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سفید لباس بہت عمدہ لباس ہے حاکم اور اصحاب سنن نے مرفوعاً روایت کیا کہ سفید کپڑے پہننا لازم کرلو وہ بہت پاکیزہ اور

قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ اَوْ قَبْلَهٗ اِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ قَبْلُ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے سب گناہوں سے توبہ کرے اور شرمندہ ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ جل شانہ اسے بخش دے گا۔[1]

بَاب ۳۱۰۳ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَافْتِرَاشِهٖ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوْزُ مِنْهُ۔

باب ریشمی کپڑا پہننا، مردوں کو اس کا بچھانا نیز کتنی مقدار مردوں کے لئے جائز ہے۔

۵۴۰۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِیَّ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِی الْاَعْلَامَ۔

(از آدم از شعبہ) قتادہ کہتے ہیں میں نے ابوعثمان نہدی سے سُنا اُنہوں نے کہا آذربائیجان میں عُتبہ بن فرقد کے ساتھ مقیم تھے (عتبہ حضرت عمر کی طرف سے حاکم تھے) وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا اُنہوں نے لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا جائز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے کے پاس ہیں۔ ابوعثمان نہدی نے کہا ہم جہاں تک جانتے ہیں اس سے کپڑے کا بیل بوٹہ یا حاشیہ مراد ہے۔

۵۴۰۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ

(از احمد بن یونس از زہیر از عاصم) ابوعثمان نہدی کہتے ہیں ہم آذربائیجان میں مقیم تھے وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا مگر اتنا درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں اُٹھا کر ہمیں بتلایا، زہیر راوی نے درمیانی انگلی اور سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

---

[1] میں کہتا ہوں یہ امام بخاری کی رائے ہے حدیث میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیرہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے بھی مر جائے لیکن موحد ہو تو اس کا کام اللہ کے اختیار میں ہوگا خواہ اس کو معاف کرے بن عذاب دیئے بہشت میں لے جائے یا چند دن گناہ کے دافق عذاب دیکر پھر جنت میں لے جائے بہرحال مومن موحد جو دوسرے اصول اور ارکان اسلام کا انکار نہ کیا ہو وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہنے کا زنا اور چوری دو گناہوں کا ذکر اس لئے کیا کہ ایک حق اللہ ہے ایک حق العبد اور ممکن ہے کہ اللہ حقوق العباد بھی اصحاب حقوق کو راضی کر کے معاف کر دے چنانچہ جب حجاج ظالم مرنے لگا تو کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخش دے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشنے کا یہ کلمہ اس کا امام حسن بصریؒ نے سنا تو فرمایا اللہ کے کرم سے کچھ تعجب نہیں ایک اور دہلی کا بادشاہ جو سخت گناہ گار تھا مرتے وقت یہ نصیحت کر گیا کہ مجھے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کے مزار کے پاس دفن کر دینا اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نظام الدین گڑ گڑا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں یا اللہ وہ میرے پاس اس اُمید پر آیا کہ تو اس کو بخش دے، اللہ تعالیٰ نے بخش دیا بہرحال مومن کے لئے گو کتنا ہی گناہ گار ہو بڑی بڑی اُمید ہے لیکن کافر اور مشرک کے لئے کوئی اُمید نہیں مومن اس کو نہیں کہتے کہ نام کا مسلمان ہو یا جس کے باپ دادا مسلمان گذرے ہوں بلکہ مومن وہ ہے جو مرتے وقت توحید پر مرا ہو یعنی کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو شرک کے اقسام مشہور ہیں جو اپنے اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی کلمے کی انگلی

۵۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ

(از مسدد از یحییٰ از تیمی) ابوعثمان نہدی کہتے ہیں ہم عقبہ کے ساتھ (آذربائیجان میں) مقیم تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں جو شخص ریشمی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں ریشمی لباس نصیب نہ ہوگا۔

۵۴۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ

(از حسن بن عمر از معتمر از والدش) ابوعثمان نے یہی حدیث اپنی دونوں انگلیوں مسبحہ اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم) ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حذیفہ مدائن[1] میں تھے، انہوں نے پینے کے لئے پانی طلب کیا ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لایا، انہوں نے وہی برتن اسے پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اسے اس لئے پھینک مارا کہ میں (اس برتن میں پانی لانے سے) اسے منع کرچکا تھا لیکن وہ باز نہیں آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سونا چاندی حریر دیبا کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور (مسلمانوں کو آخرت میں ملیں گے۔

۵۴۰۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ

(از آدم از شعبہ از عبدالعزیز بن صہیب از انس بن مالک رضی اللہ عنہ) شعبہ کہتے ہیں میں نے عبدالعزیز سے دریافت کیا آیا انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے عبدالعزیز نے غصے ہوکر سختی سے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا جو شخص دنیا میں خالص ریشمی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں یہ کپڑا پہننے کو نہ ملے گا۔

۵۴۰۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت) عبداللہ ابن زبیر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے

[1] یہ مشہور شہر ہے شاہان ایران کا ایک زمانہ میں پایۂ تخت تھا ۱۲ منہ

ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دُنیا میں حریر پہنے گا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۵۴۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ ذِبْيَانَ خَلِيْفَةَ بْنِ كَعْبٍ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ اَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

(از علی بن جعد از شعبہ از ابوذبیان خلیفہ بن کعب) ابن زبیر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہ پہنے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں ہم سے ابومعمر نے بحوالہ عبدالوارث از یزید از معاذ از ام عمرو بنت عبداللہ از عبداللہ بن زبیر از عمرو از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث روایت کی۔

۵۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيْرِ قَالَتْ اِئْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حَفْصٍ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ اَبُوْ حَفْصٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيٰى قَالَ

(از محمد بن بشار از عثمان بن عمر از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر) عمران بن حطان کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو میں نے ان سے جاکر پوچھا وہ کہنے لگے ابن عمرؓ سے دریافت کرو، چنانچہ میں ان کے پاس پہنچا انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ دُنیا میں ریشمی لباس کو پہننے والوں کو آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا، میں (عمران) نے کہا ابوحفص رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا عبداللہ بن[1] رجاء کہتے ہیں ہم سے حرب نے بحوالہ یحییٰ بن ابی کثیر از عمران بیان کیا اور حدیث نقل کی۔

[1] جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيْثَ۔

باب ۳۱۰۴ مَسِّ الْحَرِيْرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ وَّيُرْوٰى فِيْهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ریشم کو صرف چھو لینا اور نہ پہننا۔ اس مسئلے میں زُبیدی بحوالہ زہری از انس از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں[1]۔

۵۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهٗ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا۔

(از عُبیداللہ بن موسیٰ از اسرائیل از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا گیا ہم لوگ اسے چھو کر دیکھنے لگے اور حیران ہوتے آپؐ نے فرمایا تم لوگ تعجب کرتے ہو؟ عرض کیا بے شک! آپؐ نے فرمایا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (جو شہید ہو چکے تھے) کے رومال جنت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔

باب ۳۱۰۵ اِفْتِرَاشِ الْحَرِيْرِ وَقَالَ عُبَيْدَةُ هُوَ كَلُبْسِهٖ۔

باب ریشم بچھانا۔ عُبیدہ کہتے ہیں بچھانا بھی پہننے کی طرح حرام ہے[2]۔

۵۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ۔

(از علی از وھب بن جریر از والدش از ابن ابی نجیح از مجاہد از ابن ابی لیلیٰ) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کھانے سے اور حریر و دیبا پہننے سے یا اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

باب ۳۱۰۶ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَّا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ

باب قسّی (ریشم کی ایک قسم) کا پہننا۔ عاصم ابو بُردہ سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا قسّی کس کپڑے

[1] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور تمام نے اپنے فوائد میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو حارث بن ابی اسامہ نے مسند میں وصل کیا بعضوں نے حریر پر بیٹھنا جائز رکھا ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ان پر رد کیا ہے شافعیہ نے کہا اگر دوسرا کپڑا درمیان میں حائل ہو تو حریر پر بیٹھنا درست ہے ۱۲ منہ

أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُنْجِ وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَهُ لِبُعُولَتِهِنَّ أَمْثَالَ الْقَطَائِفِ يَصْفُرْنَهَا وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ۔

کو کہتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا قسّی شام اور مصر سے آتے ہیں اس میں ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور ترنج کی طرح بُوٹے بنے ہوتے ہیں! میثرہ اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے عورتیں اپنے شوہروں کے لئے ریشم سے بُن کر بنایا کرتی تھیں (یا اس میں پہلا رنگ لگاتی تھیں) جیسے اوڑھنے کے رومال ہوتے ہیں۔

جریر بن یزید نے اپنی روایت میں کہا ہے قسیہ وہ چوخانہ دار کپڑے ہیں جو مصر سے آتے ہیں ان میں ریشم ہوتا ہے اور مبثرہ درندوں کی کھالوں کے زین پوش ہیں۔

امام بخاری کہتے ہیں عاصم نے جو میثرہ کی تفسیر نقل کی ہے وہ اکثر لوگوں نے کی ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے۔

۵۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از سفیان از اشعث بن ابی الشعثاء از معاویہ بن سُوید بن مُقرّن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (لال) ریشمی زین پوشوں اور قسّی کے کپڑوں سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۳۱۰۷ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ۔

باب خارش کی حالت میں مرد (بطور علاج) ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے۔

۵۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

(از محمد از وکیع از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے خالص ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی[۲]۔

بَابٌ ۳۱۰۸ الْحَرِيرُ لِلنِّسَاءِ

باب عورتوں کا ریشمی لباس استعمال کرنا۔

۵۳۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ)

لہ جیسے شیر و چیتے وغیرہ کے ۱۲ منہ ۲ اس سے خارشت والے کو آرام ہوتا ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

(دوسری سند) (از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از عبدالملک بن میسرہ از زید بن وہب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصہ ہے (میں سمجھ گیا) میں نے اسے ٹکڑے کر کے اپنی عزیز عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ رض رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک زرد دھاری دار ریشمی جوڑا (بازار میں) فروخت ہوتے دیکھا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسے خرید لیتے تو بہتر ہوتا۔ جمعہ کے دن اور دوسرے ملکوں کے وفود جب آپ کے پاس آتے ہیں ان سے ملاقات کے وقت پہن لیا کرتے۔ آپ نے فرمایا یہ لباس تو وہ پہنے جسے آخرت میں کچھ نصیب نہ ہو گا۔ پھر اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ دنوں کے بعد) ایک ویسا ہی ریشمی جوڑا حضرت عمرؓ کو عنایت فرمایا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھے پہناتے ہیں آپ ہی نے تو (کچھ دن قبل) اس جوڑے کے متعلق یوں فرمایا تھا آنحضرت نے فرمایا تجھے خود پہننے کیلئے نہیں دیا بلکہ اسلئے کہ تو اسے بیچ دے یا کسی اور کو پہنا دے

۵۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو زرد دھاری والا ریشمی جوڑا پہنے دیکھا۔[1]

باب ۳۱۰۹ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اُس پر قناعت کرتے

[1] اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں ۱۲ منہ [2] یہ حضرت عثمانؓ کی بی بی تھیں انسؓ اس وقت بچے تھے اس وجہ سے ان سے پردہ نہ تھا ۱۲ منہ

اللِّبَاسِ وَالْبُسُطِ۔

۵۴۱۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِيَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از یحییٰ بن سعید از عبید بن حنین)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک سال تک اس موقع کا منتظر رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کروں وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ لیکن میں ان سے یہ سوال کرنے سے ڈرتا رہا[1] آخر ایک مرتبہ وہ ایک سفر میں کسی جگہ مقیم ہوئے اور پیلو کے درخت کے نیچے رفع حاجت کے لئے گئے جب فارغ ہو کر آئے (میں انہیں وضو کرانے لگا اس وقت) میں نے ان سے پوچھا امیر المومنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کے متعلق یہ آیت ہے اُنہوں نے کہا عائشہ اور حفصہ اور کون، پھر واقعہ بیان کرنے لگے، اُنہوں نے کہا ہم زمانہ جاہلیت عورتوں کو کوئی چیز نہیں سمجھتے[2] تھے۔ جب اسلام کا زمانہ آیا اور اللہ تعالیٰ نے (قرآن پاک میں) ان کے حقوق بیان کئے تو ہم ان حقوق کی رعایت کرنے[3] لگے پھر بھی ہم اپنے مشوروں وغیرہ میں ان کو شریک نہ کرتے ایک بار مجھ میں اور میری بیوی میں گفتگو ہوئی وہ ایک سخت کلمہ مجھے کہہ بیٹھی، میں نے کہا دور ہو وہ کہنے لگی آپ اتنی بات پر ناراض ہو رہے ہیں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کی تو خبر لیجیے وہ آنحضرت کو کیسا تنگ کرتی[4] تھے۔ یہ سنتے ہی میں حفصہ رض کے پاس آیا میں نے کہا بیٹی دیکھ میں تجھے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے کا

[1] حضرت عمرؓ کا رعب اور دبدبہ پروردگار کی طرف سے تھا باوجودیکہ ظاہری سامان و شوکت اور طمطراق نہیں رکھتے تھے مگر جو کوئی ان کے سامنے جاتا اس میں ہیبت طاری ہو جاتی قیصر روم کا سفیر آیا آپ ایک درخت کے تلے سوئے ہوئے تھے تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس پر لرزہ طاری ہو گیا وہ حیران تھا کہ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا جن کے عالی شان محل تھے اور بہت کچھ دھوم دھام رکھتے تھے مگر مجھ پر رعب نہیں ہوا اس مرد درویش کے سامنے ایسا رعب پڑ رہا ہے کہ سارا بدن لرز رہا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ ابن عباس متعہ کی حلت کا فتویٰ دیا کرتے تھے لوگوں نے کہا جب حضرت عمرؓ نے منبر پر متعہ کی حرمت بیان کی تھی اس وقت تم کیا کرتے تھے تم کو کہنا نہیں تھا انہوں نے کہا حضرت عمرؓ بڑے صاحب ہیبت آدمی تھے میں ان کے رعب سے کچھ نہ کہہ سکا ۱۲ منہ [2] لونڈی غلاموں کی طرح اُن سے سلوک کرتے ۱۲ منہ [3] اب کہاں ہیں وہ پادری جو کہتے ہیں اسلام نے تو عورتوں کو لونڈی غلام بنا دیا اسلام نے تو ان کو طرح طرح کے حقوق عنایت فرمائے اور آزادی بخشی ۱۲ منہ [4] دن دن بھر آپ کو خفا رکھتی ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَرَدَّتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَّأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهَا كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِذَا أُهُبٌ مُّعَلَّقَةٌ وَّقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ۔

حال سن کر پہلے حفصہ رضؓ کے پاس گیا بعد ازاں آپؐ کی دوسری زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، ان سے بھی میں نے وہی کہا جو حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا وُہ کہنے لگیں عمر! آپ سے تعجب ہے آپ ہمارے کاموں میں بھی دخل دینے لگے ہاں یہی ایک بات رہ گئی تھی کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کے معاملات میں بھی دخل دیں۔ غرض ام سلمہ رضؓ نے کئی مرتبہ یہ فقرہ دُہرایا اس زمانے میں ایک انصاری تھا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوتا اور میں ہوتا تو جتنی باتیں بارگاہ نبوت میں پیش ہوتیں وہ میں ان انصاری کو سنا دیتا اسی طرح جب میں مجلس نبوی سے غیر حاضر ہوتا اور وہ ہوتا تو مجھے وہ بتا دیا کرتا۔ اسوقت آنحضرتؐ کے گرد و پیش عرب کے جتنے سردار تھے وہ سب آپؐ کے فرماں بردار بن چکے تھے صرف ایک غسان کا رئیس شام میں مخالف تھا ہمیں اس کے حملے کا خوف لگا رہتا ایک دن انصاری میرے پاس آکر کہنے لگا آج ایک بڑا سانحہ پیش آگیا ہے! میں چونک گیا میں نے کہا کیا غسان کا رئیس (حاکم) آپہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا سانحہ ہوا۔ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی یہ سن کر میں انکے پاس گیا میں دیکھتا ہوں ہر حجرے سے رونے کی آواز آرہی ہے اور آنحضرتؐ ایک بالاخانے پر جا کر بیٹھ گئے ہیں دروازے پر ایک غلام بیٹھا ہے میں اس غلام کے پاس گیا اور اس سے کہا میرے لئے آنحضرتؐ سے اجازت طلب کر دیں اندر گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرتؐ ایک بوری پر آرام فرما رہے ہیں۔ بوری کا نشان آپؐ کے پہلو پر پڑ گیا ہے آپؐ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہے اور چند کچی کھالیں لٹک رہی ہیں قرظ کے کچھ پتے وہاں موجود ہیں میں نے وُہ گفتگو جو حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی اور ام سلمہ رضؓ نے جو جواب دیا تھا آپؐ سے بیان کی آپؐ سن کر ہنس دیئے[4] غرض انتیس راتوں تک آپؐ اسی بالاخانہ میں مقیم رہے[5] اس کے بعد نیچے تشریف لائے[6]۔

---

[1] وہ بھی حضرت عمرؓ کی رشتہ دار تھیں ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپؐ کو فرش وغیرہ کے تکلف کا ذرا خیال نہ تھا خالی بوریئے پر بھی آرام فرماتے ۱۲ منہ [3] جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے حضرت عمرؓ نے پہلے کھڑے ہی کھڑے ایسی ایسی باتیں کیں جس سے ذرا آنحضرتؐ کا غم غلط ہوا دو بار آپؐ مسکرائے تب حضرت عمرؓ بیٹھے ۱۲ منہ [5] اپنی بیویوں کے پاس نہیں آئے ۱۲ منہ [6] بی بیوں کے پاس تشریف لے گئے ۱۲ منہ

۵۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِّنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا اَزْرَارٌ فِيْ كُمَّيْهَا بَيْنَ اَصَابِعِهَا۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ہند بنت حارث) اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے تو لاالٰہ الا اللہ کہہ کر فرمانے لگے اس رات میں کیا کیا فتنے نازل ہوئے اور کتنے کتنے خزانے نازل ہوئے۔ کوئی ایسا ہے جو ان حجروں والی عورتوں کو (تہجد کے لئے) جگا دے؟ دیکھو بہت سی عورتیں جو دنیا میں لباس پہنے ہوئے ہیں قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔

زہری کہتے ہیں ھندہ بنت حارث جو روایت کرنے والی ہیں اپنی آستینوں میں انگلیوں کے درمیان گھنڈیاں رکھتی تھیں[1]

بَابٌ ۱۳۱ مَا يُدْعٰى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا۔

باب نئے کپڑے پہننے والے کو کیا دُعا دی جائے۔

۵۴۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْ هٰذِهِ الْخَمِيْصَةَ فَاَسْكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْبَسَنِيْهَا بِيَدِهٖ فَقَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ

(از ابوالولید از اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص از والدش) ام خالد بنت خالد کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے پیش کئے گئے ان میں ایک اونی چادر بھی تھی، آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا یہ (چھوٹی) چادر کسے پہناؤں؟ لوگ خاموش رہے پھر آپؐ نے ہی فرمایا اُمّ خالد کو بلاؤ، چنانچہ لوگ مجھے لے کر (دربار نبوی میں) پیش کیا (میں کم سن تھی) آپؐ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر مجھے پہنا دی اور دو بار فرمایا یہ کپڑا تمہارے جسم پر پرانا ہو کر پھٹے اور اس کے بیل بوٹوں کو دیکھتے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے

---

[1] تاکہ اس کا ہاتھ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہندہ کو اپنا جسم چھپانے کا بڑا خیال رہتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں باریک اور عمدہ کپڑوں کی مذمت ہے جو عورتیں باریک باریک کپڑے پہنتی ہیں اور اپنا جسم اوروں کو دکھاتی ہیں وہ کم بخت آخرت میں ننگی ہوں گی یہی سزا ان کو دیجائے گی افسوس ہم مسلمانوں نے جو شرعی پردہ تھا یعنی لباس ساترا ایسا موٹا کپڑا پہننا جس میں سے عورت کا بدن نظر نہ آئے وہ تو چھوڑ دیا عورتوں کو باریک باریک جالیاں ململ پہنانا شروع کر دیا جن میں سے ان کی چھاتیاں پیٹھ وغیرہ سب نظر آتی ہیں بعضی عورتوں کو کرتی تک نہیں پہنتیں صرف چولی پر اکتفا کرتی ہیں ان کا پیٹ بلکہ سینہ بھی کھلا رہتا ہے بعضی چولی تک نہیں پہنتیں صرف ساڑھی پر اکتفا کرتی ہیں اور اسی لباس سے بلا تکلف مردوں کے سامنے آتی ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے دیور جیٹھ بہنوئی چچازاد ماموں زاد پھوپھی زاد وغیرہ اور پروردگار کے عذاب سے نہیں ڈرتیں اور ہندوؤں اور مشرکوں کی تقلید سے اس پردے کو لازم کر لیا جو رسمی ہے یعنی گھر کے باہر نہ نکلنا کہیے اس سے فائدہ کیا ہوا ادھر خدا کے گناہ گار رہو گے اور ادھر گھروں میں رات دن بند رہنے کی وجہ سے صحت خراب ہو گئی۔ یا اللہ ان لوگوں کی آنکھ کھول یہ اپنا فائدہ اور ضرر سمجھیں اور شریعت محمدی پر عمل کریں لغو رسموں کو چھوڑیں ۱۲ منہ ۵۷ ابلی واخلقی مجھے اردو میں اتنا فصیح ترجمہ معلوم نہیں ہو سکا ابلی اخلقی ہماری زبان میں ہمارے موقع پر کہا جاتا ہے مثلاً جنگی طرح ہندوؤں شالا ہنڈا ہنڈا کے لہاویں ث لا تینڈے اُتے ہنڈ کے لیے ۱۲ عبدالرزاق

فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِ الْخَمِيْصَةِ وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلَيَّ وَيَقُوْلُ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبْشِيَّةِ اَلْحَسَنُ قَالَ اِسْحٰقُ حَدَّثَتْنِيْ اِمْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِيْ اَنَّهَا رَاَتْهُ عَلٰى اُمِّ خَالِدٍ۔

فرماتے ام خالد سنا سنا، یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی خوب خوب! (کیسی عمدہ چادر ہے)

اسحاق بن سعید کہتے ہیں میرے عزیزوں میں سے ایک عورت نے بیان کیا کہ اس نے یہ چادر دیکھی تھی۔

بَابُ ۳۱۱۱ اَلتَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

باب مردوں کے لئے زعفران کا رنگ۔

۵۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

(از مسدد از عبدالوارث از عبدالعزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران کے رنگ سے منع فرمایا[1]

بَابُ ۳۱۱۲ اَلثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

باب زعفران میں رنگا ہوا کپڑا۔

۵۴۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ بِزَعْفَرَانٍ۔

(از ابونعیم از سفیان از عبداللہ بن دینار) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالتِ احرام اس کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا جو زعفران یا ورس میں رنگا گیا ہو۔

بَابُ ۳۱۱۳ اَلثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

باب سُرخ کپڑا۔

۵۴۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا وَّقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ۔

(از ابوالولید از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد[5] والے تھے میں نے آپ کو ایک سُرخ[3] جوڑا پہنے دیکھا، اتنا خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

---

[1] یہ عام ہے بدن اور کپڑا دونوں کے رنگنے کے زمرے میں ہے آگے کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ احرام کی حالت میں منع ہے بن احرام منع نہیں مگر اکثر علماء کے نزدیک زعفران کا رنگ مردوں کو مطلقاً منع ہے احرام ہو یا نہ ہو ۱۲ منہ [2] یعنی جو حج اور عمرے کا احرام باندھے ہو ۱۲ منہ [3] سُرخ رنگ کا کپڑا مردوں کو پہننا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعی اور ایک جماعت صحابہ کرام اور تابعین کا یہ قول ہے کہ درست ہے گو کسم کا رنگ ہو اور بعضوں نے کہا نادرست ہے بیہقی نے کہا صحیح یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردوں کو نادرست ہے کیونکہ اس کی ممانعت میں صحیح حدیثیں آئی ہیں اکثر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو ممانعت کے قائل ہوتے تیسیر القاری میں ہے کہ کسم کے سوا دوسرا سُرخ رنگ مثلاً مجیٹھ وغیرہ کا جس سے بانات وغیرہ رنگی جاتی ہیں یا گیرو کا اکثر فقہا کے نزدیک مردوں کو درست ہے بعضے فقہا نے نرا سرخ منع کیا ہے سرخ دھاری والا کپڑا درست رکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ حدیث میں جواز رکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُرخ جوڑا پہنتے تھے اس سے یہی مراد ہے کہ اس میں سرخ دھاریاں تھیں بعضے کہتے ہیں کہ کسم کا سُرخ رنگ مردوں کے لئے نادرست ہے دوسرا سرخ رنگ درست ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ [5] مربوعاً سے مراد یہ ہے کہ نصف قد تھے یا مفہوم یہ ہے کہ اتنے لمبے نہ تھے جو معیوب سمجھا جائے اور جسے لمبا کہا جائے بلکہ عین قد جو درمیانے قد والوں سے قدرے لمبا ہو۔ عبدالرزاق

باب ۳۱۴ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَآءِ

۵۴۲۵ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

باب سُرخ زین پوشش[1]

(از قبیصہ از سفیان از اشعث از معاویہ بن سُوید بن مقرن)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا۔ بیمار پُرسی۔ جنازوں کے ساتھ جانا چھینک کا جواب دینا۔[2] ہمیں چار قسم کے لباس سے منع فرمایا۔ خالص ریشمی کپڑے، دیبا، قسی، استبرق اور سرخ زین پوشوں کا استعمال۔

باب ۳۱۵ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا۔

۵۴۲۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

باب صاف[3] چمڑے کی جوتی پہننا[4]

(از سلیمان بن حرب از حماد) سعید بن ابی مسلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ تو کہا ہاں![5]

۵۴۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از سعید مقبری) عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا میں چار امور ایسے آپ میں دیکھتا ہوں جو آپ کے دوسرے ساتھی نہیں کرتے انہوں نے پوچھا وہ کیا کیا ہیں؟ میں نے کہا سوائے رکن یمانی اور حجر اسود خانہ کعبہ کے کسی دوسرے کونے کو آپ ہاتھ نہیں لگاتے دوسرے آپ صاف چمڑے کا جوتا استعمال کرتے ہیں، تیسرے زرد رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں چوتھے جب آپ مکے میں ہوتے ہیں تو دوسرے

---

[1] قسطلانی نے کہا سرخ زین پوش سے وہی مراد ہے جو ریشمی ہو ۱۲ منہ [2] باقی چار باتیں اس روایت میں بیان نہیں کیں دوسری روایت میں مذکور ہیں، دعوت قبول کرنا اور سلام فاش کرنا مظلوم کی مدد کرنا قسم سچی کرنا اسی طرح سات باتیں جو منع ہیں ان میں سے اس روایت میں پانچ مذکور ہیں دو اور یہ ہیں سونے کی انگوٹھی پہننا، چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ۱۲ منہ [3] جس پر سے بال نکال لیے گئے ہوں یعنی نری کے ۱۲ منہ [4] عرب میں اکثر بن دباغت کے چمڑے کی جس پر بال لگے رہتے ہیں لوگ جوتیاں پہنتے ہیں ۱۲ منہ [5] اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس سے استدلال کیا کیونکہ جوتی عام ہے دونوں طرح کی جوتی کو شامل ہے یعنی اس چمڑے کی جوتی کو بھی جس پر بال ہوں اور اس کو بھی جس کے بال نکال دیئے گئے ہوں ۱۲ منہ

وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ بے احرام ٹھیرے رہتے ہیں) آٹھویں تاریخ پر احرام باندھتے ہیں۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر کہا رکن یمانی و حجر اسود کے سوا اور کسی رکن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔ صاف چمڑے کے جوتے جس پر بال نہیں رہتے ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنے دیکھا ہے انہیں پہنے پہنے وضو کرتے لہذا میں بھی ان کا پہننا پسند کرتا ہوں[1]۔ احرام کے متعلق جو تو نے کہا) تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت حج کا احرام باندھتے دیکھا جب اونٹ پر سوار ہو کر جایا کرتے[2]۔

۵۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور کہا جس شخص کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے[3]۔

۵۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن دینار از جابر بن دینار از جابر بن زید) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو جاڑ (بحالت احرام) نہ ملے وہ شلوار یا پاجامہ پہن لے اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے[4]۔

---

[1] معلوم ہوا زرد رنگ کا استعمال مردوں کو درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ زعفران کا رنگ نہ ہو ۱۲ منہ [2] تو میں بھی جب مکہ سے منا کو جانے لگتا ہوں یعنی آٹھویں تاریخ اسی وقت احرام باندھتا ہوں لبیک پکارتا ہوں ۱۲ منہ [3] اس حدیث میں بھی جوتیوں کا ذکر ہے جو عام ہے ہر طرح کی جوتیوں کو شامل ہے ۱۲ منہ [4] لیکن ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالنے کی قید اس حدیث میں نہیں ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۱۱۶ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنٰى

باب پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنے۔

۵۴۳۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از اشعث بن سلیم از والدش از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف سے شروع کرنا بہت لپسند تھا، طہارت، (وضو) میں کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں [۱]

بَابٌ ۳۱۱۷ يَنْزِعُ النَّعْلَ الْيُسْرٰى

باب جوتا اُتارتے وقت پہلے بایاں اُتارے۔

۵۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پاؤں ڈالے اور جب جوتا اُتارے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے۔ دایاں پاؤں پہنے میں تو اوّل رہے، اتارنے میں آخر۔

بَابٌ ۳۱۱۸ لَا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ

باب ایک جوتا پہن کر نہ چلنا چاہیے۔

۵۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں جوتے اتارے یا دونوں پہن کر چلے [۲]

بَابٌ ۳۱۱۹ قِبَالَانِ فِيْ نَعْلٍ وَمَنْ رَاٰى قِبَالًا وَّاحِدًا وَّاسِعًا

باب جوتوں میں دو تسمے اور ایک تسمہ کا جواز۔

۵۴۳۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

(از حجاج بن منہال از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (ہر) جوتی میں دو دو تسمے تھے

---

[۱] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے ہر کام میں ان میں سے وہ کام مستثنیٰ ہیں جن میں بائیں سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً جوتا اتارنے مسجد سے باہر نکلنے پاخانہ جانے میں [۲] اس میں بڑی حکمت ہے اول تو یہ بدنما ہے ایک پاؤں میں جوتا ایک ننگا دوسرے اس میں پاؤں تلے اوپر ہو کر موچ آجانے کا ڈر ہے ۱۲ منہ

أَنَسٌ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

۵۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هٰذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ بن مبارک) عیسیٰ بن طہمان کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ دو جوڑے جوتے لائے، ان دونوں میں دو دو تسمے تھے۔ ثابت بنانی نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ کا جوتا ہے[۱]۔

بَابُ ۳۱۲ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ

باب لال چمڑے کا خیمہ۔

۵۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ صَاحِبِهِ۔

(از محمد بن عرعرہ از عمر بن ابی زائدہ از عون بن ابی جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ سرخ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے، میں نے دیکھا بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا پانی لائے لوگ اسے لینے کے لئے لپکے جس نے کچھ پا لیا اس نے بدن پر لگا لیا جسے نہ مل سکا اس نے دوسرے ساتھی سے تری لے کر وہی لگا لی)

۵۴۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از انس بن مالک) دوسری سند (لیث از یونس از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو طلب فرمایا انہیں سرخ چمڑے کے ڈیرے میں جمع کیا[۲]

---

[۱] اس سے باب کا دوسرا مطلب ثابت ہوا ۱۲ منہ [۲] یہ وہ قصہ ہے جو غزوہ طائف میں گذر چکا جب انصار نے کہا تھا آپ مال غنیمت لوگوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے قریش کے خون ٹپک رہے ہیں ۱۲ منہ

باب ۱۲۱۳ الجُلُوسِ عَلَى الحَصِيرِ وَنَحْوِهِ۔

۵۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ۔

باب چٹائی یا بوری وغیرہ (معمولی) فرش پر بیٹھ جانا۔

(از محمد بن ابی بکر از معتمر از عبید اللہ از سعید بن ابی سعید از ابوسلمہ بن عبد الرحمان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک بوری کی آڑ لے کر حجرہ سا بنا لیتے اس میں تہجد کی نماز پڑھا کرتے اور دن کو اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھتے۔ لوگوں نے جمع ہونا شروع کیا (حجرے کے پیچھے رہ کر) آپؐ کی اقتداء کرتے، جب بہت لوگ جمع ہونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا لوگو اتنا عمل کرو جتنا نبھ سکے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں تم ہی عمل کرتے کرتے اکتا جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ ہوتا رہے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔[1]

باب ۱۲۲۳ المُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ

باب سنہری تکمے (بٹن) والا کپڑا۔

لیث بن سعد کہتے ہیں مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بحوالہ مسور بن مخرمہ بیان کیا کہ ان کے والد مخرمہ کہنے لگے بیٹا مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اچکنیں آئی ہیں آپ تقسیم فرما رہے ہیں چلو ہم بھی آپؐ کے پاس چلیں۔ چنانچہ ہم باپ بیٹا دونوں گئے دیکھا تو آپؐ گھر میں ہیں والد نے مجھ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا نام لے کر بلا لے میں نے اسے بُرا سمجھا اور والد سے کہا آپ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتا تو درست نہیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہیں) آپ

[1] سبحان اللہ کیا حکمت کی تعلیم ہے جو آدمی تھوڑا تھوڑا مواظبت کے ساتھ کرے آخر میں وہی بہت ہو جاتا ہے دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ گر پڑتا ہے آہستہ چلنے والا منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے جن لوگوں نے دنیا میں بڑے بڑے کام کیئے ہیں بڑی بڑی کتابیں پوری کیں وہ انہی لوگوں نے جو آہستہ مواظبت اور پابندی اوقات کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے اور جلد بازوں سے کبھی کوئی بڑا کام پورا نہ ہو سکا ۱۲ منہ

اُدْعُوْلَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّهٗ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهٗ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ مُّزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَاْنَاهُ لَكَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ -

چھوٹے ہیں) انہوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا کے رؤسا کی طرح مغرور نہیں[1] بہرحال میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ دیبا کی ایک اچکن جس میں سنہری گھنڈی تکمے لگے ہوئے تھے ڈالے ہوئے[2] تشریف لائے اور فرمانے لگے مخرمہ میں نے یہ اچکن تیرے لئے چھپا رکھی تھی پھر وہ انہیں دے دی[3]۔

باب ۳۱۲۳ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ

باب سونے کی انگوٹھیاں

۵۴۳۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحُمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَاَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ -

(از آدم از شعبہ از اشعث بن سلیم از معاویہ بن سوید ابن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں سے ہمیں منع کیا سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے سے، خالص ریشمی کپڑا، استبرق، دیبا، لال زین پوش قسی اور چاندی کے برتن (میں کھانے پینے) سے اور سات باتوں کا ہمیں حکم دیا، بیمار پرسی کرنے جنازوں کے ساتھ جانے چھینک کا جواب دینے، سلام کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، قسم سچا کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔

۵۴۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از نضر بن انس از بشیر بن نہیک) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی

---

[1] آپ ادنیٰ آدمی کے بلانے پر چلے آتے ۱۲ منہ [2] شائد اس وقت تک حریر پہننا حرام نہ ہوا ہوگا یا اس قبا کو لئے ہوئے نکلے ہوں گے ڈالنے سے یہی مراد ہے ۱۲ منہ

[3] پہلے مخرمہ ذرا دل میں غصّے تھے کہ آپ نے اوروں کو قبائیں دیں ان کو یاد تک نہیں کیا جب مخرمہ نے آپ کو بلایا تو آپ سمجھ گئے اور قبا لئے ہوئے برآمد ہوئے مخرمہ کی خواہش پوری کردی ان کا سارا رنج جاتا رہا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادنیٰ اعلیٰ سب کا ایسا خیال تھا یہی وجہ تھی کہ سب آپ پر اپنا مال اور جان نثار کرنا فخر اور سعادت سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک مسلمان بادشاہوں کو ان حدیثوں سے نصیحت لینا چاہیئے اور اپنی رعایا کے ساتھ اس شفقت اور مہربانی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے کہ وہ ان کے عاشق زار بنے رہیں ہمارے زمانے کے تو مسلمان حکام نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ ایک فرد بشر بھی ان کا بے غرض خیر خواہ نہیں ہے خوشامد سے ڈر کر سب خیر خواہی اور محبت کا دعویٰ کرتے ہیں ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ۔

پہننے سے منع فرمایا۔

عمرو بن مرزوق بحوالہ شعبہ از قتادہ از نضر از بشیر یہی حدیث نقل کرتے ہیں [1]۔

۵۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ۔

(از مسدد از یحیٰی از عبید اللہ از نافع) عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی، آپؐ اس کا نگینہ اندر ہتھیلی کی جانب رکھتے یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں، پھر آپؐ نے سونے کی انگوٹھی پھینک کر چاندی کی انگوٹھی بنوالی [2]۔

بَابُ ۳۱۲۴ خَاتَمِ الْفِضَّةِ۔

باب چاندی کی انگوٹھی

۵۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَاطِنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ

(از یوسف بن موسیٰ از ابو اسامہ از عبید اللہ از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی، اس کا نگ آپ ہتھیلی کی طرف رکھتے اس میں یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ" لوگوں نے بھی ایسی ہی (سونے کی) انگوٹھیاں بنوالیں، جب آپؐ نے دیکھا کہ سب لوگ انگوٹھیاں پہننے لگے ہیں تو آپؐ نے انگوٹھی پھینک دی فرمایا اب کبھی نہ پہنوں گا اور ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی چنانچہ لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ انگوٹھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے رہے آپؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر عثمان رضی اللہ عنہ پہنتے رہے آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بیر اریس میں گر گئی بہت ڈھونڈھا لیکن نہ ملی [3]۔

---

[1] اس سند کے لانے سے قتادہ کا سماع نضر سے ثابت کرنا منظور ہے چونکہ قتادہ تدلیس کیا کرتے تھے امام بخاری سے ساری کتاب میں جہاں قتادہ کی روایت عن عن کے ساتھ ہے اکثر مقاموں میں وہاں ان کا سماع کھول دیا ہے ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا ایک جماعت صحابہ سے سونے کی انگوٹھی پہننا منقول ہے لیکن اس کے بعد اس پر اجماع ہو گیا کہ مرد کو سونے کا زیور پہننا درست نہیں البتہ چاندی کا زیور پہننا درست ہے ۱۲ منہ [3] اسی روز سے حضرت عثمان رضؓ کی خلافت میں تزلزل شروع ہوا یہ انگشتری گویا انگشتری سلیمانی تھی ۱۲ منہ

باب ۳۱۲۵

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

باب[1] (از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از عبداللہ ابن دینار) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے، پھر آپ نے اسے اتار پھینک دیا اور فرمایا اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی (سونے کی) انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۴۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ۔

(از یحییٰ ابن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب) حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک ہی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (انگوٹھی پہنے دیکھ کر) سب نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔ اس وقت لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد[2] نے اور زیاد بن سعد نے اور شعیب نے بھی زہری سے روایت کیا اور عبدالرحمن ابن خالد بن مسافر نے زہری سے یوں روایت کیا "میرا خیال ہے چاندی کی انگوٹھی تھی"۔

باب ۳۱۲۶ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب انگوٹھی کا نگینہ۔

۵۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ

(از عبدان از یزید بن زریع) حُمَید کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی؟ اُنہوں نے کہا ایک بار آپ نے آدھی رات تک عشاء کی نماز میں دیر کی پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں[3]۔ آپ نے فرمایا (دُنیا کے)

---

[1] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کی فصل ہے ۱۲ منہ [2] اس کو مسلم اور ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] بعضے حضرات کہتے ہیں کہ تصور شیخ کے جواز پر جو معمول بعضے بزرگوں کا ہم ایسی ہی حدیثوں سے دلیل لیتے ہیں جن صحابہ نے یہ کہا ہے گویا ہم اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہیں ۱۲ منہ [4] ایک کنواں تھا مدینہ منورہ میں ۱۲ منہ

خَاتَمِهِ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْهَا

اور لوگ نماز پڑھ کر سو رہے ہیں اور چونکہ تم نماز کے انتظار میں تھے تو گویا اب تک نماز ہی پڑھتے رہے۔

۵۴۴۴ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُّحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از اسحاق از معتمر از حُمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اس میں نگینہ بھی چاندی کا تھا[1]۔

یحیٰی بن ایوب نے اس حدیث کو یوں روایت کیا مجھ سے حُمید نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے[2]۔

بَاب ۳۱۷ خَاتَمِ الْحَدِيْدِ۔

باب لوہے کی انگوٹھی[3]

۵۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلًا يَّقُوْلُ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ اَهَبُ نَفْسِيْ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا قَالَ لَا قَالَ انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنْ وَّجَدْتُّ شَيْئًا قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّعَلَيْهِ اِزَارٌ مَّا عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ اُصْدِقُهَا اِزَارِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارُكَ

(از عبداللہ بن مسلمہ از عبدالعزیز بن ابی حازم از والدش) سہل بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنی جان آپؐ کو ھبہ کرتی ہوں، آپؐ نے اس کی طرف دیکھ کر سر جھکا لیا وہ دیر تک کھڑی رہی۔ ایک شخص بول اٹھا یا رسول اللہ اگر آپؐ کو ضرورت نہ ہو تو اس کا نکاح میرے ساتھ کرا دیجئے آپؐ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ وہ بولا کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا جا دیکھ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھے تو کچھ نہیں ملا۔ آپؐ نے فرمایا جا کچھ تو لے آ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ چنانچہ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھے تو کچھ نہ مل سکا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی وہ شخص صرف تہ بند باندھے ہوئے تھا چادر تک اس کے پاس نہ تھی کہنے لگا میں یہ تہ بند مہر میں دیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اگر عورت باندھے تو تُو ننگا ہو جائے گا اور اگر نہ دے گا تو اسے مہر نہیں ملے گا

[1] جس پر محمدؐ رسول اللہ کندہ تھا دوسری روایت میں یوں ہے اس کا نگینہ عقیق کا تھا یا حبشی پتھر کا ۱۲ منہ [2] اس میں حمید کے سماع کی انسؓ سے تصریح ہے ۱۲ منہ [3] رانگ یا تانبے یا پیتل یا سیسے یا لوہے کی انگوٹھی پہننا مکروہ نہیں ہے اصح قول یہی ہے اور بریدہ کی حدیث کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں سے بتوں کی بُو آتی ہے پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو فرمایا تجھ پر دوزخیوں کا زیور ہے ضعیف ہے اس کی سند میں ابو طیبہ راوی ہے جس میں کلام ہوا ۱۲ منہ

إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ قَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

یہ سن کر وہ شخص ایک کونے میں مایوس ہو کر بیٹھ رہا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پشت کئے دیکھا تو بلوایا اور پوچھا قرآن سے تجھے کیا کیا یاد ہے؟ اس نے کہا فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں کئی سورتوں کا نام لیا آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے سکھانے کے عوض تیرے نکاح میں دی۔

بَاب ۳۱۲۸ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب انگوٹھی کا نقش

۵۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ أَوْ بِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ۔

(از عبد الاعلیٰ از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند عجمی لوگوں کو ایک تحریر لکھ کر بھیجنا چاہی۔ لوگوں نے عرض کیا عجم کے لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ میں گویا (اب بھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی یا ہتھیلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۵۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

(از محمد بن سلام از عبداللہ بن نمیر از عبیداللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی وہ آپ کے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ چاہِ اریس میں گر پڑی اس پر یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ"

بَابُ ۳۱۲۹ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ۔

۵۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اصْطَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ۔

باب چھنگلیا میں انگوٹھی پہننا[1]

(از ابو معمر از عبدالوارث از عبدالعزیز بن صہیب) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کرائی ہے اس پر ایک نقش کیا ہے ایسا نقش دوسرا کوئی شخص نہ کرائے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہیں اس انگوٹھی کی چمک گویا اب بھی محسوس کرتا ہوں۔

بَابُ ۳۱۳۰ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ۔

۵۴۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ۔

باب مہر کرنے کے لئے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لئے انگوٹھی بنانا[2]۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روم کے بادشاہ کو خط بھیجنا چاہا تو لوگوں نے عرض کیا روم والے بغیر مہر کے کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے۔ لہذا آپؐ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کروایا "محمد رسول اللہ"[3]۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں گویا میں اس انگوٹھی کی سفیدی آپؐ کے ہاتھ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ ۳۱۳۱ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ۔

۵۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا

باب انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھنا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ آپ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔

---

[1] داہنے ہاتھ کے ہی سنت ہے اور کلمہ کی انگلی یا بیچ کی انگلی میں پہننا مکروہ ہے لیکن یہ کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہنے ۱۲ منہ

[2] بعضے لوگوں نے باب کی حدیث سے یہی دلیل لی ہے کہ حاکم یا قاضی وغیرہ کو جن کو مہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو انگوٹھی پہننا جائز ہے لیکن دوسروں کو بلاضرورت انگوٹھی پہننا مکروہ ہے اور مضمون صراحتہً ابوریحان کی حدیث میں ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے نکالا مگر وہ حدیث ضعیف ہے قسطلانی نے کہا اور لوگوں کے لئے اولی کے خلاف ہوگا ۱۲ منہ

[3] دوسری روایتوں میں آتا ہے اللہ اوپر تھا درمیان میں رسول اور نیچے محمد تھا یعنی اس طرح نقش تھا: اللہ / رسول / محمد　عبدالرزاق

مِّنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى۔

لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ چنانچہ آپؐ منبر پر تشریف لے گئے خطبہ سنایا حمد وثنا کے بعد فرمایا میں نے یہ انگوٹھی بنوائی تھی، لیکن اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا یہ فرما کر آپؐ نے اُتار ڈال دی، لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔

جویریہ نے اس روایت میں یہی کیا ہے" میرا خیال ہے نافع نے یہ بھی کہا تھا کہ آپؐ نے دائیں ہاتھ میں پہنی تھی"۔[1]

بَابُ ۳۱۳۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْقَشَنَّ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد میری انگوٹھی کا نقش دوسرا کوئی نہ کرائے۔

۵۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّنَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ۔

(از مسدد از حماد از عبد العزیز ابن صہیب) حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ نقش کردیا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے کہہ دیا میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ الفاظ کندہ کرائے ہیں محمد رسول اللہ، مگر اور کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر اس طرح کے الفاظ کندہ نہ کرائے

بَابُ ۳۱۳۳ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ أَسْطُرٍ۔

باب انگوٹھی پر نقش تین سطروں پر کرانا۔[2]

۵۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ

(از محمد بن عبد اللہ انصاری از والدش از ثمامہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کو مسائل زکوۃ تحریر کرادئے، اور مُہر میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ۔ محمد

[1] ایک روایت میں عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہنی مگر حافظ نے کہا داہنے ہاتھ میں پہننے کی روایتیں زیادہ معتبر ہیں ۱۲ منہ [2] یہی اولی ہے ورنہ ایک ہی سطر میں ساری عبارت لکھی جائے تو انگوٹھی بدنما اور لمبی ہو جائے گی گو درست ہے ۱۲ منہ

سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهُ سَطْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَزَادَنِیْ اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِهٖ وَفِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ بَعْدَهٗ وَفِیْ یَدِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمَّا کَانَ عُثْمٰنُ جَلَسَ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسَ فَاَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ یَعْبَثُ بِهٖ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مَّعَ عُثْمٰنَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ۔

ایک (نچلی) سطر میں رسول دوسری (درمیانی) سطر میں اللہ اوپر والی تیسری سطر میں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں مجھے سے امام احمد بن حنبل نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بحوالہ والدش از ثمامہ از انس رضؓ بیان کیا کہ آنحضرتؐ کی انگوٹھی (وصال تک) آپؐ کے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر رضؓ کے ہاتھ میں پھر عمر رضؓ کے ہاتھ میں پھر جب حضرت عثمان رضؓ خلیفہ ہوئے[۱] وہ بیر اریس پر بیٹھے تھے۔ انگوٹھی کو نکال کر ہلا جُلا رہے تھے وہ کنوئیں میں گر پڑی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تین دن تک ہم لوگ عثمان رضؓ کے ساتھ اس انگوٹھی کو ڈھونڈھتے رہے کنوئیں کا سارا پانی نکلوا ڈالا لیکن انگوٹھی نہ مل سکی۔[۵]

بَابٌ ۳۱۳۴ اَلْخَاتَمُ لِلنِّسَآءِ

وَکَانَ عَلٰی عَآئِشَةَ خَوَاتِیْمُ ذَهَبٍ

باب عورتوں کے لئے انگوٹھی کا جواز۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سونے کی انگوٹھیاں پہنا کرتیں[۲]

۵۴۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَهِدْتُّ الْعِیْدَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ فَاَتَی النِّسَآءَ فَجَعَلْنَ یُلْقِیْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِیْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

(از ابوعاصم از ابن جریج از حسن بن مسلم از طاؤس) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نماز عیدالفطر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، آپؐ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔

ابن وہب نے اس حدیث میں ابن جریج سے یہ عبارت اضافہ کی ہے کہ خطبہ سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس آئے وہ چھلے اور انگوٹھیاں بلال رضؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔[۳]

بَابٌ ۳۱۳۵ اَلْقَلَآئِدُ وَالسِّخَابُ لِلنِّسَآءِ یَعْنِیْ قِلَادَةً مِّنْ طِیْبٍ وَّسُكٍّ۔

باب عورتوں کے لئے زیور کے ہار اور خوشبو اور مُسک کے ہار کی اجازت۔[۴]

۵۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از عدی بن ثابت از سعید بن جبیر)

---

[۱] چھ برس تک ان کے ہاتھ میں رہی ۱۲ منہ [۲] اسے ابن سعد نے وصل کیا، معلوم ہوا عورتیں زیور پہن سکتی ہیں بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی مکروہ جانا ہے ۱۲ منہ [۳] ان کو خیرات کرنے کی ترغیب دی ۱۲ منہ [۴] سک بضمہ سین و تشدید کاف ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی قسم کی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے ۱۲ منہ

[۵] مشیت ایزدی یہی تھی کہ وہ گم ہو جائے چنانچہ وہ گم ہو گئی اگر مشیت ایزدی نہ ہوتی تو کس کی مجال تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی ایک جلیل القدر خلیفہ کے ہاتھوں سے نکل کر ایسی غائب ہو جائے کہ پھر نہ ملے لوگ تو کنوئیں میں ڈھونڈتے رہے ہو سکتا ہے فرشتے اٹھا کر آسمانوں پر لے گئے ہوں واللہ اعلم عبدالرزاق

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف لائے نماز عید کی دو رکعتیں پڑھیں ان سے قبل یا بعد کوئی نفل نہیں پڑھے پھر (نماز و خطبہ کے بعد) آپ عورتوں کے پاس آئے انہیں خیرات کرنے کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور ہار پیش کئے۔

باب ۳۱۳۶ اِسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ

باب ایک ہار مستعار لے کر پہن لینا۔

۵۴۵۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از عبدہ از ہشام بن عروہ از والد ش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے پاس اسماء رضی اللہ عنہا (میری بہن) کا ایک ہار تھا (جو میں نے مستعار لیا تھا) وہ گر گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈھونڈھنے کے لئے کئی اشخاص کو بھیجا نماز کا وقت آگیا نہ ان کا وضو تھا نہ پانی مل سکا۔ آخر انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی۔

ابن نمیر نے بحوالہ ہشام از والد ش از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ ہار اسماء رضی اللہ عنہا سے مانگ کر لیا تھا۔

باب ۳۱۳۷ اَلْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ۔

باب بالی کا بیان[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو (عید کے دن) خیرات کا حکم دیا میں نے دیکھا وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف جھک رہی تھیں (زیور نکال کر دینے کے لئے)

۵۴۵۶ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی از سعید) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعت نماز عید پڑھی ان سے پہلے یا بعد نفل نہیں پڑھے پھر

[1] بالی سے مراد یہاں کان کا زیور ہے بالی ہو یا انٹی یا چاند بالی یا جھمکے یا پتے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا۔

(نماز اور خطبے کے بعد) عورتوں کے پاس تشریف لائے انہیں خیرات کرنے کا حکم دیا تو بعض عورتیں بالیاں اُتار کر پیش کر رہی تھیں۔

باب ۶۳۸ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

باب بچوں کے لئے ہار[1]

۵۴۵۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ أَيْنَ لُكَعُ ثَلَاثًا ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ۔

(از اسحاق بن ابراہیم حنظلی از یحییٰ بن آدم از ورقاء بن عمر از عبیداللہ بن ابی یزید از نافع بن جبیر) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک بازار میں تھا جب آپؐ واپس ہوئے تو میں بھی واپس ہوا آپؐ نے تین بار آواز دی لاڈلا کہاں ہے؟ حسن رضی اللہ عنہ کو بلا لے (ہیں نے بلایا) وہ پاؤں سے چلتے ہوئے آئے ان کے گلے میں ہار پڑا تھا۔ آپؐ نے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی پھیلائے آپؐ نے انہیں چمٹا لیا اور دعا کی یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو شخص اس سے محبت کرے اس سے بھی[2] محبت کر۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا مجھے امام حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی شخص سے محبت نہیں رہی۔

---

[1] جو بچے نابالغ ہوں ان کو نرا ریشمی کپڑا اسی طرح سونے کا زیور پہنا سکتے ہیں اکثر علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے مکروہ لکھا ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ کیا فضیلت ہے اس حدیث میں بشارت ہے محبان امام حسن رضی اللہ عنہ کے لئے کہ وہ محبوب الٰہی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو آخرت میں امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ رکھے آمین۔ اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ایمان کا جزو ہے جو اہل بیت کا دشمن ہے وہ ہم سب اہل سنت والجماعت کا دشمن ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب اہل السنت والجماعت ولی اللہ کامل مانتے ہیں اور تمام سلسلے ولایت انہی تک پہنچتے ہیں لیکن اذان کے ایک حصے کے طور پر ایک خلیفہ کو ولی اللہ کہنا اور تین خلفاء کے ساتھ بغض رکھنا اور سب و شتم کرنا کہاں کی محبت اہل بیت ہے جو لوگ حضرت علی کی تعریف کے ساتھ باقی صحابہ اور خلفائے ثلاثہ سے بغض و عناد رکھیں بلکہ اہانت اور تنقیص کریں ہم ایسی تعریف کے قائل نہیں۔ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرح ازواج مطہرات اور حضور کی دوسری بیٹیاں بھی واجب الاحترام ہیں اہل تشیع یہیں سے گمراہ ہوئے ہیں کہ ازواج مطہرات کو گالیاں دیتے ہیں اور باقی دختران نبی کا انکار کرتے ہیں اور اہل بیت میں صرف حضرت علی حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن و حسین کو گردانتے ہیں یہ صریح گمراہی ہے اللہ ہمیں ایسی گمراہیوں سے محفوظ رکھے آمین عبدالرزاق

باب ۳۱۳۹ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ۔

۵۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ۔

باب مردوں کا عورتوں کی عورتوں کا مردوں جیسی صورت بنا لینا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت کریں اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کریں

غندر کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن مرزوق نے بھی شعبہ سے روایت کیا

باب ۳۱۴۰ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ۔

۵۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا۔

باب عورتوں کی شکل بنانے والے مرد کو گھر سے نکال دینا۔

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت کی، اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنائیں اور آپؐ نے فرمایا ان مخنثوں کو گھروں سے باہر نکال دو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں شخص کو نکلوا دیا[۱]۔ اور حضرت عمرؓ نے فلاں کو نکال دیا

۵۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ

(از مالک بن اسماعیل از زہیر از ہشام بن عروہ از عروہ از زینب بنت ابی سلمہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اس وقت ایک مخنث بھی گھر میں تھا ام سلمہ کے بھائی عبداللہ سے کہنے لگا عبداللہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف فتح کر دیا تو میں غیلان کی بیٹی تجھے دکھاؤں گا (وہ اتنی موٹی ہے کہ) سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار سلوٹیں اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے آٹھ سلوٹیں

[۱] انجشہ حبشی غلام کو جو عورت بنتا تھا ۱۲ منہ

فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَرْبَعُ عُكَنٍ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ۔

نظر آتی ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سے یہ شخص تم عورتوں کے پاس نہ آنے پائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پیٹ پر (موٹاپے کی وجہ سے) چار سلوٹیں ہیں سامنے آتی ہے تو چاروں سلوٹیں نظر آتی ہیں اور جب پیٹھ پھیر کر جاتی ہے تو وہی چار سلوٹیں آٹھ ہو جاتی ہیں یعنی ان کے کنارے دونوں جانب سے نظر آتے ہیں جو پہلو سے جا کر مل گئے ہیں یہ حدیث میں بثمان کا لفظ ہے حالانکہ بثمانیۃ کہنا چاہیے تھا کیونکہ مراد آٹھ اطراف یعنی کنارے ہیں، اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا لفظ مذکر ہے۔ مگر چونکہ اطراف کا لفظ عبارت میں موجود نہیں اس لئے بثمان بھی درست ہوا[1]

بَاب ۳۱۴ قَصِّ الشَّارِبِ وَكَانَ عُمَرُ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ۔

باب موچھوں کا کترانا[2]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنی موچھ کتراتے تھے کہ کہ کھال کی سفیدی نظر آجاتی، اور موچھ اور داڑھی کے درمیان میں (ٹھڈی پر جو بال ہوتے ہیں یعنی عنفقہ) کے بال کتر ڈالتے۔

۵۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ۔

(از مکی بن ابراہیم از حنظلہ از نافع) امام بخاری کہتے ہیں اس حدیث کو ہمارے اصحاب نے مکی سے روایت کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا موچھ کے بال کترنا پیدائشی سنت ہے[3]۔

۵۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ

(از علی از سفیان از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) روایت کیا آپ نے فرمایا پانچ امور فطرت کے مطابق ہیں ختنہ کرنا۔ زیرناف کے بال لینا۔ بغل کے بال اکھیڑنا (یا منڈوانا)

---

[1] کیونکہ جب تمیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر اور تانیث دونوں درست ہیں ۱۲ منہ

[2] اتنا کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہی سنت ہے کہ اور اہل حدیث اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے شافعی کے نزدیک موچھ کے بال بالکل جڑ سے کتر دینا چاہیئے کہ کھال کھل جائے اور یہ بھی بعض صحابہ سے مذکور ہے مگر امام مالک نے کہا جو کوئی موچھ کے بال بالکل نکال ڈالے اس کو سزا دی جائے میں کہتا ہوں موچھ بالکل جڑ سے نکال ڈالنے میں آدمی بدصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے کترنا بہتر ہے اتنا کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے اور یہی مختار ہے ۱۲ منہ

[3] کیونکہ موچھ بڑھانے سے آدمی بدصورت اور مہیب ہو جاتا ہے جیسے ریچھ کی شکل دوسرا کھانا کھاتے وقت تمام موچھ کے بال کھانے میں جاتے ہیں

وَ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

ناخن کترنا اور مونچھ کترنا۔

بَابُ ۳۱۴۲ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب ناخن کترانے کا بیان۔

۵۴۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

(از احمد بن ابی رجاء از اسحاق بن سلیمان از حنظلہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیر ناف کے بال منڈانا، ناخن کترانا اور مونچھ کترانا فطرت کے مطابق کام ہیں۔

۵۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ۔

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سعید ابن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ باتیں فطرت پر مشتمل ہیں، ختنہ، زیر ناف بالوں کی صفائی، مونچھیں کتروانا، ناخن[1] تراشنا بغلوں کے بال صاف کرنا۔

۵۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ۔

(از محمد بن منہال از یزید بن زریع از عمر بن محمد بن زید از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھی بڑھایا کرو مونچھیں کتروایا کرو۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرے کے وقت مٹھی سے زیادہ داڑھی کو کتوا دیا کرتے[2]

بَابُ ۳۱۴۳ إِحْفَاءِ اللِّحٰى۔

باب داڑھی کا چھوڑ دینا۔ (قینچی نہ لگانا)[3]

---

[1] نووی نے کہا ناخون کترانے میں یہ مستحب ہے کہ داہنے ہاتھ کے کلمے کی انگلی سے شروع کرے چھنگلیا تک کترائے اس کے بعد انگوٹھا بائیں ہاتھ میں چھنگلیا سے شروع کرے انگوٹھے تک کترائے اور پاؤں میں داہنے میں چھنگلیا سے انگوٹھے تک پھر بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے چھنگلیا تک میں کہتا ہوں اس کی سند کیا ہے کچھ معلوم نہیں ہوتی البتہ حضرت عائشہ کی حدیث سے داہنی طرف سے شروع کرنے کی سند لے سکتے ہیں اور کلمے کی انگلی سے شروع کرنا اس لیے مستحب ہو سکتا ہے کہ وہ سب انگلیوں سے افضل ہے تشہد میں اسی سے اشارہ کرتے ہیں ابن دقیق العید نے کہا جمعرات کے دن ناخون کاٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے اسی کو اختیار کیا ہے اور داڑھی کا بہت بڑھانا مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ

[3] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے عفوا کثروا وکثرت اموالہم یعنے قرآن میں جو آیا ہے حتی اذا عفوا اس کا معنے

۵۴۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔

(از محمد از عبدہ از عبید اللہ بن عمر از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو خوب کترو اور داڑھیوں کو چھوڑو۔

بَابُ ۱۴۴ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ

باب بڑھاپے کے متعلق روایات۔

۵۴۶۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ اِلَّا قَلِيْلًا۔

(از معلّی بن اسد از وہیب از ایوب) محمد بن سیرین کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا، انہوں نے کہا آپؐ کے بال تو سفید بھی نہیں ہوئے تھے چند ایک بال سفید[1] تھے۔

۵۴۶۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْتَضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِيْ لِحْيَتِهٖ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید) ثابت کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا گیا آیا آپؐ خضاب لگایا کرتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا آپؐ کے بال اتنے سفید نہ ہوئے تھے کہ خضاب استعمال کرتے اگر سفید بال میں گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۵۴۶۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّقَبَضَ اِسْرَائِيْلُ ثَلٰثَ اَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيْهِ شَعَرٌ مِّنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَيْءٌ

(از مالک بن اسماعیل از اسرائیل) عثمان بن عبد اللہ بن موہب کہتے ہیں مجھے میرے گھر والوں نے ایک پیالہ پانی کا دے کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوایا۔

اسرائیل راوی نے تین انگلیاں بند کرلیں[2] یہ پیالی چاندی[3] کی تھی۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال تھے عثمان راوی کہتے ہیں جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور بیماری ہوتی تو

---

[1] انیس یا بیس یا پندرہ یا سترہ یا اٹھارہ بال آپؐ کی داڑھی میں سفید تھے ۱۲ منہ [2] یعنی اتنی چھوٹی پیالی تھی یا تین بار بھجوایا ۱۲ منہ [3] اتنی چھوٹی پیالی چاندی کی اس کا استعمال ام سلمہ جائز رکھتی ہوں گی جیسے اور ایک جماعت علماء نے جائز رکھا ہے بعضوں نے کہا اس پر چاندی کا ملمع تھا یہ ترجمہ جب ہے جب حدیث میں من فضۃ ہو اکثر نسخوں میں من قصۃ ہے تو معنے یہ ہوگا اس پیالی میں بالوں کا ایک گچھا تھا ۱۲ منہ

بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔

وہ اپنا پانی برتن کا ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیتا[1] کرتا عثمان عبدلہ کہتے ہیں میں نے برتن کو جھانک کر دیکھا تو سُرخ سرخ بال دکھائی دئیے۔

۵۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِّنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از سلام) عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال نکالے (مجھے دکھائے) یہ بال خضاب کئے ہوئے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم سے ابو نعیم نے بحوالہ نصیر بن اشعث از عثمان بن عبداللہ بن موہب روایت کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دکھائے وہ سرخ تھے۔

بَابُ ۳۱۴۵ الْخِضَابِ

باب خضاب کا بیان۔

۵۴۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

(از حمیدی از سفیان از زہری از ابوسلمہ و سلیمان بن یسار) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب استعمال نہیں کرتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو[2]۔

بَابُ ۳۱۴۶ الْجَعْدِ

باب گھنگروالے بال۔

۵۴۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ

(از اسماعیل از مالک بن انس از ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھگنے اور آپؐ کا رنگ مبارک چونے کی طرح سفید تھا نہ گندمی (بلکہ سفیدی میں سُرخی ملی ہوئی تھی) آپؐ کے

---

[1] وہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ڈبو دیتیں ۱۲ منہ [2] یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب تھا امام احمد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے لیکن امام مسلم نے انس رضہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا البتہ ابوبکر رضہ اور عمر رضہ خضاب کیا کرتے تھے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سرخ اس لئے معلوم ہوئے کہ آپؐ ان پر زرد خوشبو لگایا کرتے ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کی مخالفت آپؐ کو پسند تھی اور بہتر بھی یہی ہے کہ جب اسلام کی نیشن یعنی قوم علیحدہ ہے تو دوسری نیشن کی ہم کیوں پیروی اور تقلید کریں اس میں ضعف پایا جاتا ہے اور یہ تغیر بہت آسانی کے ساتھ ممکن ہے ۱۲ منہ

الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ۔

بال حبشیوں کی طرح سخت گھنگریالے نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے[1]۔ چالیس برس کے سن مبارک میں اللہ تبارک تعالیٰ نے آپؐ کو پیغمبر بنایا بعدازاں دس برس مکہ مکرمہ میں اور دس برس مدینہ منورہ میں رہے۔ ساٹھویں برس کے ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دنیا سے اٹھا لیا۔ اس وقت آپؐ کے سر اور ڈاڑھی میں پورے بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

۵۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ قَالَ شُعْبَةُ شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

(از مالک بن اسماعیل از اسرائیل از ابواسحاق) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے سرخ جوڑا پہنے کسی کو اتنا خوبصورت نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے بعض ساتھیوں نے مالک بن اسماعیل سے یوں نقل کیا کہ آپؐ کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

ابواسحاق کہتے ہیں میں نے براء رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو کئی بار سنا جب وہ اسے بیان کرتے تو ہنستے۔ ابواسحاق کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی روایت کیا اس میں یہ عبارت ہے آپؐ کے بال کانوں کی لو تک تھے[2]۔

۵۴۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبے کے قریب گیا وہاں میں نے ایک شخص گندمی رنگ والا جیسے اچھے گندمی رنگ کے لوگ ہوتے ہیں، اس کے بال بہت عمدہ ان میں کنگھی کی ہوئی، پانی ان میں سے ٹپک رہا ہے دو آدمیوں پر یا فرمایا دو آدمیوں کے مونڈھوں پر سہارا لگائے ہوئے طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عیسیٰ بن مریم

[1] بلکہ ان میں ایک تھوڑا امراؤ تھا ۱۲ منہ [2] دونوں روایتوں میں یوں جمع کیا ہے کہ جب آپ کنگھی کرتے یا بال نہ کترالتے تو مونڈھوں تک رہتے اور جب کنگھی نہ کرتے یا بال کترا ڈالتے تو کانوں تک رہ جاتے ۱۲ منہ

بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ۔

علیہما الصلوٰۃ والسلام۔ ان کے بعد ایک اور شخص دیکھا سخت گھونگر بال والا۔ داہنی آنکھ کا کانا اس میں پھلے جیسا پھولا ہوا انگور۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ دجال ہے[1]۔

۵۴۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ

(از اسحاق از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

۵۴۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

۵۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضؓ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ۔

(از عمرو بن علی از وہب بن جریر از والدش) قتادہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سر کے) بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا آپؐ کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل گھنگریالے بلکہ درمیانہ قسم کے تھے اور کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔

۵۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ

(از مسلم از جریر از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پُرگوشت تھے، میں نے آپؐ کے بعد پھر کسی کے ہاتھ ایسے (خوبصورت) نہیں دیکھے اور آپؐ کے بال ذرا پیچ دار تھے نہ بالکل گھونگر نہ بالکل سیدھے۔

[1] جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اکثر لوگوں کو گمراہ کرے گا یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے دجال تو خدائی کا دعویٰ کرے گا وہ تو ابھی نہیں نکلا مگر اس کے نائب نکل چکے ہیں جو پیغمبری اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اگر وہ اپنے تئیں مسیح دجال کا مثیل کہتے ہیں تو ہم کو بھی ان سے اختلاف نہیں ہے لیکن اگر حضرت عیسیٰ کا مثیل کہتے ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ تو مُردوں کو اللہ کے حکم سے جلا دیتے تھے یہ تو زندوں کو گمراہ کرکے مار رہے ہیں ۱۲ منہ

۵۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ۔

(از ابو النعمان از جریر بن حازم از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں پُرگوشت تھے، چہرہ نہایت خوبصورت کہ میں نے ویسا حسین نہ پہلے کسی کو دیکھا نہ بعد۔ آپؐ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

۵۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبَهًا لَهُ

(از عمرو بن علی از معاذ بن ہانی از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک یا کوئی اور شخص روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پرگوشت تھے رُخ مبارک نہایت خوبصورت میں نے آپؐ کے بعد پھر اس صورت کا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

ہشام نے بحوالہ معمر از قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہتھیلیاں پرگوشت تھیں اور ابو ہلال بحوالہؔ قتادہ از انس رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور پاؤں پرگوشت تھے آپؐ کے بعد ایسا حسین شخص میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

۵۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي

(از محمد بن مثنی از ابن ابی عدی از ابن عون) مجاہد کہتے ہیں کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا ایک شخص کہنے لگا اس کی آنکھوں کے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا لیکن آپؐ نے یہ فرمایا اگر تم ابراہیمؑ کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے نبی کریمؐ کو دیکھ لو[۲]۔ اور موسیٰؑ تو ایک گندمی گھونگر بال والے شخص ہیں سُرخ اونٹ پر سوار نالہ میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے ہیں گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں انکے اونٹ کی نکیل اس کھجور کی چھال ہے۔

---

[۱] اس کو بیہقی میں وصل کیا ۱۲ منہ　[۲] یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام میری صورت پر تھے۔ ۱۲ منہ

باب ۱۳۱۷ التَّلْبِيدِ۔

۵۴۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رض يَقُولُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا۔

باب بالوں کو گوند سے چپکا کر جما لینا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے جو شخص سر کے بالوں کو گوند سے وہ (حج یا عمرے سے فارغ ہو کر) سر منڈالے[1] اور جیسے احرام میں بالوں کو جا لیتے ہیں اسی طرح (بغیر احرام کی حالت میں) نہ جماؤ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بال جمائے دیکھا۔[2]

۵۴۸۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔

(از حبان بن موسیٰ و احمد بن محمد از عبداللہ بن یونس از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ بالوں کو جما کر (احرام کے وقت) اس طرح لبیک کہہ رہے تھے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ۔

ان الفاظ سے زیادہ نہیں فرماتے تھے۔

۵۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

(از اسماعیل از مالک از نافع از عبداللہ بن عمر) حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے سب نے احرام کھول دیا مگر آپؐ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپؐ نے فرمایا میں نے بالوں کو جما لیا تھا اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا لہٰذا تاوقتیکہ قربانی نہ کر لوں گا احرام نہیں کھول سکتا۔

---

[1] بال کترانا اس کو کافی نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] ابن عمر نے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر کے اپنے والد کا رد کیا کہ انہوں نے تلبید سے منع کیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبید کی حالانکہ حضرت عمر رض کا یہ مطلب تھا کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشابہت کر کے تلبید نہ کرو ۱۲ منہ

باب ۳۱۴۸ الْفَرْقِ

۵۴۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ -

باب مانگ نکالنا۔

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں میں اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے جن باتوں میں کوئی وحی نازل نہ ہوتی۔ اہل کتاب بالوں کو (پیشانی پر لا کر) سامنے لٹکایا کرتے۔ مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشانی پر بالوں کو لٹکانا شروع کیا پھر مانگ نکالنے لگے[1]۔

۵۴۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از ابو الولید و عبد اللہ بن رجاء از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں گویا میں آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت احرام سر کی مانگوں اور اس میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

عبد اللہ بن رجاء نے بجائے مفارق (مانگوں) کے فرق (مانگ) کہا ہے۔

باب ۳۱۴۹ الذَّوَائِبِ

۵۴۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

باب گیسوؤں کا بیان۔

(از علی بن عبد اللہ از فضل بن عنبسہ از ہشیم از ابو بشر) دوسری سند (از قتیبہ از ہشیم از ابو بشر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے پاس رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں اس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے رات کو آپ (تہجد کی) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے میں آپ کی بائیں

---

[1] شائد آپ کو اس بات میں کوئی حکم آگیا ہوگا تو گویا آخری امر آپ کا مانگ نکالنا تھا اور صحابہ سے اس بات میں مختلف روائتیں ہیں کوئی مانگ نکالتا ہے کوئی سامنے پیشانی پر بال لٹکاتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ کرتا۔ نووی نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ دونوں امر جائز ہیں مترجم یہ کہتا ہے یہ جو ہمارے زمانہ میں بعضے جاہلوں نے تشدد اختیار کیا ہے کہ جو شخص سامنے پیشانی پر بال لٹکائے جیسے نصاری کیا کرتے ہیں تو اس پر بڑا عیب لگاتے ہیں اُن کا یہ تشدد بالکل بے محل ہے جب صحابہ سے اس بات میں مختلف روائتیں ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر سدل نصاری کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں تو مانگ نکالنا عرب اور ہند کے مشرکوں کا طریقہ ہے اب آنحضرت ﷺ سے تو دونوں مروی ہیں ایک اوّل ایک بعد مگر آپ نے سدل سے منع نہیں کیا اور صحابہ برابر کرتے ہے۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا فِیْ لَیْلَتِھَا قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ قَالَ فَاَخَذَ بِذُؤَابَتِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ۔

کھڑا ہو گیا، آپؐ نے میرے گیسو پکڑ کر مجھے دائیں طرف کر لیا۔

۵۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بِھٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِیْ اَوْ قَالَ بِرَاْسِیْ۔

(از عمرو بن محمد از ہشیم از ابو بشر) یہی حدیث نقل کی گئی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں "بذوابتی او براسی (یعنی میری چوٹی پکڑ کے یا میرا سر پکڑ کے)

بَابٌ ۱۳۵ اَلْقَزَعِ۔

باب کچھ سر منڈوانا کچھ بال رکھنا[1]۔

۵۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْلَدٌ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ حَفْصٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَاَشَارَ اِلَیْنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ قَالَ اِذَا حَلَقَ الصَّبِیَّ تُرِکَ ھٰھُنَا شَعَرَۃٌ وَّھٰھُنَا وَھٰھُنَا وَاَشَارَ اِلَیْنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ اِلٰی نَاصِیَتِہٖ وَجَانِبَیْ رَاْسِہٖ قِیْلَ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ فَالْجَارِیَۃُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا اَدْرِیْ ھٰکَذَا قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَعَاوَدْتُّہٗ فَقَالَ اَمَّا الْقُصَّۃُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَاْسَ بِھِمَا وَلٰکِنَّ الْقَزَعُ اَنْ یُّتْرَکَ بِنَاصِیَتِہٖ شَعَرٌ وَّلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ غَیْرُہٗ وَکَذٰلِکَ شَقُّ رَاْسِہٖ ھٰذَا وَھٰذَا۔

(از محمد از مخلد از ابن جریج از عبید اللہ بن حفص از عمر بن نافع از نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ قزع سے منع کرتے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں ہم نے عمر بن نافع سے دریافت کیا قزع کسے کہتے ہیں۔ عبید اللہ نے ہم سے اشارہ کیا کہ نافع کہتے تھے جب لڑکے کا سر منڈایا جائے اور ادھر ادھر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔ عبید اللہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی یعنی پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں سر کے دونوں کونوں پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر عبید اللہ سے پوچھا گیا یہی حکم جوان لڑکی اور لڑکے کے لئے بھی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں نافع نے لڑکے کا لفظ کہا۔ عبید اللہ نے کہا میں نے دوبارہ عمر بن نافع سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا لڑکیوں کو کنپٹیوں پر یا گدی پر چوٹی رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ قزع یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سر منڈا دیا جائے۔ اسی طرح سر کے اس جانب یا اس طرف بال چھوڑ دیئے جائیں۔

[1] اس کو عربی قزع کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لئے مکروہ ہے کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں یہود کی مشابہت ہے ۱۲ منہ

۵۴۹۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ۔

(از مسلم بن ابراہیم از عبداللہ بن مثنی بن عبداللہ بن انس بن مالک از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا۔[1]

بَابُ ۳۱۵۱ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

باب عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا۔

۵۴۹۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ

(از احمد بن محمد از عبداللہ از یحییٰ ابن سعید از عبدالرحمٰن بن قاسم از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے کے وقت اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی، اسی طرح (دسویں تاریخ) منا میں طواف الزیارہ کرنے سے قبل۔

بَابُ ۳۱۵۲ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ۔

باب سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا۔

۵۴۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔

(از اسحاق بن نصر از یحییٰ بن آدم از اسرائیل از ابواسحاق از عبدالرحمان بن اسود از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ سے عمدہ خوشبو جو آپ کو میسر ہوتی لگاتی تھی حتیٰ کہ آپ کے سر اور ریش مبارک میں خوشبو کی چمک مجھے محسوس ہوتی تھی۔

بَابُ ۳۱۵۳ الْإِمْتِشَاطِ

باب کنگھی کرنے کا بیان۔

۵۴۹۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

(از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از زہری) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے دلوا کے

[1] قسطلانی نے کہا یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اگر کسی ضرورت مثلاً علاج وغیرہ کیلئے ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح سارے سر منڈانے میں بھی کوئی قباحت نہیں مگر سنت نبوی سر پر بال رکھنا ہے ۱۲ مت

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ۔

سوراخ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا اس وقت آپؐ سرِ مبارک چھُری سے کھُجلا رہے تھے۔ آپؐ نے اس شخص سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تُو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔ اجازت لینے کا حکم تو ہے ہی اس لئے کہ آدمی کی نظر نہ پڑے[1]

بَابٌ ۳۱۵۴ تَرْجِيلُ الْحَائِضِ زَوْجَهَا

باب حائضہ عورت کا اپنے خاوند کو کنگھی کرنا۔

۵۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں بحالت حیض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کنگھی کیا کرتی تھی۔

۵۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہی حدیث مندرجہ بالا روایت کرتی ہیں

بَابٌ ۳۱۵۵ التَّرْجِيلِ

باب بالوں میں کنگھی کرنا۔

۵۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ

(از ابوالولید از شعبہ از اشعث بن سلیم از والدش از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حتی الامکان دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے کنگھی کرنا ہو یا وضو کرنا۔

بَابٌ ۳۱۵۶ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

باب مُشک کے متعلق روایت۔

۵۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابن مسیب)

[1] جب بے اجازت دیکھ لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والا کچھ پھینک کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ تاوان نہ دینا ہوگا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں) ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لئے ہیں مگر روزہ خاص میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بے شک روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔

بَاب ۱۵۷ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيْبِ

باب خوشبو لگانا مستحب ہے۔

۵۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ۔

(از موسیٰ از وہیب از ہشام از عثمان بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت میں آپ کو عمدہ سے عمدہ خوشبو جو میسر ہوتی لگایا کرتی۔

بَاب ۱۵۸ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ الطِّيْبَ

باب خوشبو لینے سے انکار کرنا منع ہے۔

۵۴۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔

(از ابونعیم از عزرہ بن ثابت انصاری از ثمامہ بن عبداللہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو لینے سے انکار نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔

بَاب ۱۵۹ الذَّرِيْرَةِ

باب ذریرہ خوشبو کا بیان۔

۵۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقٰسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ

امام بخاری کو شک ہے کہ ان سے براہِ راست عثمان ابن ہیثم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے بحوالہ عثمان بن ہیثم بیان کیا، عثمان بن ہیثم از ابن جریج از عمر بن عبداللہ بن عروہ از عروہ بن زبیر و قاسم بن محمد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں

لے روزہ ایسا عمل ہے کہ آدمی اس میں خالص خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شہوت رانی سے باز رہتا ہے ورنہ دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لئے اس کا ثواب بڑا ہوا ۱۲ منہ

الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ۔

میں احرام کھولتے اور احرام باندھتے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ کی خوشبو لگاتی۔

بَابُ ۳۱۶۰ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

باب خوبصورتی پیدا کرنے کیلئے دانت کشادہ کرانیوالی عورتوں کا ذکر

۵۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَالِيْ لَآ اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

(از عثمان از جریر از منصور از ابراہیم از علقمہ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو جسم کو گودیں یا گدوائیں یا چہرے کے روئیں صاف کریں یا حسن پیدا کرنے کے لئے دانت کشادہ کرائیں اللہ کی دی ہوئی شکل کو تبدیل کریں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل خود قرآن میں موجود ہے "مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ الآیۃ" یعنی جو کچھ تمہیں رسول عنایت کریں وہ لے لو جس سے روکیں اس سے باز آجاؤ۔[1]

بَابُ ۳۱۶۱ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ

باب اپنے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑنا

۵۵۰۲۔ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيٰنَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ اَيْنَ عُلَمَآءُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَآءِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَآؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از حمید بن عبدالرحمان ابن عوف) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے جس سال حج کیا (مدینہ منورہ) منبر پر خطبے کے وقت اپنے سپاہی سے بالوں کا گچھا لیا اور دکھاتے ہوئے کہا آج تمہارے علماء کہاں ہیں؟[2] میں نے تو اس طرح کے بالوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود منع فرماتے سنا ہے آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل تو اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ ان کی عورتوں نے یہ کام (جوڑ لگانا) شروع کر دیا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ نے بحوالہ یونس بن محمد از فلیح از زید بن اسلم از عطاء بن یسار از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بالوں میں جوڑ لگانے یا لگوانے والی، جسم گودنے یا گدوانے والی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں

[1] اللہ تعالیٰ نے فرمایا ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا اور فرمایا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب عظیم اس حدیث سے ان مردودوں کا رد ہوا جو قرآن کی طرح حدیث کو واجب العمل نہیں جانتے ۱۲ منہ [2] تم کو ایسی بری باتوں سے منع نہیں کرتے ۱۲ منہ

۵۵۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

(از آدم از شعبہ از عمرو بن مرہ از حسن بن مسلم بن یناق از صفیہ بنت شیبہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوگئی اور سب بال جھڑ گئے اس کے عزیزوں نے اس کے بالوں میں بال جوڑنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔
شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بحوالہ ابان ابن صالح از حسن بن مسلم از صفیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔[1]

۵۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

(از احمد بن مقدام از فضیل بن سلیمان از منصور بن عبدالرحمٰن از صفیہ بنت شیبہ) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا وہ بیمار ہوگئی اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کا خاوند مجھے تنگ کرتا ہے کیا اس کے بالوں میں بال جوڑ دئے جائیں؟ یہ سن کر آپؐ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی دونوں کو برا کہا۔

۵۵۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

(از آدم از شعبہ از ہشام بن عروہ از زوجہ اش فاطمہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔

۵۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از عبیداللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] اس کو محاملی نے اپنی امالی میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ۔

اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے اور گدوانے والی سب پر لعنت کی ہے۔
نافع کہتے ہیں گدنے کبھی مسوڑے پر بھی گودا جاتا ہے۔

۵۵۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعٰوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ اٰخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَّفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ۔

(از آدم از شعبہ از عمرو بن مرہ) سعید بن مسیب کہتے ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ جب آخری بار مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہوں نے (منبر نبوی پر) ہمیں خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا نکالا کہنے لگا میرا تو خیال تھا کہ یہ کام سوائے یہودیوں کے اور کوئی نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو زور یعنی جھوٹی قرار دیا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے۔

بَاب ۳۱۶۲ اَلْمُتَنَمِّصَاتِ

باب چہرے پر سے روئیں نکالنے والی عورتیں

۵۵۰۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَتْ اُمُّ يَعْقُوْبَ مَا هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَّعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُّهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

(از اسحاق بن ابراہیم از جریر از منصور از ابراہیم) علقمہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جسم گودنے والی، چہرے کے (یا ابرو کے) بال نکالنے والی اور حسن بڑھانے کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اللہ کی بنائی ہوئی صورت میں تغیر کرنے والی سب عورتوں پر لعنت کی ہے۔ یہ سن کر ام یعقوب بولی کیوں ان عورتوں پر لعنت کرتے ہو انہوں نے کہا میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔ اور اللہ کی کتاب میں بھی (ایسی عورتوں پر) لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا میں نے دو جلدوں میں سارا قرآن پڑھ ڈالا اس میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک تو نے یہ آیت بھی تو پڑھی ہے جو کچھ تمہیں رسول عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو"۔

بَاب ۳۱۶۳ اَلْمَوْصُوْلَةِ۔

باب بال جڑوانے والی عورت۔

۵۵۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

(از محمد از عبدہ از عبید اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کا جوڑ لگانے اور لگوانے والی گودنے اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

۵۵۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّهٗ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ قَالَتْ سَاَلَتْ اِمْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ۔

(از حمیدی از سفیان از ہشام از فاطمہ بنت منذر) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی کو چیچک نکلی تو اس کے بال اتر گئے اور میں اس کا نکاح کر چکی ہوں کیا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں؟ آپ نے فرمایا اللہ نے تو جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔

۵۵۱۱- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرُ ابْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ يَعْنِيْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از یوسف بن موسیٰ از فضل بن دکین از صخر بن جویریہ از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گودنے والی عورت اور گدانے والی اور جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی سب پر لعنت کی[1]

۵۵۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِيْ

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از سفیان از منصور از ابراہیم از علقمہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گدانے والیوں، چہرے کے بال نکالنے والیوں، اور خوبصورتی بڑھانے کے لئے دانتوں کو کشادہ کرانے والیوں غرض تخلیق الٰہی میں تغیر کرنے والی تمام عورتوں پر لعنت کی ہے

[1] ابوذر کی روایت میں یوں ہے اللہ نے لعنت کی ان چاروں پر پھر اخیر میں یوں ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان میں ان پر لعنت کی یا اللہ تعالیٰ کی لعنت کی وجہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان پر لعنت کی ۱۲ منہ

لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کیا میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی. حالانکہ قرآن میں اس بات کی دلیل موجود ہے[1]

بَابٌ ۳۱۶۴ اَلْوَاشِمَةِ۔

باب گودنے والی عورت کا بیان

۵۵۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَّنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ۔

(از یحییٰ از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا برحق ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا۔

۵۵۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ اُمِّ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ۔

(از ابن بشار از ابن مہدی) سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان بن عابس سے منصور کی وہ حدیث جو انہوں نے بحوالہ ابراہیم از علقمہ از عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کی (یہ حدیث گذشتہ باب میں گذر چکی ہے) تو انہوں نے کہا میں نے ام یعقوب سے بھی منصور کی طرح یہ حدیث سنی ہے۔

۵۵۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَاٰكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهٖ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ) عون بن ابی جحیفہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد (وھب بن عبداللہ سوائی) کو دیکھا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت (یعنی پچھنے لگانے والی کی اجرت) سے منع فرمایا، اسی طرح کتے کی قیمت سے بھی منع کیا نیز آپ نے سود کھانے اور کھلانے والے گودنے والی اور گدوانے والی کے کام سے ممانعت فرمائی۔

بَابٌ ۳۱۶۵ اَلْمُسْتَوْشِمَةِ۔

باب گدانے والی عورت

۵۵۱۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

(از زہیر بن حرب از جریر از عمارہ از ابوزرعہ) حضرت ابوہریرہ

---

[1] یعنی وہی آیت ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ۱۲ منہ [2] جو لوگ نظر لگنے کو غلط جانتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اثر رکھے ہیں مسمریزم صرف نظر کے اثر سے ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے فرمایا وہی حق ہے اب جس قدر فلسفے کی ترقی ہوتی جاتی ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو تیرہ سو برس پہلے فرمایا گیا تھا وہ برحق ہے دیکھو اگلے حکیم یہ سمجھتے تھے کہ تارے آسمان پر گڑے ہوئے ہیں اور قرآن کی اس آیت کی کل فی فلک یسبحون تاویل کرتے تھے اب معلوم ہوا کہ ہوا میں نر درخت کا مادہ اڑ کر مادہ درخت میں جاتا ہے گویا ہوائیں مادہ درختوں کو حاملہ بناتی ہیں لواقح کے معنی یہی ہیں حاملہ کرنے والیاں قرآن میں شراب قلیل کثیر سب حرام کر دیا گیا ہے اس کو رجس فرمایا اگلے حکیم کہتے تھے تھوڑے شراب کو کیوں حرام کیا اس سے نشہ نہیں ہوتا بلکہ قوت ہوتی ہے اب یہ بات غلط نکلی کیونکہ تھوڑا شراب پیتے ہی آدمی کو اپنے اوپر قدرت نہیں رہتی وہ زیادہ پی لیتا ہے اور اپنے تئیں خراب کرتا ہے قرآن میں چار بیبیوں تک کی اور ضرورت کے وقت طلاق دینے کی اجازت ہوئی اب تمام ملک کے عقلا تسلیم کرتے جاتے ہیں کہ قرآن میں جو حکم دیا گیا وہی قرین مصلحت ہے اور چاہتے ہیں کہ اپنی اپنی قوموں میں اسی کو رواج دیں

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ قَالَ مَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جو گودنا گودتی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر خدا کی قسم دے کر دریافت کیا کیا تم میں سے کسی نے گودنے کے متعلق حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے کھڑے ہوکر عرض کیا میں نے سُنا ہے۔ اُنہوں نے پوچھا کیا سنا ہے؟ میں نے کہا میں نے یہ سُنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عورتو نہ گودنا گودو اور نہ گداؤ۔

۵۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

(از مسدد از یحیٰی بن سعید از عبید اللہ از نافع) ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں جوڑ لگانے والی لگوانے والی گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر لعنت کی۔

۵۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔

(از محمد بن مثنٰی از عبدالرحمان از سفیان از منصور از ابراہیم از علقمہ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے گودنے والی، گدانے والی، چہرے کے بال نکالنے والی، حُسن کو دوبالا کرنے کے لئے دانت کشادہ کرانے والی عورتوں غرض خدا کی پیدا کردہ ہیئت کو تبدیل کرنے والی تمام عورتوں پر لعنت کی ہے کیا وجہ ہے کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ کے رسولؐ نے لعنت کی اور اس بات کا ثبوت قرآن میں ہے۔

بَابُ ۳۱۶۶ التَّصَاوِيرِ

باب تصویریں

۵۵۱۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

(از آدم از ابن ابی ذئب از زہری از عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ از ابن عباس) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے[1] اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کُتا ہو یا تصویر ہو[2]۔

لیث بن سعد کہتے ہیں[3] مجھ سے یونس بن سعید نے بحوالہ

[1] جو محبت سے مسلمانوں کے پاس آتے جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا فرشتوں سے مراد جبرائیل اور میکائیل ہیں مگر اس صورت میں یہ امر خاص ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سُنا پھر مندرجہ بالا حدیث بیان کی۔

بَاب ۳۱۶۷ عَذَابِ الْمُصَوِّرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب تصویریں بنانے والوں پر قیامت کے دن عذاب

۵۵۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَاٰى فِيْ صُفَّتِهٖ تَمَاثِيْلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

(از حمیدی از سفیان از اعمش) مسلم کہتے ہیں ہیں سیار بن عُفیر کے گھر میں مسروق بن احدع کے ساتھ تھا انہوں نے گھر کے سائبان میں چند تصویریں دیکھیں تو کہنے لگے میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کے پاس قیامت کے دن تصویریں بنانے والے کو سخت ترین عذاب ہو گا۔

۵۵۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبید اللہ از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ان تصویروں کو بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو تخلیق کی ہے اس میں روح ڈالو۔

بَاب ۳۱۶۸ نَقْضِ الصُّوَرِ

باب تصویروں کو توڑ دینا یا پھاڑ دینا۔

۵۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از عمران بن حطّان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ایسی کوئی چیز جس میں صلیب کی تصویر ہوتی توڑ دیتے

ل شاید مُراد وہ مورتیں ہیں جو پوجنے کیلئے بنائی جائیں ایسی مورتیں بنانے والے تو کافر ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اگر پوجنے کے لئے نہ بنائے تب بھی جاندار کی مورت بنانا کبیرہ گناہ ہے اس پر سخت عذاب ہونا ممکن ہے نووی نے کہا جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے خواہ کپڑے یا بچھونے یا روپیہ یا اشرفی یا دیوار یا برتن وغیرہ پر بنائے البتہ بے جان چیز کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے جیسے مکان یا درخت یا پہاڑ یا قلعہ وغیرہ کی میں کہتا ہوں نووی کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ جاندار کی مورت ہر طرح کی بنانا حرام ہے مجسم ہو یا عکسی یا نقشی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن بعضوں نے عکسی اور نقشی تصویر بنانا ناجائز رکھا ہے بشرطیکہ پرستش کے لئے نہ بنائی جائے اور اس زمانہ میں یہ بلا ایسی عام ہوگئی ہے کہ شاذ و نادر ہی خدا کے بندے اس سے بچے ہوئے ہیں اور نصاریٰ کی

لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ

بغیر نہ چھوڑتے[1]

۵۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ

(از موسیٰ از عبدالواحد از عمارہ) ابو زرعہ کہتے ہیں میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کے کسی مکان میں گیا انہوں نے مکان کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا جو تصویریں بنا رہا تھا تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے ظالم زیادہ کون ہے جو میری طرح پیدا کرنا چاہے اگر وہ کر سکتا ہے تو ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنا کر دکھائے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر پانی کا برتن منگوایا اور بغلوں تک اپنے ہاتھ دھوئے (یعنی وضو میں)۔

ابوزرعہ مزید کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا آپؐ نے آنحضرت سے یہ سنا ہے (کہ بغلوں تک ہاتھ وضو میں دھونا بہتر ہے) انہوں نے کہا جہاں تک زیور پہنایا جا سکتا ہے میں نے وہاں تک دھویا۔[2]

بَاب ۳۱۶۹ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

باب جو تصویریں پاؤں تلے روندی جائیں

(تو ایسی تصویریں رہنے میں کوئی قباحت نہیں)

۵۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ

(از علی بن عبداللہ از سفیان) عبدالرحمان بن قاسم جن سے بہتر (علم و تقویٰ کے لحاظ سے) ان کے زمانے میں مدینہ میں کوئی دوسرا شخص نہ تھا کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے مکان کے

[1] حالانکہ صلیب جاندار چیز نہیں ہے مگر نصاریٰ کمبخت خصوصاً رومن کیتھولک صلیب کی پرستش کرتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں پاتے توڑ ڈالتے اللہ کے سوا جو چیز پوجی جائے اس کا یہی حکم ہے کہ اس کو توڑ پھوڑ کر برابر کر دینا چاہیے تاکہ دنیا میں شرک نہ پھیلے اب اختلاف ہے اس میں کہ بزرگوں اور اولیاء کی قبروں کی پرستش لوگ کرنے لگے ہیں تو انہیں توڑ ڈالا جائے یا نہیں صحیح مذہب یہی ہے کہ توڑ ڈالی جائیں اور ان کا نشان بالکل مٹا دیا جائے تاکہ لوگ شرک میں مبتلا نہ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا تھا کہ جو بلند قبر دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں حضرت علی نے اپنے زمانے میں ابوالہیاج اسدی کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ امام ابن قیم رح نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی قبور واجب التعظیم ہیں توڑنے میں ان کی اہانت ہے

[2] ابوہریرہ رضؓ نے گویا اس حدیث سے یہ استنباط کیا جس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے اٹھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضاء زیادہ دھوئے جائیں گے وہیں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استنباط کیا یحلون فیہا اساور من ذہب ۱۲ منہ

بِقِرَامٍ لِّي عَلٰى سَهْوَةٍ لِّي فِيْهَا تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَقَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ

سائبان پر ایک پردہ ڈالا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں آنحضرتؐ نے دیکھا تو اسے اُتار پھینکا اور فرمایا سخت ترین عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی طرح خود بھی پیدا کرنے یا بنانے کی کوشش کرتے ہیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے (پھاڑ کر) اس کپڑے کے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔

۵۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَّعَلَّقْتُ دُرْنُوْكًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْزِعَهٗ فَنَزَعْتُهٗ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

(از مسدد از عبداللہ بن داؤد از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس ہوئے، میں نے (گھر میں) ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپؐ نے فرمایا اسے اُتار ڈال چنانچہ میں نے اُتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل بھی کر لیتے تھے[۱]

بَابٌ ۱۳۷ مَنْ كَرِهَ الْقُعُوْدَ عَلَى الصُّوْرَةِ۔

باب وہ شخص جو تصویردار کپڑے پر بیٹھنا مکروہ سمجھتا ہے[۲]

۵۵۲۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ

(از حجاج بن منہال از جویریہ از نافع از ابوالقاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے تصویردار گدا خریدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو رہے اندر تشریف نہ لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

---

[۱] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ہم ان پر بیٹھا کرتے مسلم کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے ۱۲ منہ [۲] یہ ظاہر باب کی حدیث اگلی حدیث کے مخالف ہے اور ممکن ہے کہ اگلی حدیث میں جب حضرت عائشہ رضؓ نے اس کو پھاڑ کر اس کا گدہ بنا ڈالا تو تصویریں بھی پھٹ گئی ہوں سالم نہ رہی ہوں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھتے ہوں آپؐ نے انکار نہ فرمایا ہو ۱۲ منہ [۳] بظاہر آخری جملے کا پہلی گفتگو سے ربط نہیں لیکن جس شخص سے حضرت عائشہ رضؓ نے گفتگو کی اس کے سوالات کے جواب کے طور پر آخری جملہ بھی ضرور ہو گا مثلاً اگر یہ سوال ہوا کہ آیا ایک برتن میں میاں بیوی غسل کر سکتے ہیں؟ تو اس کا یہی جواب ہے جو اُم المؤمنین نے دیا۔ اگر یہ سوال اس شخص نے نہ بھی کیا ہو پھر بھی اس جملے کا ماقبل کی عبارت سے ربط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بناوٹ تصنع کے خلاف تھے تصویروں والا کپڑا پھاڑ دیتے تھے سادگی یہاں تک تھی کہ گھر کے ایک ہی برتن سے کام چلا لیتے تھے یہ نہیں کہ شوہر کا الگ برتن ہو بیوی کا الگ ہو یا غسل الگ الگ برتن سے کریں یا عورت کو مجسم ناپاک اور چھوت سمجھ کر غسل کے لیے علیحدہ کر دیں۔ اصل میں ام المؤمنین کا منصب یہ ہے کہ آپ پوری امت کی ہادیہ و مرشدہ و معلمہ ہیں نہ صرف یہ کہ ماں ہیں بلکہ ایسی ماں ہیں جس پر ہماری مائیں قربان جائیں آپ جس قسم کے ذہن اور جس قسم کے لوگ دیکھتی ہیں ان کی اصلاح کیلئے مناسب ارشاد فرماتی ہیں بعض دفعہ راوی نے جتنی باتیں سنی ہوتی ہیں ان میں سے وہ جملے جن کا تعلق مسائل سے ہوتا ہے وہ بیان کر دیتا ہے اور باقی جملے ترک کر دیتا ہے اس صورت میں وہ عبارت بے ربط معلوم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ راوی ایک مروی عنہ کے کئی مواقع کی گفتگو ایک حدیث میں بیان کرتا ہے، جو بے ربط معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ

فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوْرَةُ۔

میں اس تقصیر سے بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ گدّا کیسا ہے میں نے کہا میں نے آپؐ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے اسے مول لیا ہے آپؐ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ تصویریں بنائی ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو بنایا ان میں جان بھی ڈالو۔ نیز فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں تصویریں ہوتی ہیں۔

۵۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ قَالَ إِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوْرَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيْبِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از قتیبہ از لیث از بکیر از بُسر بن سعید از زید بن خالد) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

بُسر کہتے ہیں (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے دیکھا تو ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہے جس پر تصویر بنی ہے ہم نے عبید اللہ بن اسود سے کہا جو اُم المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پروردہ تھے کیا زید بن خالد نے اوّل دن ہمیں تصویروں کے متعلق حدیث نہ بیان کی تھی؟ (پھر خود ہی تصویردار پردہ لٹکا دیا ہے کیا وجہ) عبید اللہ نے کہا کیا تم نے زید سے نہیں سُنا تھا "البتہ جو تصویر کپڑے میں نقش ہو (وہ جائز ہے)"[1]

عبد اللہ بن وہب بحوالہ عمرو بن حارث از بکیر از بسر از زید از ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۱۳۷۱ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي التَّصَاوِيْرِ۔

باب جہاں تصویریں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

[1] نووی نے کہا احادیث میں جمع کرنا ضروری ہے اس لئے اس حدیث میں جس میں الا رقماً فی ثوب ہے یہ معنی کریں گے کہ کپڑے کی وہ نقشی تصویریں جائز ہیں جو غیر ذی روح کی ہوں جیسے درخت وغیرہ کی میں کہتا ہوں یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ غیر ذی روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے خواہ کپڑے یا کاغذ میں منقوش ہو یا مجسم ہو پھر خاص نقشی کا استثنار اس کا کوئی معنی نہ ہوگا ابن عربی نے کہا مجسم تصویر ذی روح کی تو بالاتفاق حرام ہے اور نقشی تصویر میں (اسی طرح عکسی میں) چار قول ہیں ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے دوسرے مطلقاً منع ہے تیسرے اگر سالم تصویر ہو تو منع ہے اگر گردن تک کی ہو یا اتنے بدن کی جس سے وہ ذی روح جی نہیں سکتا تو جائز ہے ورنہ نہیں چوتھے یہ کہ اگر فرش یا تکیہ پر ہو جس میں اس کی اہانت ہوتی ہے تو جائز ہے اگر معلق ہو تو جائز نہیں لیکن لڑکیاں جو گڑیاں بنا کر کھیلتی ہیں وہ بالاتفاق درست ہیں ۱۲ منہ

۵۵۲۸ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلٰوتِي -

(از عمران بن میسرہ از عبدالوارث از عبدالعزیز بن صہیب)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو اسی رُخ نماز پڑھ رہے تھے) فرمایا یہ پردہ نکال ڈال اس کی تصویریں نماز میں میرے سامنے آتی ہیں

بَابٌ ۳۱۷۲ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ -

باب فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۵۵۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَّلَا كَلْبٌ -

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر ابن محمد از سالم)
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام نے (ایک وقت پر) آنے کا وعدہ کیا لیکن تاخیر کردی (وقت مقررہ پر نہ پہنچے) آپ کو یہ (وعدہ خلافی) شاق گذری۔ آپ باہر تشریف لائے تو جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے ان سے شکایت کی (وقت پر کیوں نہیں آئے) انہوں نے کہا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں آیا کرتے جس میں تصویر یا کتا ہو[1]

بَابٌ ۳۱۷۳ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

باب جس گھر میں تصویر ہو اس میں داخل نہ ہونا[2]

۵۵۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از نافع از قاسم بن محمد)
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں بنی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھر میں دیکھ کر دروازے پر کھڑے رہے (اندر

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے جب وقت گذر گیا اور جبرائیل نہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہوسکتا نہ اس کے فرشتوں کا پھر جو دیکھا تو چارپائی کے تلے ایک کتے کا پلا پڑا تھا آپ نے فرمایا عائشہ رض یہ پلا کب آگیا انہوں نے کہا خدا کی قسم مجھ کو خبر نہیں آخر اس کو وہاں سے نکالا ۱۲ منہ [2] بظاہر یہ اس حدیث کے خلاف ہے جو اوپر گذری کہ حضرت عائشہ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا تھا اس میں مورتیں تھیں آنحضرت ادھر نماز پڑھ رہے تھے اور تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ شائد وہ پردہ بے جان چیزوں کی مورتوں کا ہو اور باب کی حدیث اس سے متعلق ہے جو جاندار کی مورتیں ہوں گی ۱۲ منہ

فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتْ اِشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ۔

تشریف نہ لائے) میں نے آپؐ کے چہرے پر تلخی کے آثار دیکھ کر پہچان گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی خطاء سے بارگاہ الہٰی میں توبہ کرتی ہوں میری کیا خطا ہے؟ (آپؐ اندر تشریف نہیں لائے) آپؐ نے فرمایا یہ گدا تونے کیسا بچھایا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے تو اس لئے خریدا ہے کہ آپؐ اس پر بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں۔ آپؐ نے فرمایا ان تصویروں کو جن لوگوں نے بنایا ہے انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا تم نے جو تصویریں بنائی ہیں ان میں روح بھی ڈالو[1]۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے۔

بَابٌ ۳۱۷۴ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

باب تصویر بنانے والے پر لعنت کرنا۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرٰى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبٰو وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔

(از محمد بن مثنیٰ از غندر از شعبہ از عون بن ابی جحیفہ) ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ نے پچھنے لگانے والا ایک غلام خریدا تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اُجرت، کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے گودنا گودنے والی اور گدانے والی عورت اور تصویر بنانے والے پر لعنت کرتے ہیں[2]۔

بَابٌ ۳۱۷۵ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

باب جس نے تصویر بنائی قیامت کے دن اس میں روح ڈالنے کا حکم ہوگا اور وہ روح نہ ڈال سکے گا۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ

(از عیاش بن ولید از عبدالاعلیٰ از سعید از نضر بن انس بن مالک) قتادہ کہتے ہیں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا لوگ ان سے مسائل پوچھ رہے تھے وہ جواب دے رہے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انہوں نے نہیں کیا یہاں تک

[1] یہ ان سے نہ ہو سکے گا لہٰذا ان کو عذاب ہوتا رہے گا ۱۲ منہ [2] وہب نے اس غلام کے ہتھیاروں کو جن سے پچھنی لگاتا تھا توڑ ڈالا ۱۲ منہ

وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

کہ ایک شخص نے دریافت کیا[1] اس وقت انہوں نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں (جاندار) کی تصویر بنائے گا اسے قیامت کے دن کہا جائے گا اس میں روح بھی ڈال لیکن وہ روح نہ ڈال سکے گا[2]

بَابُ ۳۱۶ الْاِرْتِدَافِ عَلَى الدَّآبَّةِ۔

باب سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھ جانا۔

۵۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَآءَهٗ۔

(از قتیبہ از ابوصفوان از یونس بن یزید از ابن شہاب از عروہ) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کا کمبل پڑا ہوا تھا آپؐ نے اُسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے اسی گدھے پر بٹھا لیا[3]

بَابُ ۳۱۷ الثَّلٰثَةِ عَلَى الدَّآبَّةِ

باب تین آدمیوں کا ایک جانور پر سواری کرنا۔

۵۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اِسْتَقْبَلَهٗ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ

(از مسدد از یزید بن زریع از خالد از عکرمہ) ابن عباس رضؓ کہتے ہیں جب (فتح مکہ کے موقع پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو عبدالمطلب کی اولاد نے آپؐ کا استقبال کیا (یہ تمام بچے تھے) آپؐ نے ایک کو اپنے سامنے اور ایک کو پیچھے بٹھا لیا[4]

---

[1] میں تصویر بنایا کرتا ہوں تصویر کا کیا حکم ہے ۱۲ منہ [2] یعنی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا کافر کے باب میں یا اس کے باب میں جو جاندار کی مورت بنانا حلال جانتا ہو یہ حدیث مشکل نہیں ہے مگر جو شخص مسلمان ہو اور جاندار کی مورت بنانا حرام جانتا ہو پر شامت نفس سے بنائے اس کے باب میں مشکل ہوگی تو یہ تاویل ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا یعنی کافر کی طرح اس کو بھی ایک مدت مدید تک یہی عذاب ہوتا رہے گا گو مومن گناہگار ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہے گا بعضوں نے کہا حدیث میں وہ مصور مراد ہے جو بت پرستی کے لئے تراشے ایسا مصور تو کافر ہی ہوگا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے مگر کتاب اللباس سے اس کی مناسبت مشکل ہے اسی طرح اس کے بعد کی حدیثوں کی بعضوں نے کہا آدمی جب سواری پر بیٹھے تو گویا سواری کا لباس ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [4] اس وقت آپؐ اونٹ پر سوار تھے جس حدیث میں تین آدمیوں کا ایک سواری پر چڑھنا منع آیا ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا محمول ہے اس حالت پر جب جانور ناتواں ہو نووی نے کہا جانور طاقت دار ہو تو اکثر علماء کے نزدیک تین آدمیوں کا اس پر سوار ہونا درست ہے ۱۲ منہ

باب ۳۱۷۸ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّآبَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّآبَّةِ اَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّآبَّةِ اِلَّآ اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ۔

باب جانور کا مالک کسی کو اپنے آگے بٹھا لے

(تو جائز ہے) بعض کہتے ہیں جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ اگر دوسرے کو بیٹھنے کی اجازت دے تو یہ جائز ہے[1]

۵۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَآ اَيُّوْبُ ذُكِرَ الشَّرُّ الثَّلٰثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهٗ اَوْ قُثَمَ خَلْفَهٗ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَيُّهُمْ شَرٌّ اَوْ اَيُّهُمْ خَيْرٌ۔

(از محمد بن بشار از عبدالوہاب از ایوب) عکرمہ کے سامنے کسی نے یہ کہہ دیا کہ تین آدمی جو ایک جانور پر سوار ہوں تو ان میں کونسا بہت بُرا ہے؟ اُنہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکے میں) تشریف لائے، آپؐ نے قثم کو سامنے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھا لیا تھا یا یوں کہا کہ قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھا لیا تھا اب ان میں کون بُرا تھا کون اچھا تھا (یعنی تینوں اچھے تھے لہٰذا یہ سوال ہی لغو ہے)

باب ۳۱۷۹ اِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ۔

باب ایک مرد کو دوسرے مرد کے پیچھے بٹھانا

۵۵۳۶۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَآ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍؓ قَالَ بَيْنَآ اَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗٓ اِلَّآ اٰخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖٓ

(از ہدبہ بن خالد از ہمام از قتادہ از انس بن مالک) معاذ بن جبل کہتے ہیں ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی جانور پر بیٹھا ہوا تھا میرے اور آپؐ کے درمیان پالان کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی، آپؐ نے فرمایا معاذ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک۔ پھر تھوڑی دیر چلتے رہے بعد ازاں فرمایا معاذ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک آپؐ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ (خالص) اسی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی چیز

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

کو شریک نہ کریں پھر تھوڑی دیر چلتے رہے بعد ازاں فرمایا معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا لبیک رسول اللہ وسعدیک۔ آپؐ نے فرمایا تجھے معلوم ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے، جب بندے اس کا حکم بجا لائیں[1]؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

باب ۱۳۱۸۰ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ۔

باب عورت کو مرد کے پیچھے بٹھانا۔

۵۵۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔

(از حسن بن محمد بن صباح از یحییٰ بن عباد از شعبہ از یحییٰ بن ابی اسحاق) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ خیبر سے واپس ہو رہے تھے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ آپؐ کے پیچھے سوار تھیں اتنے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑی میری زبان سے نکلا عورت، عورت اور اپنی سواری سے اتر پڑا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو تمہاری ماں ہیں (اس کا ذکر ادب سے کرو) پھر میں نے پالان مضبوط باندھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جب مدینہ کے نزدیک پہنچے یا مدینہ دکھائی دیا تو آپؐ نے فرمایا آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ (ہم لوٹنے والے ہیں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں اس کی عبادت کرنے والے ہیں اپنے ربّ کی حمد کرنے والے ہیں)

باب ۱۳۱۸۱ الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى۔

باب چت لیٹنا اور ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا۔

[1] یعنے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں کہ اللہ پر کوئی چیز واجب ہے جیسے کمبخت معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ پر مطیع کو ثواب دینا اور گناہ گار کو سزا دینا واجب ہے ارے مردودو اس پر واجب کرنے والا کون ہے کس کی مجال ہے جو اس سے کچھ پوچھ بھی سکے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعا میں بحق محمدؐ وآل محمدؐ یا بحق اولیا و انبیاء فلاں کہنا درست ہے گو حق کا معنی یہاں وجوب کا نہیں ہے ۱۲ منہ

۵۵۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عباد بن تمیم) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں (چت) لیٹے دیکھا آپؐ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَدَبِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

کتاب اخلاق کے بیان میں

بَابُ ۳۱۸۲ اَلْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ۔

باب احسان اور صلہ رحمی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنیکا حکم دیا)

۵۵۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِيْ۔

(از ابوالولید از شعبہ از ولید بن عیزار) ابوعمرو شیبانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہمیں اس گھر والے نے بتایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون ہے آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

ابن مسعود کہتے ہیں آپؐ نے اتنی ہی باتیں بتائیں اگر میں مزید دریافت کرتا تو آپؐ اور بھی فرماتے

بَابُ ۳۱۸۳ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ۔

باب اچھے برتاؤ کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟

۵۵۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ از ابوزرعہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت

أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا یا رسول اللہ سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا۔ عرض کیا پھر کس کا؟ فرمایا تیری ماں کا۔ عرض کیا پھر کس کا؟ فرمایا تیری ماں کا۔ عرض کیا پھر کس کا؟ فرمایا تیرے باپ کا[1]۔ ابن شبرمہ اور یحیی بن ایوب نے بھی بحوالہ ابوزرعہ یہی حدیث روایت کی ہے۔

بَاب ۳۱۸۴ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْوَالِدَيْنِ۔

باب بغیر اجازتِ والدین جہاد نہ کرنا چاہیئے[2]

۵۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

(از مسدد از یحیی از سفیان و شعبہ از حبیب) دوسری سند (از محمد بن کثیر از سفیان از حبیب از ابو العباس) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا جہاد کرنے کا ارادہ ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تو اُن کی خدمت کر یہی جہاد ہے۔

بَاب ۳۱۸۵ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ۔

باب اپنے ماں باپ کو گالی نہ دینی چاہیئے۔

۵۵۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از والدش از حمید ابن عبدالرحمان) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

[1] ماں کو باپ سے تین درجے بڑھ کر رکھا ہے کیونکہ ماں بچہ پر بہت معیبت اٹھاتی ہے نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے پھر پیدا ہونے کے بعد ایک مدت تک دودھ پلاتی ہے پیشاب وغیرہ سے ہر وقت صاف رکھتی ہے جب بڑا ہو جاتا ہے تو تب باپ تعلیم و تربیت کرتا ہے اور اگر ماں تعلیم یافتہ ہوئی تو بچے کی تربیت اور تعلیم بھی ماں سے شروع ہو جاتی ہے اور ایسے ہی بچے لائق نکلتے ہیں جن کی مائیں صاحب علم ہوتی ہیں ورنہ جاہل مائیں بچے کو ضعیف اور ناتواں کر دیتی ہیں اس کے قوائے دماغیہ اور بدنیہ سب خراب کر دیتی ہیں اس لئے جو قوم اپنی بھلائی اور ترقی چاہتی ہو اس کو سب سے پہلے تعلیم نسواں کا اہتمام کرنا چاہیے ۱۲ منہ [2] مراد وہی جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا مگر اس کے ماں باپ کی خدمت اس کے سوا کون کرے گا، اویس قرنی جو خیر التابعین تھے اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل نہ کر سکے، لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے مثلاً کافر مسلمانوں کے ملک میں گھس آئیں اس وقت اجازت ضروری نہیں ہے ۱۲ منہ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے ماں باپ کو کیسے کوئی گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دےگا[۱]۔ اسی طرح ایک شخص دوسرے کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔

باب ۳۱۸۶ اِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ۔

باب جو شخص اپنے والدین سے اچھا سلوک کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۵۵۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ

(از سعید بن ابی مریم از اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ تین شخص کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں بارش ہونے لگی وہ تینوں ایک غار کے اندر چلے گئے یکایک پہاڑ سے ایک چٹان گری اور غار کا منہ بند ہوگیا اب وہ تینوں آپس میں کہنے لگے نیک اعمال جو خالص اللہ کے لئے کئے گئے ہوں ان کا واسطہ دے کر دعا مانگیں شائد اللہ یہ مشکل آسان کرے (ہمیں نجات دلائے[۲]) پھر ایک شخص ان تینوں میں سے یوں کہنے لگا کہ یا اللہ تو جانتا ہے میرے ماں باپ دونوں ضعیف تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے میں ان کی پرورش کے لئے جانوروں کو چرایا کرتا جب شام کو گھر آتا تو دودھ دوھتا اور

۱؎ تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ اس کا سبب یہی پڑا ۱۲ منہ ۲؎ اعمال صالح سے توسل اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے ثابت ہے اب زندہ نیک بندوں کا توسل کرنا یہ بھی حضرت عمر کی حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پیغمبر کا وسیلہ کیا کرتے تھے اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں اس قسم کا توسل تو بالاتفاق جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اور انبیاء یا اولیا کا جن کی وفات ہوگئی وسیلہ کرنا جائز ہے یا نہیں ابن تیمیہ اور ابن قیم اور ان کے اتباع اس کے عدم جواز کی طرف گئے ہیں اور اسی حضرت عمرؓ کے اثر سے دلیل لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر توسل بالاموات جائز ہوتا تو حضرت عمرؓ حضرت عباس رضؓ کا کیوں وسیلہ کرتے بلکہ آنحضرتؐ ہی کا کرتے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کہا کہ پیغمبر علیہ السلام کا وسیلہ اب ہم نہیں لے سکتے اور حضرت عباس کا وسیلہ لینے کی یہ ضرورت داعی ہوئی کہ ان سے دعا کرانا چاہتے تھے جیسے آنحضرتؐ سے دعا کرایا کرتے تھے جزری نے حصن حصین کی شروع میں لکھا ہے وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بانبیائہ والصالحین من عبادہ اور بعضے اس کے جواز کی طرف گئے ہیں وہ کہتے ہیں جب اصل توسل جائز ہوا تو وہ اموات اور احیاء سب کو شامل ہوگا احیا کی تخصیص پر کوئی دلیل شرعی نہیں ہے اس کے سوا انبیاء تو اپنی قبور میں احیاء ہیں جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ

فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَأَنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ يَوْمًا فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ فَقَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ

پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو ایک دن ایسا ہوا جانور دور کہیں گھاس چرنے چلے گئے اور مجھے دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آیا جب گھر پہنچا دیکھا تو میرے والدین سو گئے میں نے حسب عادت دودھ دوھا اور صبح تک دودھ لئے ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوا کہ انہیں نیند سے جگاؤں نہ میں نے پسند کیا کہ پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اگرچہ رات بھر بچے میرے قدموں کے پاس بیٹھے چلاتے رہے صبح تک یہی حال رہا یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس میں اتنی کشادگی کر دے کہ آسمان تو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا سوراخ کر دیا کہ وہ اس میں سے دیکھنے لگے۔ دوسرے شخص نے دعا کی اے اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اسے بہت چاہتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر فریفتہ ہوتا ہے آخر میں نے اس سے اس کے جسم کی خواہش کی، اس نے کہا سو اشرفیاں لا تو میں قبول کروں گی، میں نے محنت مزدوری کر کے سو اشرفیاں جمع کیں اور اس کے پاس گیا جب میں بحالت جماع بیٹھا وہ کہنے لگی خدا کے بندے اللہ سے ڈر اور اس مُہر کو مت کھول میں یہ سن کر اُٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے تیری رضا کے لئے رک گیا تھا تو اس پتھر کو اور زیادہ کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ ہٹا دیا۔

اب تیسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا تھا اور ایک فرق مزدوری کا طے ہوا تھا جب وہ اپنا کام کر چکا تو کہنے لگا میری مزدوری دلواؤ میں اس کا حق دینے لگا تو اس نے نفرت کر کے نہ لیا اور چلا گیا میں نے وہ غلہ کاشت کر دیا اور برابر

ـــــــــــــــ

۱؎ مگر ابھی باہر آنے کے موافق روزن نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ ۲؎ اس میں دو باتیں ہیں یا تو یہ کہ ادب کے خلاف تھا کہ ماں باپ سے پہلے بچے پئیں یا یہ کہ معلوم نہیں ماں باپ کتنا دودھ پئیں گے کتنا باقی بچے گا اس لئے بچوں کو بعد میں دیتا تھا آخری وجہ معقول ہے ورنہ اگر یہ یقین ہو کہ دودھ بہت زیادہ ہے اور ماں باپ سو رہے ہیں تو بچوں پر شفقت بھی عین فطرت ہے اور انہیں پہلے پلانے میں حرج نہیں یہ یقین ہو کہ ماں باپ کے لئے بہت (کافی) موجود رہے گا۔ بہرحال کوئی توجیہ ہو اس شخص کا اخلاص قابل داد ہے عبد الرزاق

حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَاَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ اِنِّي لَا اَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

اس میں زراعت کرتا رہا حتی کہ میں نے اس کے نفع میں سے گائے بیل اور ان کا چرواہا خریدا پھر (ایک عرصے کے بعد) وہ مزدور آیا کہنے لگا اللہ سے ڈرو مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے میں نے کہا یہ سب گائے بیل اور ان کا چرواہا لے لے یہ سب تیرا حق ہے وہ کہنے لگا اللہ سے ڈر مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا وہ گائے بیل اور انکا چرواہا لے کر آخر وہ سب لیکر چلدیا۔ یا اللہ اگر تو جانتا ہے میں نے یہ کام خالص تیری رضا کیلئے کیا تھا تو جتنا سوراخ باقی ضرورت ہے وہ بھی وا کردے اللہ نے انکے لئے راستہ کھول دیا۔

بَاب ۳۱۸۷ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ۔

باب والدین کی نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۵۵۴۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْاُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔

(از سعد بن حفص از شیبان از منصور از مسیب از وراد) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی کرنا حرام کردیا ہے اور جو چیزیں (عام استعمال کی) دی جاتی ہیں انہیں روکنا اور خود لے لینا بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، بے فائدہ باتیں کرنا، کثرت سے مانگنا اور مال ضائع کرنا۔

۵۵۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ

(از اسحاق از خالد واسطی از جریری از عبد الرحمان بن ابی بکرہ) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا بتائیے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا[1]، والدین کی نافرمانی کرنا یہ فرماتے ہوئے آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے اب تکیہ چھوڑ کر بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا خبردار جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ برابر یہی فرماتے رہے میں سمجھا شائد اب

---

[1] اس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو شرک فی الالوہیت یعنی اللہ کے سوا کوئی دوسرا بھی خدا سمجھنا جیسے بعضے مجوس کہتے ہیں یا چین کے بعضے مشرک دوسرے اللہ کی صفات میں کسی کو شریک کرنا گو اس کو خداداد سمجھیں مثلاً اللہ کی طرح کسی بزرگ یا ولی یا پیر یا پیغمبر کے لئے علم محیط یا قدرت تامہ بطور استقلال ثابت کرنا تیسرے شرک فی العبادہ یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کا پوجا کرنا اس کی نذر نیاز منت ماننا اس کے نام کا روزہ رکھنا مصیبت کے وقت اس کو پکارنا اس کو مشکل کشا یا حاجت روا سمجھنا ان سب صورتوں میں آدمی مشرک ہوکر اسلام سے نکل جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے اسی اعتقاد پر مرے تو ابدالاباد دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ

وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ۔

خاموش ہی نہ ہوں گے۔

۵۵۴۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهٗ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ۔

(از محمد بن ولید از محمد بن جعفر از شعبہ از عبید اللہ بن ابی بکر) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا یا آپ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا وہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا ناحق قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا پھر کہنے لگے کیا میں تم سے بڑے سے بڑا گناہ بیان کروں؟ وہ یہ ہیں جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا۔

شعبہ راوی کہتے ہیں میرا گمان غالب یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی دینا فرمایا[1]

بَابُ ۳۱۸۸ صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

باب اگر باپ مشرک ہو تب بھی اس سے بہتر سلوک کرنا

۵۵۴۷ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَتَتْنِيْ اُمِّيْ رَاغِبَةً فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ۔

(از حمیدی از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میری ماں جو ابھی مسلمان نہ ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (مدینے میں) آئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں!

ابن عیینہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت انہی کے متعلق نازل کی "اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے معاملے میں لڑائی نہیں کرتے[2]

بَابُ ۳۱۸۹ صِلَةِ الْمَرْاَةِ اُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

باب شوہر والی مسلمان عورت کا اپنی کافر ماں سے حسن سلوک کرنا۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ

لیث بن سعد بحوالہ ہشام از عروہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا "میری

[1] اس حدیث میں گو والد کا ذکر نہیں ہے مگر والد کو والدہ پر قیاس کیا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوراوپر والی حدیث کچہریوں، عدالتوں میں ضرور پڑھنی چاہیے بلکہ ہر دفتر میں اس کے کتبے لٹکائے جائیں۔ عبدالرزاق

قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

ماں جبکہ وہ مشرک تھی ان دنوں میں (مدینے میں آئی) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان صلح تھی میری والدہ کا والد بھی اس کے ساتھ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری ماں آئی ہے وہ مسلمان بھی نہیں ہے کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اپنی ماں سے صلہ رحمی کر (خواہ وہ مسلمان نہ ہو)

۵۵۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ۔

(از یحییٰ از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے انہیں بلا بھیجا (پھر پورا واقعہ بیان کیا) ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے (بادشاہ روم کے سوالات کے جواب میں) کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے خیرات دینے زنا سے بچنے اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں[1]

بَاب ۳۱۹ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ

باب مشرک بھائی سے حسن سلوک کرنا۔

۵۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جوڑا بکتے دیکھ کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ ضرور لیجیے اور جمعہ کے دن نیز وفود سے ملاقات کے وقت پہن لیا کیجیے۔ آپ نے فرمایا اسے تو وہ پہنے جسے (آخرت میں) یہ نصیب نہ ہوگا۔ اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی قسم کے کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ جوڑا کیسے پہن سکتا ہوں آپ تو پہلے ایسا فرما چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے پہننے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ اسے یا تو بیچ ڈالو یا کسی اور کو پہنا دو (جو یہ پہن سکتا ہو) آخر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک (مشرک) بھائی کی جانب بھیج دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔

[1] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں ناطے والوں سے سلوک کرنے کا ذکر ہے اس میں ماں بھی آگئی ہو امنہ

بَاب ۳۱۹۱ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

۵۵۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَّاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهٗ مَالَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَّالَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَاَنَّهٗ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔

باب صلہ رحمی کی فضیلت ۔

(از ابوالولید از شعبہ از ابن عثمان از موسیٰ بن طلحہ) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے بہشت میں داخل کرنے کا ذریعہ ہو۔

دوسری سند (از عبدالرحمان از بہز از شعبہ از ابن عثمان بن عبداللہ بن موہب و والدش عثمان از موسیٰ بن طلحہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے بہشت میں لے جائے یہ سن کر لوگ کہنے لگے اس شخص کو کیا ہوگیا ہے، کیا ہوگیا ہے[1]؟ آپؐ نے فرمایا کیوں ہوکیا گیا ہے اسے ضرورت ہے (اس لئے بیچارہ پوچھتا ہے) پھر آپؐ نے فرمایا تو اللہ کی عبادت کیا کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر نماز ادا کیا کر، زکوٰۃ دیا کر اور صلہ رحمی کیا کر[2]۔ اب نکیل چھوڑ دے راوی کہتا ہے شاید اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے ۔

بَاب ۳۱۹۲ اِثْمِ الْقَاطِعِ

۵۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

باب قطع رحم کرنے والے کو گناہ ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از محمد بن جبیر) بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے قطع رحم کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا ۔

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر جا رہے تھے اس مرد نے آپؐ کے اونٹ کی نکیل تھام لی سواری روک لی اور آپؐ سے یہ سوال کیا صحابہ نے اس لئے تعجب کیا کہ ان کے نزدیک یہ سوال ایسا ضروری نہ تھا اس لئے کہ دین کے جتنے فرائض اور اعمال ہیں وہ سب بہشت میں جانے کے موجب ہیں ۱۲ منہ [2] شاید اس وقت تک روزہ فرض نہ ہوا ہوگا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۱۹۳ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ لِصِلَةِ الرَّحِمِ۔

باب صلہ رحم کی وجہ سے کشائش رزق۔

۵۵۵۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَاَنْ يُنْسَاَ لَهُ فِي اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن معن از والدش از سعید بن ابی سعید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جس شخص کو کشائش رزق اور درازی عمر کی خواہش ہو تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہیئے[1]

۵۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَاَ لَهُ فِي اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی کشادہ ہو جائے اور اس کی عمر دراز ہو وہ شخص صلہ رحمی کرے۔

بَابٌ ۳۱۹۴ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللّٰهُ۔

باب صلہ رحمی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ملاپ رکھتا ہے (اس پر رحم کرتا ہے)

۵۵۵۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ

(از بشر بن محمد از عبداللہ از معاویہ بن ابی مزرد از عم سعید بن یسار) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خلقت پیدا کر کے جب فارغ ہوئے تو ناطہ نے عرض کیا مجھ سے محبت کرنے والے کا مقام وہ شخص حاصل کر سکتا ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ چاہتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ جو شخص تجھ سے جوڑے (صلہ رحمی کرے) اس سے میں بھی جوڑوں گا جو تجھ سے توڑے (قطع رحم کرے) میں بھی اس سے قطع کروں گا۔ ناطہ نے عرض کیا میں اس پر راضی ہوں اللہ نے فرمایا یہ مرتبہ تجھے

---

[1] صلہ رحم سے عمر زیادہ ہونا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں یوں ہی لکھا ہے اگر یہ صلہ رحم کرے گا تب اس کی اتنی عمر ہوگی اگر نہ کرے گا تو اتنی ہوگی بہرحال جو عمر اس کی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی ۱۲ منہ

لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ۔

بخشش کر دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی تصدیق میں (سورہ محمد کی) یہ آیت پڑھو تم سے یہ بعید نہیں اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرو گے اور ناطے (رشتے) توڑ ڈالو گے۔"

۵۵۵۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان از عبداللہ بن دینار از ابو صالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم (ناطہ) رحمٰن (اللہ) سے جڑا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا جو تجھ سے جوڑے گا میں بھی اس سے جوڑوں گا اور جو شخص تجھ سے توڑے گا (قطع رحم کریگا) میں بھی اس سے قطع تعلق کروں گا۔

۵۵۵۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُعٰوِيَةُ ابْنُ أَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهٗ۔

(از سعید بن ابی مریم از سلیمان بن بلال از معاویہ بن ابی مزرد از یزید بن رومان از عروہ) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم (ناطہ رشتہ) اللہ تعالیٰ سے جڑا ہوا ہے جو اس سے جوڑے گا (صلہ رحمی کریگا) میں بھی اس سے ملاپ کروں گا جو اس سے قطع تعلق کرے گا میں بھی اس سے قطع تعلق کروں گا۔

بَابٌ ۳۱۹۵ يَبُلُّ الرَّحِمُ بِبِلَالِهَا۔

باب اگر ناطہ رشتہ رکھا جائے (اس کی رعایت کی جائے) تو دوسرا بھی تر رکھے گا[1]۔

۵۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ إِنَّ اٰلَ أَبِيْ قَالَ عَمْرٌو فِيْ كِتَابِ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوْا بِأَوْلِيَائِيْ إِنَّمَا وَلِيِّيَ

(از عمرو بن عباس از محمد بن جعفر از شعبہ از اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم) عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے آہستگی نہیں بلکہ علانیہ یہ فرماتے سنا "فلاں کی اولاد (باوجودیکہ ان سے بھی رشتہ ہے) میرے عزیز نہیں میرا ولی (دوست) تو اللہ ہے اور میرے عزیز وہی ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیز گار ہیں" عمرو بن عباس رض کہتے ہیں محمد بن جعفر کی کتاب میں لفظ آل ابی کے بعد سفید جگہ خالی تھی (تحریر نہ تھی معلوم

[1] مطلب یہ کہ ناطہ پروری دونوں طرف سے ہونا چاہیے اگر وہ ناطہ کا خیال رکھیں گے تو میں بھی اس کا خیال رکھوں گا ۱۲ منہ

اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا يَعْنِيْ اَصِلُهَا بِصِلَتِهَا۔

نہیں کہ آل ابی سے کون مراد ہے)

عنبسہ بن عبدالواحد بحوالہ بیان بن بشر از قیس یہ عبارت اضافہ کرتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا البتہ ان سے ناطہ رشتہ ہے اگر وہ تر رکھیں گے تو میں بھی تر رکھوں گا یعنی وہ ناطہ رشتہ جوڑیں گے تو میں بھی جوڑوں گا[1]

بَابُ ۳۱۹۶ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ۔

باب صلہ رحمی سے مراد یہ نہیں کہ نیکی کے بدلے نیکی کرے (بلکہ برائی کرنے والے سے بھی نیکی کرے)

۵۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَّفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْاَعْمَشُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَّفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش وحسن بن عمرو و فطر از مجاہد از عبداللہ بن عمرو) اس اسناد کے راوی سفیان نے کہا کہ اعمش نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا (بلکہ اس حدیث کو عبداللہ بن عمرو کا قول ظاہر کیا) البتہ حسن اور فطر دونوں نے مرفوع کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناطہ جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ ناطہ جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے اس کا کوئی رشتہ دار قطع رحم کرے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

بَابُ ۳۱۹۷ مَنْ وَّصَلَ رَحِمَهٗ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ۔

باب بحالت کفر و شرک جو شخص صلہ رحمی کرے پھر مسلمان ہو جائے

۵۵۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّعَتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جو نیک کام مثلاً صلہ رحمی غلام آزاد کرنا خیرات دینا زمانہ جاہلیت میں کئے تھے کیا ان کا ثواب (اب مسلمان ہونے کے بعد) مجھے ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا تیرے اسلام لانے سے تیری سابقہ نیکیاں بھی قائم رہیں[2]

---

[1] بعض نسخوں میں یہ عبارت زیادہ ہے قال ابو عبداللہ ببلاہا کذا وقع و ببلالہا اجود و اصح و ببلاہا لا اعرف لہ وجہا یعنی امام بخاری نے کہا بعض روایتوں میں بجائے ببلالہا کے ببلاھا ہے لیکن ببلالہا زیادہ صحیح ہے اور ببلاہا کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا ۱۲ منہ [2] کیونکہ اسلام نیکیوں کا تلف کرنے والا نہیں ہے معلوم ہوا کہ کافر جب مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا ۱۲ منہ

هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّثُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّثُ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ۔

بعض راویوں نے ابوالیمان سے بجائے اَتَحَنَّثُ کے اَتَخَلَّف روایت کیا ہے اور معمر، صالح اور ابن مسافر نے بھی اَتَخَلَّف روایت کیا ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اَلتَّحَنُّثُ تحنث سے نکلا ہے اس کا معنی نیکی کرنا ہے۔ ہشام نے بھی اپنے والد عروہ سے ان راویوں کی متابعت کی ہے[1]

باب ۳۱۹۸ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا۔

باب دوسرے کے بچوں کو کھیلنے سے نہ روکنا انہیں بوسہ دینا اور پیار کرنا[2]

۵۵۶۰۔ **حَدَّثَنَا** حِبَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي أَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا۔

(از حبان از عبداللہ از خالد بن سعید از والدش) ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی اس وقت زرد رنگ کی قمیص میرے جسم پر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ نے مجھے نے مجھے دیکھ کر فرمایا سَنَہ سَنَہ (واہ واہ) یہ حبشی زبان کا لفظ ہے ام خالد کہتی ہیں (میں کم سن بچی تو تھی ہی) میں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پُشت مُبارک پر مہرِ نبوت سے کھیلنے لگی، میرے والد نے مجھے جھڑکا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھیلنے دے بعدازاں آپؐ نے مجھے تین بار یہ دُعا دی "یہ کپڑا تمہارے جسم پر پُرانا ہوکر پھٹے" (یعنی تیری عمر دراز ہو)

راوی عبداللہ کہتے ہیں وہ کرتہ تبرک کے طور پر رکھا ہے یہاں تک کہ کالا پڑ گیا۔

باب ۳۱۹۹ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

باب بچے پر شفقت کرنا، اسے بوسہ دینا اور گلے لگانا۔ ثابت بحوالہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے

---

[1] یعنی زہری وغیرہ کی ۱۲ منہ [2] باب کی حدیث میں بوسہ کا ذکر نہیں ہے مگر شاید دوسری روایتوں کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا یا مزاح پر بوسہ کو قیاس کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ۔

حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا، سونگھا (یہ حدیث کتاب الجنائز میں موصولاً روایت ہوئی ہے)

۵۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از مہدی از ابن ابی یعقوب) ابن ابی نُعم کہتے ہیں میں اس موقع پر موجود تھا جب ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اگر کوئی بحالت احرام مچھر کو مار ڈالے، انہوں نے کہا تو کہاں کا رہنے والا ہے؟ اس نے کہا عراق کا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اس شخص کو دیکھو مجھ سے پوچھتا ہے اگر کوئی مچھر کو مار ڈالے، ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے (امام حسین علیہ السلام) کو تو شہید کر دیا (اور مچھر کے خون کے متعلق سوال کر رہے ہیں!) حالانکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے آپؐ فرماتے تھے "حسن اور حسین علیہما السلام دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

۵۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبداللہ بن ابی بکر از عروہ بن زبیر) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لئے کچھ مانگنے کے غرض سے میرے پاس آئی مگر اس وقت میرے پاس دانہ خرما کے سوا اور کچھ نہ تھا میں نے اسے دے دیا اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور اپنی دو بیٹیوں کو دے دئے پھر اٹھ کر چلی گئی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپؐ سے اس کے متعلق عرض کیا آپؐ نے فرمایا جو شخص ان بیٹیوں کے معاملے میں آزمایا جائے اور ان سے حسن سلوک کرے تو قیامت کے دن دوزخ سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔

۵۵۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ

(از ابوالولید از لیث از سعید مقبری از عمرو بن سلیم) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپؐ کے کندھے پر (آپؐ کی نواسی) امامہ بنت

لے شفقت سے پالے ۱۲ منہ

خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا۔

زینب تھیں اس حالت میں آپؐ نے نماز ادا کی جب رکوع کرتے تو امامہ کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب سجدے سے (فارغ ہو کر) کھڑے ہوتے تو انہیں اپنے کندھے پر بٹھا لیتے۔

۵۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابو سلمہ بن عبد الرحمان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اس وقت آپؐ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی رضؓ بیٹھے ہوئے تھے، اقرع کہنے لگے یا رسول اللہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ناپسندیدگی سے) انہیں دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم نہ کرے اس پر (خدا کی طرف سے بھی) رحم نہ ہوگا

۵۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ إِذْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک اعرابی[1] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ لوگ بچوں کو پیار کرتے ہیں ہم تو انہیں پیار نہیں کرتے آپؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

۵۵۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا بِسَقْيٍ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

(از ابن ابی مریم از ابو غسان از زید بن اسلم از والد خود) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ان میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ بہہ رہا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اسے قیدیوں میں ملا اس نے فوراً اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں جھونک سکتی ہے؟ ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اسے

[1] اقرع بن حابس یا قیس بن حازم یا عیینہ بن حصن ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰٓى اَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔

قدرت ہوگی وہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالے گی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے[1]۔

بَابٌ ۳۲۰ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ۔

باب اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۵۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ فِي مِائَةِ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ جُزْءًا وَّاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ۔

(از حکم بن نافع از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کر دئیے ہیں ان میں سے اپنے پاس ننانوے حصے محفوظ رکھ لئے ہیں اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا ہے اس ایک حصے کی وجہ سے مخلوق الٰہی ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ گھوڑی اپنے بچے کو اپنا سُم نہیں لگنے دیتی اٹھا لیتی ہے کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔

بَابٌ ۳۲۱ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَهٗ۔

باب اولاد کو اس نیت سے قتل کر دینا کہ انہیں اپنے ساتھ کھلانا نہ پڑے۔

۵۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ

(از محمد بن کثیر از سفیان از منصور از ابو وائل از عمرو بن شرحبیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دریافت کیا سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو برابر یعنی شریک کرنا[2] حالانکہ اللہ نے ہی تجھے پیدا کیا ہے میں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو

---

[1] یا اللہ ہم گناہ گار اسی حدیث کے بھروسے پر جیتے ہیں ہم کو تیرے رحم و کرم سے بڑی بڑی اُمیدیں ہیں یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر کافر اور مشرک بھی تو اللہ کے بندے ہیں اللہ ان کو دوزخ میں کیسے ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں نہیں ڈالیں گے جیسے بچے کو ورم ہو جائے تو ماں اس کو زخم لگاتی ہے اس کا خون نکالتی ہے ۱۲ منہ [2] وہی سب کو کھلاتا پلاتا مارتا جلاتا ہے پھر اللہ کے برابر کسی کو کرنا معاذ اللہ بڑی نمک حرامی اور شورہ پشتی ہے ۱۲ منہ

قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ۔

اس ڈر سے مار ڈالنا کہ اس کا کفیل بننا پڑے گا، میں نے دوبارہ عرض کیا پھر کون سا گناہ؟ آپؐ نے فرمایا ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا[1] اس کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) اس کی تصدیق میں آیت نازل کی" والذین لا یدعون مع اللہ الٰہاً آخر الآیۃ

بَاب ۳۲۰۲ وَضْعِ الصَّبِیِّ فِی الْحِجْرِ۔

باب لڑکے کو گود میں بٹھانا

۵۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِیًّا فِیْ حِجْرِهٖ یُحَنِّکُهٗ فَبَالَ عَلَیْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ۔

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ بن سعید از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک[2] بچے کو اپنی گود میں بٹھایا کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اس نے گود ہی میں پیشاب کر دیا، آپؐ نے پانی منگا کر اسے بہا دیا۔

بَاب ۳۲۰۳ وَضْعِ الصَّبِیِّ عَلَی الْفَخِذِ۔

باب بچے کو ران پر بٹھانا۔

۵۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا تَمِیْمَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ یُحَدِّثُهٗ اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُنِیْ فَیُقْعِدُنِیْ عَلٰی فَخِذِهٖ وَیُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلٰی فَخِذِهِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَضُمُّهُمَا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا وَعَنْ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ قَالَ التَّیْمِیُّ فَوَقَعَ فِیْ قَلْبِیْ مِنْهُ شَیْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهٖ کَذَا وَکَذَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ

(از عبد اللہ بن محمد از عارم از معتمر بن سلیمان از والدش از ابو تمیمہ از ابو عثمان نہدی) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ران پر بٹھا لیتے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر پھر دونوں کو گلے لگا لیتے اور دعا کرتے یا اللہ ان دونوں پر رحم کر میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔

علی بن مدینی بحوالہ یحییٰ از سلیمان از ابو عثمان نہدی روایت کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی نے کہا جب ابو تمیمہ نے بحوالہ ابو عثمان نہدی یہ حدیث مجھ سے بیان کی تو میرے دل میں شک واقع ہوا کہ میں نے ابو عثمان سے بہت سے حدیثیں سنی ہیں مگر یہ حدیثیں کیوں نہیں سنی؟ پھر میں نے اپنی کتاب احادیث دیکھی تو اس میں حدیث ابو عثمان سے لکھی ہوئی مل گئی (تو میرا

[1] گو زنا مطلق حرام ہے مگر ہمسایہ کی جورو سے بہت سخت گناہ ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا امام حسین رضی اللہ عنہ کو حاکم نے بھی یہی روایت کیا ۱۲ منہ

مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيهَا سَمِعْتُ۔

شک دور ہو گیا)

بَابٌ ۳۲۰۴ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ۔

باب صحبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔

۵۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا۔

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آیا حالانکہ میرے نکاح سے تین سال پہلے ان کا انتقال ہو چکا تھا، اس رشک کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کا ذکر خیر کیا کرتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دیجیے کہ ان کے لئے جنت میں موتیوں کا محل تعمیر کیا گیا ہے آنحضرت جب کبھی بکری ذبح کرتے تو اس میں سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو حصہ بھیجتے

بَابٌ ۳۲۰۵ فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا۔

باب یتیموں کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۵۵۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از عبدالعزیز بن ابی حازم از والدش) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے سبابہ اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا[1]

بَابٌ ۳۲۰۶ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ۔

باب بیوگان کی خدمت کرنے والا۔

[1] یتیموں اور بیواؤں کی پرورش اور ان کی خبر گیری بڑی عبادت ہے جہاد کے برابر اس میں ثواب ہے لازم ہے کہ ہر ہر بستی میں مسلمان بیواؤں اور یتیموں کے لئے ایک ایک یتیم خانہ بنوائیں اور ساری بستی کے مسلمان مل کر اس میں تھوڑا چندہ حسب استطاعت دیا کریں جو مسلمان مفلس مر جائے اس کی بیوہ یا یتیم اولاد کو کوئی ذریعہ پرورش اور معاش نہ ہو اس کی پرورش کریں اس کے ساتھ یتیم خانہ میں ایک واعظ اور ایک مدرس بھی مقرر کریں واعظ زبانی وعظ و نصیحت سے اور مدرس دین کی کتابیں پڑھا کر ان بیواؤں اور یتیموں کو عقائد اور احکام شرعیہ کی تعلیم کرے اس سے بڑھ کر کوئی عبادت اور ثواب کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ

۵۵۷۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ یَرْفَعُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ کَالَّذِیْ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از مالک) صفوان بن سلیم (تابعی ہیں وہ مرسلاً) بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین اور بیوگان کی خدمت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے یا اس شخص کے برابر ہے جو ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں قیام کرتا ہے۔

۵۵۷۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ مَوْلٰی ابْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

(از اسماعیل از مالک از ثور بن زید دیلی از ابوالغیث مولی بن مطیع) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابٌ ۳۲۰۷ السَّاعِیْ عَلَی الْمِسْکِیْنِ

باب مسکین کی خدمت کرنے والا۔

۵۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ یَشُكُّ الْقَعْنَبِیُّ کَالْقَآئِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّآئِمِ لَا یُفْطِرُ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ثور بن زید از ابوالغیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوگان اور مسکین کی خدمت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے مانند ہے۔ قعنبی کو اس میں شک ہے امام مالک نے (اس حدیث میں) یہ بھی کہا تھا اس شخص کے برابر ہے جو (نماز میں) کھڑا رہتا ہے، تھکتا ہی نہیں اور اس شخص کے برابر ہے جو ہمیشہ رات کو عبادت میں قیام اور کسی دن کو بغیر روزہ نہیں رہتا

بَابٌ ۳۲۰۸ رَحْمَۃِ النَّاسِ وَالْبَھَآئِمِ۔

باب انسانوں اور جانوروں سب پر رحم کرنا۔

۵۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَۃٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَہٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً فَظَنَّ اَنَّا اشْتَقْنَا اَھْلَنَا وَسَاَلَنَا

(از مسدد از اسماعیل از ایوب از ابوقلابہ) ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جب (اپنے وطن سے مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس وقت ہم نوجوان تقریباً ہم عمر تھے ہم نے بیس دن آپؐ کے پاس قیام کیا پھر آپؐ کو خیال آیا کہ ہمیں اپنے عزیزوں کے پاس واپس جانے کا شوق پیدا ہو رہا ہے چنانچہ آپؐ نے

عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

ہم سے دریافت کیا تم اپنے اعزا (میں کن کن کو اپنے وطن میں) چھوڑ کر آئے ہو؟ ہم نے بیان کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت نرم دل اور رحمدل تھے آپؐ نے فرمایا بس اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ وہاں اپنے ہم وطن لوگوں کو تعلیم دو، انہیں (زائض دین بجالانے کا) حکم دو اور جس طرح تم نے مجھے دیکھا اس طرح نماز پڑھتے رہو۔ جب نماز کا وقت آیا کرے تو تم میں سے ایک شخص اذان دیا کرے اور بڑی عمر والا امامت کیا کرے [1]

۵۵۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

(از اسماعیل از مالک از سمی مولی ابوبکر از ابوصالح سمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اسے سخت پیاس لگی پھر ایک کنواں ملا تو وہ اس میں اترا پانی پیا جب باہر نکلا تو دیکھا ایک کتا پیاس سے (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے سوچا اس کتے کو بھی پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہوگی جیسے مجھ پر گذر چکی ہے آخر وہ پھر کنوئیں میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں اسے تھام کر اوپر چڑھا کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی اسے بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں جانوروں پر بھی رحم کرنے سے ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہر جگر دار کی خدمت پر ثواب ملے گا [2]

۵۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز میں کھڑے ہوئے ہم بھی ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی حالت نماز میں کہنے لگا اے اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور کسی پر رحم مت کر جب حضور

[1] آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو تم میں دین کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ امامت کرے کیونکہ یہ سب لوگ علم میں برابر تھے سب بیس دن تک آپؐ کی صحبت میں رہ چکے تھے ۱۲ منہ [2] یعنی جس میں جان ہے رحم کرنے سے اس کو آرام دینے سے ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس اعرابی سے فرمایا تو وسیع چیز یعنی اللہ کی رحمت کو محدود کرنا چاہتا ہے؟

۵۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔

(از ابونعیم از زکریا از عامر) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سب مل کر ایک دوسرے پر رحم و محبت اور دوستی میں ایک جسم کی طرح ہیں کہ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو تمام اعضاء بے چین ہو جاتے ہیں، بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں[1]۔

۵۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً۔

(از ابوالولید از ابوعوانہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اگر کوئی درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی آدمی یا جانور کھائے تو درخت لگانے والے کو خیرات کرنے کا ثواب ملے گا

۵۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از زید بن وہب) جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

بَاب ۳۲۰۹ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الْاٰيَةَ۔

باب ہمسایہ کے حقوق کا بیان۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ کی عبادت کرو اس کا شریک کسی کو مت بناؤ ماں باپ سے اچھا سلوک کرو[2] الآیہ۔

[1] مطلب یہ ہے کہ اسی طرح ایک مسلمان کو اگر کچھ تکلیف ہو تو جہان بھر کے مسلمانوں کو اس وقت تک چین نہ آنا چاہیئے جب تک اس کی تکلیف رفع نہ کرلیں ۱۲ منہ [2] اس آیت میں ذکر بھی ہے کہ قرابت دار ہمسایہ اور غیر ہمسایہ دونوں سے اچھا سلوک کرو ۱۲ منہ

۵۵۸۲ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ یُوْصِیْنِیْ جِبْرِیْلُ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از مالک از یحیٰی بن سعید از ابوبکر بن محمد از عمرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام برابر مجھے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ مجھے غالب گمان ہونے لگا کہ اسے وراثت کا حقدار بھی کر دیا جائیگا[1]

۵۵۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَازَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ۔

(از محمد بن منہال از یزید بن زریع از عمر بن محمد از والدش) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے رہے آخر میں سمجھنے لگا اب اسے وارث بھی بنادیں گے

باب ۳۲۱ اِثْمِ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ یُوْبِقْهُنَّ یُهْلِكْهُنَّ مَوْبِقًا مَهْلِكًا۔

باب جس شخص کی شرارتوں سے پڑوسی خوفزدہ رہیں اس کا گناہ۔

قرآن میں "یُوْبِقْهُنَّ" سے مراد ہے انہیں ہلاک کرڈالے۔ مُوْبِقًا یعنی ہلاکت[2]

۵۵۸۴ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ وَمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ تَابَعَهٗ شَبَابَةُ وَاَسَدُ ابْنُ مُوْسٰی وَقَالَ حُمَیْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَعُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ وَّشُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

(از عاصم بن علی از ابن ابی ذئب از سعید) ابوشریح رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں جس کے ہمسایوں کو اس کی شرارتوں کا ڈر ہو۔ عاصم کے ساتھ اس حدیث کو شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے بھی روایت کیا ہے۔ حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابوبکر بن عیاش از شعیب بن اسحاق نے اس حدیث کو بحوالہ ابن ابی ذئب از مقبری از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا[3]۔

---

[1] کہ عزیزوں کی طرح ہمسایہ ترکہ کا بھی مستحق ہوگا ۱۲ منہ [2] چونکہ حدیث میں بوائق کا لفظ آیا تو امام بخاری نے ان دونوں لفظوں کی بھی جن کا مادہ وہی ہے تفسیر کردی ۱۲ منہ [3] بجائے ابوشریح کے انہوں نے ابوہریرہ رض کا نام لیا ۱۲ منہ

باب ۳۲۱۱ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا۔

۵۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ هُوَ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ۔

باب کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کو ذلیل نہ سمجھے۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از سعید مقبری از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے مسلمان عورتو کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی حقارت نہ کرے خواہ وہ (حصہ میں) ایک بکری کا کھر بھیجے۔

باب ۳۲۱۲ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ۔

۵۵۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

باب جس شخص کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ ہمسایہ کو مت ستائے۔

(از قتیبہ بن سعید از ابوالاحوص از ابوحصین از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے اور جسے اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ مہمان کی خاطرداری کرے اور جسے اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے (بری باتیں منہ سے نہ نکالے)

۵۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَاَبْصَرَتْ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهٗ یَا رَسُوْلَ

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از سعید مقبری) ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دونوں آنکھوں نے دیکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث فرما رہے تھے آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان ہے وہ ہمسایہ کا اکرام کرے، جسے اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان ہے وہ دستور کے مطابق مہمان کی تواضع کرے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دستور کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک دن رات تک، تین دن تک بھی مہمانی

اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔

ہوسکتی ہے پھر اس کے بعد مہمان نہیں بلکہ اس پر خرچ کرنا خیرات سمجھی جائے گی اور جسے اللہ اور قیامت پر ایمان ہے وہ مُنہ سے اچھی بات نکالے ورنہ خاموش رہے

بَاب ۳۲۱۳ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْاَبْوَابِ۔

باب ہمسایہ جتنے قریب ہیں (زیادہ) اتنے زیادہ حقدار ہیں۔

۵۵۸۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْعِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از ابوعمران از طلحہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری دو ہمسایہ ہیں لہٰذا ان میں سے پہلے تحفہ کسے دوں؟ آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔

بَاب ۳۲۱۴ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

باب ہر اچھی بات کہنا بھی خیرات کرنے کے برابر ہے

۵۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔

(از علی بن عیاش از ابوغسان از محمد بن مُنکدر) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھی بات کے کہنے میں صدقہ اور خیرات کرنے کا ثواب ہے۔

۵۵۹۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ اَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ

(از آدم از شعبہ از سعید بن ابی بُردہ بن ابی موسے اشعری از والدش یعنی ابو بُردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے۔ لوگوں نے کہا اگر قدرت نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا ہاتھوں سے محنت کرکے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو یا نہ کرے؟ آپؐ نے فرمایا دوسرے عاجز محتاج کی مدد کرے۔

انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اچھی

عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

باتوں کی تلقین کرے۔ عرض کیا اگر یہ بھی نہ کرسکے؟ آپ نے فرمایا برائی سے بچا رہے یہ بھی اسکا صدقہ ہے

بَابٌ ۳۲۱۵ طِيبِ الْكَلَامِ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ۔

باب خوش کلامی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بات بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

۵۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

(از ابو الولید از شعبہ از عمرو از خیثمہ) عدی بن حاتم رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا پھر دوزخ کا ذکر کرتے ہوئے اس سے پناہ مانگی اور رُخِ انور پھیر لیا۔
شعبہ راوی کہتے ہیں دو بار میں تو شک نہیں[۲]، پھر فرمایا (صدقہ دے کر) تم دوزخ سے بچو اگر کچھ میسر نہ ہو تو کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو نیک کلمہ (اچھی بات) کہہ کر[۳]۔

بَابٌ ۳۲۱۶ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ۔

باب ہر کام میں نرمی بہتر ہے۔

۵۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے السام علیکم (تم پر موت واقع ہو) حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں ان کی بات سمجھ گئی میں نے جواب دیا وعلیکم السام واللعنہ (تم ہی مرو اور تم پر لعنت[۴] ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ ٹھیر (اتنا غصہ نہ کر) خدا تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے ان کی بات نہیں سُنی؟ آپؐ نے فرمایا (میں نے سنی) جواب تو دے

---

[۱] بقول شخصے ع مرا بخیر تو اُمید نیست شر مرساں ۱۲ منہ [۲] یقیناً مجھ کو یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا لیکن تیسری بار میں شک ہے ۱۲ منہ [۳] میٹھی کلام بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے ۱۲ منہ [۴] معلوم ہوا عورت غیر محرم سے بات کر سکتی ہے ۱۲ منہ

كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

دیا فقط علیکم کہہ دیا (جو تم نے کہا وہ تم ہی پر ہو)

۵۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ۔

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از حماد بن زید از ثابت) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگوں نے اسے روکنا چاہا اور اس کی طرف اُٹھے آپؐ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (جب وہ پیشاب کر چکا) آپؐ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا جو وہاں بہا دیا گیا۔[1]

بَابٌ ۳۲۱۷ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

باب مسلمانوں کا ایک دوسرے سے (نیک کاموں میں) تعاون کرنا۔

۵۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابو بردہ بن بُرید بن ابی بُردہ از ابو بُردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے ایک عمارت کی مثل ہے جس کی ہر اینٹ ایک دوسری کو طاقت پہنچاتی ہے آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر مثال کے طور پر دکھایا۔ نیز ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص کچھ مانگنے یا طلب حاجت کے لئے آیا۔ آپؐ نے ہم لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا (تم خاموش کیوں بیٹھے رہتے ہو) غریبوں اور ضرورتمندوں کی سفارش کیا کرو تمہیں سفارش کا ثواب مل جائیگا اور اللہ کو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا۔ جیسا چاہے گا حکم دے گا۔ تمہیں مفت میں ثواب حاصل ہو جائے گا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

[1] سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے، کتاب الطہارۃ میں ۱۲ منہ

۲۵ پچیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

بَابُ ۳۲۱۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا كِفْلٌ نَصِيْبٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبَشَةِ۔

باب

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) ارشاد ہے جو شخص اچھی بات کے لئے سفارش کرے اسے اس نیکی میں سے ثواب کا ایک حصہ ملے گا اور جو شخص بُری سفارش کرے اسے بھی اس بُرائی میں سے گناہ (اور عذاب کا) ایک حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ کفل کا معنی حصہ[1] ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کفلین حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے دُگنا اجر۔

۵۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از بُرید از ابوبُردہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ضرورت مند آتا تو اصحاب کرام سے فرماتے تم لوگ سفارش کیا کرو تو تمہیں بھی اجر ملے گا اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہی اپنے پیغمبر کی زبان سے حکم دے گا۔[2]

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی ہوگا تو وہی جو حکم الٰہی ہوگا مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت والے کی سفارش کرو گے تو تم کو اس کا اجر ملے گا گو ان کا مطلب پورا نہ بھی ہو۔ اولیاء اللہ نے ارباب حاجات کی مطلب برآری اور سفارش میں ہمیشہ کوشش کی ہے یہاں تک کہ دنیا والوں کے پاس جانا بھی اسی لئے قبول کیا تاکہ ان کی حاجت پوری ہو اور انہیں سفارش کا ثواب ملے اپنی ذاتی غرض سے وہ کبھی دنیاداروں کے پاس نہیں گئے اور جو درویش اپنی ذاتی غرض سے دنیاداروں کے ہاں جاتے ہیں وہ درحقیقت درویش اور حقدار رسیدہ نہیں ہوتے بلکہ وہ گندم نما جو فروش مکار اور فریبی ہوتے ہیں ایسے لوگوں سے بچنا چاہیئے۔ لکھنؤ میں ایک بزرگ ایک دفعہ ایک غریب کی مطلب برآری کے لئے ایک نواب کے پاس گئے اس نواب نے اندر سے کہلا بھیجا کہ اس وقت فرصت نہیں وہ بزرگ واپس آگئے دوسرے دن پھر گئے اس نے وہی جواب دیا غرض کئی دن تک ٹہلاتے رہے ایک دن اس نے کہا یہ فقیر کو بڑا ہی بے حیا ہے چلو اندر بلا لو جب اندر گئے تو بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئے اور غریب کی سفارش کی اپنی کوئی غرض پیش نہ کی جس پر وہ بہت شرمسار ہوا اور اس غریب کا کام کر دیا ۱۲ منہ

باب ۳۲۱۹ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا۔

۵۵۹۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَخْيَرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔

۵۵۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّ يَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَّا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت گو اور بدزبان نہ تھے۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از سلیمان از ابو وائل از مسروق از عبداللہ بن عمرو بن عاص)

(دوسری سند) (از قتیبہ از جریر از اعمش از شقیق بن سلمہ) مسروق کہتے ہیں جب عبداللہ بن عمرو بن عاص حضرت معاویہ رضہ کے ساتھ کوفے آئے تو ہم ان کے پاس پہنچے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کیا کہنے لگے کہ آپؐ سخت گو اور بدزبان نہ تھے اور یہ بھی کہا کہ آپؐ نے فرمایا تم سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق عمدہ ہوں۔

(از محمد بن سلام از عبدالوہاب از ایوب از عبداللہ بن ابی ملیکہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ یہودی دربار رسالت میں آکر کہنے لگے السّام علیکم (تم پر موت واقع ہو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا علیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ (موت تم ہی پر واقع ہو خُدا کی لعنت اور غضب بھی ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! ٹھہرو نرمی اور ملائمت اختیار کرو اور سختی اور فحش سے بچو! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپؐ نے ان کی بات نہیں سُنی؟ آپؐ نے فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سُنا میں نے بھی تو اُن کا جملہ اُنہیں واپس کیا، میرے الفاظ تو بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوں گے مگر ان کے نہیں۔

لـه حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فحش یعنی بدزبانی کا کوئی لفظ نہیں کہا تھا لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام جامع ہوتا ہے اس لئے آپؐ نے سخت گوئی سے بچنے کے ساتھ فحش یعنی بدزبانی سے بچنے کو فرمایا حضرت عائشہ رضہ کے ذریعے تمام اُمت کو عام سبق دیا جا رہا ہے کہ سخت گوئی اور فحش سے بچنا چاہیے عبدالرزاق

۵۵۹۸۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيٰی هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَّلَا فَحَّاشًا وَّلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُوْلُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔

(از اصبغ از ابن وہب از ابو یحییٰ فلیح بن سلیمان از ہلال بن اسامہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دشنام طراز سخت گو اور لعن وطعن کرنے والے نہ تھے، اگر کبھی آپؐ کو ہم میں سے کسی پر غصّہ بھی آتا تو صرف اتنا فرماتے اس کی پیشانی خاک آلود ہو[1]۔

۵۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقٰسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حِيْنَ رَاَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتٰی عَهِدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَآءَ شَرِّهٖ۔

(از عمرو بن عیسیٰ از محمد بن سواء از روح بن قاسم از محمد بن منکدر از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی، آپؐ نے فرمایا یہ بُرا آدمی ہے لیکن جب وہ (اندر آکر) بیٹھ گیا تو آپؐ اُس سے کُشادہ روئی اور خندہ پیشانی سے ملے جب وُہ چلا گیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپؐ نے تو پہلے اسے دیکھتے ہی فرمایا تھا کہ بُرا آدمی ہے پھر آپؐ اس سے کُھل کر خندہ پیشانی سے کیوں ملے؟

آپؐ نے فرمایا عائشہ! کبھی تُم نے مجھے بدزبانی کرتے ہوئے دیکھا؟ سب سے بُرا آدمی اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وُہ ہوگا جسے دُنیا والے اس کی طرف سے آزار پہنچنے کے ڈر سے اس سے ملنا چھوڑ دیں[2]۔

بَابٌ ۳۲۲ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَآءِ

باب خوش خُلقی اور سخاوت کا بیان نیز بُخل

[1] پس یہی آپؐ کی خفگی تھی اس کے سوا نہ آپؐ نے کسی کو گالی نہ دی اور نہ کسی کو سُست کہا[2]۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ پیغمبرؐ نے اس کی غیبت کیسے کی حالانکہ غیبت سخت گناہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آپؐ کا یہ فرمانا غیبت مذموم نہیں ہو سکتا جب اس سے دوسرے مسلمانوں کو بچانا منظور تھا کیونکہ انما الاعمال بالنیات اگر واقع میں کوئی آدمی فریبی یا مکار ہو اور یہ ڈر ہو کہ مسلمان اس کے فریب میں آکر نقصان اُٹھائیں گے تو اس کا عیب ان سے بیان کر دینا تاکہ وہ اس کی شر سے بچے رہیں داخل غیبت مذموم نہیں ہو سکتا بلکہ باعث ثواب ہوگا۔

وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ فَرَجَعَ فَقَالَ رَاَيْتُهُ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ۔

اور کنجوسی کی مذمت۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے ماہ رمضان میں تو بہ نسبت دوسرے ایام کے اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے[1]۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے آنحضرتؐ کے مبعوث رسالت ہونے کی اطلاع سنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ تم ذرا سوار ہو کر اس وادی (مکے) میں جاؤ اور اس شخص کی جو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں باتیں سن کر آؤ گئے اور واپس میرے پاس آئے تو کہنے لگے وہ صاحب تو عمدہ اخلاق کا حکم دیتے ہیں[2]۔

۵۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ لَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ۔

(از عمرو بن عون از حماد بن زید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے مقابلے میں حسین ترین سخی ترین اور بہادر ترین واقع ہوئے تھے ایک رات اہل مدینہ (کچھ آواز سن کر) دشمن کے ڈر سے گھبرا گئے اور آواز کی طرف (خبر لانے کے لئے) چل پڑے کیا دیکھتے ہیں سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے آرہے ہیں آپؐ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف روانہ ہو گئے تھے فرماتے جاتے ہیں کہ مت گھبراؤ مت گھبراؤ (کوئی خاص بات نہیں) آپؐ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار تھے اور گلے میں تلوار لٹک رہی تھی۔ فرمایا[3] یہ گھوڑا گویا دریا ہے (تیز رو اور بے تکان ہے)[4]

۵۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از ابن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی ایسا سوال نہیں کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے "نہیں" فرمایا ہو[5]۔

---

[1] یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ روایت بھی طول کے ساتھ اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یہ گھوڑا بالکل ننگا تھا جب آپؐ سوار ہوتے تو۔ ۱۲ منہ [4] اصول فضائل جو آدمی کو کسب اور ریاضت اور محنت سے حاصل ہو سکتے ہیں تین ہیں عفت اور شجاعت اور سخاوت اور حسن و جمال یہ فضیلت وہبی ہے آپ کی ذات مجموعہ کمالات فطری ہیں اور کسبی ہیں سبحان اللہ ــــ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری [5] یہ آپ کی مروت کا حال ہے بلکہ اگر ہوا تو اسی وقت دے دیا ورنہ اس سے وعدہ فرماتے کہ عنقریب میں تجھ کو دوں گا اطمینان رکھ ۔ ۱۲ منہ

۵۶۰۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) جناب مسروق کہتے ہیں ہم عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس بیٹھے تھے وہ ہمیں احادیث سُنا رہے تھے، اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور بدزبان نہ تھے، آپؐ فرمایا کرتے تھے تمؐ میں اچھے لوگ وہی ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے۔

۵۶۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا۔

(از سعید بن ابی مریم از ابوغسان از ابوحازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت بُردہ لے کر آئی، سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے پُوچھا تمہیں معلوم ہے بُردہ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا شملہ (لُنگی) سہل رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں لُنگی جس میں حاشیہ بنا ہوتا ہے غرض وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میں آپؐ کو پہنانے کے لئے لائی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت لُنگی کی ضرورت بھی تھی، آپؐ نے لے کر پہن لی، صحابہ کرام میں سے ایک شخص (عبدالرحمٰن بن عوفؓ) نے یہ لُنگی آپؐ کو پہنے دیکھ کر کہا یا رسولِ خدا کیا بہتر لُنگی ہے! یہ مجھے عنایت فرمائیے آپؐ نے فرمایا اچھا جب آپؐ مجلس سے اُٹھے (اور اندر جا کر وہ لُنگی تہہ کر کے عبدالرحمان کو بھیج دی) تو لوگوں نے اُنہیں ملامت کی، اُن سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا تم جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لُنگی کی ضرورت ہے پھر تم نے کیوں سوال کیا؟ تمہیں معلوم ہے آپؐ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ عبدالرحمان بن عوف رضؓ نے کہا میں نے (یہ لُنگی پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ) برکت کے خیال سے مانگی ہے چونکہ آپؐ اسے پہن چکے تھے میری غرض یہ تھی کہ میرا کفن اس لُنگی میں کیا جائے

۵۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از حُمید بن عبدالرحمٰن)

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جلدی جلدی گذرنے لگے گا (غفلت کی وجہ سے خبر نہ ہوگی عمر گذر جائے گی) دین کا علم دُنیا میں کم ہو جائیگا[1]۔ دلوں میں بخیلی سما جائیگی[2]، ہرج عام ہو جائیگی[3]، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا قتل خوں ریزی[4]

۵۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از سلام بن مسکین از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لگاتار دس سال رہا اس مُدت میں آپؐ نے کبھی مجھ سے اُف تک نہیں فرمایا، نہ یہ فرمایا تُو نے یہ کام کیوں کیا؟ یا یہ کام کیوں نہ کیا[5]

بَابٌ ۳۲۱ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ۔

باب آدمی کا گھر میں رہن سہن کیسا ہو؟

۵۶۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از حکم از ابراہیم) اسود رح کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر کن کاموں میں مشغول رہا کرتے؟ تو فرمایا گھریلو کام کاج میں اور نماز کے وقت باہر نماز کے لئے تشریف لے جاتے[6]

بَابٌ ۳۲۲

باب نیک آدمی سے محبّت من جانب اللہ القا ہوتی ہے

۵۶۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(از عمرو بن علی از ابو عاصم از ابن جریج از موسیٰ بن عُقبہ از نافع) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبّت کرتا ہے

[1] لوگ دُنیا کے دھندوں میں پھنس کر قرآن وحدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے ۱۲ منہ [2] ہر شخص کو دولت جوڑنے کا خیال ہوگا ۱۲ منہ [3] ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھے گی لڑائیوں کا میدان گرم ہوگا ۱۲ منہ [4] جو عربی میں حبش کی کا کلمہ ہے ۱۲ منہ [5] سبحان اللہ یہ حُسنِ خُلق اور اس قدر صبر او رو قار صاف نبوت کی دلیل ہے [6] دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ سودا بازار سے خود لے آتے اور اپنا جوتا خود ٹانک لیتے ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِیْ اَھْلِ الْاَرْضِ۔

توجبرائیل کو آواز دیتا ہے اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تو بھی اس سے محبّت رکھ یہ سُن کر جبریئل علیہ السلام بھی اس سے محبّت کرنے لگتے ہیں پھر جبریئل علیہ السلام تمام اہل آسمان (فرشتوں) کو ندا کرتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ محبّت رکھتے ہیں تم سب بھی اس سے محبّت رکھو چنانچہ تمام اہل سماء فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں بعدازاں وہ زمین میں بھی (بندگان خدا کا) مقبول (ومحبوب) بن جاتا ہے [1]

باب ۳۲۲۳ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ۔

باب اللہ کے لئے کسی سے محبّت رکھنا۔

۵۶۰۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَحَتّٰی اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ وَحَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا۔

(از آدم از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس وقت تک حلاوتِ ایمانی نصیب نہ ہوگی جب تک خاص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی آدمی سے محبّت نہ رکھے، اور اسے آگ میں ڈالا جانا منظور ہو مگر ایمان کے بعد جب اللہ نے اسے کفر سے نجات دی پھر کافر ہو جانا پسند نہ ہو اور اللہ اور اس کے رسول سے اسے سب سے زیادہ محبّت ہو۔

باب ۳۲۲۴ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ الْاٰیَۃَ۔

باب ارشاد الٰہی اے ایمان والو مسلمانوں کا کوئی طبقہ دوسرے مسلمان طبقے کا مذاق نہ اڑائے ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے (اللہ کے نزدیک) اچھے ہوں الآیہ۔

۵۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ زَمْعَۃَ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ہشام از والدش) عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے خروجِ ریاح (گوز لگانے) پر ہنسنے سے منع فرمایا [2] آپ نے

---

[1] یہی مضمون مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے ؎ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت۔ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بعضے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول بندوں کے زمین والے دشمن ہوگئے ہیں ان کو طرح طرح کی ایذائیں دی ہیں کیونکہ زمین والوں سے ساری زمین والے مراد نہیں ہیں بلکہ وہ زمین والے جو نیک اور صالح ہیں اس کے علاوہ ایسے مقبول اور محبوب بندوں کی حیات میں گو بعضے بدکار اور فجار اور نفاق حسد اور بغض سے ان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ لیکن اخیر کو خود بھی ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد دوست دشمن سب ان کی تعریف کرنے لگتے ہیں اس کی مثال دیکھو امام حسین کی زندگی میں بنی امیہ اور ان کے حامی آپ کے دشمن تھے لیکن آپ کی شہادت کے بعد آج تک سب لوگ آپ سے محبّت کرتے ہیں ہر شخص کی زبان پر آپ کا ذکر خیر رہتا ہے امام احمد بن حنبل کی زندگی میں معتزلہ اور جہمیہ ان کے دشمن رہے کوئی مجسمہ کہتا رہا کوئی مشبہ لیکن وفات کے بعد اب تک لوگ ان کے مداح اور ثنا خواں ہیں اور کئی بزرگان دین کی یہی کیفیت رہی ہے عبدالرزاق [2] کیونکہ گوز ایک فطری چیز ہے اس پر ہنسنا نادانی

اَنْ يَّضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْاَنْفُسِ قَالَ بِمَ يَضْرِبُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهٗ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهٗ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ۔

یہ بھی فرمایا کہ تم لوگوں میں سے بعض اپنی بیولیوں کو ایسے زور سے مارتے ہیں جیسے نر اونٹ کو (جو شریر ہو) پھر اسے گلے لگاتے ہیں۔ سُفیان ثوری، وہیب اور ابومعاویہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ان کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں جیسے غلام کو مارتے ہیں۔

۵۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

(از محمد بن مثنٰی از یزید بن ہارون از عاصم بن محمد بن زید از والدش) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منٰی میں فرمایا تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ قابل احترام دن ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا یہ قابل احترام شہر (مکہ) ہے۔ پھر پوچھا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپؐ نے فرمایا قابل احترام مہینہ ہے (ذوالحجہ) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم مسلمانوں کے خون مال اور آبروئیں (عزتیں) اسی طرح ایک دوسرے پر حرام کردی ہیں اور قابل احترام بنادی ہیں جیسے یہ دن اس شہر اور اس مہینے میں۔

بَابٌ ۳۲۲۵ مَا يُنْهٰى عَنِ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ۔

باب گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت۔

۵۶۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از منصور از ابووائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کو گالی دینا گناہ ہے اور مسلمانوں سے لڑنا کفر[2] ہے۔ غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی۔

---

[1] یہ بھی ایک نادانی اور بدوضعی ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی ناحق پر لڑنا مثلاً ایک مسلمان نے کسی کا خون نہیں کیا ہے نہ ڈاکہ مارا ہے نہ زنا کیا ہے نہ چوری نہ شراب خوری اور نہ ہی کسی کو زنا کی تہمت لگائی ہے اب اس کو مارپیٹ کرنا اس کو ستانا صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ مسلمان ہے صریح کفر ہے ایسا وہی کرے گا جو واقعی کافر ہے اور ظاہر میں لوگوں کو دکھانے یا اس وجہ سے کہ اس کے باپ دادا مسلمان تھے اسلام کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت اس میں اسلام کی بُو تک نہیں ہے اگر سچا مسلمان ہوتا تو مسلمان سے بے وجہ شرعی ہرگز نہ لڑتا

۵۶۱۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَرْمِىْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ۔

(از ابومعمر از عبدالوارث از حسین از عبداللہ بن بریدہ از یحیٰی بن یعمر از ابواسود دیلی) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور وہ درحقیقت فاسق یا کافر نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے۔

۵۶۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔

(از محمد بن سنان از فلیح بن سلیمان از ہلال بن علی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے نہ گالیاں دینے والے۔ آپ کو اگر کبھی غصہ بھی آتا تو اتنا فرماتے اسے کیا ہوگیا اس کی پیشانی خاک آلود ہو[1]۔

۵۶۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ اَنَّ ثَابِتَ ابْنَ ضَحَّاكٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَىْءٍ فِى الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ۔

(از محمد بن بشار از عثمان ابن عمر از علی بن مبارک از یحیٰی بن ابی کثیر از ابوقلابہ) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ جو شجرہ رضوان کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں سے تھے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کافر ہو جانے کی قسم کھائے[2]، تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی کافر) اور آدمی کو وہی نذر صحیح ہوتی ہے اس کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے جو اس کے اختیار میں[3] ہو۔ اور جو شخص دنیا میں کسی چیز[4] سے خودکشی کرلے اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب ہوتا رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے تو ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے (وہ کافر نہ ہو) تو ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

[1] یعنی اس پر محتاجی آئے ذلت اور خواری آپ کا یہ فرمانا بطریق بددعا کے اثر نہ کرنا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے اللہ جل جلالہ سے یہ عرض کرلیا تھا یارب اگر میں غصے میں کسی کو کچھ برا بھلا کہوں تو تو اس کے لئے بہتری کیجیو ۱۲ منہ [2] مثلاً کہے میں یہ کام کروں، تو یہودی یا نصرانی ہوں پھر وہی کام کرے ۱۲ منہ [3] نہ جو قدرت سے باہر ہو مثلاً اگر کہے فلاں کام ہو جائے تو میں پہاڑ اٹھالوں گا یا آسمان پر چڑھ جاؤں گا یا فلانے کی جورو کو طلاق دے دوں گا یا فلانے کا بردہ آزاد کروں گا ۱۲ منہ [4] مثلاً ہتھیار سے یا زہر سے یا ڈوب کر یا جل کر ۱۲ منہ

۵۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمٰنَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰی انْتَفَخَ وَجْهُهٗ وَتَغَیَّرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِیْ یَجِدُ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ الرَّجُلُ فَاَخْبَرَهٗ بِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَقَالَ اَتُرٰی بِیْ بَاْسٌ اَمَجْنُوْنٌ اَنَا اِذْهَبْ۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از عدی بن ثابت) حضرت سُلیمان بن صُرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دو شخصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گالی گلوچ کی اور ایک کو اتنا سخت غصہ آیا کہ اس کا مُنہ پھول کر رنگ بدل گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر غُصّہ کرنے والا شخص وہ کلمہ کہے تو ابھی اس کا غُصّہ جاتا رہتا ہے چنانچہ کوئی دوسرا شخص اس کے پاس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اس کی اطلاع اسے دی یعنی کہا اللہ کے ذریعے شیطان سے پناہ مانگ (اعوذ باللہ من الشیطان پڑھ) اس نے جواب دیا کیا مجھے دیوانہ یا مریض سمجھتے ہو[۱] (یہ کلمہ تو دیوانہ اور مریض پڑھے)

۵۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ حَدَّثَنِیْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَ النَّاسَ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّاِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ تَکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

(از مسدد از بشر بن مفضل از حُمید از انس) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے باہر تشریف لائے، اتنے میں دو مسلمان شخص کسی بات پر آپس میں اُلجھ پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو (شب قدر کے متعلق) بتانے کے لئے آیا مگر فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھلا دیا گیا شاید اللہ تعالےٰ نے اسی میں (غیر تعین میں) تمہارے لئے بہتری رکھی ہے اب یوں کیا کرو کہ شب قدر (رمضان کے آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو[۲]

۵۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از معرور) ایک بار حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور ان کا غلام ایک ہی طرح کی چادر اوڑھے ہوئے[۳]

---

[۱] کہ میں اعوذ باللہ پڑھوں دیوانہ اور روگی تھا ہی اتنا غصہ بھی جنون ہے اس سے زیادہ روگ کونسا ہوگا ۱۲ منہ [۲] یعنی پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں رات کو ۱۲ منہ [۳] میاں اور غلام دونوں کا ایک لباس ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ رَاَیْتُ عَلَیْہِ بُرْدًا وَّ عَلٰی غُلَامِہٖ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ اَخَذْتَ ھٰذَا فَلَبِسْتَہٗ کَانَتْ حُلَّۃً وَّ اَعْطَیْتَہٗ ثَوْبًا اٰخَرَ فَقَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ کَلَامٌ وَّ کَانَتْ اُمُّہٗ اَعْجَمِیَّۃً فَنِلْتُ مِنْھَا فَذَکَرَنِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اَسَابَبْتَ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَفَنِلْتَ مِنْ اُمِّہٖ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّکَ امْرُؤٌ فِیْکَ جَاھِلِیَّۃٌ قُلْتُ عَلٰی حِیْنِ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ مِنْ کِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ ھُمْ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدِہٖ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُکَلِّفُہٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُہٗ فَاِنْ کَلَّفَہٗ مَا یَغْلِبُہٗ فَلْیُعِنْہُ عَلَیْہِ۔

تھے (معرور کہتے ہیں) میں نے (ابوذر رضی اللہ عنہ) سے کہا اگر آپ غلام کی چادر لے کر پہن لیں تو آپ کا جوڑا ایک رنگ ہو جائے گا غلام کو کوئی دوسرا کپڑا دے سکتے ہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مجھ میں اور ایک شخص میں سخت کلامی ہو گئی تھی، اس کی ماں عربی نہ تھی بلکہ عجمی تھی، میں نے اسے ماں کی گالی دی (کہ تیری ماں شریف ہوتی تو تو ایسے کیوں نکلتا) اس نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا، آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تو نے فلاں شخص سے گالی گلوچ کی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اس کی ماں کو تو نے برا کہا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تجھ میں (اب تک) جہالت باقی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں کیا اب تک باقی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اب تک باقی ہے۔ دیکھو غلام لونڈی تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنا دیا ہے لہٰذا جو تم کھاؤ وہی انہیں بھی کھلاؤ جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ اور ان سے ایسا کام مت لو جو ان سے نہ ہو سکے (تھک جائیں یا مشکل ہو) اگر ایسا کام کرانے لگو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو (ان کا ہاتھ بٹاؤ)

بَاب ۳۲۶ مَا یَجُوْزُ مِنْ ذِکْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِھِمُ الطَّوِیْلُ وَالْقَصِیْرُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ وَمَا لَا یُرَادُ بِہٖ شَیْنُ الرَّجُلِ۔

باب

کسی آدمی کو لمبا یا ٹھگنا کہنا (بشرطیکہ ازراہ حقارت نہ کہے) غیبت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی لمبے ہاتھ والا کیا کہتا ہے؟ اسی طرح ہر وہ بات جس سے عیب بیان کرنا مقصود نہ ہو (غیبت نہیں)

۵۶۱۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ

(از حفص بن عمر از یزید بن ابراہیم از محمد بن سیرین) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر (بھولے سے) آپؐ نے سلام پھیر دیا اور

۱؎ یہ جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ ماں باپ کی شرافت جتا کر فخر کیا کرتے تھے ۱۲ منہ ۲؎ تمہاری طرح وہ بھی انسان ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ۱۲ منہ ۳؎ گویا ابوذر نے وجہ بیان کر دی کہ میں نے جو اپنی ہی چادر کی طرح غلام کو چادر دی ہے اس کی وجہ یہ ہے ۱۲ منہ ۴؎ یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے آگے بھی آتی ہے تو ایسا فرمانے سے یہ نکلا کہ اس قسم کے کلمے غیبت نہیں ہیں ۱۲ منہ ۵؎ بلکہ پہچاننے کی نیت سے یا کسی اور ضرورت سے کہی جائے۔

إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ۔

مسجد کے سامنے ایک لکڑی (آڑی لگی ہوئی) تھی اس پر ہاتھ ٹیک کر آپؐ کھڑے ہوگئے اس وقت حاضرین میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے لیکن انہیں بھی کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ[1] ہوئی اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے باہر نکل گئے، کہنے لگے کہ شاید نماز میں (خدا کی طرف سے) تخفیف ہوگئی۔ حاضرین میں ایک شخص تھا جسے (لمبے ہاتھ ہونے کی وجہ سے) آپؐ ذوالیدین کہا کرتے تھے[2] اس نے جرأت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا حقیقت میں نماز کم ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز میں کمی ہوئی اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپؐ بھول گئے تب آپؐ نے فرمایا ذوالیدین سچ کہتا ہے (دوسرے صحابہؓ نے تصدیق کی) آپؐ نے (باقی ماندہ) دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہہ کر ایک عام سجدہ کی طرح یا اس سے قدرے لمبا ادا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر دوسرا سجدہ معمولی سجدے کیطرح یا اس سے قدرے لمبا ادا فرمایا پھر سر اُٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔

بَاب ۳۲۷ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔

باب غیبت[3]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی غیبت نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھالے تم یہ فعل بُرا ہی سمجھو گے۔ اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

۵۶۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا

(از یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از اعمش از مجاہد از طاؤس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار دو قبروں کے قریب سے گذرے تو فرمایا ان پر عذاب نازل ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب سے نہیں بلکہ ایک تو پیشاب کرتے

---

[1] دوسری روایت میں اس کی وجہ مذکور ہے کہ آپؐ کے چہرے پر غصہ اس وقت معلوم ہوتا تھا اب کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت نامہ لکھوانے نہ دیا بھلا حضرت عمرؓ یا کسی اور کی یہ مجال تھی کہ غصّے کی حالت میں آپ سے بات بھی کر لیتا نہ لکھوانے دینے کی ایک ہی کہی ۱۲ منہ [2] اگر کوئی کہے کہ ذوالیدین حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ سے زیادہ بہادر ہوگیا یہ کیونکر ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ذوالیدین بارگاہ رسالت میں مقرب شخص نہ تھا ایک عامی آدمی تھا ایسے لوگوں کو زیادہ لحاظ نہیں ہوتا لیکن مقرب لوگ بہت ڈرتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اللہ جل جلالہ سے ڈرتے اور اس کی عبادت میں بڑی محنت اُٹھاتے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی کسی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا جو اس کو ناگوار ہو ۱۲ منہ

لَيُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

وقت آڑ نہیں کرتا تھا،[1] دوسرا چغل خور تھا اس کے بعد آپؐ نے ہری ٹہنی منگوائی اس کے دو ٹکڑے کرکے آدھی ایک قبر پر گاڑ دی، آدھی دوسری قبر پر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں شاید ان کا عذاب ہلکا رہے۔

بَاب ۳۲۲۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے گھروں میں بہترین گھر[2]

۵۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ۔

(از قبیصہ از سفیان از ابو الزناد از ابو سلمہ) ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے۔

بَاب ۳۲۲۹ مَا يَجُوزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ۔

باب مفسد (فسادی) اور شریر لوگوں کی غیبت کا جواز[3]

۵۶۲۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهٗ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از ابن منکدر از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپؐ نے (جب وہ باہر تھا) فرمایا اچھا اس برے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دو جب وہ اندر آیا تو آپؐ نے بڑی نرمی اور اخلاق سے اس سے گفتگو کی (جب وہ چلا گیا تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ یہ شخص (اپنی قوم میں) برا آدمی ہے پھر آپؐ نے اس سے نرم کلامی کیوں کی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں عائشہ لوگوں میں برا وہی شخص ہے جسے اس کی سخت کلامی کی وجہ سے چھوڑ دیں یا اس کی سخت کلامی سے بچنے کے لئے اس سے ملنا ترک کردیں[4]۔

---

[1] یا پیشاب سے پاکی اچھی طرح نہیں کرتا تھا ۱۲ منہ [2] اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ کسی شخص کی یا قوم کی فضیلت بیان کرنا اس کو دوسرے اشخاص یا اقوام پر ترجیح دینا داخل غیبت نہیں ہے ۱۲ منہ [3] تاکہ دوسرے اشخاص ان کی شر سے بچے رہیں ۱۲ منہ [4] تو اس کے برے ہونے سے میں کیوں برا ہو جاؤں ۱۲ منہ

باب ۳۲۲ النَّمِيمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ

باب چغلخوری کبیرہ گناہ ہے۔

۵۶۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوِ اثْنَتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

(از ابن سلام از عُبیدہ ابن حُمید ابوعبدالرحمٰن از منصور از مجاہد) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے ایک باغ سے باہر نکلے اس وقت دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں قبریں عذاب ہو رہا تھا آپؐ نے فرمایا انہیں عذاب ہو رہا ہے بظاہر کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے[1] نہیں حالانکہ وہ بڑے گناہ ہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کی احتیاط نہیں کرتا (یا پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا)[2] دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا پھر آپؐ نے ایک ہری شاخ منگوا کر اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک دونوں قبروں پر لگا دیں فرمایا شاید جب تک خشک نہ ہوں ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے[3]

باب ۳۲۳ مَا يُكْرَهُ بِالنَّمِيمَةِ

وَقَوْلِهِ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ وَيَعِيبُ۔

باب چغلخوری کی مذمت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے[4] عیب جو چغلخور (سورۂ نون) ہر بخیل نکتہ چین کے لئے ہلاکت ہے (سورۂ ہمزہ) یہمز، یلمز اور یعیب کا معنی ایک ہے عیب بیان کرتا ہے طعنے مارتا ہے۔

۵۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

(از ابونُعیم از سُفیان از منصور از ابراہیم) ہمام بن حارث کہتے ہیں ہم حذیفہ بن یمان کے ساتھ تھے ان سے کسی نے کہا یہاں ایک شخص رہتا ہے جو مقامی شکایتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچاتا ہے[5]، تو انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے چغلخور بہشت میں نہیں جائے گا۔

---

[1] یہاں بڑے گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس پر حد مقرر ہے جیسے زنا چوری رہزنی وغیرہ اس لئے ترجمہ باب کے خلاف نہ ہوگا ترجمہ باب میں کبیرہ سے لغوی معنے یعنی بڑا گناہ مراد ہے ۱۲ منہ [2] کپڑے یا بدن نجس کر لیتا یا لوگوں کے سامنے ستر کھول دیتا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے بعضے کہتے ہیں ہرا درخت یا ہری ٹہنی اللہ کی تسبیح کرتی ہے اس کی برکت سے صاحب قبر پر عذاب کی تخفیف ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں یہ آنحضرتؐ کے لگانے کی برکت تھی اور کسی کے اگانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر اس صورت میں یہ کیوں فرمایا کہ جب تک سوکھیں نہیں اس کی وجہ نہیں کھلتی ۱۲ منہ [4] ولید بن مغیرہ یا ابوجہل کی شان میں ۱۲ منہ [5] جھوٹی شکایتیں ان تک پہنچاتا ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۲۳۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔

۵۶۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ قَالَ اَحْمَدُ اَفْهَمَنِيْ رَجُلٌ اِسْنَادَهٗ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جھوٹ بولنے سے اجتناب کرتے رہو۔

(از احمد بن یونس از ابن ابی ذئب از مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا، فریب کرنا اور جہالت کے طور طریق ترک نہ کئے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پانی چھوڑے رہے[1]۔

احمد بن یونس کہتے ہیں میں نے یہ حدیث سُنی تھی مگر اس کی سند (بھول گیا تھا) مجھے ایک شخص (ابن ابی ذئب نے) بتلا دی۔

بَابٌ ۳۲۳۳ مَا قِيْلَ فِيْ ذِي الْوَجْهَيْنِ۔

۵۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ۔

باب دوغلے آدمی کے متعلق[2]

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے سامنے تم اسے سب سے بدتر دیکھو گے جو دو رُخہ ہو، یہاں ایک مُنہ لے کر آئے وہاں دوسرا مُنہ لے کر جائے (ہر جگہ لگی لپٹی بات کہے[3])

بَابٌ ۳۲۳۴ مَنْ اَخْبَرَ صَاحِبَهٗ بِمَا يُقَالُ فِيْهِ۔

۵۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ

باب اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں کسی کے الفاظ کی اطلاع دینا۔

(از محمد بن یوسف از سُفیان از اعمش از ابووائل) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ

---

[1] یعنی جب جھوٹ فریب بُری باتیں نہ چھوڑیں تو روزہ محض فاقہ ہو گیا اللہ تعالیٰ کو تمہارے فاقہ کشی کی کوئی احتیاج نہیں وہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہم روزہ رکھ کر بُری باتوں اور بُری عادتوں سے پرہیز کریں اور نفسانی خواہشوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابع کر دیں ۱۲ منہ [2] دو رویہ آدمی وہ ہے جو ہر فریق میں ملا رہے جس صحبت میں جائے ان کی سی کہے یعنی رکابی مذہب ۱۲ منہ [3] اس کی نیت دو دشمنوں کو ملا دینے کی نہ ہو بلکہ لڑانے کی اور اپنے لئے نفع کمانے کی جہاں جائے ان کی سی کہے ۱۲ منہ

فَاَتَیْلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِسْمَۃً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰہِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِھٰذَا وَجْہَ اللّٰہِ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَتَمَعَّرَ وَجْھُہٗ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰہُ مُوْسٰی لَقَدْ اُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا فَصَبَرَ۔

مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم سے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غرض خدا کی رضامندی کی نہ تھی[1] میں نے اس کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دی آپؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں ان کی قوم نے اس سے بھی زیادہ تکلیفیں پہنچائیں لیکن انہوں نے صبر کیا۔

بَاب ۳۲۳۵ مَا یُکْرَہُ مِنَ التَّمَادُحِ۔

باب کسی کی تعریف میں مبالغہ آرائی ممنوع ہے۔

۵۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ زَکَرِیَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُّثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَّیُطْرِیْہِ فِی الْمِدْحَۃِ فَقَالَ اَھْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَھْرَ الرَّجُلِ۔

(از محمد بن صباح از اسماعیل بن زکریا از بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ از ابو بُردہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص[2] سے دوسرے شخص کے متعلق بے حد تعریف سُنی تو فرمایا تو نے اسے تباہ کر دیا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی[3]

۵۶۲۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَجُلًا ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰی عَلَیْہِ رَجُلٌ خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ یَقُوْلُہٗ مِرَارًا اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ

(از آدم از شعبہ از خالد از عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ) عبدالرحمٰن کے والد ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر آیا تو ایک شخص نے اس کی بے حد مدح و ثنا کی آپؐ نے فرمایا حیف ہے تجھ پر تو نے تو اس کی گردن کاٹ ڈالی بار بار آپؐ یہی فرماتے رہے اگر تم میں سے کوئی شخص خواہ مخواہ کسی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میرا خیال ہے وہ ایسا ہے بشرطیکہ اسے یہ معلوم ہو کہ وہ ایسا ہے۔ مگر تعریف میں یہ

---

[1] یہ منافق تھا اس کا نام معتب بن قشیر تھا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن امام احمد اور بخاری نے ادب مفرد میں جو روایت کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنے والا محجن بن ادرع تھا اور جس کی تعریف کی شائد وہ عبداللہ ذوالبجادین مزنی ہوگا ۱۲ منہ [3] تعریف میں اسی طرح ہجو میں مبالغہ کرنا بیہودہ شاعروں اور خوشامدی لوگوں کا کام ہے ایسی تعریف سے وہ شخص جس کی تعریف کرو پھول کر مغرور بن جاتا ہے اور اس کے دل میں یہ سماجاتا ہے کہ میری مثل کوئی نہیں یہ خیال مہلک ہے کیونکہ اول تو غرور ہی آدمی کو دوزخی بنانے کے لئے کافی ہے دوسرے جب پھول گیا تو اپنے تئیں کامل اور فاضل سمجھ کر آئندہ تحصیل کمالات سے محروم اور جہل مرکب میں گرفتار رہتا ہے افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمان نواب اور امیر رئیس جتنے خوشامد پسند ہیں اتنے میں نے کسی قوم میں نہیں دیکھے اس کی اصل وجہ جہل ہے اگر دین کا علم حاصل کریں تو خوشامدگروں کو کبھی اپنے پاس بھی پھٹکنے نہ دیں ان کو پورا پورا دشمن سمجھیں جو خوشامد کر کے نواب صاحبوں کو تباہ اور برباد کرنا چاہتے ہیں ۱۲ منہ

كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ ۔

لفظ نہ کہے کہ "وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے"

وہیب نے اسی سند سے خالد سے یوں روایت کی" تو ہلاک ہو تونے تو اس کی گردن کاٹ ڈالی"

بَاب ۳۲۳۶ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ۔

باب اگر کسی شخص کو اپنے مسلمان بھائی کا جتنا حال معلوم ہو اتنا ہی (بلامبالغہ) تعریف کرے (تو یہ جائز ہے)

سعدؓ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سوائے عبداللہ بن سلام کے اور کسی اہل زمین کے متعلق جنتی ہونے کے لئے نہیں سُنا۔[2]

۵۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۔

(از علی بن عبداللہ از سُفیان از موسیٰ بن عُقبہ از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ بند لٹکانے سے متعلق مسئلہ[3] بیان کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تہ بند ایک طرف سے لٹک جاتا ہے، تو آپؐ نے فرمایا مگر تم ان لوگوں میں شامل نہیں (جو غرور کی وجہ سے لٹکاتے ہیں)

بَاب ۳۲۳۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد" بے شک اللہ تعالیٰ

عدل واحسان اور قرابت داروں کی مالی امداد کا حکم دیتا ہے، بے حیائی بُری باتوں اور سرکشی سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تُم اسے قبول کرو"۔ (سورہ یونس میں) تمہاری نافرمانی

---

[1] یہ روایت موصولاً کتاب المناقب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] بظاہر سعد کے قول میں اشکال ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں سے دس شخصوں کو بہشت کی بشارت دی ان میں خود سعد بھی تھے اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے لئے فرمایا سید اشباب اہل الجنۃ اور حضرت فاطمہؓ کے سیدہ نساء اہل الجنۃ اور حضرت خدیجہ کے لئے ببیت من قصب اور بلال کے لئے سمعت دوف نعلیک فی الجنۃ اور یہ خلاف قیاس ہے کہ سعد کو ان حدیثوں کی خبر نہ ہوئی ہو بعضوں نے کہا چاہتے ہیں یہ بشارت آپؐ نے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کو نہیں دی بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ یہودیوں میں سے جو مسلمان ہو گئے تھے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے بشارت نہیں ہوئی واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ میں جو واقعی بات تھی اس کی تعریف کی کہ وہ غرور نہیں کرتے ۱۲ منہ [4] یہ مطلب امام بخاری نے جادو کی حدیث سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے جواب میں فرمایا اللہ نے مجھ کو تندرست کر دیا [illegible] سمجھا کیونکہ لبید بن اعصم جس نے جادو کیا تھا وہ کافر تھا ۱۲ منہ

بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ ـ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَىٰ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ

اور شرارت کا وبال خود تم پر پڑے گا" (سورۂ حج میں) جس پر (دوبارہ) زیادتی ہوئی تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔

نیز اس باب میں شر کھڑا کرنے کی مذمت بھی مذکور ہے خواہ شر مسلمان پر ہو یا کافر پر[1]

۵۷۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي مَسْحُورٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(از حمیدی از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے عرصے تک اس کیفیت میں رہے کہ آپؐ کو خیال ہوتا تھا کہ آپؐ فلاں بیوی کے پاس ہو آئے ہیں حالانکہ خلاف واقعہ ہوتا۔ ایک روز مجھ سے ارشاد فرمایا عائشہ! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس امر کا انکشاف فرد یا جس کی مجھے جستجو تھی رات (خواب میں) دو شخص آئے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھا دوسرا میرے سرہانے پاؤں والے نے سر والے فرشتے سے پوچھا ان کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے۔ اس نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں ہے اس کے اندر کنگھی ہے اس میں اور کتان کے تار میں (جادو کر کے) چاہ زروان میں ایک چٹان کے تلے دبا دیا ہے۔ چنانچہ آپؐ وہاں تشریف لے گئے اور اس کنوئیں پر پہنچ کر فرمانے لگے یہی وہ کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا تھا وہاں کھجور کے درخت ایسے بھیانک تھے جیسے سانپوں کے پھن (یا شیطانوں کے سر) اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا شیرہ۔ آپؐ نے اصحابؓ

[1] یہ مطلب امام بخاری نے جادو کی حدیث سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے جواب میں فرمایا اللہ نے مجھ کو تو تندرست کر دیا اب میں نے فساد بھڑکانا اور شور پھیلانا مناسب نہ سمجھا کیونکہ لبید بن اعصم جس نے جادو کیا تھا وہ کافر تھا ۱۲ منہ [2] اصل میں کتان السی کو کہتے ہیں اس کے درخت کا پوست لے کر اس میں سے ریشم کی طرح تار نکالتے ہیں یہاں مراد وہ تار ہیں کتان ایک کپڑا بھی ہے جس کی نسبت شاعر کہتے ہیں کہ وہ چاند کے سامنے لایا جائے تو پھٹ جاتا ہے مگر یہ ایک شاعرانہ بات ہے جو صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِيدُ ابْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ۔

کرام کو حکم دیا وہ جادو کا سامان باہر نکالا گیا [1]

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کر دیا (یا اس چیز کا چرچا کیوں نہ کیا؟ یا اس پڑیا کو کھولا کیوں نہیں؟) آپؐ نے فرمایا اللہ نے مجھے تندرست کر دیا اب مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک فساد پھیلاؤں [2]۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ لبید بن اعصم بنی زریق کا ایک شخص اور یہودیوں کا حلیف تھا [3]

باب ۳۲۳۸ مَا يُنْهٰى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔

باب حسد کرنا اور ایک دوسرے سے ترکِ ملاقات کرنا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "حاسد کے شر اور برائیوں سے جبکہ وہ حسد کرے میں پناہ مانگتا ہوں"

۵۶۳۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا

(از بشر بن محمد از عبد اللہ از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو بدگمانی کرنا بدترین جھوٹ ہے پیچھے مت پڑ جایا کرو، کسی کی عیب جوئی مت کیا کرو، حسد اور ترک ملاقات مت کیا کرو، بغض مت کیا کرو سب مسلمان اللہ کے بندے ہیں۔ ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔

۵۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری) حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغض اور حسد اور ترک ملاقات مت اختیار کرو، اللہ کے بندے ہو کر اور آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو، کسی مسلمان کو دوسرے سے ترک ملاقات تین دن سے زیادہ جائز نہیں [4]

باب ۳۲۳۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

باب اے ایمان والو بہت گمان کرنے سے

[1] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گڑوا دیا کھولا نہیں۔ ۱۲ منہ [2] لوگ لبید کو سزا دیں پکڑیں وہ انکار کرے غل شور ہو ۱۲ منہ [3] جو قول و قرار کر کے کسی قوم میں مل جاتا ہے یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ [4] بلکہ اگر اپنے بھائی مسلمان سے کچھ رنج ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے۔ ۱۲ منہ

اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا۔

پرہیز کیا کرو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں ہیں آ آیہ

۵۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے[1]۔ ٹوہ نہ لگاؤ کسی کی عیب جوئی نہ کرو بخش[2] مت کرو، حسد و بغض اور ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے ہو کر اور آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو سہو۔

بَاب ۳۲۴ مَا يَكُونُ فِي الظَّنِّ

باب گمان سے کوئی بات کہنا۔

۵۶۳۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا وَقَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں دو شخص ہمارے دین کی کوئی بات نہیں جانتے۔

لیث کہتے ہیں یہ دونوں شخص منافق تھے۔

۵۶۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ۔

(از ابن بکیر از لیث) یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں اس دین کی بابت جس پر ہم ہیں کچھ نہیں جانتے۔

بَاب ۳۲۵ سِتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

باب مومن کا اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا۔

۵۶۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از سیر برادر ابن

---

[1] کیونکہ آدمی کسی کی نسبت بدگمانی کرکے طرح طرح کی باتیں بناتا ہے وہ جھوٹ ہوتی ہیں بدگمانی وہی بری ہے کہ آدمی کسی کی نسبت محض گمان پر کوئی بات منہ سے نہ نکالے لیکن حزم یعنی ہوشیاری اور احتیاط عقلمندی کی دلیل ہے اس میں کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا بلکہ اپنی حفاظت کی تدبیر کرتا ہے ۱۲ منہ

[2] بخش کے معنی کتاب البیوع میں گذر چکے ہیں یعنی لاڑیاپن وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے خواہ مخواہ اس کی قیمت لگائی جائے۔

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

شہاب از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے میری اُمت کے تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے مگر جو لوگ کھلم کُھلّا گناہ کریں (وہ نہیں بخشے جائیں گے) اور یہ ڈھیٹ پن ہے کہ آدمی رات کو کوئی (بُرا) کام کرے اللہ نے اسے چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح کو خود ایک ایک سے کہتا پھرے لوگو! میں نے رات یہ یہ گناہ کئے ہیں اللہ نے تو رات بھر اس کے عیوب پر پردہ ڈالا مگر وہ صبح کو اللہ کی پردہ پوشی چاک کرنے لگا [1]

۵۶۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى قَالَ يَدْنُوْ اَحَدُكُمْ مِّنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهٗ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ وَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنِّيْ سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ۔

(از مُسدد از ابوعوانہ از قتادہ از صفوان بن محرز) کسی شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کیا سُنا ہے؟ جواب دیا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (روزِ قیامت) ایک مسلمان (جو گناہ گار ہوگا) اپنے رب سے قریب ہو جائے گا رب تعالیٰ اپنا بازو اس پر رکھ دے گا اور فرمائے گا تو نے (فلاں فلاں دن) یہ یہ (بُرے) کام کئے تھے وہ عرض کرے گا بیشک (اے باری تعالیٰ تو غفور الرحیم ہے) غرض تمام معاصی (گناہوں) کا اقرار کرائے گا پھر فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے [2] تو آج میں ان گناہوں کو بخش دیتا ہوں [3]

بَابُ ۳۲۴۲ الْكِبْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ثَانِيَ عِطْفِهٖ مُسْتَكْبِرًا فِيْ نَفْسِهٖ عِطْفُهٗ رَقَبَتُهٗ۔

باب غرور و تکبر

مجاہد کہتے ہیں ثانی عطفہ سے مُراد اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھنے والا۔ عطف گردن۔

---

[1] مثل مشہور ہے کہ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری اگر آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے شرمندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے نہ یہ کہ ایک ایک سے کہتا پھرے کہ میں نے فلاں فلاں گناہ کیا یہ تو بے حیائی اور بے باکی ہے ۱۲ منہ [2] تجھ کو لوگوں میں رسوا نہیں کیا ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ کیا عنایت اور کرم ہے ۱۲ منہ

۵۶۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ

(از محمد بن کثیر از سفیان از معبد بن خالد قیسی) حارثہ بن وہب خزاعی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے بہشتی لوگوں کی علامت نہ بتلاؤں ؟ بہشتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور اور بے حیثیت (گمنام) ہیں اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دیتا ہے اور میں تمہیں دوزخی لوگ بھی بتا دوں ہر وہ شخص جو اکھڑ بدخلق اور متکبر (مغرور) ہو

محمد بن عیسیٰ نے بحوالہ ہشیم از حمید طویل از انس بن مالک بیان کیا کہ مدینے کی کوئی لونڈی بھی اگر آپؐ سے کوئی کام لینے کے لئے آپ کے ہاتھ پکڑ لیتی تو (آپؐ انکار نہ فرماتے) جہاں چاہتی آپؐ کو لے جاتی[۱]

باب ۳۲۴۳ الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ -

باب کسی سے علیحدگی اور ترک ملاقات کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین رات (تین دن) سے زیادہ قطع تعلق رکھے[۲]

۵۶۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عوف بن مالک بن الطفیل ابن حارث کہ از جانب مادر برادر زادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی چیز فروخت کی یا خیرات کی تو عبداللہ

---

[۱] حافظ نے کہا یہ امام بخاری کے زمانہ میں تھے اور شاگرد امام بخاری نے ان سے حدیث بطور مذاکرہ سنی ہوگی ۱۲ منہ [۲] آپ اس کے ساتھ چلے جاتے انکار نہ کرتے یہ اخلاق نبوت کی دلیل ہیں ۱۲ منہ [۳] اس کی ترک ملاقات کرے یعنی دنیاوی جھگڑوں کی وجہ سے لیکن فساق اور فجار اور اہل بدعت سے ترک ملاقات کرنا جب تک وہ توبہ نہ کریں درست ہے

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ
حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ
عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ
أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهُوَ قَالَ هٰذَا قَالُوْا
نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ
الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِيْنَ
طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا أُشَفِّعُ فِيْهِ
أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى
ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ
ابْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَهُمَا مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ
وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِيْ
عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ
فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ
بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا
السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ قَالَتْ
عَائِشَةُ ادْخُلُوْا قَالُوْا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوْا
كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا
دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ
وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ
مِنْهُ وَيَقُوْلَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ
لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا

ابن زبیر (جو ان کے بھانجے تھے) کہنے لگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسے معاملوں
سے باز رہنا چاہیئے نہیں تو خدا کی قسم میں اُن پر حجر کردوں گا[1] حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے لوگوں سے پوچھا کیا عبداللہ بن زبیر نے ایسا کہا ؟
("میں حجر کردوں گا") لوگوں نے کہا بے شک! تب حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کہنے لگیں میں بھی اللہ کے لئے یہ نذر مانتی ہوں (عہد کرتی ہوں) کہ
اب (ساری عمر) کبھی عبداللہ بن زبیر سے بات نہ کروں گی۔ چنانچہ ایک عرصہ
اسی طرح گزر گیا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے ترک سلام وکلام کیا)
بعدازاں عبداللہ بن زبیر لوگوں سے سفارش کرانے لگے انہوں نے کہا خدا کی
قسم میں تو اس بارے میں کوئی سفارش قبول نہیں کروں گی نہ اپنی نذر توڑوں
گی چنانچہ پھر ایک عرصہ اسی طرح گذر گیا بعدازاں عبداللہ بن زبیر نے مسور
بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے جو بنی زہرہ قبیلے کے
(اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال والوں میں سے) تھے یہ کہا میں
تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں تم جس طرح ہو سکے مجھے ایک بار حضرت عائشہ رض
کے پاس پہنچا دو (میرا ان کا سامنا کرادو) حضرت عائشہ رض کو ناطہ توڑنے کی نذر
کرنا درست نہیں (کیونکہ معصیت کی نذر ہے) مسور اور عبدالرحمٰن اپنی اپنی چادریں لپیٹے ہوئے (عبداللہ
ابن زبیر کو بھی ساتھ لیکر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اور اندر آنے
کی اجازت مانگی یوں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کیا ہم اندر
آئیں ؟ انہوں نے کہا آؤ مسور اور عبدالرحمٰن نے کہا ہم سب آئیں؟
انہوں نے کہا ہاں ہاں سب[2] آؤ۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ عبداللہ بن زبیر رض
بھی ان کے ساتھ ہیں غرض جب یہ لوگ اندر پہنچے تو عبداللہ بن زبیر رض
پردے کے اندر چلے گئے (حضرت عائشہ رض ان کی خالہ تھیں) اور اندر
جا کر حضرت عائشہ رض کے گلے لگ گئے انہیں قسمیں دینے اور رونے لگے
ادھر مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن (پردے کے باہر سے) حضرت عائشہ رض کو

---

[1] حجر کے معنی اوپر گذر چکے ہیں یعنی حاکم کسی شخص کو کم عقل یا ناقابل سمجھ کر یہ حکم دے دے کہ اس کا کوئی تصرف بیع ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں غیر محرم سے باتیں کرتی تھیں اور پردے میں رہ کر ان کو گھر میں بلاتی تھیں وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا فَاسْأَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ۱۲ منہ

اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَاَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً وَّكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا۔

قسم دینے لگے اب آپ عبداللہ سے گفتگو کر لیجئے اس کا عذر قبول فرمائیے اور آپ تو جانتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے تین (دن) رات سے زیادہ قطع تعلق نہ رکھے غرض جب ان لوگوں نے بہت اصرار کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو صلہ رحمی کی حدیثیں اور ناطہ توڑنے کی مذمت یاد دلائیں، وہ بھی انہیں یہ حدیثیں یاد دلانے اور رونے لگیں۔ کہنے لگیں میں نذر کے متعلق کیا کروں، نذر کا توڑنا مشکل ہے لیکن مسور اور عبدالرحمان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے برابر اصرار کرتے رہے۔ بالآخر انہوں نے عبداللہ سے بات کی اور نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے۔ اس کے باوجود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کبھی اپنی یہ نذر یاد کرتیں تو رو دیتی تھیں اور اتنا روتیں کہ آنسوؤں سے ان کا دوپٹہ تر ہو جاتا۔

۵۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے نہ بغض رکھو نہ حسد، نہ ترک ملاقات کرو بلکہ اللہ کے بندے ہو کر سب بھائی بھائی کی طرح بسر کرو کسی مسلمان کو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ علیحدگی اختیار کرنا جائز نہیں۔

۵۶۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از حضرت یزید لیثی) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ علیحدگی اختیار کرے (اس سے خفا رہے) کہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیر لیں اور ان دونوں سے اچھا وہ ہے جو سلام (اور ملاقات) کا آغاز کرے۔

بَاب ۳۲۴ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصٰى وَقَالَ كَعْبٌ

باب گناہ کا ارتکاب کرنے والے سے ملاقات چھوڑ دینا جائز ہے۔

حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا وَ ذَكَرَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب وہ غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے (غزوے میں شامل نہ ہو سکے تھے) اور آپؐ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کہ کوئی ہم سے کلام نہ کرے۔ اسی طرح پچاس راتیں گذر گئیں۔

۵۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ اِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ لَسْتُ اُهَاجِرُ اِلَّا اسْمَكَ

(از محمد از عبدہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! میں تمہاری ناراضگی اور رضامندی کو سمجھ لیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا آپؐ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے اب محمدؐ کی قسم (میرا نام لیتی ہے) اور جب ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے ربِّ ابراہیم کی قسم۔ میں نے عرض کیا جی ہاں (آپؐ کا فرمانا صحیح ہے) میں صرف آپؐ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں[1]۔

بَاب ۳۲۴۵ هَلْ يَزُوْرُ صَاحِبَهٗ كُلَّ يَوْمٍ اَوْ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

باب کیا اپنے دوست سے روزانہ (ایک بار) یا صبح اور شام (یعنی دوبار) ملاقات کر سکتا ہے؟

۵۶۴۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ

(از ابراہیم از ہشام از معمر از زہری)

دوسری سند (از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے ماں باپ کو دین اسلام پر دیکھا اور کوئی صبح و شام خالی نہ جاتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر نہ آتے۔ ایک روز میں اپنے والد کے یہاں تھی کہ دوپہر کے وقت کسی نے کہا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپہنچے آپ کے آنے کا یہ وقت معمول کے مطابق نہ تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اسوقت جو (خلافِ معمول) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

[1] باقی دل سے آپ کی محبت تھوڑے جاتی ہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا جب حدیث سے بے گناہ خفا رہنا جائز ہو تو گناہ کی وجہ سے خفا رہنا بالطریق اولی جائز ہوگا واللہ اعلم ۱۲ منہ

بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي الْخُرُوجِ۔

لائے ہیں تو ضرور کوئی اہم واقعہ ہوا ہے چنانچہ آپؐ نے فرمایا میرے لئے ہجرت کا حکم ہوگیا ہے۔

باب ۳۴۶ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ۔

باب ملاقات کا بیان نیز اس کا بیان جو شخص کسی سے ملنے جائے اور وہاں کھانا بھی کھائے

سلیمان فارسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے گئے وہاں کھانا بھی کھایا[1]

۵۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ۔

(از محمد بن سلام از عبدالوہاب از خالد حذاء از انس ابن سیرین) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر ملاقات کے لئے تشریف لے گئے وہاں کھانا بھی کھایا جب واپس چلنے کا ارادہ ہوا تو اس کے گھر کے ایک کونے پر پانی چھڑکنے کا حکم فرمایا چنانچہ آپؐ نے وہاں نماز پڑھی اور ان گھر والوں کے لئے دعا کی

باب ۳۴۷ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ۔

باب بیرونی ملکوں کے وفود سے ملنے کیلئے زینت کرنا۔[3]

۵۶۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ

(از عبداللہ بن محمد از عبدالصمد از والدش) یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں مجھ سے سالم بن عبداللہ نے دریافت کیا استبرق کس کپڑے کا نام ہے؟ میں نے کہا موٹا اور خاردار ریشمی کپڑا تو کہنے لگے مگر میں نے اپنے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کے پاس ریشمی جوڑا

---

[1] آپ تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] عمدہ کپڑے پہننا ۱۲ منہ

يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِ هٰذِهٖ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَمَضٰى فِيْ ذٰلِكَ مَا مَضٰى ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَاَتٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ فِيْ مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

دیکھا وہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے پاس لے آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ یہ آپ خرید فرما لیجئے اور جس دن دوسرے ممالک کے لوگ آتے ہیں اُس دن پہن لیا کیجئے۔ آپ نے فرمایا خالص ریشمی کپڑا تو وہ پہنے جس کا آخرت میں کچھ حصّہ نہیں۔ بہرحال اس بات کو کچھ عرصہ گزر گیا پھر اتفاق سے آنحضرتؐ نے اسی قسم کا ایک ریشمی جوڑا حضرت عمرؓ کو (تحفہ) بھیجا وہ اس جوڑے کو لے کر آپؐ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپؐ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا ہے اور پہلے آپ اسی قسم کے جوڑے کے متعلق ایسے ایسے فرما چکے ہیں کہ وہ پہنے جو آخرت میں بے نصیب ہو آپؐ نے فرمایا میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا ہے کہ تو خود اسے پہنے بلکہ اسلئے بھیجا ہے کہ تُو اسے بیچ کر کچھ قیمت حاصل کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی حدیث کے ماتحت کپڑوں پر ریشمی بیل بُوٹا بھی ناپسند کرتے تھے۔

باب ۳۲۴۸ الْاِخَاءِ وَالْحِلْفِ

باب بھائی چارہ اور دوستی کا قول وقرار کرنا۔

وَقَالَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ لَّمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

ابوجحیفہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کو بھائی بھائی بنا دیا تھا[1] عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم (ہجرت کرکے) مدینے میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا[2] (یہ حدیث بھی پہلے گذر چکی ہے)

۵۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

(ازمسدد از یحیٰی از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (مکے سے ہجرت کرکے مدینے میں) ہمارے پاس آئے تو آپ نے ان میں اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کرا دیا (پھر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے جب شادی کی تو آنحضرت نے (ان سے) فرمایا ولیمہ کر خواہ ایک بکری کا سہی۔

۵۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ

(ازمحمد بن صباح از اسماعیل بن زکریا) عاصم بن سلیمان

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۲ منہ

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ زَکَرِیَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ قُرَیْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فِی دَارِی۔

احول کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں (یعنی قول و قرار کر کے ایک قوم میں شریک ہو جانا جیسے کہ جاہلیت میں دستور تھا) اُنھوں نے جواب دیا (واہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میرے گھر میں قریش اور انصار میں حلف کرایا۔

بَابٌ ۳۴۹ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ

باب مسکرانا اور ہنسنا۔

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ اَسَرَّ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْکٰی۔

جناب فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے ایک بات مجھ سے فرمائی تو میں ہنس پڑی (یہ حدیث موصولاً گذر چکی ہے)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نجم میں) فرمایا "وہی خدا ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے"۔

۵۶۴۸۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیَّ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَیْرِ فَجَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلٰثِ تَطْلِیْقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَیْرِ وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا مَعَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ اَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَاَبُوْ بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِیُؤْذَنَ لَهٗ فَطَفِقَ خَالِدٌ یُنَادِیْ اَبَا بَكْرٍ یَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَزْجُرُ هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(از حبان بن موسیٰ از عبد اللہ از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر عبد الرحمن بن زبیر نے اس سے نکاح کر لیا اب وہ عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، لیکن اس نے پوری تین طلاق دے دیں جس کے بعد میں نے عبد الرحمان بن زبیر سے نکاح کیا لیکن واللہ اس کے پاس تو اس پُھندنے کی طرح ہے یہ کہتے ہوئے عورت نے اپنے کپڑے کا کنارہ دکھایا اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے اور سعید بن عاص کے بیٹے خالد آپؐ کے دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے وہ دروازے ہی سے ابوبکر رضی اللہ عنہ پکارتے تھے اے ابوبکر آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کیسی (بے شرمی کی بات) بلند آواز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہی ہے۔ آپؐ اس عورت کی بات پر صرف مُسکرائے (نہ ڈانٹا نہ خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے مگر یہ اس

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

وقت تک درست نہیں جب تک تو اور عبدالرحمان آپس میں پوری طرح جنسی لطف حاصل نہ کر لو۔

۵۶۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

(از اسماعیل از ابراہیم از صالح بن کیسان از ابن شہاب از عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب از محمد بن سعد) جناب سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں متعدد قریشی مستورات حاضر تھیں اور بلند آواز سے گفتگو کر رہی تھیں، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان کی آواز سنتے ہی سب پردے میں چھپ گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی وہ اندر آئے آپ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا ہوا ہی رکھے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں (آپ ہنسے کیوں؟) فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو رہا ہے کہ تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں چلی گئیں۔ عرض کیا مگر میرے مقابلے میں آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیے پھر ان عورتوں کی طرف مخاطب ہوتے کہنے لگے اپنی جان کی دشمن تم مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے جواب دیا بے شک (ہم تم سے ڈرتی ہیں) تم بہت سخت اور سنگدل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برعکس ہیں (رحم دل نرم دل) آپ نے فرمایا ابن خطاب! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے شیطان رستہ چلتے تمہیں مل جائے تو وہ بھی تمہارا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے چلا جائے گا۔

لہ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۲ہ سبحان اللہ اس حدیث سے حضرت عمر رضی کی بڑی فضیلت نکلی کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمر رضی کے سایہ سے بھاگتا ہے اب یہ اشکال نہ ہوگا کہ حضرت عمر رضی کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نکلتی ہے کیونکہ یہ ایک خاص معاملہ ہے چور ڈاکو جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ

۵۶۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ فَسَكَتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِالْخَبَرِ كُلِّهِ -

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از ابو العباس) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے بعد) طائف میں تشریف فرما تھے تو فرمانے لگے کل انشاء اللہ ہم یہاں سے واپس جائیں گے بعض صحابہ رض نے عرض کیا ہم تو طائف فتح کرنے سے پہلے نہیں چھوڑیں گے۔ آپ نے فرمایا اچھا تو (کل) صبح جنگ شروع کرو چنانچہ صبح کو لوگ جنگ پر گئے میدان کارزار خوب گرم ہوا متعدد مسلمان زخمی ہوئے، اب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل انشاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے تو کوئی نہ بولا سب خاموش رہے یہ دیکھ کر آپ ہنس دیئے[1]۔

حمیدی کہتے ہیں ہم سے سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث مکمل بیان کی[2]

۵۶۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

(از موسیٰ از ابراہیم از ابن شہاب از حمید بن عبد الرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کی آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر دے کہنے لگا غلام میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا دو ماہ لگاتار روزے رکھ۔ کہنے لگا مجھ میں اتنی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا یہ بھی میری مقدرت سے باہر ہے کچھ دیر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کا تھیلہ پیش کیا گیا آپ نے پوچھا وہ شخص کدھر گیا جس نے روزہ توڑ ڈالا (کہنے لگا حاضر ہوں) فرمایا لے یہ کھجور فقراء میں خیرات کر دے۔ عرض کیا مجھ سے زیادہ کوئی فقیر ہو تو اسے تقسیم کروں خدا

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ [2] طول کے ساتھ جو غزوہ طائف میں مذکور ہو چکی ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ فَاَنْتُمْ اِذًا

کی قسم مدینے کے دونوں کناروں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں یہ سن کر آپؐ اتنا ہنسے کہ آپؐ کے آخر والے دانت بھی صاف نظر آنے لگے فرمایا پھر تم (میاں بیوی) ہی اسے کھالو[1]

۵۶۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً قَالَ اَنَسٌ فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) جا رہا تھا آپؐ موٹے حاشیے والی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور اس نے آپؐ کی چادر اس زور سے کھینچی کہ آپؐ کے شانہ مبارک پر اس سے نشان پڑ گئے وہ کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے مال میں سے کچھ مجھے بھی دلائیے آپؐ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دئے اور اسے کچھ دلا دیا[2]۔

۵۶۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اِنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا۔

(از ابن نمیر از ابن ادریس از اسماعیل از قیس) حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی خدمت میں آنے کے لئے کبھی منع نہیں فرمایا اور جب بھی مجھے آپؐ نے دیکھا تو مسکرا دئے۔ میں[3] نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے پر میری ران نہیں جمتی، آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی یا اللہ اس کی ران جما دے اور اسے ہادی و مہدی بنا دے۔

۵۶۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

(از محمد بن مثنی از یحییٰ از ہشام از والد ہشام از زینب بنت ام سلمہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگیں کہ یا

---

[1] یہ حدیث کتاب الصوم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ قربان اس خلق کے کیا کوئی دنیا کا بادشاہ ایسا کر سکتا ہے یہ حدیث صاف آپ کی نبوت کی دلیل ہے ۱۲ منہ [3] جب آپؐ نے مجھ کو بت خانہ توڑنے کے لئے بھیجا۔ ۱۲ منہ

اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ۔

رسول اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا اگر عورت کو مرد کی طرح احتلام ہو تو کیا اس پر بھی غُسل واجب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اگر کپڑے پر منی ہو۔ یہ سُن کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہنس دیں کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچے کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے[1]۔

۵۶۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از ابوالنصر از سلیمان بن یسار) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس طرح ہنستے کبھی نہ دیکھا کہ آپؐ کا حلق نظر آنے لگے اور دندان مُبارک کُھل جائیں، بلکہ آپؐ تبسم فرمایا کرتے (مُسکرایا کرتے)۔

۵۶۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرٰى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقٰى فَنَشَاَ السَّحَابُ بَعْضُهُ اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوْا حَتّٰى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ فَمَا زَالَتْ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

(از محمد بن محبوب از ابوعوانہ از قتادہ از انس)

دوسری سند (از خلیفہ از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مدینے میں جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ خطبہ پڑھ رہے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ پانی کا قحط ہو گیا ہے آپؐ پانی کے لئے اللہ سے دعا کیجئے آپؐ نے آسمان کی طرف دیکھا اس وقت ہمیں آسمان پر ابر نظر نہ آتا تھا آپؐ نے پانی برسنے کی دعا کی تو ابر کے ٹکڑے اُٹھنے لگے ایک بدلی دوسری بدلی کے ساتھ ملنے لگی حتی کہ بارش شروع ہو گئی اتنی ہوئی کہ مدینے کی سب نالیاں بہنے لگیں اور دوسرے جمعہ تک لگاتار بارش ہوتی رہی، چنانچہ دوسرے جمعے اُسی شخص یا کسی دوسرے نے کھڑے ہو کر عرض کیا اس وقت آپؐ خطبہ پڑھ رہے تھے یا رسول اللہ ہم تو ڈوب گئے دعا فرمائیے اللہ پانی کو روک دے۔ یہ سن کر آپؐ ہنس دیئے اور یوں دُعا کی یا اللہ ہمارے اِردگرد

[1] جب منی نکلی تو احتلام سے کون سا امر مانع ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اُم سلمہ ہنسیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ ۱۲ منہ

مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يُمْطِرُ مَا حَوَالَيْنَا وَ لَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِجَابَةَ دَعْوَتِهٖ۔

(مدینے کے چاروں طرف) پانی برسے، ہم پر نہ برسے، دوبار یا تین بار یہ دعا کی چنانچہ اس وقت مدینے کی دائیں جانب ابر پھٹنے لگا اب مدینے کے اطراف میں بارش چلی گئی، مدینے میں نہ تھی اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور قبولیت دُعا کے نمونے دکھاتا ہے۔

باب ۳۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْكَذِبِ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے مسلمانو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس باب میں جھوٹ کی ممانعت کا بھی بیان ہے۔

۵۶۵۷ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ بولنا نیکی کی طرف اور نیکیاں جنت کی طرف انسان کو لے جاتی ہیں، آدمی سچ بولتے بولتے آخر میں صدیق کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ جھوٹ بولنا بدکاری کی طرف اور بدکاریاں دوزخ کی طرف لے جاتی ہیں اور جھوٹ بولتے بولتے ہی انسان بارگاہِ الٰہی میں کذّاب لکھ لیا جاتا ہے۔

۵۶۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

(از ابن سلام از اسماعیل بن جعفر از ابوسہیل نافع بن مالک ابن عامر از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامات ہیں (۱) بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) وعدہ کرے تو ایفا نہ کرے (۳) امانت اس کے حوالے کی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

۵۶۵۹ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ

(از موسیٰ بن اسماعیل از جریر از ابورجاء) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں

سلہ اور بہت طویل قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے اخیر میں ۱۲ منہ

سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

نے گذشتہ رات خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اُنہوں نے کہا شب معراج آپؐ نے جس شخص کے جبڑے چیرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا تھا وہ انتہائی جھوٹا آدمی تھا اور اس طرح جھوٹ اُڑایا کرتا کہ دُنیا کے کونے کونے میں اس کا جھوٹ پھیل جاتا لہٰذا قیامت تک اسے یہی سزا ملتی رہے گی (معاذاللہ)

باب ۳۲۵۱ الْهَدْيِ الصَّالِحِ

باب اچھی چال کا بیان

۵۶۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا۔

(از اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا اعمش نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے میں نے شقیق سے سُنا انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے سب لوگوں میں چال ڈھال اور وضع و سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جب سے وہ اپنے گھر سے نکلتے ہیں گھر میں گئے تک انکا یہی حال رہتا ہے لیکن جب اکیلے رہتے ہیں تو معلوم نہیں کیا کرتے رہتے ہیں۔

۵۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از ابوالولید از شعبہ از مخارق از طارق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تمام کلاموں میں اچھا اللہ کا کلام ہے اور سب خصلتوں میں اچھی خصلت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

باب ۳۲۵۲ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذٰى

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

باب تکلیف پر صبر کرنے کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ "صبر کرنے والے اپنا بے حد ثواب پائیں گے"۔

۵۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسٰى رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ

(از مسدد از یحیٰی بن سعید از سفیان از اعمش از سعید بن جبیر از ابو عبدالرحمٰن سُلمی) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُری بات سن کر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی نہیں لوگ اس کے متعلق یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی اولاد ہے مگر وہ اس کے باوجود

اَصۡبَرَ عَلٰی اَذًی سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُمۡ لَيَدۡعُوۡنَ لَهٗ وَلَدًا وَاِنَّهٗ لَيُعَافِيۡهِمۡ وَيَرۡزُقُهُمۡ۔

انہیں عافیت اور رزق عنایت کئے جا رہا ہے۔

۵۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بۡنُ حَفۡصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيۡ قَالَ حَدَّثَنَا الۡاَعۡمَشُ قَالَ سَمِعۡتُ شَقِيۡقًا يَقُوۡلُ قَالَ عَبۡدُ اللّٰهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قِسۡمَةً كَبَعۡضِ مَا كَانَ يَقۡسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الۡاَنۡصَارِ وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَقِسۡمَةٌ مَّا اُرِيۡدَ بِهٖ وَجۡهُ اللّٰهِ قُلۡتُ اَمَّا اَنَا لَاَ قُوۡلَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيۡتُهٗ وَهُوَ فِيۡ اَصۡحَابِهٖ فَسَارَرۡتُهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجۡهُهٗ وَغَضِبَ حَتّٰى وَدِدۡتُّ اَنِّيۡ لَمۡ اَكُنۡ اَخۡبَرۡتُهٗ ثُمَّ قَالَ قَدۡ اُوۡذِيَ مُوۡسٰى بِاَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِكَ فَصَبَرَ۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب معمول کچھ مال تقسیم کیا تو ایک انصاری[1] کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم سے رضائے الٰہی مقصود نہیں تھی، میں نے اس کی یہ بکواس سن کر کہا میں ضرور آپؐ کو اس کی اطلاع دوں گا چنانچہ میں نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحابہ کرام کی موجودگی میں چپکے سے آپؐ سے یہ بات عرض کی آپؐ کو سخت شاق گذرا چہرے کا رنگ بدل گیا سخت ناراض ہوئے۔ میں سوچنے لگا کاش میں نے اطلاع نہ دی ہوتی[2]۔ پھر آپؐ نے یہ فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیفیں دی گئیں مگر انہوں نے صبر کیا۔ (مجھے بھی صبر کرنا چاہیے۔)

بَابٌ ۳۲۵۳ مَنۡ لَّمۡ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالۡعِتَابِ۔

باب جن پر غصہ ہو انہیں مخاطب کرنا[3]

۵۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بۡنُ حَفۡصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيۡ قَالَ حَدَّثَنَا الۡاَعۡمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسۡلِمٌ عَنۡ مَّسۡرُوۡقٍ قَالَ قَالَتۡ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ شَيۡئًا فَرَخَّصَ فِيۡهِ فَتَنَزَّهَ عَنۡهُ قَوۡمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از مسلم از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لوگوں کو بھی اس کی اجازت دے دی لیکن بعض لوگوں نے اس کا نہ کرنا اچھا جانا[4]۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپؐ نے خطبہ سنایا، اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا بعض لوگوں کا کیا حال ہے میں جس کام کو کرتا ہوں وہ اس سے بچنا چاہتے ہیں

[1] یہ معتب بن قشیر منافق تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی نے یہ خیال کیا کہ آپ کو گویا میں نے رنج دیا ۱۲ منہ [3] بلکہ یوں کہنا بعض لوگوں کا کیا حال ہے ۱۲ منہ [4] اور کرنا خلاف تقویٰ سمجھنا ۱۲ منہ

اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

خُدا کی قسم میں ان سب سے زیادہ اللہ کی معرفت اور پہچان رکھتا ہوں[۱] اور ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں[۱]

۵۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ مَوْلَى اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهِ۔

(از عبدان از عبداللہ از شعبہ از قتادہ از عبداللہ ابن ابی عتبہ غلام انس) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں شرم وحیا، اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ تھی جو اپنے پردے میں رہتی ہے آپؐ کو جب کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم آپؐ کے چہرۂ انور سے پہچان لیتے[۲]

بَابٌ ۳۲۵۴ مَنْ كَفَّرَ اَخَاهُ بِغَيْرِ تَاْوِيْلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

باب جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو بغیر وجہ اور ثبوت کے کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

۵۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ اَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ

(از محمد و احمد بن سعید از عثمان بن عمر از علی بن مبارک از یحییٰ بن کثیر از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا[۳]

عکرمہ بن عمار نے بحوالہ یحییٰ از عبداللہ بن یزید از ابوسلمہ از ابوہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی ہے۔

[۱] ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے نہیں فرمایا بلکہ یہ صیغۂ غائب کہ بعضے لوگوں کا یہ حال ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اتباعِ سنتِ رسولؐ ہی تقوے اور یہی خدا ترسی ہے اور جو شخص یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل یا قول خلاف تقوی تھا یا اس کے خلاف کوئی فعل یا قول افضل ہے وہ صریح غلطی پر ہے [۲] گو مروت اور شرم کی وجہ سے آپ زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲ منہ [۳] اگر جس کو کافر کہا وہ کافر واقع میں ہے تو تب وہ کافر ہوا اور جو وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہو گیا [۴] جو لوگ نہاں خانۂ دل میں یہ سمجھتے ہیں کہ سیاست اور جہاد کی خدمات میں کوئی درجہ و مرتبہ نہیں اور صرف ذکر اور خانقاہی نظام میں اللہ ملتا ہے انہیں بھی اس حدیث سے سبق لینا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح سیاسی جہاد ہی ملکی معاشرتی امور سرانجام دیئے اسی طرح چلنے ہی میں معرفت اور طریقت حاصل ہو سکتی ہے اگر کوئی مسلمان صوفی (راہب) بنا رہے اور دنیا سے جور وستم دور کرنے، اسلامی نظام بپا کرنے عدل و انصاف کی حکومت قائم کرنے کی فکر نہ کرے وہ دراصل سنت نبوی کے خلاف زندگی گذارتا ہے اور وہ معرفت و طریقت کے کمال کا دعوی غلط کرتا ہے معرفت و طریقت وحقیقت کا دعوی وہی کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام طریقوں پر عمل کرے۔ دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی منبع شرلیعت، طریقت، حقیقت و معرفت ہے اور اس کے علاوہ تمام بیہودہ خیالات ہیں۔ عبدالرزاق۔

عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۶۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

(از اسماعیل از مالک از عبداللہ بن دینار) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک لازم کافر ہو گیا۔

۵۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب از ابو قلابہ) ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا اور کسی مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے قول کے مطابق اسی مذہب کا ہو جاتا ہے[1] اور جو آدمی جس چیز سے خودکشی کر لیتا ہے اسے جہنم میں اسی شے سے عذاب دیا جاتا ہے۔

مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اسی طرح اگر کوئی مومن کو کافر کہے تو گویا وہ اسے قتل کرنے کی طرح مجرم ٹھیرا۔

بَابٌ ۳۲۵۵ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔

باب معقول وجہ کی بنا پر یا نادانستہ کسی کو کافر کہنے سے، کہنے والا کافر نہیں ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب[2] بن ابی بلتعہ کو منافق کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم (کہ منافق ہے) اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ رض کو دیکھ کر فرمایا "میں نے تمہیں بخش دیا"[3] (لہٰذا وہ منافق نہیں)

---

[1] کیونکہ جب وہ جھوٹا ہے تو اپنے قول سے خود یہودی یا نصرانی ہو ۱۲ امنہ [2] جس نے مکہ کے مشرکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی تھی ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث اوپر موصولا گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۵۶۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رض كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلٰوةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلٰثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَنَحْوَهَا ـ

(از محمد بن عبادہ از یزید از سلیم از عمرو بن دینار) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرض نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کر لیتے پھر اپنے قبیلے میں جاکر انہیں پڑھاتے (امام بنتے) ایک بار انہوں نے سورہ بقرہ شروع کی تو ایک شخص نے[1] (جماعت سے نکل کر) مختصر سی نماز اکیلے پڑھ لی (اور چل دیا) یہ خبر معاذ رضی اللہ عنہ کو پہنچی، انہوں نے کہا وہ منافق تھے۔ اس شخص نے معاذ[2] کا یہ جملہ (کسی کے ذریعے سے) سُنا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ سارا دن ہاتھ (پاؤں) سے محنت مزدوری کرتے ہیں، اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں، معاذ رض نے گزشتہ رات نماز پڑھائی اس میں سورہ بقرہ شروع کی میں نے مختصر سی نماز الگ پڑھ لی تو معاذ مجھے منافق کہتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رض سے تین بار فرمایا تُو لوگوں کو فتنے میں ڈالنا چاہتا ہے (جماعت میں) اس طرح کی سورتیں پڑھا کر، والشمس وضحاہا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ۔

۵۶۷۰ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(از اسحاق از ابو المغیرہ از اوزاعی از زہری از حُمید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لات وعزّیٰ (وغیرہ بتوں) کی قسم کھائے تو وہ دوبارہ لا الٰہ[3]

---

[1] یہ حزم بن ابی کعب تھا ۱۲منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ معاذ رض نے نادانستہ اس کو منافق کہا ۱۲منہ [3] اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لات اور عزیٰ یا بتوں یا ٹھاکروں کے علاوہ دوسروں کی قسم کھانا جائز ہے نہیں بلکہ اللہ کے سوا دوسرے کسی قسم کھانا منع ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے مطلب یہ ہے کہ اگر بھولے سے یا نادانستہ کسی کی زبان سے غیر اللہ کی قسم نکل جائے تو کلمۂ توحید پڑھے اور تجدید ایمان کرے اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے میں یہ گمان جاتا ہے کہ شاید اس نے غیر اللہ کو اللہ کے برابر معظم سمجھا گو اس کی نیت ایسی نہ ہو کہ اگر عمداً ایسی قسم کھائے گا یہ سمجھ کر کہ غیر اللہ کی عظمت اللہ کی طرح ہے تب تو وہ حقیقی کافر ہو جائیگا غیر اللہ میں سب آگئے بُت ہوں یا ٹھاکر یا اوتار یا پیغمبر یا شہید یا ولی یا فرشتے ۱۲منہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

الا اللہ کہے (تجدید ایمان کرے) اور جس نے دوسرے ساتھی سے کہا آؤ ہم دونوں مل کر قمار بازی کریں تو وہ بھی (کفارے کے طور پر) کچھ خیرات کرے[۱]

۵۶۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ وَّهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَاِلَّا فَلْيَصْمُتْ -

(از قتیبہ از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہوں نے (اپنے والد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چند سواروں میں دیکھا وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے[۱] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند فرمایا، یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے اگر قسم کی نوبت آ ہی جائے تو اللہ کی قسم کھاؤ ورنہ خاموشی ہی بہتر ہے[۲]

بَابٌ ۳۲۵۶ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ الْاٰيَة

باب خلافِ شرع کام پر غصّہ اور سختی کرنا۔

ارشادِ الٰہی ہے اے نبی کفار و منافقین سے جہاد کر اور ان پر سختی کر۔

۵۶۷۲ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهٗ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ -

(از یسرہ بن صفوان از ابراہیم از زہری از قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے، اس وقت گھر میں تصویروں والا ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ کے چہرے کا رنگ (غصّے سے) بدل گیا اور وہ پردہ لے کر پھاڑ ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن سخت عذاب ان مصوّروں کو ہوگا۔

لہ باپ کی قسم کھانا عرب میں رائج تھا ۱۲ منہ ۲ہ معلوم ہوا غیر اللہ کی قسم بہ سبیل عادت نہ بہ نیت تعظیم بھی کھانا منع ہے اور یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے أفلح وابیہ ان صدق شاید اس ممانعت سے پہلے کی ہے ۱۲ منہ ۳ہ قمار بازی اتنی منحوس چیز ہے کہ صرف اتنا کہنے سے بھی بطور کفارہ خیرات دینا چاہیئے چہ جائیکہ قمار بازی کھیلے

۵۶۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

(از مسدد از یحیی از اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم) ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا، میں نماز صبح کی جماعت میں شریک اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ فلاں شخص[2] (امامت کرتے ہوئے) لمبی نماز پڑھا کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں نے اتنا خفا، اور غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپؐ فرمانے لگے تم میں چند لوگ یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو (نماز سے یا دین سے) متنفر کر دیں، آئندہ جو شخص نماز پڑھائے وہ مختصر نماز پڑھے کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بوڑھے کام کاج والے سبھی قسم کے ہوتے ہیں۔

۵۶۷۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھ رہے تھے آپؐ نے عین قبلہ کی طرف دیکھا کہ کسی نے بلغم تھوکا ہے آپؐ نے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا اور ناراض ہوئے فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا کوئی شخص اپنے چہرے کی جانب بلغم نہ تھوکا کرے۔

۵۶۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا

(از محمد از اسماعیل بن جعفر از ربیعہ بن ابی عبد الرحمن از یزید غلام منبعث) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص[3] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہ پھر اس کا سر بندھن اور برتن پہچان رکھ اور خرچ کر دے اگر اس کا مالک آئے تو ادا کر (اپنے پاس سے دے) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ گم شدہ

[1] معاذ یا ابی بن کعب ۱۲ منہ [2] اتنی لمبی نماز پڑھتے ہیں کہ لوگ نماز میں آنا چھوڑ دیں ۱۲ منہ [3] وہ عمیر ابو مالک تھے بعضوں نے کہا زید بن خالد جہنی ۱۲ منہ

ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَ قَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاؤُا يُصَلُّونَ بِصَلٰوتِهِ ثُمَّ جَاؤُا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَ أَبْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

بکری کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا اسے پکڑ لے کیونکہ بکری یا تیرے کام آئے گی یا تیرے بھائی (مسلمان) کے (جو اس کا مالک ہے) ورنہ بھیڑیا اسے پھاڑ کھائے گا۔ پھر اس شخص نے دریافت کیا گم شدہ اونٹ کے متعلق کیا ارشاد ہے (اگر کسی کو ملے) یہ سن کر آپ کو غصہ آگیا اتنا غصے ہوئے کہ رُخسار مبارک سُرخ ہوگئے یا چہرہ سُرخ ہوگیا فرمانے لگے ارے اونٹ سے تجھے کیا مطلب اس کا موزہ مشکیزہ اس کے پاس موجود ہے جب تک اس کا مالک آئے (وہ کھاتا پیتا رہتا ہے)

مکی بن ابراہیم نے کہا (اسے امام احمد اور دارمی نے وصل کیا) ہم سے عبداللہ بن سعد نے بیان کیا۔

دوسری سند امام بخاری کہتے ہیں محمد بن زیاد نے بحوالہ محمد ابن جعفر از عبداللہ بن سعید از سالم ابوالنضر غلام ابن عبیداللہ از بسر بن سعید از زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی چھال یا بوریے کا ایک حجرہ بنالیا تھا وہاں آکر آپ (تہجد کی) نماز پڑھتے تھے چند لوگوں نے بھی آکر آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کی پھر دوسری رات کو یہ لوگ تو (اپنے وقت پر) آگئے لیکن آپ نے تاخیر کی آپ تشریف ہی نہ لائے حتی کہ ان لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر (اطلاع دینے کی غرض سے) کنکریاں ماریں، آپ غصے میں باہر تشریف لائے فرمایا متواتر تمہارے اس عمل سے میں نے یہ سوچا کہ اب یہ نماز کہیں تم پر فرض نہ ہوجائے لہذا یہ نماز تم سب اپنے گھروں ہی میں پڑھا کرو۔ کیونکہ علاوہ فرض کے تمام نمازیں گھر پر ہی پڑھنا افضل ہے۔

باب ۳۲۵۷ الحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ

باب غصے سے بچنا

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ

(سورہ شوریٰ میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو

كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ الْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو تقصیر معاف کر دیتے ہیں" بدلہ نہیں لیتے نیز (سورۂ آل عمران میں) فرمایا "جو لوگ کشادگی اور تنگی دونوں حالتوں میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کی خطا معاف کرتے ہیں اللہ ایسے نیک لوگوں کو محبت رکھتا ہے"

۵۶۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي اللّٰه عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ -

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از سعید بن مسیب)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص طاقتور نہیں جو کشتی میں طاقتور ہو طاقتور (اور بہادر) وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے نفس پر قابو پالے۔

۵۶۷۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ فَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ -

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از اعمش از عدی بن ثابت) سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دو اشخاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں گالی گلوچ کی، ان میں سے ایک نے دوسرے کو سخت غصے میں آکر گالی دی اس کا منہ سرخ ہو گیا تھا، آپؐ نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر غصے والا شخص وہ پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ پڑھے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لوگوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر) اس شخص سے کہا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا؟ (یہ کلمہ پڑھ لے) وہ کہنے لگا واہ میں کوئی دیوانہ ہوں[1]۔

۵۶۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ

(از یحییٰ بن یوسف از ابوبکر بن عیاش از ابوحصین از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ

[1] یہ بھی غصے کی حالت میں اس نے کہا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں دیوانہ تھوڑے ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور یہ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ۔

علیہ وسلم سے عرض کی مجھے آقا! کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا غصّہ مت کیا کر، بار بار آپ یہی فرماتے رہے[1]

بَاب ۳۲۵۸ الْحَيَاءِ

باب شرم وحیاء۔

۵۶۷۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ۔

(از آدم از شعبہ از قتادہ از ابوالسوار عدوی) عمران بن حُصین رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء داری سے ہمیشہ بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے۔ بشیر بن کعب یہ حدیث سن کر کہنے لگے حکماء کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ حیاداری سے وقار پیدا ہوتا ہے۔
عمران نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث (جو وحی الٰہی کا حصّہ ہے) تجھ سے بیان کرتا ہوں، اور تو اپنی (انسانی) کتابوں کی باتیں سُناتا ہے[2]

۵۶۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ أَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

(از احمد بن یونس از عبدالعزیز بن ابی سلمہ از ابن شہاب از سالم) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کے قریب سے گذرے جو کسی پر حیاء داری کے خلاف غصّے ہو رہا تھا، کہہ رہا تھا تو اتنی شرم کرتا ہے حتیٰ کہ اس سے تجھے نقصان پہنچا آپ نے یہ سُن کر فرمایا ایسا نہ کہو، شرم وحیاء تو ایمان میں داخل ہے (ایمان کا ایک جزو ہے)

۵۶۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا

(از علی بن جعد از شعبہ از قتادہ از غلام انس۔ امام بخاری کہتے

---

[1] شاید وہ بڑا غصّہ والا ہوگا تو اس کو یہی نصیحت سب پر مقدم کی اہل اللہ کو بالہام الٰہی بعضوں شخصوں کے اعمال اور عادات معلوم ہو جاتے ہیں ویسی ہی نصیحت کرتے ہیں جو اس کے مناسب حال ہوتی ہے۔ ایک بزرگ کی عادت تھی بعد توبہ کرانے کے کسی کو نماز کی تاکید کرتے کسی کو روزے کی ایک غریب سے شخص آئے ان سے یہ فرمایا دیکھو زکوۃ دیا کرو مجھ کو تعجب ہوا میں نے ان سے تنہائی میں پوچھا سچ کہو کیا تمہارے پاس کچھ روپیہ ہے انہوں نے کہا اپنا راز تم سے اس وقت ظاہر کرتا ہوں میرے پاس چار یا پانچ ہزار روپیہ نقد موجود ہیں جو میں نے چھپا کر رکھے ہیں اور ظاہر میں میرے لباس وغیرہ سے کوئی نہیں جان سکتا کہ یہ مالدار ہے ۱۲ منہ

[2] حالانکہ بشیر بن کعب نے حکیموں کی کتاب سے حدیث کی تائید کی تھی مگر عمران رض نے اس کو بھی پسند نہیں کیا کیونکہ حدیث یا آیت سُننے کے بعد پھر اور کسی کلام کے سُننے کی ضرورت نہیں جب آفتاب آگیا تو مشعل یا چراغ کی کیا ضرورت۔ ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا۔

ہیں انس کے غلام کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ تھا) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے

باب ۳۲۵۹ إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ بِمَا شِئْتَ۔

باب اگر حیاء نہیں توجو جی چاہے وہ کرے۔

۵۶۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

(از احمد بن یونس از زہیر از منصور از ربعی بن حراش) ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء سابقین کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو جی چاہے کر۔

باب ۳۲۶۰ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ۔

باب دین کے مسائل یا علوم حاصل کرنے کے لئے شرم نہ کرنا چاہیئے[1]

۵۶۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مٰلِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ۔

(از اسماعیل از مالک از ہشام بن عروہ از والدش از زینب بنت ابی سلمہ) اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ حق بات میں اللہ کو شرم نہیں۔ اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے فرمایا ہاں اگر وہ کپڑے پر نمی (تری) دیکھ لے۔

۵۶۸۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ

(از آدم از شعبہ از محارب بن دثار) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن اس سرسبز

[1] اسی طرح علم حاصل کرنے میں یہ شرم نادانی اور ضعف نفس کی دلیل ہے علم ایسا جوہر ہے کہ جوان ہو یا لڑکا کوئی بھی جو ہم سے علم میں زیادہ ہو اس سے علم حاصل کرنا چاہیئے ۱۲ منہ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

اور شاداب درخت کی مثل ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں نہ جھڑتے ہیں سب لوگ سوچنے لگے کہ فلاں درخت ہے فلاں درخت ہے میرے دل میں آیا کہہ دوں کھجور کا درخت ہے، لیکن میں اس وقت بالکل نوجوان لڑکا تھا مجھے شرم آگئی، آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرما دیا وہ کھجور کا درخت ہے۔

(اسی سند سے) شعبہ بحوالہ خُبیب بن عبدالرحمٰن از حفص بن عاصم از ابن عمرؓ یہ حدیث اس اضافے کے ساتھ نقل کی ہے کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا (کہ میرے دل میں کھجور کا درخت آیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہہ نہ سکا) تو انہوں نے کہا کاش تو اس وقت کہہ دیتا (شرم نہ کرتا) تو مجھے بے شمار مال ملنے سے بھی یہ بات زیادہ باعث مسرت تھی[3]

۵۶۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا۔

(از مسدد از مرحوم از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے کو نکاح کرنے کے لئے پیش کیا اور عرض کی آقا آپؐ کو میری خواہش ہے انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی یہ حدیث سن کر بولیں کیسی بے شرم عورت تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا تجھ سے وہ بہتر تھی اس نے خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا تھا۔[4]

بَابٌ ۳۲۶- قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ لوگوں پر آسانی کرو انہیں مشکل میں نہ ڈالو۔ آپؐ لوگوں کے لئے تخفیف اور سہولت پسند فرماتے تھے۔

---

[1] اور بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹھے ہوئے تھے ۱۲ منہ [2] اتنے اتنے سُرخ اونٹ ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے اسی روایت سے باب کا مطلب نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ کی اس شرم کو پسند نہ کیا جو دین کی بات بتلانے میں انہوں نے کی ۱۲ منہ [4] یہ سعادت کہاں ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو اپنی بی بی بنائیں ۱۲ منہ

۵۶۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔

(از آدم از شعبہ از ابوالتیاح) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں پر) آسانی کرو تنگی اور سختی نہ کرو انہیں تسکین اور تسلی دو، نفرت نہ دلاؤ۔

۵۶۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

(از اسحاق از نضر از شعبہ از سعید بن ابی بردہ از والدش) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو حکم فرمایا آسانی اور نرمی سے کام لینا سختی نہ کرنا، دین کے متعلق اچھی خبریں سُنانا نفرت نہ دلانا، دونوں مل جل کر رہنا (اختلاف سے بچنا) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس سرزمین میں جاتے ہیں جہاں شہد کا شراب بنایا جاتا ہے اسے بتع کہتے ہیں اور جَو کا شراب بنایا جاتا ہے جسے مِزر کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۵۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ بِهَا۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ آسان کام اختیار فرماتے بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ اس سے پرہیز کرتے۔ نیز آپؐ نے ساری عمر کبھی اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا البتہ جہاں حُرمتِ الٰہی کا سوال پیدا ہوتا تو محض اللہ تعالیٰ ہی کے لئے اس کا انتقام لیتے۔

لہ بظاہر اس حدیث میں اشکال ہے کیونکہ جو کام گناہ ہوتا اس کے لئے آپ کو کیسے اختیار دیا جاتا شائد یہ مُراد ہو کہ کافروں کی طرف سے اگر ایسے اختیار دیا جاتا ۱۲ منہ سلہ مثلاً کافر مُشرک وغیرہ ۱۲ منہ

٥٦٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا شَاطِئَ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهَا لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ۔

(از ابوالنعمان از حماد بن زید) ازرق بن قیس کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ نہر اھواز کے کنارے مقیم تھے وہ نہر خشک ہو چکی تھی اتنے میں ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے پر سوار وہاں آئے اور نماز پڑھنے لگے، گھوڑے کو چھوڑ دیا، گھوڑا بھاگا تو نماز چھوڑ کر اس کا پیچھا کرنے دوڑے اور اسے پکڑ لیا، پھر آئے اور نماز ادا کی ہم ہی لوگوں میں ایک خارجی تھا وہ کہنے لگا اس بوڑھے بیوقوف کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لئے نماز چھوڑ دی، بعد ازاں ابوبرزہ رضؓ (نماز سے فارغ ہو کر) آئے کہنے لگے جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا ہوا ہوں مجھے کسی نے ملامت نہیں کی (آج اس شخص نے کی) میرا گھر یہاں سے بہت دُور ہے اگر نماز پڑھتا رہتا گھوڑے کو جانے دیتا تو رات تک بھی اپنے گھر نہ پہنچ سکتا۔ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چُکا ہوں اور آپؐ کی آسانیوں کو دیکھ چکا ہوں [1]

٥٦٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (لیث[2] از یونس از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی[3] نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسے مارنے دوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی سے بھرا ہوا یا پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں آسانی و نرمی کرنے کے لئے بھیجا ہے سختی کرنے کے لئے نہیں۔

بَابٌ ٣٢٦٢ الْاِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ

باب لوگوں سے کشادہ روئی اور خوش مزاجی سے پیش آنا (خندہ پیشانی سے پیش آنا اور کھل کر باتیں کرنا)

[1] میں اس خارجی کی بات کو کیا سمجھتا ہوں ۱۲ منہ [2] اس کو ذہلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کا نام ذوالخویصرہ یمانی تھا ۱۲ منہ

وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ ۔

عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں لوگوں سے مل جل مگر اپنے دین کو بچائے رکھ اسے زخمی نہ کر اس باب میں اپنے گھر والوں سے مزاح (دل لگی) کا بھی بیان ہے۔

۵۶۹۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ۔

(از آدم از شعبہ از ابوالتیاح) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم بچوں سے بھی دل لگی کرتے یہاں تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی ابوعمیر نامی تھا، آپؐ اس سے فرمایا کرتے اے ابوعمیر تمہاری چڑیا نغیر کا کیا حال ہے[1][2]؟

۵۶۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي ۔

(از محمد از ابومعاویہ از ہشام از والد ش) حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ رہتیں، جب آپؐ تشریف لاتے تو وہ ڈر کر الگ چلی جاتیں، آپؐ انہیں پھر میرے پاس بھیج دیتے وہ (بیٹھ کر) میرے ساتھ کھیلتی رہتیں[3]۔

بَابٌ ۳۲۶۳ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ ۔

باب لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا (اچھا برتاؤ کرنا خواہ دل میں اپنے دشمنی رکھتے ہوں) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے[4] ہم لوگوں کے منہ پر ہنستے ہیں۔ مگر ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں[5]۔

۵۶۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از ابن منکدر از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپؐ نے (جب وہ باہر تھا)

---

[1] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہی ابوعمیرؓ وہ بچہ تھا جو بچپنی میں مرگیا تھا اور ام سلیم نے اس کے مرنے کی خبر ابوطلحہ اس کے والد سے چھپا رکھی یہاں تک کہ انہوں نے کھانا کھایا ام سلیم سے صحبت کی اس وقت انہوں نے کہا بچہ گذر گیا اس کو لے جا کر گاڑ دو یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] اسی حدیث سے بچیوں کے لئے گڑیوں سے کھیلنا بالاتفاق جائز رکھا گیا ہے اور ان گڑیوں کو ان مورتوں میں سے مستثنیٰ کیا ہے جن کا بنانا حرام ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی الدنیا اور ابراہیم حربی نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] مطلب یہ ہے کہ دوست دشمن سب کے ساتھ انسانیت اور اخلاق اور محبت سے پیش آنا یہ نفاق نہیں ہے نفاق یہ ہے کہ مثلاً ان سے کہے میں دل سے آپ سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ دل میں ان کی عداوت ہو ۱۲ منہ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

فرمایا اچھا اسے آنے دو اپنی قوم کا بُرا آدمی ہے۔ جب وہ اندر آگیا تو آپؐ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ابھی تو آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ وہ بُرا آدمی ہے اور اس کے بعد ہی آپؐ نے اس سے نرمی کا برتاؤ کیا تو فرمایا عائشہ خداوند عالم کے نزدیک بدترین آدمی وہ ہے جس سے لوگ اس کی بدکلامی کے سبب ملنے سے پرہیز کرتے ہوں۔

۵۶۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ أَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ۔

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از ابن عُلیہ از ایوب) عبداللہ بن ابی ملیکہ سے (مُرسلاً) روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں جن میں سنہری بٹن لگے تھے بطور تحفہ پیش کی گئیں آپؐ نے صحابہ کرام میں تقسیم کر دیں ایک قُبا مخرمہ رضؓ کے لئے (جو اس وقت موجود نہ تھے) الگ رکھ لی جب مخرمہ رضؓ آئے تو ان کے حوالے کی فرمایا یہ میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی۔[1]

ایوب کہتے ہیں یعنی اپنے کپڑے میں چھپا رکھی تھی۔ آپ مخرمہ رضؓ کو اس کے بٹن دکھا رہے تھے۔ کیونکہ وہ ذرا ترش مزاج تھے۔

اس حدیث کو حماد بن زید رضؓ نے بھی ایوب سے روایت کیا (اسی طرح مرسلاً یعنی بغیر واسطہ صحابی کے)[2] حاتم بن وردان کہتے ہیں ہم سے ایوب نے بحوالہ ابن ابی ملیکہ از مسور بن مخرمہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں (تحفۃً) آئیں پھر ایسی ہی حدیث بیان کی[3]

بَابٌ ۳۲۶۴ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ

باب کوئی مومن کبھی ایک سوراخ سے دو بارہ

[1] اس کو خود امام بخاری نے باب قسمۃ الامام مایقدم علیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشہادات میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ گو حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بظاہر مُرسل ہیں مگر فی الحقیقت موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو مسور بن مخرمہ رضؓ سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں ۱۲ منہ

مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

وَقَالَ مُعٰوِيَةُ لَاحِلْمَ إِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ۔

۵۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

بَاب ۳۲۶۵ حَقِّ الضَّيْفِ۔

۵۶۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسٰى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ

نہیں ڈسا جاتا۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حکیم و دانا تو وہی ہو سکتا ہے جو صاحب تجربہ ہو۔

(از قتیبہ از لیث از عقیل از زہری از ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں کھاتا (ایک ہی بار دھوکا کھا کر ہوشیار اور چوکنا ہو جاتا ہے)

باب مہمان کا حق۔

(از اسحاق بن منصور از روح بن عبادہ از حسین از یحییٰ بن ابی کثیر از ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا مجھے یہ اطلاع (ٹھیک) نہیں ملی کہ تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں (صحیح خبر ملی ہے آپ کو) تو فرمایا اتنی محنت مت کر۔ عبادت بھی کیا کر سویا بھی کر روزہ بھی رکھا کر بحالت افطار (بغیر روزہ) بھی رہا کر۔ تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے تیری آنکھ کا بھی۔ تیرے مہمان کا بھی (اور ملاقاتی) کا بھی[1] حق ہے تیری بیوی[2] کا بھی، میں سمجھتا ہوں تیری عمر لمبی ہوگی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا تیرے لئے کافی ہے اس لئے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو (تین روزوں کے تیس روزے ہو گئے۔ گویا ساری عمر

---

[1] اس سے باتیں کرے خاطر داری کرے ۱۲ منہ [2] اس سے بھی صحبت اور دل لگی کرنا ضرور ہے سبحان اللہ کیا فلسفہ ہے لیکن مبتدی لوگ اس کی قدر کیا جانیں جو لوگ منتہی اور کمال علوم میں کامل ہیں وہی اس ارشاد کی قدر و منزلت کرتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے انسان کو ملکی اور بہیمی دونوں قوتیں دے کر ایک معجون مرکب کیا ہے اگر ایک قوت کو بالکل تباہ کر کے آدمی بالکل فرشتہ یا جانور بن جائے تو گویا اپنی فطرت بگاڑتا ہے نہیں آدمی کو آدمی رہنا چاہیئے عبادت مولیٰ بھی ہو اور دنیا کے حظوظ بھی ہوں اور جن درویشوں نے برخلاف سنت نبوی رات اور دن عبادت اختیار کر کے اور جورو بچوں یار دوستوں عزیز و اقربا سب کے حقوق کو بالائے طاق رکھا ہے وہ ہنوز نوآموز اور مبتدی ہیں کمال کے بعد وہ پہچان لیں گے کہ سنت نبوی پر چلنا ہی افضل اور اعلیٰ ہے ۱۲ منہ

مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

روزے رکھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی، میں نے عرض کیا اس سے زیادہ مجھے طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر جمعہ (ہفتے) میں تین روزے رکھا کر۔ میں نے پھر اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈال دی گئی، میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کر۔ میں نے پوچھا ان کا روزہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن بے روزہ گویا آدھی عمر کے روزے بنیں گے۔

بَاب ۳۲۶۶ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ۔

باب مہمان کی خدمت وخاطر داری بذات خود کرنا اللہ تعالیٰ کا قول ضیف ابراہیم المکرمین کی تفسیر

۵۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از سعید بن ابی سعید مقبری) ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی خاطر داری کرنا ضروری ہے۔ ایک دن رات تو مہمانی لازمی ہے اور تین دن تک افضل ہے اس کے بعد اس کا خرچ صدقے میں شمار ہوتا ہے مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ میزبان کے پاس پڑا رہے اور اسے تنگ کر ڈالے۔

۵۶۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ وَزَادَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

(از اسمٰعیل از مالک) یہی حدیث منقول ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے کلمۂ خیر نکالے ورنہ خاموش رہے۔

۵۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

(از عبداللہ بن محمد از مہدی از سفیان از ابوحصین از ابو

---

[1] اس وقت جوانی کے جوش میں ۱۲ منہ [2] بلکہ حد درجہ تین دن تین رات اس کے پاس کھانا کھائے پھر اپنا کھانا پینا علیحدہ کرلے مولوی عبدالحق ابن فضل اللہ نبوت نوی جو امام شوکانی کے بلا واسطہ شاگرد تھے اور مترجم نے صغر سن میں ان سے تلمذ کیا ہے بڑے متبع سنت اور حق پرست تھے مولوی صاحب موصوف کا قاعدہ تھا کہ تین دن تک کہیں جاتے تو وہاں کھانا کھاتے تین دن کے بعد جو تھے روز صبح کو یک بیک غائب ہوجاتے لوگ ڈھونڈتے رہتے تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتے کہ مولوی صاحب بازار سے لدے پھندے غلہ گھی لکڑی گوشت ترکاری وغیرہ سب اپنے اوپر خود لادے ہوئے آرہے ہیں لوگ کہتے اجی حضرت یہ آپ نے کیا کیا آپ کا کھانا ہم پر بار نہیں ہے تو فرماتے نہیں بس مہمانی ہو چکی اب تمہارا یہی احسان بس ہے کہ ہمارا کھانا پکوا دو فقط ۱۲ منہ

احمد ثنا ابن مهدي قال حدثنا سفيان عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت۔

(صالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخر پر یقین رکھتا ہو وہ منہ سے نیک کلمہ (اچھی بات) کہے ورنہ خاموشی بہتر ہے۔

۵۷۰۰۔ **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر انه قال قلنا يا رسول الله انك تبعثنا فننزل بقوم فلا يقروننا فما ترى فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم حق الضيف الذي ينبغي لهم۔

(از قتیبہ از لیث از یزید بن ابی حبیب از ابوالخیر) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ ہمیں کسی سفر میں روانہ فرماتے ہیں تو (راستے میں) ہمارا قیام کسی ایسی جگہ بھی ہو جاتا جہاں کے لوگ ہماری مہمانی بھی نہیں کرتے اس کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا اگر ان لوگوں کے پاس جاکر قیام کرو اور وہ حسب دستور مہمانی تمہیں دیں تو منظور کرو اگر نہ دیں تو حق مہمانی حسب قاعدہ اور قانون وصول کر لو[1]

۵۷۰۱۔ **حدثنا** عبد الله بن محمد قال حدثنا هشام قال اخبرنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو تو وہ اکرام ضیف (مہمان کی عزت) کرے جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ صلہ رحمی کرے اور جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ کلمہ خیر کہے ورنہ خاموش رہے۔

[1] بعض علماء نے کہا یہ حدیث منسوخ نہیں ہے اور مہمانی کا حق بجبر وصول کر سکتے ہیں اکثر علماء کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں پر تنگی تھی اس وقت مہمانی کرنا واجب تھی اس کے بعد مہمانی مستحب رہ گئی اور یہ حکم منسوخ ہو گیا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۲۶ صُنْعِ الطَّعَامِ وَ التَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ -

باب مہمان کے لئے پرتکلف کھانا تیار کرنا۔

۵۷۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ وَهْبُ الْخَيْرِ -

(از محمد بن بشار از جعفر بن عون از ابوالعمیس از عون بن ابی جحیفہ) ابن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا تو سلمان رضی ابوالدرداء رضی کی ملاقات کے لئے گئے دیکھا کہ ان کی اہلیہ محترمہ ام درداء رضی اللہ عنہا میلے کچیلے لباس میں ملبوس ہیں۔ سلمان رضی نے دریافت کیا محترمہ! کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا تمہارے بھائی ابوالدرداء دنیا داری سے بے نیاز ہو گئے ہیں، اسی اثناء میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہو گئے، انہوں نے سلمان رضی کے لئے کھانا تیار کیا اور ان سے کہنے لگے آپ ہی کھا لیجئے میں تو روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو نہیں کھانے کا جب تک آپ نہیں کھانے کے۔ ابوالدرداء رضی نے (روزہ توڑ ڈالا) سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا رات ہوئی تو ابوالدرداء (تہجد کے لئے) اُٹھنے لگے سلمان رضی نے کہا ابھی سوتے رہیئے چنانچہ وہ سو رہے پھر اُٹھنے لگے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا ابھی سوتے رہیئے اور وہ سو رہے جب رات کا آخری حصہ رہ گیا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا اب اُٹھیئے چنانچہ دونوں نے نماز تہجد پڑھی پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے ابوالدرداء رضی سے کہا (بھائی صاحب!) آپ پر آپ کے رب کا بھی حق ہے نفس کا بھی ہے بیوی کا بھی ہے تو ہر حقدار کا حق ادا کیا کیجئے! ابو درداء رضی عنہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔ آپ نے فرمایا سلمان رضی سچ کہتا ہے۔

ابوجحیفہ رضی کا نام وھب سُوائی ہے انہیں وھب الخیر بھی کہتے ہیں۔

لہ وہ جورو کی طرف مخاطب ہی نہیں ہوتے تو میں بناؤ سنگار کر کے اچھے کپڑے پہن کے کیا کروں اس روایت سے بھی غیر شرعی پردے کی جڑ اکھڑ جاتی ہے

باب ۳۲۶۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

۵۷۰۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ فَقَالُوا صَدَقَ أَتَانَا بِهِ قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ

باب مہمان کے سامنے غصّہ کرنا اور رنج اور گھبراہٹ ظاہر کرنا منع ہے۔

(از عیاش بن ولید از عبدالاعلی از سعید جُریری از ابوعُثمان) عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چند حضرات کی دعوت کی اور مجھ سے فرمایا مہمان کا خیال رکھنا (انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہا ہوں میری واپسی سے پہلے انہیں کھانا کھلا دینا (یہ کہہ کر والد صاحب چلے گئے) میں مہمانوں کے سامنے ماحضر (جو کھانا گھر میں موجود تھا) لایا اور ان سے کہا تناول فرمائیے۔ وہ کہنے لگے ہمارے میزبان کہاں ہیں؟ میں نے کہا آپ کھائیے (ان کا انتظار نہ کیجئے معلوم نہیں وہ کب آئیں؟) لیکن انہوں نے یہ بات نہ مانی اور کہا جب تک میزبان نہ آئیں گے ہم کھانا نہ کھائیں گے۔ میں نے کہا نہیں آپ کھا لیجئے اگر آپ نہ کھائیں گے اور والد صاحب آگئے تو مجھ پر ناراض ہوں گے وہ نہ مانے میں سمجھ چکا تھا کہ والد صاحب آکر ناراض ہوں گے چنانچہ جب وہ آئے تو میں کنارہ کر گیا (چھپ گیا) انہوں نے گھر میں آتے ہی پوچھا کیا ہوا؟ انہیں حال بتایا گیا انہوں نے مجھے آواز دی عبدالرحمان! میں (ڈر کے مارے) خاموش ہو رہا پھر پکارا عبدالرحمان جب بھی میں خاموش رہا آخر کہنے لگے اناڑی! میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو ظاہر ہو جا چنانچہ میں سامنے ہوا۔ میں نے عرض کیا آپ ان مہمانوں سے دریافت فرمائیے! مہمان بولے عبدالرحمان سچ کہتا ہے (اس کا کوئی

---

[1] مہمانوں کو کھانا وغیرہ کھلانا ۱۲ منہ [2] مجھ پر ناحق کی خفگی کیوں کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] حضرت ابوبکر صدیق رض کا غصہ مہمانوں کے حق اور ان کی طرفداری میں تھا جب یہ بھی شرعًا ناجائز ہے تو جو غصہ اس بات سے پیدا ہو کہ مہمان گھر میں کیوں ٹپک پڑا وہ کتنا سخت گناہ ہوگا۔ اندازہ لگا لیجئے۔ عبدالرزاق۔

كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَ بِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ الْأُولَى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا۔

قسم نہیں، یہ کھانا لایا تھا ہم نے خود ہی نہیں کھایا) والد بولے تو آپ حضرات میرا انتظار کرتے رہے ہیں تو خدا کی قسم آج رات کچھ نہ کھاؤں گا مہمانوں نے کہا خدا کی قسم ہم بھی اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ کھالیں۔ والد صاحب بولے بھائی میں نے ایسی خراب رات نہیں دیکھی صاحبان آپ کو کیا ہوا کہ آپ ہماری طرف سے مہمانی قبول نہیں کرتے۔ اچھا عبدالرحمان! تو کھانا لا چنانچہ میں کھانا لے آیا، والد صاحب نے بسم اللہ کہہ کر آغاز کیا[۱] والد صاحب نے مزید کہا پہلی حالت[۲] شیطان کی طرف سے تھی[۳] بعد ازاں والد صاحب نے اور تمام مہمانوں نے کھانا کھایا۔

باب ۳۲۶۹ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ لَا آكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ

فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب مہمان کا میزبان سے کہنا کہ بغیر تمہارے کھانا نہ کھاؤں گا۔

اس کے متعلق حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے۔

۵۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى

(از محمد بن مثنیٰ از ابن ابی عدی از سلیمان از ابو عثمان) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چند مہمانوں کو اپنے گھر لے آئے، خود شام ہی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے جب واپس آئے تو والدہ نے کہا[۴] آپ رات کو اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے؟ انہوں نے کہا کیا تو نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ والدہ نے کہا ہم نے کھانا ان کے سامنے رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت غصے ہوئے گالیاں دیں اور کوسا (خدا کرے تیرے کان کٹیں) اور قسم کھائی کہ میں تو کھانا نہیں کھاؤں گا عبدالرحمٰن[۵] کہتے ہیں میں تو (ڈر کے مارے) چھپ گیا۔ انہوں نے مجھے آواز دی اناڑی! والدہ نے بھی قسم کھائی جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں

---

[۱] مہمان بھی کھانے لگے ۱۲ منہ [۲] جس میں میں نے قسم کھائی تھی کہ آج رات کو میں کچھ نہ کھانے کا ۱۲ منہ [۳] کیونکہ غصے کی حالت تھی یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ ابوبکر صدیق رضو نے مہمانوں کے سامنے جو عبدالرحمن پہ غصہ کیا تھا قسم کھائی تھی اس کو شیطان کا اغوا قرار دیا ۱۲ منہ [۴] یعنی ام رومان نے جو بنی فراس قبیلے کی تھیں ان کا نام زینب تھا ۱۲ منہ [۵] کوسا جدع کا معنی ہے اور کوسا کا مفہوم بریکٹ میں ہے (خدا کرے تیرے کان کٹیں) عبدالرزاق

يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا۔

بھی نہیں کھاؤں گی اور مہمانوں نے قسم کھائی کہ جب تک آپ گھر والے نہ کھائیں گے ہم نہیں کھائیں گے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یہ غصہ کرنا اور قسمیں کھانا شیطان کی طرف سے تھا، چنانچہ کھانا منگوایا خود کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ جب وہ لوگ ایک لقمہ اُٹھائے ہی تھے تو کھانا نیچے سے اور بھی بڑھ جاتا تھا۔ والد صاحب (والدہ سے) کہنے لگے بنی فراس کی بہن دیکھ یہ کیا ہو رہا ہے؟ (کھانا بڑھ گیا) وہ کہنے لگیں میرے نور چشم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا اس سے تو یہ کھانا اب زیادہ ہو گیا ہے غرض سب لوگوں نے وہ کھانا کھایا، آخر والد صاحب نے وہ طعام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی بھیجا، کہتے ہیں آپ نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

بَابُ ۳۲۷ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

باب عمر کے اعتبار سے بڑے کی عزت کرنا گفتگو اور سوال وجواب کے آغاز کا موقع بھی انہیں دینا۔

۵۷۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى

(از سلیمان بن حرب از حماد ابن زید از یحییٰ بن سعید از بشیر بن یسار غلام انصار) حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود دونوں خیبر گئے اور کھجور کے کسی باغ میں ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل مارے گئے تو عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے دو بیٹے حویصہ اور محیصہ یہ تین آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (عبداللہ بن سہل کے مقدمے میں بات چیت کرنے لگے پہلے عبدالرحمان نے بولنا چاہا وہ ان تینوں میں کم عمر تھے تو آپ نے فرمایا پہلے بڑے کو بولنے دو۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ آپ کے اس کبّر الکبر کا مطلب یہ ہے کہ جو بڑا ہے وہ پہلے بات کرے۔ غرض ان تینوں نے عبداللہ بن سہل کے مقدمے میں گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا لیں (کہ عبداللہ کو یہودیوں

۱۔ یعنی ایک کے بعد ایک ۔ نے ۱۲ ستہ ۵۷۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھرانے کی زبردست کرامت ظاہر ہوئی کہ کھانا بڑھ گیا۔

لِيَلِيَ الْكَلَامَ إِلَّا كُبْرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ۔

نے مارا ہے) تو تم دیت کے حقدار بن جاؤ گے[1]۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آنکھ سے تو نہیں دیکھا کہ انہوں نے قتل کیا (کیسے قسمیں کھالیں؟) آپؐ نے فرمایا تو یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری الذمہ ہو جائیں گے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو کافر ہیں[2]۔ بہرحال آپؐ نے عبداللہ بن سہل کے ورثاء کو اپنے پاس سے دیت دلائی[3]۔

سہل کہتے ہیں ان دیت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا اسے تھان (رگلے) میں لے کر پہنچا تو اس نے مجھ کو لات ماری۔

لیث بحوالہ یحییٰ از بُشیر از سہیل بھی یہ حدیث نقل کرتے ہیں، ان میں یحییٰ راوی یہ بھی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں بُشیر نے یوں کہا[4] مع رافع بن خدیج۔

سفیان بن عینیہؒ نے بحوالہ یحییٰ از بُشیر صرف سہل سے نقل کیا (اس میں رافع کا نام نہیں)

۵۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا

(از مسدد از یحییٰ از عبیداللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا بتاؤ وہ درخت کون سا ہے جو مومن سے ملتا جلتا ہے، حکم الٰہی سے ہر موقع پر اپنا پھل دیتا ہے[5]۔ اس کے پتے نہیں گرتے، میرے ذہن میں بات آئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے بات کرنا اچھا نہ سمجھا

[1] یعنی جو نکہ قتل کے گواہ پر دیت نہیں ہے اس لئے قسامت ہو سکتی ہے قسامت کا بیان انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ [2] ان کو جھوٹی قسم کھانے میں کیا تامل ہوگا ۱۲ منہ [3] یعنی عن سہل مع رافع بن خدیج ۱۲ منہ [4] اس کو امام مسلم اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] کھجور کے درخت میں یہ خاصیت ہے کہ قحط کے زمانہ میں بھی خوب میوہ دیتا ہے جب اور درخت میوہ نہیں دیتے ۱۲ منہ [6] یہ ہے حاکم یا حکومت کا کام جب کسی طرح مسئلہ نہ سلجھے تو حاکم یا حکومت اپنی گرہ سے پیسے ادا کر کے فیصلہ چکا دے۔ بہرکیف بدامنی، فساد اور کسی کی حق تلفی دور ہو جائے خواہ حاکم اپنی ذات کو خسارے میں ڈالے یہی عزت جو اسے حاصل ہے کہ لوگ اسے اپنا سردار جانتے ہیں اس کے لئے اتنا بڑا انعام ہے کہ اس کے مقابلے میں مالی خسارے کو کوئی وقعت نہیں رکھتے مگر افسوس آج حکام کا ذہن بدل چکا ہے وہ عیاشی اور فحاشی کی خاطر حکومت حاصل کرتے ہیں عوام کا استحصال کرتے ہیں قومی بیت المال کو اپنی عیاشی پر قربان کرتے ہیں انہیں حقیقی نشہ نہیں رہا کہ لوگ ان کی دل سے تکریم کریں اور اللہ تعالیٰ عقبیٰ میں بے شمار رحمتوں اور انعامات سے سرفراز فرمائے۔ عبدالرزاق۔

وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ۔

کیونکہ بزرگ صحابہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے جب انہوں نے بھی کوئی جواب نہ دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمادیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، بعدازاں میں والد صاحب کے ساتھ مجلس سے باہر آیا تو میں نے (راستے میں) کہا اباجی! میرے ذہن میں یہ آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے کہا تو اس وقت بولا کیوں نہیں؟ اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو مجھے اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی تیرے اس جواب راست سے ہوتی میں نے کہا میں اس وجہ سے خاموش رہا تھا کہ آپ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے بزرگوں کے سامنے ابتداء کرنا مناسب نہ سمجھا۔

باب ۳۲۷ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ۔

باب شعروشاعری، رجز وحُدا[1] اور اشعارِ ممنوعہ کا بیان۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" والشعراء الآیۃ" ترجمہ شاعری کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں دیکھا نہیں آپ نے کہ وہ ہر وادی میں مارے مارے پھرتے ہیں کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں البتہ ایمان وعمل صالح والے شعراء جو بکثرت ذکر کریں اور مظلوم ہونے کے بعد انتقام لیں وہ مستثنیٰ ہیں۔ ظالموں کو بھی عنقریب معلوم ہوجائے گا کہ کس موڑ پلٹ جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں[2] فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ کے یہ معنی ہیں کہ ہر لغو اور بیہودہ بات میں حصّہ لیتے ہیں۔

۵۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

(راز ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوبکر بن عبدالرحمان از

[1] رجز وہ شعر ہیں جو میدانِ جنگ میں پڑھے جاتے ہیں، اپنی بہادری جتلانے کے لئے اور حُدا وہ موزوں کلام جو اونٹوں کو سنایا جاتا ہے تاکہ وہ گرم ہوجائیں اور خوب چلیں یہ مُداعرب میں ایسی رائج ہے کہ اونٹ اس کو سن کر مست ہوجاتے ہیں کوسوں چلے جاتے ہیں اور تھکتے نہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

مروان بن حکم از عبدالرحمن بن اسود بن عبدیغوث) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت و فلسفہ پایا جاتا ہے۔

۵۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

(از ابونعیم از سفیان از اسود بن قیس) حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد میں) چل رہے تھے، آپؐ کو ایک پتھر کی ٹھوکر لگی اور پاؤں کی انگلی خون آلود ہوگئی تو یہ شعر فرمایا۔ ترجمہ تو صرف انگلی ہے جو زخمی ہوگئی ہے۔ کیا ہوا اگر راہِ مولی میں تو زخمی ہوگئی[1]

۵۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ۔

(از محمد بن بشار از ابن مہدی از سفیان از عبدالملک از ابو سلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعراء کے کلام میں سب سے زیادہ سچا کلام لبیدؓ[2] کا یہ مصرعہ ہے۔ ترجمہ "خدا کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی"۔ آپؐ نے مزید فرمایا اُمیہ بن صلت تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتے[3]۔

۵۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

(از قتیبہ بن سعید از حاتم بن اسماعیل از یزید بن ابی عُبید) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یہ کلام رجز ہے شعر نہیں ہے اب اعتراض نہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی شعر نہیں کہے بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے شعر تصنیف نہیں کی یہ نہیں ہے کہ آپ نے دوسرے شاعروں کی شعر بھی نہیں پڑھے ۱۲ منہ [2] لبید عرب کا ایک بڑا مشہور شاعر تھا ۱۲ منہ [3] اس کے کلام میں توحید اور بت پرستی کی مذمت بھری ہوئی ہے ۱۲ منہ

عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ

کے ساتھ رات کے وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے عامر بن اکوع (میرے بھائی) سے کہا تم اپنے اشعار ہمیں نہیں سناتے؟

عامر شاعر تھے، وہ اونٹ سے اُتر کر حُدا پڑھنے لگے، یہ اشعار تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيْحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

"اے اللہ اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم نہ ہدایت پا سکتے نہ خیرات دیا کرتے نہ نماز پڑھا کرتے تجھ پر قربان ہم پر مغفرت فرما اور تا زلیست ہمیشہ جنگ میں ثابت قدم رکھ۔ اور ہم پر سکون قلب نازل فرما (اتنی ہمت دے) نقارۂ جنگ سنتے ہی ہم حملہ آور ہوتے رہیں اور وہ کافر فریاد کر کے ہم سے نجات طلب کرتے رہیں۔"

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا عَلٰى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اونٹ کون شخص ہانک رہا ہے جو حُدا گا رہا ہے۔ اطلاع دی گئی کہ عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ آپ کا یہ جملہ سن کر ایک شخص[1] نے کہا اب تو جنت اس پر واجب ہو گئی اور وہ ضرور شہید ہو جائے گا۔ یا رسول اللہ کاش (اور کچھ دنوں تک) آپ ہمیں عامر رضی اللہ عنہ سے فائدہ اُٹھانے دیتے[2]۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ہم خیبر میں پہنچے ہم نے خیبر والوں کو گھیر لیا (وہ قلعے میں تھے) ہمیں بے پناہ بھوک محسوس ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا، جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت آگ روشن کی (جا بجا چولہے گرم کئے گئے) آپ نے فرمایا یہ آگ کیسی

---

[1] یہ اُسید بن حضیر انصاری رضی مشہور صحابی تھے ۱۲ منہ [2] کیونکہ آپ جس کے لئے یرحمہ اللہ فرماتے وہ شہید ہوتے یہ ایک معجزہ تھا آپ کا اسی سے لوگوں نے یہ اختیار کر لیا کہ مرے ہوئے شخص کو مرحوم کہتے ہیں ۱۲ منہ

لُحُومِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِي مَا لَكَ فَقُلْتُ فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ

روشن ہے؟ عرض کیا گیا گوشت پکایا جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کس جانور کا گوشت؟ عرض کیا گیا گدھوں کا۔ آپؐ نے فرمایا یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص[1] نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم گوشت پھینک کر ہانڈیاں صرف دھو ڈالیں (اور توڑیں نہیں تو اجازت ہے؟) آپؐ نے فرمایا اچھا یونہی کر لو جب اہل خیبر سے مقابلہ ہوا تو عامرؓ کی تلوار چونکہ چھوٹی تھی، وہ ایک یہودی کو مارنے لگے لیکن تلوار اُلٹ کر خود عامر کے گھٹنے میں لگی بالآخر وہ اسی زخم سے انتقال کر گئے، جب لوگ خیبر سے واپس ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غمگین پایا دریافت کیا سلمہ! کیا حال ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! لوگ کہہ رہے ہیں کہ عامرؓ کے سب اعمال اکارت (بیکار) ہو گئے (وہ اپنے آپ کو مار کر مر گئے) آپؐ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا فلاں فلاں اور فلاں آدمی نیز اُسید بن حضیر انصاری، آپؐ نے فرمایا غلط کہتے ہیں عامرؓ کو دُہرا ثواب ملا، آپؐ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر بتایا۔ وہ تو ریاضت بھی کرتا تھا اور مجاہد بھی تھا، عامرؓ کی طرح تو بہت کم عرب پیدا ہوئے ہیں۔

۱۱۷۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى

(از مسدد از اسماعیل از ایوب از ابو قلابہ) انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چند ازواج مطہرات کے پاس آئے (جو اونٹنیوں پر سوار جا رہی تھیں) ان کے ساتھ اُم سُلیم بھی تھیں، آپؐ نے فرمایا اے[2] انجشہ شیشوں[3] کو آہستہ لے چل[4]۔ ابو قلابہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ ایسا کہا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص یہ فقرہ کہے تو معیوب سمجھا جائے

---

[1] یہ عمر رضی اللہ عنہ تھے ۱۲ منہ [2] انجشہ وہ غلام تھا جو خوش آوازی سے حُدا گا کر اونٹوں کو تیز ہانک رہا تھا ۱۲ منہ [3] شیشوں سے مُراد عورتیں ہیں جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں ۱۲ منہ [4] انجشہ بڑا خوش آواز تھا اس کی آواز سے اونٹ مست ہو کر خوب بھاگ رہے تھے آپؐ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں نہ گر جائیں اس لیے فرمایا آہستہ لے چل بعضے لوگوں نے کہا انجشہ چونکہ خوش آواز تھا تو آپؐ کو ڈر ہوا کہ کہیں عورتیں اس کی آواز پر مفتون نہ ہو جائیں مگر یہ توجیہہ صحیح نہیں ہے انجشہ ایک غلام تھا اور اُمہات المومنین کا ایک غلام پر مفتون ہونا خلافِ عقل اور خلاف قیاس ہے ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ

یعنی سَوْقَكَ بالقواریر[1]

بَابُ ۳۲۷ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

باب مشرکوں کی ہجو کرنا۔

۵۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن سلام از عبدہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو گوئی کے لئے اجازت طلب کی آپؐ نے فرمایا ان کا اور میرا خاندان تو ایک ہے (تو میں بھی اس ہجو میں شریک ہو جاؤں گا) حسان رضؓ نے کہا میں آپؐ کو اس میں سے ایسے نکالوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں (اسی سند سے) ہشام بن عروہ نے کہا عروہ روایت کرتے ہیں، میں ایک بار حسان رضؓ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بُرا بھلا کہنے[2] لگا تو کہنے لگیں کہ حسان رضؓ کو بُرا نہ کہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکین کو جواب دیا کرتے تھے[3]

۵۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذٰلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ

(از اصبغ از عبداللہ بن وہب از یونس از ابن شہاب از ھیثم بن ابی سنان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حالات و واقعات بیان کرتے کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے کہ آپؐ فرماتے تھے تمہارا ایک بھائی (شاعر) جو بیہودہ گو نہیں وہ یوں کہتا ہے آپؐ نے عبداللہ بن رواحہ کو مُراد لیا ہمارے درمیان خدا کا رسول ہے

---

[1] عیب اس طرح کرو کہ زبان عرب میں ساق خود متعدی ہے تو سوقک القواریر کہنا چاہیئے تھا بالقواریر کہنا اور ب لانا ضرور نہ تھا مگر ابو قلابہ کا یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا زبان عرب میں ب زائد بھی آتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاص عربی اور افصح الفصحا تھے آپ کے کلام پر عیب کرنا چہ معنی وارد بعضوں نے کہا عیب یہ کہ آپؐ نے عورتوں کو شیشوں سے تشبیہ دی مگر اس میں بھی کوئی عیب نہیں یہ تشبیہ نہایت عمدہ ہے ۱۲ منہ [2] چونکہ وہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے میں شریک تھے ۱۲ منہ [3] مشرکوں کی ہجو کرتا تھا آنحضرتؐ کی طرفداری کرتا تھا ان الحسنات یذہبن السیات اس روایت سے حضرت عائشہ کی پاک نفسی دینداری اور پرہیزگاری معلوم ہوتی ہے کس درجہ کی پاک نفس اور فرشتہ خصلت تھیں چونکہ حسان نے اللہ اور رسول کی طرفداری اور حمایت کی تھی اس لیے اپنی ایذا کا جو ان کی طرف سے پہنچی تھی کچھ خیال نہ کیا اور ان کو بُرا کہنے سے منع فرمایا مسلمانو تم کو کیا ہو گیا ہے تم حضرت عائشہ کی پیروی کیوں نہیں کرتے

فِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

جو خدائے تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے۔ خصوصًا جب صبح کی پو پھٹتی ہے تلاوت کرتا ہے ہم اندھے تھے آپؐ نے ہمیں راہِ ہدایت دکھائی ہمارے دل بالکل مطمئن اور یقین رکھنے والے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا ہے وہ صحیح ہے اور واقع ہو کر رہیگا عبادت کی غرض سے وہ رات کو اپنا پہلو بستر سے الگ رکھتا ہے جبکہ کفار اپنے بستروں پر غافل پڑے سویا کرتے ہیں۔[1] یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا۔ محمد بن ولید زبیدی نے بحوالہ زہری از سعید بن مسیب و عبدالرحمان اعرج از ابوہریرہ رضؓ روایت کیا۔[2]

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)
دوسری سند (از اسماعیل بن ابی اویس از برادرش (عبدالحمید) از سلیمان از محمد بن عتیق از شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ابن عوف حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہؓ سے گواہی دینے کی درخواست کی۔[3] حسان رضی اللہ عنہ کہنے لگے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا آپؐ فرماتے تھے اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے، نیز آپؐ یہ دُعا بھی کرتے تھے" اے اللہ حسان کی روح القدس کے ذریعے مدد کر"۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں بے شک میں نے سُنا ہے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عدی بن ثابت) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر اور جبرائیلؑ تیرے ساتھ ہیں (امداد کریں گے)۔

۱؎ اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بخاری نے تاریخ صغیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ جب حضرت عمر رضؓ نے ان کو مسجد میں شعر پڑھنے سے ڈانٹا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۲۳ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ۔

باب شعر وشاعری میں اتنا مستغرق ہونا منع ہے کہ ذکر الٰہی، علم دین اور تلاوت قرآن کی فرصت نہ ملے[1]۔

۵۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از حنظلہ از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اشعار سے بھر جائے[2]۔

۵۷۱۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ اشعار سے بھر جائے۔

بَابٌ ۳۲۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَعَقْرَى حَلْقَى۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو[3]۔ تجھے زخم لگے تیرے حلق میں بیماری ہو[4]۔

۵۷۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابو القعیس کے بھائی افلح نے آیۂ پردہ کے نزول کے بعد مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے کہا واللہ بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے میں اجازت نہیں دے سکتی کیونکہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھے دودھ نہیں پلایا

---

[1] رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲ منہ [2] پیٹ بھر جانے سے یہی مطلب ہے کہ سوا شعروں کے اور کچھ اس کو یاد نہ ہو نہ قرآن یاد کرے نہ حدیث دیکھے رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲ منہ [3] یعنی تجھ پر مفلسی آئے تو اپنے ہاتھ سے گھر لیپے پوتے ۱۲ منہ [4] یا بانجھ سر منڈی۔ اصل میں عقرے حلقے عرب لوگ منحوس عورت کو کہتے ہیں اور یہ کلمات غصے اور پیار دونوں وقت کہے جاتے ہیں ان سے بددعا دینا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَتْنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے پلایا ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مرد نے تو دودھ نہیں پلایا بلکہ عورت نے (اس لئے مرد کے سامنے میں کیسی نکل سکتی ہوں؟) آپ نے فرمایا نہیں اسے اندر آنے کی اجازت دو وہ تمہارا چچا ہوا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے۔

عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسی حدیث کی رو سے یہ کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

۵۷۱۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى لُغَةُ قُرَيْشٍ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا۔

(از آدم از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینے کی طرف) واپسی کا ارادہ فرمایا تو صفیہ رض کو خیمے کے دروازے پر رنجیدہ کھڑے دیکھا چونکہ وہ حائضہ ہوگئیں تھیں[1]۔ آپ نے فرمایا مونڈی گائی![2] "یہ قریش کا محاورہ ہے[3]۔ "کیا تو ہمیں روک لے گی؟" پھر پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارہ کیا تھا؟ اُنہوں نے کہا "ہاں"۔ آپ نے فرمایا "پھر تو بھی ساتھ چل"[4]۔

بَابٌ ۳۲۵ مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا۔

باب لفظ "زعموا" کا استعمال

۵۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابوالنضر غلام عمر بن عبیداللہ از ابومُرّہ غلام ام ہانی بنت ابی طالب) اُم ہانی بنت ابی طالب رض کہتی تھیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے کھڑی

[1] وہ طواف الوداع نہیں کر سکتی تھیں ۱۲ منہ [2] یا تو زخمی ہو تیرے حلق میں درد ہو ۱۲ منہ [3] غصے اور پیار میں ایسے الفاظ کہتے ہیں ۱۲ منہ [4] پھر کیا غم ہے طواف الوداع کچھ ضرور نہیں ۱۲ منہ

اِبْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُّلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي اَنَّهُ قَاتِلٌ رَّجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَّذَاكَ ضُحًى۔

تھیں میں نے سلام کیا آپؐ نے (پردے کے اندر سے) جواب دیا کون ہے؟ میں نے کہا میں اُم ہانی ہوں آپؐ نے فرمایا خوش آمدید ام ہانی! جب غسل سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے کھڑے ہوکر ایک ہی کپڑا لپیٹے ہوئے آٹھ رکعتیں پڑھیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں کے بیٹے زعم[1] کرتے ہیں (کہتے ہیں) کہ وہ ھبیرہ کے بیٹے[2] کو قتل کردیں گے جسے میں نے پناہ دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اُم ہانی! جسے تو نے پناہ دی ہم بھی اسے پناہ دیں گے (قتل نہیں کرنے دیں گے)۔ اُم ہانی کہتی ہیں یہ چاشت کا وقت تھا (جب میں آپؐ کے پاس گئی)

بَابٌ ۳۲۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ۔

باب کسی شخص کو ویلک (تجھ پر افسوس ہے یا تیری خرابی ہو) کہنا۔

۵۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اونٹ کو ہانکے لئے جا رہا ہے (خود پیدل چل رہا ہے) آپؐ نے فرمایا "اس پر سوار ہوجا" وہ کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے آپؐ نے فرمایا "سوار ہوجا" اس نے دوبارہ کہا "یہ قربانی کا اونٹ ہے" آپؐ نے فرمایا ویلک (تیری خرابی ہو) سوار ہوجا۔

۵۷۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

(از قتیبہ بن سعید از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ ہانکے لئے جا رہا ہے آپؐ نے فرمایا "اس پر سوار ہوجا" وہ کہنے لگا "یا رسول اللہ قربانی کا اونٹ ہے" آپؐ نے فرمایا ویلک (تجھ پر افسوس یا تیری خرابی ہو) سوار ہوجا" دوسری بار یا تیسری بار آپؐ نے یوں فرمایا۔

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلا کہ ام ہانی رضؓ نے زعم ابن امی کہا تو زعمو کہنا جائز ہوا ۱۲ منہ [2] اس کا نام حارث بن ہشام یا عبداللہ بن ابی ربیعہ یا زہیر بن ابی اُمیہ تھا ۱۲ منہ

۵۷۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَّكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

(از مسدد از حماد از ثابت بُنانی از انس بن مالک)
دوسری سند (از حماد از ایوب سختیانی از ابوقلابہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپؐ کے ساتھ ایک غلام انجشہ نامی تھا جو حُدا گا رہا تھا، آپؐ نے فرمایا ویحک (تجھ پر افسوس) اے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل۔

۵۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَّنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَّاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از خالد از عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ)
ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے ایک شخص کی تعریف کی آپؐ نے سن کر فرمایا تیری خرابی ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی، تین بار یہی فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کو جانتا ہو اور اس کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی نیک ہے۔"

۵۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا

(از عبدالرحمان بن ابراہیم از ولید از اوزاعی از زہری از ابوسلمہ و ضحاک) حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں قبیلہ بنی تمیم کا ذوالخویصرہ نامی کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجیے! آپؐ نے فرمایا تجھ پر افسوس اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

لے شیعوں کی جہالت اگر شیخین ظالم تھے معاذ اللہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ظالم ظاہر نہ کر کے نہ صرف اہل بیت پر ظلم کیا معاذ اللہ بلکہ تمام دنیا پر ظلم کیا کہ لوگ انہیں اسلام کے جلیل القدر فرزند سمجھتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظالم سمجھتے ہوئے بھی دنیا کو آگاہ نہ کیا اور ایک لفظ نہ کہا کہ ان سے بچیاں ان کا اسلام سے تعلق نہیں اور یہ ظلم کریں گے (معاذ اللہ) اور "من یعدل اذا لم اعدل" ایسا فقرہ ہے کہ ان پڑھ شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ آنحضرتؐ کے الفاظ نہیں بلکہ یہ — حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت کے خلاف ... ۔ عبدالرزاق

لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(یہ منافق معلوم ہوتا ہے) اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اُڑا دوں آپؐ نے فرمایا نہیں اس کے کچھ ساتھی ایسے بھی ہوں گے کہ ان کی نماز روزے کے مقابلے میں تم اپنی نماز روزہ حقیر سمجھو گے۔ لیکن (اس نماز روزہ وغیرہ کے باوجود) وہ دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اس کے پیکان کو دیکھو تو اس میں (خون کا) نشان نہ ہو پٹھے کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ہو لکڑی کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ہو پروں کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ہو، غرض وہ تو لید اور خون سب کو چھوڑ کر ساں کر کے نکل گیا۔ یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب لوگوں میں افراق و انتشار پیدا ہو جائے گا، ان کی نشانی یہ ہے ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے متحرک لوتھڑے کی طرح ہل رہا ہوگا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہ ہوں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی تھی اور جب میں حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر ان لوگوں سے لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی تلاش کی گئی پھر دیکھا تو اس کا وہی حال ہے جو آنحضرتؐ نے بیان فرمایا تھا[1]

۵۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(از محمد بن مقاتل ابوالحسن از عبداللہ از اوزاعی از ابن شہاب از حُمید بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا، آپؐ نے فرمایا" تو خراب ہو، ہوا کیا؟ عرض کیا" میں نے رمضان میں (روزے میں) اپنی بیوی کے ساتھ

[1] اس سے معلوم ہوا کہ عبادت اور تقویٰ اور زہد کچھ کام نہیں آتا نہ خدا کی بارگاہ میں اس کی وجہ سے آدمی مقبول ہو سکتا ہے جب تک اللہ اور اس کے رسول اور اہل بیت سے محبت نہ رکھے، محبت ہی تو وہ چیز ہے جو تھوڑی سی عبادت پر آدمی کو ولایت کے درجہ پر پہنچا دیتی ہے محبت ہی سب کچھ ہوتا ہے ایک مجذوب فرماتے تھے اللہ اور رسول پر جان قربان کرنا چاہیے بس یہی ولایت ہے ے ای رسول من فدایت جان من: جملہ فرزندان و خان و مان من۔ یہ محبت صرف دعویٰ کرنے سے یا زبان سے کہہ دینے سے یا مولود کی مجلسیں کرانے سے یا قصاید نعتیہ پڑھوانے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے سے اور ہر بات میں آپؐ کی سُنت اور روشس پر چلنے سے ۱۲ منہ

هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ ۔

مباشرت کرلی" تو فرمایا "اچھا تو ایک غلام آزاد کردے" وہ کہنے لگا میرے پاس غلام کہاں؟ آپؐ نے فرمایا اچھا دو ماہ لگاتار روزے رکھ عرض کیا "اس کی بھی طاقت نہیں" آپؐ نے فرمایا "اچھا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا" عرض کیا اس کی بھی حیثیت نہیں۔ اتفاق سے آپؐ کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ لایا گیا آپؐ نے فرمایا "یہ لے جا اور صدقہ کر دے"۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے گھر کے علاوہ خرچ کروں؟ خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینے کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں یہ سُن کر آپؐ اتنے ہنسے کہ آپؐ کے دندان مُبارک کھل گئے، آپؐ نے فرمایا "اچھا تو خود ہی لے (گھر میں خرچ کر) اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی زہری سے[1] روایت کیا۔ اور عبدالرحمان بن خالد نے زہری سے اس حدیث میں بجائے ویحک کے ویلک کا لفظ استعمال کیا ہے[2]۔ (معنی ایک ہے)۔

۵۷۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ۔

(از سلیمان بن عبدالرحمان از ولید از ابوعمرو اوزاعی از ابن شہاب زہری از عطاء بن یزید لیثی) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا حضرت! میں ہجرت کرنا چاہتا ہوں مجھے حکم دیجئے! تو فرمایا "تو خراب ہو ہجرت تو بڑا سخت امر ہے یہ بتا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا کیا تو ان کی زکوۃ ادا کرتا ہے؟ بولا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا بس تو دریا کے اس طرف عمل کرتا رہ، خدا تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہ کرے گا۔

۵۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از خالد بن حارث از شعبہ از واقد بن محمد بن زید از والدش) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے

[1] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویلکم ویحکم کا لفظ فرمایا (یعنی لوگو تم پر افسوس ہے) شعبہ کہتے ہیں واقد وغیرہ نے لفظ کا شک کیا ہے بہرحال آپؐ نے فرمایا لوگو تم پر افسوس ہے میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ نضر نے شعبہ سے (اسی سند سے) ویحکم بغیر شک کے نقل کیا ہے۔ اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے ویلکم یا ویحکم نقل کیا ہے[1]۔ (شک کے ساتھ)

۵۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عمرو بن عاصم از ہمام از قتادہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بیابان کے رہنے والوں میں سے کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضری دی اور عرض کی یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی آپؐ نے فرمایا "تو خراب ہو قیامت کے لئے تو نے تیاری کیا کی ہے"؟ اس نے عرض کیا میں نے تو کوئی تیاری نہیں کی صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا بس (قیامت میں) تو انہی کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے[2]۔ یہ سن کر دوسرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے بھی یہی قاعدہ ہے؟ فرمایا ہاں چنانچہ اس دن ہم یہ سن کر بے حد خوش ہوئے، اتنے میں مغیرہ کا ایک غلام نکلا جو میرا ہم عمر تھا (یعنی بچہ تھا) آپؐ نے فرمایا اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی[3]۔ شعبہ نے اس حدیث کو مختصر طور پر قتادہ سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

---

[1] اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابھی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ خدا اور رسول کی محبت اصل اصول ہے اس حدیث سے اس کی تصدیق ہوتی ہے آپؐ نے ان خارجیوں کو جو صائم النہار اور قائم اللیل بڑے عابد زاہد تھے دوزخی فرمایا اور اس بیچارے گنوار کو بہشتی قرار دیا وجہ یہ کہ خارجیوں کو اللہ اور رسول سے محبت نہ تھی حضرت علیؓ سے جو خلیفہ برحق اور محبوب رسول خدا تھے مقابلہ کرتے تھے مسلمان کو ذرا ذرا سی بات پر کافر بنا کر ان کو قتل کرتے تھے اس لئے ان کی عبادت اور پرہیزگاری کچھ کام نہ آئی ۱۲ منہ [3] یعنی تم لوگ سب دنیا سے گذر جاؤ گے موت بھی ایک قیامت ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامتہ باقی قیامت کبریٰ یعنی زمین و آسمان کا پھٹنا فنا ہونا اس کا وقت تو بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ پیغمبر علیہ السلام بھی نہیں جانتے تھے ۱۲ منہ

باب ۳۲ علامة حب فی اللہ عزوجل لقولہ تعالیٰ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

باب اللہ کی محبت کی نشانی

مقبول خداوند تعالیٰ اے نبیؐ کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تو بھی تم سے محبت رکھے گا۔[1]

۵۷۳۰۔ حدثنا بشر بن خالد قال حدثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن سلیمان عن ابی وائل عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المرء مع من احب۔

(از بشر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی روز قیامت اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت رکھتا ہے۔

۵۷۳۱۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا جریر عن الاعمش عن ابی وائل قال قال عبداللہ بن مسعود رض جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب تابعہ جریر بن حازم وسلیمان بن قرم وابو عوانۃ عن الاعمش عن ابی وائل عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابو وائل) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ آپؐ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جسے کچھ لوگوں سے محبت ہو لیکن ان کے اعمال کی طرح وہ اعمال نہ کر سکا ہو آپؐ نے فرمایا ہر شخص روز قیامت) اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھے گا (خواہ اس کی طرح اعمال نہ کر سکے)[2]

جریر بن عبدالحمید کے ساتھ اس حدیث کو جریر ابن حازم[3] سلیمان بن قرم اور ابو عوانہ نے بھی اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۵۷۳۲۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفین عن الاعمش عن ابی وائل عن ابی

(از ابو نعیم از سفیان از اعمش از ابو وائل) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] معلوم ہوا اتباع شریعت ہی خدا اور رسول کی محبت ہے ۱۲ منہ [2] یا اللہ ہم امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں ہم کو ان کے ساتھ رکھیو آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ [3] جریر بن حازم کی روایت کو ابو نعیم نے کتاب المحبین میں اور سلیمان بن قرم کی روایت کو امام مسلم نے اور ابو عوانہ کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ

مُوسٰی قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ تَابَعَهٗ اَبُوْ مُعٰوِیَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ۔

عرض کیا گیا کوئی آدمی بعض لوگوں سے محبت رکھتا ہے مگر ان کے اعمال کی طرح وہ اعمال نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا ہر شخص اسی کے ساتھ محشور ہو گا جس سے محبت رکھے[1] سُفیانؒ کے ساتھ اس حدیث کو ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے بھی روایت کیا[2]

۵۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِیْرِ صَلٰوةٍ وَّلَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

(از عبدان از والدش از شعبہ از عمرو بن مُرہ از سالم بن ابی الجعد) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے[3]؟ وہ بولا میں نے اس کے لئے کوئی سامان نہیں کیا نہ میرے پاس بہت نمازیں ہیں نہ بہت روزے نہ بہت خیرات صدقے البتہ مجھے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے تو فرمایا اسی کے ساتھ حشر ہو گا جس سے محبت رکھتے ہو[4]

بَاب ۳۲۷۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ

باب کسی سے یہ کہنا چل دور ہو۔

۵۷۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ۔

(از ابو الولید از سلم بن زریر از ابو رجاء) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد (ابن صیاد) سے فرمایا میں نے اپنے دل میں تیرے لئے ایک بات پوشیدہ رکھ لی ہے[5] بتا وہ کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگا دُخ[6] آپ نے فرمایا چل دور ہو[7]

۵۷۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

[1] امام ابونعیم نے اس حدیث یعنی المرء مع من احب کے سب طریقوں کو کتاب المحبین مع المحبوبین میں جمع کیا تو بیس صحابہ کے قریب اس کے راوی نکلے سبحان اللہ یہ حدیث بڑی خوشخبری کی حدیث ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور رسولؐ اور اہل بیت اور صحابہ اور اولیاء اللہ تم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲منہ [2] ان دونوں کی روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲منہ [3] یہ ذوالخویصرہ یمانی تھا جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا ۱۲منہ [4] یعنی محبت اللہ اور رسول کی یہ ہے کہ دین کی مدد کرے جو لوگ دین اسلام پر اعتراض کریں ان کو جواب دے دین کی کتابیں پھیلائے دین کے مدرسے جاری کرے دین کے واعظ مقرر کرے جو ملکوں کا دورہ کرتے پھریں اور اسلام کی دعوت کرتے رہیں بچوں اور عورتوں کو دین کی باتیں تعلیم کرنے کا بندوبست کرے ۱۲منہ [5] آپؐ نے یہ آیت ٹھانی تھی یوم تاتی السماء بدخان مبین ۱۲منہ [6] پورا دخان کا لفظ بھی نہیں بتلایا گیا ۱۲منہ [7] یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲منہ

ابنُ عبدِاللّٰہِ اَنَّ عبدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ اَخبَرَہٗ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخطّابِ انطَلَقَ مَعَ رسولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ فی رَھطٍ مِّن اَصحابِہٖ قِبَلَ ابنِ صیّادٍ حتّٰی وَجَدَہٗ یَلعَبُ مَعَ الغِلمانِ فی اُطُمِ بنی مُغالۃَ وَقَد قارَبَ ابنُ صیّادٍ یَومَئِذٍ الحُلُمَ فلم یَشعُر حتّٰی ضَرَبَ رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ ظَھرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قالَ اَتَشھَدُ اَنّی رسولُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلیہِ فقالَ اَشھَدُ اَنَّکَ رسولُ الاُمِّیّینَ ثُمَّ قالَ ابنُ صیّادٍ اَتَشھَدُ اَنّی رسولُ اللّٰہِ فَرَصَّہُ النّبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ ثُمَّ قالَ اٰمَنتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ثُمَّ قالَ لِابنِ صیّادٍ ماذا تَرٰی قالَ یَاتِینی صادِقٌ وَّکاذِبٌ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ خُلِّطَ علیکَ الاَمرُ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ اِنّی خَبَأتُ لَکَ خَبِیئًا قالَ ھُوَ الدُّخُّ قالَ اخسَأ فَلَن تَعدُوَ قَدرَکَ قالَ عُمَرُ یا رسولَ اللّٰہِ اَتَأذَنُ لی فیہِ اَضرِبُ عُنُقَہٗ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ اِن یَّکُن ھُوَ لا تُسَلَّطُ علیہِ وَاِن لَّم یَکُن ھُوَ فلا خَیرَ لَکَ فی قَتلِہٖ قالَ سالِمٌ فَسَمِعتُ عبدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ یَقولُ انطَلَقَ بَعدَ ذٰلِکَ رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مع آپؐ کے دیگر کئی اصحاب کے ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے مکانوں میں کھیل رہا ہے، ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا وہ بے خبری میں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمانے لگے تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپؐ کی طرف دیکھ کر کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اُمیّوں کے رسول ہیں۔ لبعدازاں ابن صیاد نے آپؐ سے پوچھا کیا آپؐ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپؐ نے اس کو دھکیل دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا۔[۱] پھر آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا بتا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ کہنے لگا میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں آتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر تو ترا تمام کام مخلوط اور مشکوک ہوگیا (کیا معلوم کون سا صحیح ہے کون سا غلط ہے) پھر آپؐ نے فرمایا اچھا میں نے تیرے لئے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے بتا وہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ دُخ ہے آپؐ نے فرمایا "دفع ہو" بس تیری یہی حیثیت ہے اس سے آگے تو نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس کی گردن اُڑا دوں۔[۲] آپؐ نے فرمایا نہیں اگر یہ دجال ہے تو تیرے ہاتھ سے مر نہ سکے گا اور اگر وہ دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے سے کچھ فائدہ نہیں۔[۳] سالم کہتے ہیں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ اس واقعہ کے بعد دوسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ

[۱] آپؐ نے ایسا گول گول جواب دیا کہ ابن صیاد کی بات کا اقرار کیا نہ انکار اس میں یہ حکمت تھی کہ وہ خفا نہ ہوجائے اور جو باتیں اس سے پوچھیں وہ بتلاتا رہے ۱۲ منہ [۲] جلو خس کم جہاں پاک لوگ دجال سے بے فکر ہوجائیں ۱۲ منہ [۳] شائد آئندہ مسلمان ہوجائے اور ایسی کفر کی باتوں سے توبہ کرے ۱۲ منہ

وَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ یَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِیْ فِیْهَا ابْنُ صَیَّادٍ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاهُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِهٖ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَّهٗ فِیْهَا رَمْرَمَةٌ اَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ اَیْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰی ابْنُ صَیَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکَتْهُ بَیَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْهُ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰکِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَکُمْ فِیْهِ قَوْلًا لَّمْ یَقُلْهُ نَبِیٌّ لِّقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ

لے کر اس باغ کی طرف روانہ ہوئے جہاں ابن صیاد رہا کرتا تھا جب باغ میں پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں میں آڑ لینا بہتر سمجھا آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد آپؐ کو نہ دیکھے اور آپؐ اس کی باتیں سُن لیں اس وقت ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک چادر لپیٹے کچھ گنگنا رہا تھا۔ اتفاق سے اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا، آپؐ ٹہنیوں کی آڑ لئے ہوئے تھے۔ اُس نے ابن صیاد کو مطلع کر دیا، ارے صاف ارے صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا دیکھ یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آگئے ہیں یہ سُنتے ہی وُہ خاموش ہوگیا، آپؐ نے فرمایا اگر اس کی ماں اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتی تو ابن صیاد کی باتوں سے کچھ اس کی حقیقت معلوم ہوجاتی سالم کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی کما حقہ حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد دجال کا ذکر کیا، فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر پیغمبر نے اپنی اُمت کو اس سے ڈرایا ہے، یہاں تک کہ نوح علیہ السلام وغیرہ نے بھی (جو ہزاروں سال پہلے گذر چکے) ڈرایا میں تمہیں دجال کی ایسی نشانی بتاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی اُمت کو نہیں بتائی، وہ یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا۔ خُدائے تعالیٰ کانا نہیں[۱] (وہ بے عیب ہے)

---

[۱] امام بخاری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں خسئت الکلب یعنی میں نے کُتے کو دھتکار دیا اسی سے قرآن میں سورۂ اعراف میں (قردۃ خاسئین) یعنی بندر دھتکارے ہوئے ۱۲ منہ

بَاب ۳۲۷۹ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْحَبًا بِابْنَتِي وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ

باب مرحبا یا خوش آمدید کہنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے لئے (جب وہ تشریف لائیں) مرحبا میری بیٹی فرمایا۔ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں (فتح مکہ کے دن) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا ام ہانی (یہ حدیث اوپر موصولا گذر چکی ہے)

۵۷۳۶ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

(از عمران بن میسرہ از عبدالوارث از ابوالتیاح از ابوحمزہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب قبیلہ عبدالقیس کے قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا مرحبا اے عبدقیس تم نہ ذلیل ہوئے نہ نادم (خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ مارے جاتے نادم ہوتے) وہ کہنے لگے یارسول اللہ ہم لوگ قبیلہ ربیعہ سے متعلق ہیں اور یہاں آپ کے پاس آنے میں اہل مضر درمیان میں پڑتے ہیں[۲]۔ لہذا ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں آسکتے ہیں (جس میں لوٹ کھسوٹ نہیں ہوتی) لہذا کوئی ایسا انتہائی عمل تعلیم فرما دیجئے جس پر ہم عمل کرکے بہشت حاصل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے وطن میں ہیں انہیں بھی بتادیں آپ نے فرمایا چار چار امور بتاتا ہوں (چار اوامر چار نواھی) اوامر (کرنے کے امور) (۱) نماز پڑھا کرو (۲) زکوۃ دیا کرو (۳) رمضان کے روزے رکھا کرو (۴) کفار سے جو مال غنیمت حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ (میرے پاس) داخل کیا کرو۔ نواھی (نہ کرنے کے امور) (۱) کدو کی تونبی (۲) سبز لاکھی مرتبان (۳) لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور (۴) رال لگے ہوئے برتن میں کچھ نہ پیا کرو[۴]

---

[۱] یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کوئی ان کے گھر میں آتا ہے تو کہتے ہیں مرحبا اھلاً وسھلاً یعنی تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے مطلب یہ ہے آیئے آیئے تشریف لایئے یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ۱۲ منہ [۲] اس کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] ان کے ملک پر سے ہو کر ہم کو آنا پڑتا ہے ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ منہ

باب ۳۲۸ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ۔

باب (روز قیامت) لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا۔

۵۷۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ۔

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت عہد شکن (دغاباز) کے لئے ایک جھنڈا بلند ہوگا اور ندا دی جائے گی کہ یہ فلاں ابن فلاں کی دغابازی کا نشان ہے (سب لوگ اسے دیکھ لو)۔

۵۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور آواز دی جائے گی یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی کا نشان ہے۔

باب ۳۲۸۱ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي۔

باب کوئی شخص یہ نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا

۵۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار کوئی شخص ہرگز یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہو گیا[1] بلکہ کہے میرا نفس خراب یا پریشان ہو گیا ہے

۵۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ۔

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از ابو امامہ بن سہل) سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو اپنے نفس کے متعلق یہ ہرگز نہ کہنا چاہیے "میرا نفس خبیث ہو گیا ہے" بلکہ یہ کہے "میرا نفس خراب ہو گیا ہے"۔

باب ۳۲۸۲ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ۔

باب زمانے کو برا مت کہو۔

[1] کیونکہ پلید برا لفظ ہے جو کافروں سے خاص ہے مسلمان پلید نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

۵۷۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لوگ زمانے کو بُرا کہتے ہیں حالانکہ زمانے کا مالک میں ہوں، رات دن سب میرے ہاتھ میں ہیں۔

۵۷۴۱۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

(از عیاش بن ولید از عبدالاعلیٰ از معمر از زہری از ابوسلمہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کو کرم نہ کہو اور زمانے کو بُرا نہ کہو کیونکہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

بَاب ۳۲۸۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کرم مسلمان کا دل ہے[1]۔

جیسے دوسری حدیث میں[2] ہے کہ مُفلس وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا یا فرمایا پہلوان وہ ہے جو غُصّے میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے[3] یا فرمایا خُدا کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے یعنی اور تمام حکومتیں فنا ہونے والی ہیں آخر میں اسی کی بادشاہت رہ جائے گی[4]۔ باوجود اس کے پھر اللہ تعالیٰ نے (سورہ سبا میں) فرمایا "بادشاہ لوگ جب کسی بستی (آبادی یا شہر) میں داخل ہوتے ہیں تو اسے (لوٹ کھسوٹ کر) خراب کر دیتے ہیں"[5]

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کے دل کے سوا اور کسی چیز مثلاً انگور کو کرم نہ کہنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] اس کو امام ترمذی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ سے اوپر موصولاً مذکور ہوچکی ہے ۱۲ منہ [4] ان حدیثوں کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ انما کا کلمہ زبان عربی میں حصر کے لیے آتا ہے جیسے ما اور الّا تو جب یہ فرمایا انما الکرم قلب المومن تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قلب مومن کے سوا اور چیزوں کو کرم کہنا درست نہیں ۱۲ منہ [5] تو یہاں ضرور ہے کہ بادشاہ سے معنی مجازی مراد ہو کیونکہ حقیقی بادشاہ تو فرمایا کہ سوا خدُا کے اور کوئی نہیں ہے ۱۲ منہ [6] حدیث قدسی ہے ۔ عبدالرزاق ۔

۵۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُوْنَ الْکَرْمُ اِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں حالانکہ کرم تو مسلمان کا دل ہے۔

بَابٌ ۳۲۸۴ قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فِیْہِ الزُّبَیْرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب فداک ابی و امی (آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) کہنا

۵۷۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفَدِّیْ اَحَدًا غَیْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَظُنُّہٗ یَوْمَ اُحُدٍ۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از سعد بن ابراہیم از عبداللہ بن شداد) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ نہیں سُنا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں" غالباً یوم اُحد کے دن میں نے سُنا کہ آپؐ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے تجھ پر میرے ماں باپ قربان خوب تیر اندازی کر" (کفار کو پسپا یا ہلاک کر دے)

بَابٌ ۳۲۸۵ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاكَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَیْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا۔

باب "خدا مجھے تجھ پر قربان کرے" یہ کہنا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے[1] بارگاہ رسالت میں عرض کیا "ہم نے اپنے ماں باپ کو آپؐ پر قربان کیا"۔

۵۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّہٗ اَقْبَلَ ھُوَ وَاَبُوْطَلْحَۃَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفِیَّۃُ مُرْدِفُھَا عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فَلَمَّا کَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَثَرَتِ النَّاقَۃُ فَصُرِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

(از علی بن عبداللہ از بشر بن مفضل از یحییٰ بن ابی اسحاق) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے آ رہے تھے آپؐ کے ساتھ ایک ہی اونٹنی پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں ایک جگہ رستے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُم المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں نیچے آ

[1] یہ حدیث موصولاً ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے باب الہجرۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ستر اللہ عیوبہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقٰى ثَوْبَهٗ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ ۔

رہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فوراً اونٹ سے چھلانگ لگا دی (جلدی میں اُترنے کی مہلت بھی نہ لی) اور آپؐ کے پاس آکر کہنے لگے اللہ مجھے آپؐ پر قربان کرے آپؐ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر خاتون سے معلوم کرو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مُنہ پر کپڑا ڈال کر اُم المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر وہ اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپؐ کے لئے پالان خوب کس کر باندھا دونوں سوار ہو کر روانہ ہوئے جب مدینے کے قریب پہنچے یا یوں کہا جب مدینہ نظر آنے لگا تو آپؐ یہ کلمات فرمانے لگے "ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اپنے ربّ کے عابد ہیں اسی کی حمد کرنے والے ہیں" یہی کلمے برابر کہتے رہے، حتیٰ کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

بَابُ ۳۲۸۶ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ يَا بُنَيَّ ۔

باب اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نام نیز کسی کو بیٹا کہنا[1]

۵۷۳۵ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از ابن مُنکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگوں میں سے کسی کے ہاں لڑکا تولد ہوا تو اس کا نام اس نے قاسم رکھ لیا ہم لوگ اس سے کہنے لگے ہم تجھے ابوالقاسم نہیں پکارنے کے (کیونکہ ابوالقاسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کُنیت ہے) اور نہ تمہاری عزّت کریں گے، اس نے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا نومولود کا نام عبدالرحمان رکھ لے[2]

---

[1] یعنی پیار سے گو وہ بیٹا نہ ہو ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا یہ نام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پسند ہے جب تو آپؐ نے اس کے لڑکے کا نام یہ رکھا مگر حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ سب ناموں میں اللہ کو بہت پسند ہے جو باب کا مطلب تھا اور یہ مضمون صریحاً ایک حدیث میں وارد ہے کہ احب الاسماء الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمان ۱۲ منہ

بَابُ ۳۲۸۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد میرے نام پر اپنا نام رکھ سکتے ہو مگر میری نسبت[1] رکھنے کی اجازت نہیں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔

۵۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

(از مسدد از خالد از حصین از سالم) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم میں کسی کے یہاں لڑکا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھ لیا (تاکہ لوگ اسے ابوالقاسم پکاریں) لیکن ہم نے اس سے کہا ہم تو تجھے ابوالقاسم نہ پکاریں گے تاوقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا میرا نام تو رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت نہیں رکھ سکتے۔

۵۷۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ایوب از ابن سیرین) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو مگر میری کنیت نہیں رکھ سکتے۔

۵۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از ابن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم میں کسی شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس بچے کا نام قاسم رکھ لیا لوگوں نے کہا ہم تجھے ابوالقاسم نہیں پکاریں گے نہ تیری آنکھ (اس کنیت سے پکار کر) ٹھنڈی کریں گے۔ آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے یہ حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا تو اس کا نام عبدالرحمان رکھ لے۔

[1] اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی کیونکہ اس وقت ابوالقاسم کنیت رکھنے سے آپ کو تکلیف ہوتی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم آپ نے اس طرف منہ کیا تو اس نے کہا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس وقت ہے جب کسی کا نام محمد ہو تو وہ ابوالقاسم کنیت نہ رکھے ۱۲ منہ

باب ۳۲۸۸ اِسْمِ الْحَزْنِ

۵۷۴۹- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ۔

۵۷۵۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَحْمُودٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهٰذَا۔

باب ۳۲۸۹ تَحْوِيلِ الْاِسْمِ إِلَى اسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ۔

۵۷۵۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

باب حُزن نام رکھنا [1]

(از اسحاق بن نضر از عبدالرزاق از معمر از زہری از سعید بن مسیب) مسیب کہتے ہیں کہ ان کا والد حُزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا حُزن۔ آپؐ نے فرمایا نہیں تو سہل [2] ہے۔ اس نے کہا میں تو اپنا وہ نام نہیں بدلتا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں [3] اس کا اثر یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں جب سے لے کر اب تک سختی اور مصیبت ہی رہی۔

(از علی بن عبداللہ و محمود از عبدالرزاق از معمر از زہری از ابن مسیب از والدش از جدش) یہی حدیث منقول ہے۔

باب بُرا نام بدل کر اچھا نام رکھ لینا

(از سعید بن ابی مریم از ابوغسان از ابوحازم) سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپؐ نے اپنی ران پر بٹھا لیا ان کے والد ابواسید رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے، ابواسید رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بچے کو آپؐ کی ران سے اٹھوا لیا جب آپؐ کو فراغت ہوئی تو پوچھا بچہ کہاں گیا؟ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے گھر بھجوا دیا آپؐ نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا؟ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کوئی نام بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہونا چاہیے چنانچہ اس دن سے اس کا نام منذر رکھ لیا گیا۔

---

[1] جو عربی میں دشوار گزار اور سخت زمین کو کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] سہل حزن کی ضد ہے یعنی نرم اور ہموار زمین ۱۲ منہ [3] میرے دادا نے جو آپ کا فرمانا نہ سنا اپنا نام سہل نہیں رکھا ۱۲ منہ

۵۷۵۲ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

(از صدقہ بن فضل از محمد بن جعفر از شعبہ از عطار بن ابی میمونہ از ابورافع) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ کا سابقہ نام بَرّہ تھا۔ لوگ کہنے لگے اپنے آپ نیک کہلانے لگی، آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا[1]

۵۷۵۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ) جناب سعید بن مسیب نے یہ حدیث بیان کی ان کا دادا حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا حُزن۔ آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے وہ کہنے لگا میں تو اپنے باپ کا نام رکھا ہوا نہیں بدلتا۔ سعید کہتے ہیں اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی چلی آئی[2]

بَاب ۳۲۹ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ أَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ۔

باب انبیاء کرام کے نام پر نام رکھنا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا[3]

۵۷۵۴ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ

(از ابن نمیر از محمد بن بشر) اسماعیل بن ابی خالد بجلی نے بیان کیا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں وہ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] بعضے لوگوں نے کہا کہ یہ زینب بنت جحش ام المومنین کا نام رکھا گیا تھا۔ امام بخاری نے ادب مفرد میں نکالا کہ جویریہ رضا کا بھی پہلے نام برّہ رکھا گیا تھا آپ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا ۱۲ منہ [2] یہ سزا ہے اس کی جوان کے دادا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہوا قبول نہیں کیا معلوم نہیں حزن کا کیا خیال تھا اگر ہمارے ستّو باپ دادا نے ایک نام رکھا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دوسرا نام رکھیں تو ہم باپ دادا کے نام کا نام تک نہ لیں سب باپ دادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے تصدق ہیں باپ دادا نے کیا ہی کیا ناکہ ہم کو جنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمارا دین اور دُنیا دونوں درست کئے ہم کو عذاب دائمی سے بچایا اس لئے آپ کا احسان باپ دادوں سے کہیں زیادہ ہے [3] یہ حدیث کتاب الجنائز میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا جو پیغمبر کا نام تھا ۱۲ منہ

تَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهٗ وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔

کے بعد اللہ کی وحی کسی کو نبی بنانے کی ہوتی تو البتہ زندہ رہتے لیکن آپؐ کے بعد تو دوسرا کوئی نبی ہونے والا تھا ہی نہیں[1]

۵۷۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عدی بن ثابت) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا جنت میں ان کی دودھ پلانے والی موجود ہے"۔

۵۷۵۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از آدم از شعبہ از حصین بن عبدالرحمان از سالم بن ابی الجعد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو لیکن میری کُنیت رکھنے کی کسی کو اجازت نہیں، کیونکہ قاسم میں ہوں میں (اللہ کا مال علم) تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔
اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[2]

۵۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُوْرَتِيْ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از ابوحصین از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام رکھنے کی تمہیں اجازت ہے کُنیّت رکھنے کی نہیں اور جو شخص خواب میں مجھے دیکھے تو حقیقۃً وہ مجھے دیکھتا ہے (جب میرے حُلیہ پر دیکھے) اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا، اور جو شخص قصداً میری طرف جھوٹ منسوب کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

۵۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ از ابوبُردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

[1] اس لیے آپؐ کے صاحبزادہ نہیں جیئے ۱۲ منہ [2] یہ روایت کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى۔

لایا آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کے لئے دعائے برکت کی، پھر مجھے دے دیا۔ یہی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بڑے لڑکے تھے۔

۵۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از ابوالولید از زائدہ از زیاد بن علاقہ) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا جس دن انتقال ہوا اسی دن (اتفاق سے) سورج گرہن لگ گیا، اسے ابوبکرہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[1]۔

بَاب ۳۲۹۱ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ۔

باب باپ کے نام پر بچے کا نام رکھنا۔

۵۷۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

(از ابونعیم فضل بن دکین از ابن عیینہ از زہری از سعید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو یوں دعا کی یا اللہ ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابی ربیعہ اور دوسرے کمزور مسلمانوں کو جو مکے میں ہیں کفار کی قید و بندش سے آزاد کر دے یا اللہ اہل مضر پر سختی فرما اور انہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد کی طرح قحط میں مبتلا کر دے

بَاب ۳۲۹۲ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا وَقَالَ

أَبُو حَازِمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هِرٍّ

باب اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام سے کچھ حرف کم کر کے پکارنا۔

ابوحازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ابوھر کہہ کے پکارا حالانکہ ان کا نام ابوہریرہ تھا[2]۔

---

[1] یہ روایت باب الکسوف میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں وصل کیا ۱۲ منہ

۵۷۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا نَرٰى

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عائش[1] جبرائیل علیہ السلام تجھے سلام کہتے ہیں میں نے جواب میں کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آپ ان چیزوں کو دیکھا کرتے تھے جنہیں ہم نہیں دیکھ سکتے۔

۵۷۶۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب از قلابہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اُم سُلیم رضی اللہ عنہا بھی ان عورتوں میں شامل تھیں (جو اونٹوں پر سوار ہو کر جا رہی تھیں) اور انجشہ نامی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ان اونٹوں کو ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا انجش (انجشہ سے انجش کیا) ذرا اس طرح (آہستگی سے) لے چل جیسے شیشوں کو لے جایا کرتے ہیں۔

بَابُ ۳۲۹۳ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

باب بچے کی کنیت رکھنا۔

۵۷۶۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمٌ وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا۔

(از مسدد از عبدالوارث از ابوالتیاح) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی عمدہ اخلاق والی شخصیت تھیں۔ میرا ایک (کمسن) بھائی ابوعمیر تھا غالباً اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا، جب وہ آتا تو آپ پوچھتے کہو ابوعمیر تمہاری نغیر تو بخیریت ہے؟ نغیر ایک چڑیا تھی جس سے ابوعمیر کھیلا کرتا کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ نماز کا وقت آ جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ہوتے تو جس بوریے پر بیٹھے ہوتے اسے جھڑوا کر ذرا پانی چھڑکوا کر اس پر نماز پڑھ لیتے آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے، آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

بَابُ ۳۲۹۴ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ

باب ابوتراب کنیت رکھنا، اگرچہ دوسری کنیت

[1] تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے عائش کر دیا اخیر میں سے تائے تانیث نکال ڈالی ۱۲ منہ

وَّاِنْ كَانَتْ لَهٗ كُنْيَةٌ اُخْرٰى۔

بھی موجود ہو۔

۵۷۶۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَبَّ اَسْمَآءِ عَلِيٍّ اِلَيْهِ لَاَبُوْ تُرَابٍ وَّاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اَنْ يُّدْعٰى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ اَبَا تُرَابٍ اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْجِدَارِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَآءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهٗ فَقَالَ هُوَ مُضْطَجِعٌ فِى الْجِدَارِ فَجَآءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهٗ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَيَقُوْلُ اجْلِسْ يَا اَبَا تُرَابٍ۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان از ابو حازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ناموں میں ابوتُراب سب سے زیادہ پسند فرماتے انہیں اس نام سے پُکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے ان کا یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا۔ ہوا یہ تھا کہ ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر غُصّے ہوکر مسجد کی دیوار کے پاس جاکر لیٹ رہے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ انہیں تلاش کررہے تھے، ان کی پیٹھ پر مٹی لگ گئی تھی۔ آپؐ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے ابوتراب اُٹھ بیٹھو۔

بَاب ۳۲۹۵ اَبْغَضِ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔

باب خُدا کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ نام۔

۵۷۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک روز قیامت انتہائی ذلیل وہ شخص ہوگا جسے دنیا میں شہنشاہ کہا جائے[1]۔

۵۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ اَخْنَعُ اسْمٍ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے بُرا نام کبھی سفیان راوی نے یوں کہا سب ناموں

[1] کیونکہ شہنشاہ پروردگار ہے بندے شہنشاہ نہیں ہوسکتے افسوس ہے ہمارے زمانہ میں انگریز اور جاپان کے بادشاہ شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیئے اور یہ لقب موقوف کردینا چاہیئے ۱۲ منہ

عِنْدَ اللّٰهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ غَيْرُهٗ تَفْسِيْرُهٗ شَاهَانْ شَاهْ۔

میں بُرا نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا نام ہے جیسے شہنشاہ کہا جائے۔ حدیث شریف میں ملک الاملاک ہے سفیان نے اس کے معنی شاہان شاہ کے لئے۔

بَابٌ ۳۲۹۶ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ

باب مُشرک کی کُنیت۔

وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِلَّا أَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ۔

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے ہاں یہ ہوسکتاہے کہ ابو طالب کا بیٹا[1]

۵۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهٗ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِيْ حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتّٰى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهٗ بِرِدَائِهٖ وَقَالَ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری) دوسری سند (از اسمٰعیل از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر فدکی چادر پڑی تھی، میں اس گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا آپؐ سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے بنی حارث کے قبیلہ خزرج میں جارہے تھے۔ یہ واقعہ جنگ بدر سے قبل کا ہے رستے میں ایک مجلس دیکھی اس میں عبداللہ بن اُبی بن سلول بھی تھا اس وقت تو وہ ظاہری طور پر بھی مسلمان نہیں ہوا تھا، اس مجلس میں ہر مذہب کے لوگ تھے مسلمان مُشرک صنم پرست یہودی مسلمانوں میں عبداللہ ابن رواحہ تھے جب گدھے کے پاؤں کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبداللہ بن اُبی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا صاحب ہم پر گرد نہ اُڑائیے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریب پہنچے تو اہل مجلس کو سلام کیا اور وہاں ٹھیر کر گدھے سے اُترے انہیں دعوت اسلام دی قرآن پڑھ کر سُنایا۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا یہاں! جو کلام

---

[1] جب حضرت علی رضؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا ۱۲ منہ [2] میری بیٹی کو طلاق دے دے پھر نکاح کرلے ابوجہل کی بیٹی سے یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ مشرک شخص کو کنیت سے یاد کر سکتے ہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے ابو طالب کا بیٹا کہا ابو طالب کنیت تھی اور وہ مُشرک رہ کر مرے تھے ۱۲ منہ

لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى أَنْ يُتَوِّجُوهُ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ

آپ نے پڑھا اس سے بہتر کلام نہیں ہو سکتا اگر یہ حق بھی ہے تب بھی آپ ہمیں ہماری مجلس میں آکر پریشان نہ کیا کریں۔ اپنے ڈیرے جو شخص آئے اسے یہ سُنائیں! عبداللہ بن رواحہؓ کہنے لگے نہیں یارسول اللہ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے اور ضرور سُنایا کیجئے ہمیں یہ کلام پسند ہے اس پر مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی ایک دوسرے پر حملہ کرنے ہی والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر دھیما کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ لبعدازاں آپ پھر اپنی سواری پر بیٹھ کر روانہ ہو گئے پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے آپ نے سعدؓ سے فرمایا آج تم نے سُنا ابوالحباب نے کیا گفتگو کی[1] یعنی عبداللہ بن ابی نے۔ اس نے یہ باتیں کیں۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ آپ پر قُربان اس کا قصور معاف کر دیجئے، درگذر فرمائیے قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ پر کتاب اُتاری اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دے کر یہاں بھیجا جو آپ پر نازل کیا اور (آپ کی تشریف آوری سے قبل) اس لبستی کے لوگوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ عبداللہ بن اُبی کے سر پر تاج رکھیں اور اس کے سر پر سرداری کا عمامہ باندھیں مگر خُداوند عالم نے آپ کو برحق نبی مبعوث فرمایا اور یہاں بھیج دیا تو ان کی یہ تجویز موقوف رہ گئی اس وجہ سے اسے جلن پیدا ہوئی ہے اور جلن کی وجہ سے اس نے یہ گفتگو کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی بہرحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قصور معاف کر دیا (حکم جہاد سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مُشرکوں اور اہل کتاب لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا کرتے

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کُنیت بیان کی، ابوالحباب عبداللہ بن ابی کی کُنیت تھی ۱۲ منہ وحیدالزمان۔

مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَوَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ حَتَّى أُذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ قُتِلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا

کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا تم سابقہ کتب والوں (اہل کتاب) اور مشرکوں سے بہت تکلیف کی باتیں سنو گے۔ نیز فرمایا اکثر اہل کتاب یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے مذہب اسلام سے پھیر دیں[1] (مرتد کردیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی آیات کی رو سے کفار و مشرکین کے قصور معاف کر دیا کرتے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا یہاں تک کہ آپؐ کو لڑائی کی اجازت ہوگئی، پھر جب آپؐ نے جنگ بدر کی اور اس جنگ میں قریش کے کئی لیڈر اور سردار مارے گئے اور آپؐ صحابہ کرام کے ساتھ فتح و نصرت کے ساتھ مال غنیمت لے کر واپس آئے اور قریش کے کئی لیڈر اور سرداروں کو قید بھی کر کے واپس اپنے ساتھ لائے تو اس وقت عبداللہ ابن ابی اور اس کے ساتھی جو مشرک تھے یہ کہنے لگے اب اسلام غالب آگیا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر لینا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی اور (بظاہر) مسلمان ہوگئے (مگر دل میں نفاق رہا)

۵۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحْفَظُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از عبدالملک از عبداللہ بن حارث بن نوفل) حضرت عباس بن عبدالملک رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ابوطالب کو بھی آپؐ سے کچھ نفع (فائدہ) ہوا یا نہیں کیونکہ وہ آپؐ کی حفاظت کیا کرتے تھے آپؐ کے لئے مشرکین مکہ پر ناراض اور غصے ہوتے تھے آپؐ نے فرمایا فائدہ کیوں نہیں ہوا؟ وہ دوزخ میں اس جگہ ہے جہاں ٹخنوں تک آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہتے (جہاں اور مشرکوں کا ٹھکانہ ہے)

[1] اس کے آخیر میں یہ ہے کہ معاف کرو اور درگذر کرو جب تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم نہ دے۔ ۱۲ منہ

باب ۳۲۹۷ الْمَعَارِيضِ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ وَقَالَ إِسْحٰقُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُوْ أَنْ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ۔

باب تعریض کے طور پر بات کہنا (جھوٹ نہیں متصور ہوگا) بلکہ جھوٹ سے بچاؤ ہے[1]۔

اسحاق کہتے ہیں[2] میں نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے ابوطلحہ کے ایک بچے کا انتقال ہوگیا (ابو طلحہ رض جب گھر آئے تو) انہوں نے اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا بچہ کیسا ہے؟ اُم سلیم نے کہا اب اسے سکون ہے میں سمجھتی ہوں وہ بالکل آرام سے ہے، ابوطلحہ رض اس کا مطلب یہ سمجھے کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا سچی ہے[3]۔

۵۷۶۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَّهُ فَحَدَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

(از آدم از شعبہ از ثابت بُنانی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے اور حُدا پڑھنے والے نے حُدا پڑھی آپ نے فرمایا افسوس! (اتنا تیز) اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ لے چل[4]

۵۷۷۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ۔

(از سُلیمان بن حرب از حماد از ثابت از انس و ایوب از ابوقلابہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کا ایک غلام انجشہ نامی اونٹوں کو حُدا پڑھ کر (جلدی جلدی) ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا اسے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل! ابوقلابہ کہتے ہیں آپ نے شیشوں سے عورتوں کو مُراد لیا۔

۵۷۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از اسحاق بن منصور از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حُدا پڑھنے والا غلام انجشہ نامی خوش آواز تھا آپ اس سے فرمایا انجشہ!

---

[1] تعریض کہتے ہیں گول گول سی بات کہنے کو جس کے دو معنی ہو سکیں کہنے والا کچھ اور مطلب رکھے اور سُننے والا کچھ اور سمجھے جیسے ابوبکر صدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے بٹھائے ہوئے مدینے کو جا رہے تھے رستے میں مُشرک لوگ ملے پوچھا ابوبکر یہ تمہارے پیچھے کون ہے؟ انہوں نے کہا رجل یہدینی السبیل اس کا مطلب کافر یہ سمجھے کہ کوئی رستہ بتانے والا ہے اور ابوبکر صدیق رض نے یہ معنی مراد رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دین کا سچا رستہ بتاتے ہیں تو جھوٹ بھی نہ ہوا اور مطلب کا مطلب نکل آیا۔ وحید الزمان۔ [2] یعنی اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے یہ روایت موصولاً جنائز میں گذر چکی ہے۔ [3] یعنی یہ کہ بچہ اب اچھا ہے اور ام سلیم نے یہ معنی رکھے کہ بچہ مرگیا اس کو بیماری کی تکلیف سے نجات ملی یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے۔ [4] تو شیشوں سے عورتوں کی تعریض کی۔

وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَآءِ۔

ذرا آہستہ لے چل کہیں شیشوں کو توڑ نہ دے! قتادہ کہتے ہیں شیشوں سے مُراد ناتواں عورتیں ہیں۔

۵۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں ایک بار مدینے میں دشمن کے حملہ کا خوف محسوس ہوا (کچھ آواز سنی گئی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر گئے اور واپس آکر فرمایا ہم نے تو کوئی (خطرے کی) چیز نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا ہے[۲]۔

بَابٌ ۳۲۹۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِيْ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ بِلَا كَبِيْرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيْرٌ۔

باب "کوئی چیز نہیں" کا مطلب "سچ نہیں" لینا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں[۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبروں کے متعلق کہا ان پر عذاب ہو رہا ہے کسی بڑے گناہ پر نہیں اور وہ بڑا گناہ ہے[۴]۔

۵۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(از محمد بن سلام از مخلد بن یزید از ابن جریج از ابن شہاب از یحییٰ بن عروہ از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا "وہ کوئی چیز نہیں" (یعنی ان کی باتیں حق نہیں) تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات ان کی کوئی بات سچ ہو جاتی ہے آپؐ نے فرمایا یہ سچی بات وہ ہوتی ہے جو جنّی (شیطان) فرشتوں سے سُن کر اڑا لیتا ہے پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مُرغی کی

---

[۱] اور مدینے سے باہر اکیلے سب دیکھ کر آئے [۲] دریا سے آپؐ نے اشارہ کیا اس کے بے تکان اور تیز چلنے کا۔ [۳] اس کو امام بخاری نے کتاب الطہارت میں وصل کیا [۴] امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ کو فرمایا بڑا نہیں تو سلب شے عن نفسہ کیا اور یہی مقصود باب ہے کہ شے کو لیس بشے کہنا۔

فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔

طرح ٹکڑوں کرکے ڈال دیتا ہے، پھر یہ کاہن اس ایک سچ میں سَو جھوٹ باتیں ملا دیتے ہیں[1]

باب ۳۲۹۹ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَآءِ۔

باب آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے اس کی خلقت کیسی ہے؟ اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے وُہ کیونکر بلند کیا گیا ہے؟ (سورۃ غاشیہ)

ایوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائی۔

۵۷۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (سورۃ علق کی ابتدائی چند آیات کے نزول کے بعد) وحی کا سلسلہ (مدّت تک) بند ہوگیا ایک بار (رستے میں) جاتے ہوئے میں نے آسمان کی جانب سے آواز سُنی کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا مابین آسمان و زمین (معلّق) ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے[3]۔

۵۷۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَرِيْكٌ

(از ابن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک از کریب) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک رات میں (اپنی خالہ) اُم المومنین حضرت

[1] اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں

[2] اس کو امام احمد نے وصل کیا۔

[3] جبرائیل کو آسمان اور زمین کے بیچ معلق ایک تخت پر دیکھا

وحید الزمان

عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ۔

میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف فرما تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ گیا یا یوں کہا کچھ حصہ رہ گیا تو آپؐ (بستر پر) اُٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور (سورۂ آل عمران کی) یہ آیات پڑھنا شروع کیں إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ۔

بَابُ ۳۳ مَنْ نَّكَتَ الْعُوْدَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔

باب کیچڑ پر لکڑی مارنا

۵۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيْبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔

(از مسدد از یحییٰ از عثمان بن غیاث از ابوعثمان) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مدینے کے ایک باغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جسے آپؐ پانی اور مٹی (کیچڑ) پر مار رہے تھے۔ (باغ کا دروازہ بند تھا) اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوانے کے لئے آواز دی آپؐ نے مجھے دروازہ کھولنے کا حکم دیا نیز فرمایا اس شخص کو خوشخبری دے میں نے جاکر دیکھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انہیں بہشت کی خوشخبری دی بعد ازاں کسی اور شخص نے دروازہ کھلوانے کے لئے آواز دی آپؐ نے فرمایا ابوموسےٰ جا دروازہ کھول اور اسے بہشت کی بشارت دے۔ میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں میں نے دروازہ کھولا انہیں جنت کی بشارت دی بعد ازاں ایک شخص اور آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپؐ جواب تک تکیہ لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابوموسیٰ دروازہ کھول اسے بھی جنت کی بشارت دے جنت اسے اس مصیبت[1] کے عوض میں ملے گی جو دنیا میں) اسے پیش آئے گی یا کہا ہوگی میں نے جاکر دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی اور جو سرکار دو عالم نے فرمایا تھا وہ[2] بھی بیان کیا تو انہوں نے کہا اچھا اللہ مددگار رہے۔

بَابُ ۳۴ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ

باب زمین پر کسی چیز کو مارنا۔

[1] اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ ہے آپؐ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو آخیر خلافت میں بڑی مصیبت پیش آئی لیکن انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے رضی اللہ عنہ وحید الزمان۔ [2] کہ ایک مصیبت ان کو پیش آئے گی وہ بھی بیان کیا۔

بِيَدِهٖ فِي الْأَرْضِ۔

۵۷۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ بِعُودٍ ٍ قَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى الْآيَةَ۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از سلیمان و منصور از سعد بن عُبیدہ از ابوعبدالرحمٰن سلمی) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک جنازے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اسے زمین پر مار رہے تھے پھر آپؐ نے فرمایا دیکھو تم میں ہر ایک کا ٹھکانہ مقرر ہو چکا ہے یا بہشت میں یا دوزخ میں[1] صحابہ کرام نے عرض کیا پھر ہم اس پر متوکل کیوں نہ رہیں؟ (عمل کی کیا ضرورت ہے) آپؐ نے فرمایا نہیں عمل کرو جو شخص جس ٹھکانے کے لئے نامزد ہو چکا ہے اسے ویسی ہی توفیق دی جائیگی جیسے قرآن میں ہے فامامن اعطی واتقی الآیۃ[2]

بَابٌ ۳۳۰۲ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

باب تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا

وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطَلَّقْتَ النِّسَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

ابن ابی ثور بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما از عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی تو آپ نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا اللہ اکبر۔

۵۷۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهٖ أَزْوَاجَهُ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ہند بنت حارث) ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ (رحمت خداوندی کے) کتنے خزانے (آج رات کو) نازل ہوئے! اور کتنے فساد اور فتنے! دیکھو ان حجروں والی مستورات کو کون جگاتا ہے تاکہ نماز پڑھیں بہت سی عورتیں دنیا میں تو لباس تن کئے ہوئے ہیں مگر آخرت

---

[1] پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا [2] یعنی نیک اعمال کرتے رہو اگر تم سے نیک اعمال سرزد ہوتے رہیں گے تو یہ سمجھنے کا موقع ہوگا کہ شائد اللہ تعالے نے ہماری قسمت میں بہشت لکھی ہے اگر بُرے اعمال میں مصروف رہیں گے تب یہ سمجھنا چاہئیے کہ شائد ہمارا ٹھکانہ دوزخ میں لکھا گیا ہے [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔

حَتّٰی یُصَلِّیْنَ رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَآءَکَ قَالَ لَا قُلْتُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

میں عُریاں ہوں گی [1]

ابن ابی ثور نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضؓ سے نقل کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی؟ تو فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر۔

۵۷۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُہٗ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فِی الْمَسْجِدِ فِی الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَہٗ سَاعَۃً مِّنَ الْعِشَآءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْلِبُھَا حَتّٰی اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ عِنْدَ مَسْکَنِ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّبِھِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکُمَا اِنَّمَا ھِیَ صَفِیَّۃُ بِنْتُ حُیَیٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَبُرَ عَلَیْھِمَا قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از اسماعیل از برادر خود از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از امام زین العابدین علی بن حسینؓ) ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں بحالت اعتکاف تھے میں آپؐ سے ملنے گئی اور رات گئے تک بات چیت کرتے رہے جب میں واپس ہونے لگی تو آپؐ بھی مجھے گھر تک پہنچا دینے کے لئے اُٹھے جب میں مسجد کے دروازے پر پہنچی جہاں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا تو دو انصاری قریب سے گذرے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ آپؐ نے ان سے پکار کر فرمایا ذرا ٹھیرو سنو یہ عورت صفیہ بنت حُیی (میری زوجہ) ہے۔ وہ کہنے لگے سبحان اللہ [2] یہ کیا بات ہے! ان پر آپؐ کا یہ فرمانا شاق گذرا [3]۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح چلتا رہتا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے [4]

---

[1] نیک اعمال سے خالی ہوں گی۔ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے [3] اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا بدگمان خیال فرمایا۔ [4] اور تم پیغمبر سے بدگمانی کر کے کافر نہ ہو جاؤ۔

بَابُ ۳۳۰۳ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ۔

۵۷۸۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكِي الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

باب چھوٹے چھوٹے کنکر یا پتھر انگلیوں سے پھینکنے کی ممانعت

(از آدم از شعبہ از قتادہ از عقبہ بن صُہبان ازدی) عبد اللہ ابن مغفل مزنی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع فرمایا اور فرمایا نہ خذف سے شکار مارا جا سکتا ہے نہ اس سے دشمن کو کوئی خاص تکلیف پہنچتی ہے البتہ کسی بیچارے کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے۔

بَابُ ۳۳۰۴ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ۔

۵۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔

باب چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

(از محمد بن کثیر از سفیان ثوری از سلیمان اعمش) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دو شخصوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک آگئی تو ایک کے جواب میں (یرحمک اللہ) فرمایا مگر دوسرے کو کوئی جواب نہ دیا۔ عرض کیا گیا (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تو (میں نے اسے جواب میں یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے نے چونکہ الحمد للہ نہیں کہا تو میں نے جواب میں یرحمک اللہ نہیں کہا)

بَابُ ۳۳۰۵ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ۔

۵۷۸۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

باب اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اسے جواب دینا۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از اشعث بن سُلیم از معاویہ بن سُوید بن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا جن کا حکم دیا وہ یہ ہیں (۱) بیمار پرسی کرنا (۲) جنازے کے ساتھ جانا (۳) چھینک کا جواب دینا (۴) دعوت قبول کرنا۔ (۵) سلام کا جواب دینا۔ (۶) مظلوم کی مدد کرنا (۷) قسم سچی کرنا[۲] یا

---

[۱] یہ عامر بن طفیل اور ان کے بھتیجے تھے جیسے طبرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] اکثر علماء کے نزدیک یہ سب باتیں واجب ہیں بعضوں نے کہا چھینک اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح جنازے کے ساتھ جانا باقی باتیں سنت ہیں ۱۲ منہ

وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ۔

پوری کرنا) جن سے منع فرمایا وہ یہ ہیں ۱ سونے کی انگوٹھی پہننا ۲ ریشمی کپڑے پہننا ۳ دیبا پہننا ۴ سندس پہننا (یہ دونوں ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں ۵ ریشمی لال زین پوشوں کا استعمال کرنا[1]

بَابٌ ۳۳۰۶ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

باب چھینک اچھی ہے اور جمائی بُری ہے

۵۷۸۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ۨ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

(از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از سعید مقبری از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو سُنے اس کا جواب دینا واجب ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ہو سکے اسے روکے (منہ بند کرلے) جب جمائی لینے والا (منہ کھول کر) ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

بَابٌ ۳۳۰۷ اِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ۔

باب چھینکنے والے کا جواب کیسے دینا چاہیئے۔

۵۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

(از مالک بن اسماعیل از عبد العزیز بن ابی سلمہ از عبد اللہ ابن دینار از ابو صالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور جو اس کا بھائی یا ساتھی (مسلمان) جو سُنے تو وہ یرحمک اللہ کہے بعد ازاں چھینکنے والا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے[2]۔

---

[1] اس روایت میں کل پانچ باتیں مذکور ہیں دو چھوڑ دی ہیں وہ دوسری روایت میں مذکور ہیں قسی پہننے اور چاندی کے برتنوں سے ۱۲ منہ [2] چھینک چستی اور ہشیاری [illegible]

بَابٌ ۳۳۰۸ لَا يُشَمَّتُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ

۵۷۸۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ۔

باب اگر چھینکنے والا الحمدللہ نہ کہے تو جواب دینا ضروری نہیں

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از سلیمان تیمی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکے آپؐ نے ایک کو چھینک کا جواب دیا (یرحمک اللہ) فرمایا دوسرے کو نہیں۔ چنانچہ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپؐ نے تو اسے جواب دیا مجھے نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تو نے الحمدللہ نہیں کہا (لہٰذا میں نے بھی جواب نہیں دیا)۔

بَابٌ ۳۳۰۹ إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ۔

۵۷۸۶ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

باب جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔

(از عاصم بن علی از ابن ابی ذئب از سعید مقبری از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ چھینک کو اچھا جانتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں کوئی چھینکے اور الحمدللہ کہے تو جو مسلمان سنے اس پر یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔ لیکن جمائی وہ تو شیطان کی طرف سے ہے، تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آنے لگے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھ کر) اس لئے کہ جب تم میں کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان بہت ہنستا ہے[1]

(بقیہ صفحہ سابقہ) صفائی دماغ اور صحت کی دلیل ہے برخلاف اس کے جمائی سستی اور کاہلی اور ثقل اور امتلائے معدہ کی دلیل ہے ۱۲ منہ ۵؎ یعنی اللہ تم کو سچا رستہ دین کا بتلائے اور تمہارا کام سنوار دے ۱۲ منہ

حاشیہ صفحہ ہذا۔ [1] وہ تو بنی آدم کا دشمن ہے تو آدمی کی سستی اور کاہلی دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

بَابُ ۱۳۱۳ بَدْءِ السَّلَامِ

۵۵۸۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ ۔

بَابُ ۱۳۱۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اجازت لینا

باب سلام کا آغاز [1]

(از یحییٰ بن جعفر از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت [2] پر بنایا ان کا قد ساٹھ گز کا تھا جب اللہ تعالیٰ انہیں پیدا کر چکا تو فرمایا جاکر ملائکہ کے اس گروہ کو جو بیٹھا ہوا ہے سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ وہی تمہارا اور تمام بنی آدم کا سلام وجواب ہوگا، چنانچہ آدم علیہ السلام نے جاکر (فرشتوں سے) کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمت اللہ گویا رحمت اللہ کا لفظ انہوں نے زیادہ کہا اور ہر جنتی آدمی حضرت آدم کی ہی صورت (قد وقامت) پر ہوں گے (ساٹھ ساٹھ ہاتھ یا گز لمبے) آدم کے بعد سے اب تک انسان کا قد اور قامت کم ہوتا گیا۔ اب تک ایسا ہی ہوتا رہا [3]

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مسلمانو! بغیر اجازت لئے اپنے گھر کے علاوہ کسی کے گھر میں نہ جایا کرو اور گھر والوں کو سلام کیا کرو، تمہارے واسطے اسی میں بہتری ہے، شاید نصیحت مان لو اور اگر اس گھر

[1] امام بخاری نے استیذان کے متصل سلام کا باب باندھا اس میں اشارہ ہے کہ جو سلام نہ کرے اسے اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے چنانچہ اگلے باب میں اس کی بحث آئے گی ۱۲ قسطلانی [2] یا آدم کی اس صورت پر جو اللہ کے علم میں تھی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آدم پیدائش سے اسی صورت پر تھے جس صورت پر ہمیشہ رہے یعنی یہ نہیں ہوا کہ پیدا ہوتے وقت چھوٹے بچے سے ہوں پھر بڑے ہوئے ہوں جیسے ان کی اولاد میں ہوا کرتا ہے ۱۲ منہ [3] ممکن ہے آئندہ اور کم ہو جائے یہ زیادتی اور کمی ہزاروں برس میں ہوتی ہے انسان اس کو کیا دیکھ سکتا ہے جو لوگ اس قسم کی حدیثوں میں شبہ کرتے ہیں ان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ آدم کی صحیح تاریخ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے تو معلوم نہیں آدم ؑ کو کتنے لاکھ برس گزر چکے ہیں نہ یہ معلوم ہے کہ آئندہ دنیا کتنے لاکھ برس اور رہے گی اس لئے قد وقامت کا کم ہو جانا قابل انکار نہیں کیونکہ تم کو جو اگلے لوگوں کی قبریں یا ان کی نعشیں ملیں وہ بہت کم مدت کی تعیں اور یہ انقلاب معلوم نہیں کتنے سالہائے دراز میں ہوتا ہے اس وقت تک کی نہ کوئی قبر مل سکتی ہے نہ نعش ۱۲ منہ

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ۔ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ اِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُوْرَهُنَّ وَرُءُوْسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ النَّظَرُ اِلٰى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ

میں کوئی نہ ہو تو اندر نہ جاؤ تا وقتیکہ اجازت نہ مل جائے ۔ اور اگر واپس کئے جاؤ تو لوٹ آؤ یہ تمہاری نیک نفسی کی دلیل ہوگی خدائے تعالیٰ تمہارے ہر فعل سے واقف ہے اور ایسے غیر آباد مکانوں میں جہاں تمہارا سامان ہو تمہارے بے اجازت داخل ہونے میں کوئی قباحت نہیں ۔ خدائے تعالیٰ تو تمہارے ظاہر و باطن سب ہی افعال سے آگاہ ہے"۔

سعید بن ابی حسن نے امام حسن بصری سے کہا عجمی عورتیں اپنے سینے اور سر کھولے رہتی ہیں[1]۔ تو جواب دیا اپنی نگاہیں اس طرف سے ہٹا لیا کرو[2] خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے" مومنین سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھا کریں" قتادہ کہتے ہیں یعنی ان عورتوں پر نظر نہ ڈالیں جو ان پر حرام ہیں اور فرمایا مسلمان عورتوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کو حرام سے بچائے رہیں ۔ خائنۃ الاعین ممنوعہ عورت کی طرف دیکھنا کنواری لڑکیوں کے دیکھنے کے بارے میں زہری کا قول ہے کہ ان کی طرف دیکھنا بھی ناجائز ہے جنہیں دیکھنے کے لئے دل کہتا ہو خواہ وہ لڑکی کمسن ہی کیوں نہ ہو ۔

عطاء لونڈیوں کی طرف دیکھنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں حتیٰ کہ جو فروخت ہوتے

[1] اور کمبخت اسی طرح باہر پھرتی ہیں ہماری نظر ان پر پڑتی ہے ۱۲ منہ [2] دوبارہ ان کے سینے اور سر پر نظر نہ ڈال پہلی نظر جو دفعتہً پڑ جائے وہ معاف ہے اس اثر کو لا کر امام بخاری نے اشارہ یہ دیا کہ اصل میں اذن لینے کا حکم اسی لئے ہوا کہ نظر نہ پڑے ۱۲ منہ

فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً فَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ۔

کے لئے مکے کے بازاروں میں آیا کرتی تھیں (انس دیکھنا بھی مکروہ جانتے ہیں) ہاں اگر خریدنا ہو تو دیکھ سکتے ہیں[1]

۵۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از سلیمان بن یسار) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھالیا وہ بڑے خوبصورت تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مسائل بتا رہے تھے اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک حسین عورت آئی وہ بھی آپ سے کوئی مسئلہ دریافت کرنے لگی۔ فضل اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اس کے حسن سے وہ متاثر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کو اس حالت میں دیکھ لیا تو اپنا ہاتھ پیچھے لاکر فضل کی ٹھڈی پکڑ کر عورت کی طرف سے ان کا رخ پھیر دیا۔ وہ عورت یہ مسئلہ دریافت کر رہی تھی یا رسول اللہ میرے والد پر اللہ کا فرض حج اس وقت فرض ہوا جب وہ ضعیف ہو چکے ہیں اونٹ پر بیٹھ بھی نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو کافی ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۵۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

(از عبداللہ بن محمد از ابو عامر عقدی از زہیر بن محمد از زید بن اسلم

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَقَالَ اِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(ازعطار بن یسار) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "راستوں میں نہ بیٹھا کرو[1]" لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو آپس کی بات چیت کے لئے بیٹھنا تو ضروری ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو راستوں کا حق ادا کیا کرو"۔ لوگوں نے عرض کیا راستے کے حق سے کیا مقصد ہے؟ تو فرمایا نگاہ نیچی رکھنا، راہ گیروں کو نہ ستانا سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم (یا تعلیم) دینا اور بُری بات سے روکنا[2]۔

بَابٌ ۳۱۲ اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا۔

باب سلام اسمائے الٰہی میں سے ایک نام ہے

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا جب تمہیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر طریقے پر جواب دو ورنہ کم از کم سلام کرنے والے کی طرح ہی ہو۔

۵۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قِبَلَ عِبَادِهٖ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي

(ازعمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہم لوگ نماز پڑھا کرتے تو کہتے "اللہ پر سلام اس کے بندوں کی طرف جبرائیل علیہ السلام پر سلام میکائیلؑ پر سلام، فلاں پر سلام" چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار (نماز سے فراغت کے بعد فرمایا اللہ تعٰ تو خود سلام ہے[3] (اس لئے یوں مت کہو اللہ پر سلام) بلکہ جب کوئی تم میں نماز میں بیٹھے تو یوں کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

---

[1] دل بہلاتے ہیں اند مجلسیں اکثر رستوں پر ہوتی ہیں ۱۲ منہ [3] تو السلام علیکم کے یہ معنی ہوئے کہ حق تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے ہر بلا سے بچائے رکھے ۱۲ منہ

[2] قربان جائیے آپؐ پر کون سی نصیحت چھوڑی جو سڑکوں اور راستوں سے متعلق رہ گئی ہو؟ اتنی جامع اور مانع نصیحت کی کہ ایک بات کا اضافہ بھی نہیں ہو سکتا کف الاذیٰ میں یہ بھی آ گیا کہ عورتوں کو مت چھیڑا جائے اور یہ بھی آ گیا کہ بول و براز اور گندگی نہ پھیلائی جائے۔ عبدالرزاق۔

الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَآءَ۔

وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اس طرح کہنے سے ہر نیک بندے کو خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان میں تمہارا سلام پہنچ جائے گا پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ بعد ازاں نمازی جو چاہے وہ دعا مانگے۔

باب ۳۳۱۳ تَسْلِيْمِ الْقَلِيْلِ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

باب تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو پہلے سلام کریں۔

۵۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَآرُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

(از محمد بن مقاتل ابوالحسن از عبداللہ از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عمر کے لحاظ سے) چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو (پہلے) سلام کرے۔

باب ۳۳۱۴ تَسْلِيْمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ۔

باب سوار کو چاہیئے کہ پیدل چلنے والے کو (پہلے) سلام کرے۔

۵۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ مَخْلَدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

(از محمد از مخلد از ابن جریج از زیاد از ثابت غلام عبدالرحمن بن زید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل کو (پہلے) سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو، اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں پر سلام کرنے میں سبقت کریں۔

باب ۳۳۱۵ تَسْلِيْمِ الْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ۔

باب چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو (پہلے) سلام کرے۔

۵۷۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از روح بن عبادہ از ابن جریج از زیاد از ثابت غلام عبدالرحمان بن زید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل کو (پہلے) سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

بَابٌ ۳۳۱۶ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

باب کم عمر والا (پہلے) بڑی عمر والے کو سلام کرے

ابراہیم بن طہمانؒ نے بحوالہ موسیٰ بن عقبہ از صفوان بن سلیم از عطاء بن یسار از ابوہریرہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

بَابٌ ۳۳۱۷ إِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

۵۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍؓ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَ

باب سلام کو رواج دینا۔

(از قتیبہ از جریر از شیبانیؒ از اشعث بن ابی الشعثاء از معاویہ بن سوید بن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا۔ (۱) بیمار پرسی کرنا (۲) جنازے کے ساتھ جانا (۳) چھینک کا جواب دینا (۴) کمزور کی مدد کرنا (۵) مظلوم کی امداد کرنا (۶) سلام پھیلانا (۷) قسم کھانے والے کی قسم سچی (یا پوری) کرنا۔ نیز آپؐ نے منع فرمایا (۱) چاندی کے برتن میں (کھانے) پینے سے (۲)

۱؎ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابونعیم اور بیہقی نے وصل کیا اور کرمانی نے غلطی کی جو کہا کہ امام بخاری نے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بطریق مذاکرہ سنی ہوگی اس لئے وقال ابراہیم کہا کیونکہ امام بخاری نے ابراہیم بن طہمان کا زمانہ نہیں پایا وہ امام بخاری کی ولادت سے ۲۶ سال پیشتر گزر چکے تھے

نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَى عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۳) ریشمی لال زین پوشوں پر سوار ہونے سے (۴) حریر (۵) دیبا (۶) قسی اور (۷) استبرق (چاروں ریشمی کپڑے) پہننے سے۔

باب ۳۳۱۸ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ۔

باب جان پہچان ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا۔

۵۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از یزید از ابوالخیر) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام میں کون سا کام بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا (۱) غریبوں کو کھانا کھلانا (۲) ہر ایک کو سلام کرنا جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

۵۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از عطاء بن یزید لیثی) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ زیبا نہیں کہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے، دونوں ملیں تو ادھر ادھر منہ کرلیں، بلکہ ان میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں ابتدا کرے (دوسرے سے خود ملنے میں پہل کرے)
سُفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث زہری سے تین بار سُنی۔

باب ۳۳۱۹ آيَةِ الْحِجَابِ۔

باب آیت پردہ

۵۷۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از یونس از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی میں نے دس برس یعنی آپؐ کی حیات طیبہ تک آپؐ کی خدمت کی میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کے حال سے واقف ہوں جب پردے کا حکم اُترا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے

يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا۔

۵۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

پردے کے متعلق دریافت فرماتے۔ حکم پردہ سب سے پہلے اسوقت اترا جب آپؐ نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب عروسی منائی، صبح کے وقت آپؐ نوشاہ بنے آپؐ نے لوگوں کو دعوت ولیمہ دی وہ آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے لیکن کچھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بڑی دیر تک بیٹھے رہے آخر (مجبوراً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اٹھ کر باہر تشریف لے گئے، میں بھی آپؐ کے ساتھ نکل پڑا (آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ اٹھ جائیں) چنانچہ آپؐ چلے میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ تک پہنچے، وہاں آپؐ کو گمان ہوا شاید اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے لہذا واپس آئے میں آپؐ کے ساتھ ساتھ تھا مگر وہ لوگ اس وقت بھی بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ آپؐ پھر واپس ہوگئے اور میں بھی واپس ہوگیا آپؐ دوبارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چوکھٹ تک آئے پھر خیال آیا شاید اب وہ لوگ اٹھ گئے ہوں گے اور وہاں سے واپس ہوئے میں اب کی بار بھی ساتھ ہی تھا لیکن وہ لوگ ابھی تک جمے بیٹھے تھے چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی پھر آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا۔

(از ابوالنعمان از معتمر از والدش از ابومجلز) حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا لوگ دعوت کھانے کو آئے اور کھانا کھا کر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھنے والی ھیئت کا اظہار کیا لیکن وہ نہ اٹھے جب آپؐ نے یہ حال دیکھا تو کھڑے ہوگئے آپؐ کے کھڑے ہونے پر بعض لوگ بھی کھڑے ہوگئے اور چل دئیے لیکن چند اشخاص اب بھی بیٹھے رہے[2] آپؐ اندر جانے کے لئے تشریف لائے

۱؎ یہ تین آدمی تھے ان کے نام معلوم نہیں ہو سکے ۱۲ منہ ۲؎ آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ وہ سمجھ کر اٹھ جائیں ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِينَ قَامَ وَخَرَجَ وَفِيهِ أَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومُوا.

دیکھا تو ابھی تک وہ لوگ بیٹھے ہیں اس کے بعد کہیں وہ اٹھے اور گئے میں نے آپؐ کو اطلاع دی کہ اب وہ لوگ چلے گئے آپؐ تشریف لائے اندر گئے میں بھی اندر جانے لگا تو آپؐ نے درمیان میں پردہ ڈال دیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی "اے ایمان والو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو" الآیہ

امام بخاری رح کہتے ہیں اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوئے اور چلے ان سے اجازت نہیں لی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ نے ان کے سامنے اٹھنے کی تیاری کی آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ وہ اٹھ جائیں [2]

۵۷۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ.

(از اسحاق از یعقوب از والدش از صالح از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے آپؐ ازواج مطہرات کو پردے میں رکھئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے (پردے کا حکم نہیں دیتے تھے) ازواج مطہرات رفع حاجت کے لئے مناصع کی طرف رات کو جایا کرتیں چنانچہ ایک رات حضرت سودہ بنت زمعہ باہر تشریف لے گئیں وہ لمبے قد کی عورتیں تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں بیٹھے تھے انہوں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر کہا سودہ میں نے تجھے پہچان لیا ان کا مطلب یہ تھا کسی طرح پردے کا حکم جلدی نازل ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے) پردے کا حکم نازل کیا [1]

---

[1] اس حدیث سے نکلا کہ ازواج مطہرات کے لئے جس پردے کا حکم دیا گیا وہ یہ تھا کہ گھر کے باہر ہی نہ نکلیں یا نکلیں تو محافہ یا محمل وغیرہ میں ان کا جثہ بھی معلوم نہ ہو سکے مگر وہ پردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے خاص تھا دوسری مسلمان عورتوں کو ایسا حکم نہ تھا وہ ساتر لباس پہن کر برابر نکلا کرتیں جیسے اوپر متعدد حدیثوں میں گذرا ۱۲ منہ

[2] تو معلوم ہوا جب لوگ بیکار بیٹھے رہیں اور صاحب خانہ تنگ ہو جائے تو ان کی بغیر اجازت اٹھ کر چلے جانا یا ان کو اٹھانے کے لئے اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے ۱۲ منہ

باب ۳۳۲ الاستیذان من اجل البصر۔

۵۸۰۰۔ حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال الزھری حفظتہ کما انک ھھنا عن سھل بن سعد قال اطلع رجل من جحر فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدری یحک بہ راسہ فقال لو اعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک انما جعل الاستیذان من اجل البصر۔

۵۸۰۱۔ حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن عبید اللہ بن ابی بکر عن انس بن مالک ان رجلا اطلع من بعض حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص او بمشاقص فکانی انظر الیہ یختل الرجل لیطعنہ

باب ۳۳۳ زنا الجوارح دون الفرج۔

۵۸۰۲۔ حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان عن ابن طاوس عن ابیہ عن ابن عباس قال لم ار شیئا اشبہ باللمم من قول ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ح و حدثنی محمود قال اخبرنا عبد الرزاق

باب اجازت لینے کا اسی لئے حکم دیا گیا کہ نظر نہ پڑے۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری) زہری کہتے ہیں مجھے اس حدیث کا ایسا یقین ہے (ایسی یاد ہے) جیسے تیرے یہاں ہونے کا یقین ہے۔ زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے سوراخ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں جھانکا اس وقت آپؐ کے دست مبارک میں سر کھجانے والا آلہ تھا جس سے آپؐ سر مبارک کو کھجا رہے تھے آپؐ نے فرمایا[1] اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پر مارتا (آنکھ پھوڑ دیتا) اجازت لینے کا حکم تو اسی لئے کہ نظر نہ پڑے[2]۔

(از مسدد از حماد بن زید از عبیداللہ بن ابی بکر) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا آپؐ تیر لے کر کھڑے ہوئے یہ منظر اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے آپ چاہتے تھے کہ کسی تدبیر سے اس کی آنکھ پر ماریں[3]۔

باب شرمگاہ[4] کے علاوہ دیگر اعضاء کا زنا۔

(از حمیدی از سفیان از ابن طاؤس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (سورہ النجم میں) لمم کا جو لفظ ہے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے زیادہ اور کسی چیز سے مشابہ نہیں پاتا ہوں

دوسری سند (از محمود بن غیلان از عبدالرزاق از معمر از ابن طاؤس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

---

[1] یعنی جب آپؐ کو خبر پہنچی تو اس شخص سے ۱۲ منہ [2] جب جھانک کر سب دیکھ لیا تو اب اجازت لینے سے کیا فائدہ ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے تو صاحب خانہ اس پر حملہ کر سکتا ہے اگر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو صاحب خانہ کو اس کی دیت نہ دینا ہوگی ۱۲ منہ [4] شرمگاہ سے مراد مرد اور عورت دونوں کے اعضائے مخصوصہ ہیں

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ۔

لمم کی تفسیر کے متعلق اس سے زیادہ کسی چیز کو مشابہ نہیں پاتا جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کا حصّہ زنا میں سے لکھ دیا ہے جسے وہ ضرور کرے گا۔ تو آنکھ کا زنا (با ارادہ شہوت غیر عورت کو) دیکھنا ہے، زبان کا زنا (فحش) باتیں کرنا ہے۔ اور انسان کا نفس (زنا) کی آرزو اور خواہش کرتا ہے پھر شرمگاہ (مرد یا زن کی) اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے[1]۔

بَابُ ۳۳۲۲ التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا۔

باب تین بار سلام کرنا اور تین بار اجازت لینا۔

۵۸۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا۔

(از اسحاق از عبدالصمد از عبداللہ بن مثنیٰ از ثمامہ بن عبداللہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باہر سے اجازت لیتے وقت) تین بار سلام کرتے[2] اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے تین[3] بار فرماتے[4]۔

۵۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از یزید بن حصیفہ از بسر بن سعید) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے وہ کچھ خوفزدہ اور گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہنے لگے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین بار باریابی چاہی مگر نہ ملی تو مجبوراً واپس ہوگیا بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا آپ کھڑے کیوں نہیں رہے (انتظار کیوں نہیں کیا) میں نے کہا میں نے تین بار اجازت طلب کی لیکن نہ ملی تو میں واپس ہوگیا آنحضرت

---

[1] مطلب یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اب اگر شرمگاہ سے زنا کیا تب تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خُدا کے خوف سے زنا سے باز رہا تو خواہش غلط اور جھوٹ ہوگئی یعنی معاف ہو جائے گی ۱۲ منہ

[2] اگر تیسری بار میں جواب مل گیا اور اذن دیا گیا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے ۱۲ منہ

[3] یعنی وعظ اور نصیحت میں تا کہ لوگ اس کو خوب سمجھ لیں ۱۲ منہ

[4] تین بار میں یہ ضروری نہیں کہ بالکل وہی الفاظ ہوں وہی جملے ہوں بلکہ مختلف الفاظ مختلف جملوں اور مختلف اسالیب بیان سے ایک مفہوم کو تین بار ادا کر دیا جائے تو یہ بھی حدیث سے اخذ ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ عبدالرزاق

اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَيُقِيْمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً اَمِنْكُمْ اَحَدٌ سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَاَخْبَرْتُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَادَ عُمَرُ التَّثَبُّتَ لَا اَنْ لَا يُجِيْزَ خَبَرَ الْوَاحِدِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جب تم میں سے کوئی تین بار اذن مانگے اور نہ ملے تو لوٹ جائے" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سُن کر کہا "خُدا کی قسم اس حدیث کی صحت پر آپ کو کوئی گواہ پیش کرنا ضروری ہے" لہٰذا بتائیے کیا آپ حضرات میں سے بھی کسی نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ تو اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے "واللہ ہم میں سے وہ جائے جو سب لوگوں میں کم عمر ہو" ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہی سب لوگوں سے چھوٹا تھا میں ان کے ساتھ گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے (جو ابوموسیٰ پیش کر چکے ہیں) ابن مبارکؒ نے بحوالہ سفیان بن عیینہ از یزید بن خصیفہ از بسر بن سعید از ابوسعید یہی حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے جو ابوموسیٰ سے گواہ لانے کیلئے کہا تو بغرض تحقیق مزید کہا اسلئے نہیں کہ وہ خبر واحد کو نا قابل قبول سمجھتے تھے

بَاب ۳۳۲۳ اِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ

وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ اِذْنُهٗ۔

باب مدعو کو بھی اجازت کی ضرورت ہے۔

سعید بن ابی عروبہ بحوالہ قتادہ از ابورافع از ابوہریرہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ دعوت دینا ہی اجازت ہے۔[1]

۵۸۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ الْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَيَّ قَالَ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَأْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا۔

(از ابونُعیم از عمر بن ذر) دوسری سند (از محمد بن مقاتل از عبداللہ بن مبارک از عمر بن ذر از مجاہد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے گھر میں گیا آپؐ نے وہاں دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا اباہرؓ (مخفف کرکے) جا اور اصحاب صفہ کو بلا کر لے آ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان کے پاس گیا، انہیں بلایا وہ آئے اور اجازت لے کر اندر گئے۔[2]

[1] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ

[2] اب پھر اذن لینے کی ضرورت نہیں باب کی حدیث میں باوجود دعوت کے اذن لینے کا ذکر ہے دونوں میں تطبیق یوں کی ہے کہ اگر بلاتے ہی کوئی چلا آئے تب تو نئے اذن کی ضرورت نہیں اور نہ اذن لینا چاہیئے ۱۲ منہ

باب ۳۳۲۴ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب بچوں کا سلام کرنا۔

۵۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

(از علی بن جعد از شعبہ از سیار از ثابت بُنانی) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بچوں کی طرف سے گذرے تو سلام کیا اور کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل تھا

باب ۳۳۲۵ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ۔

باب مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا[1]

۵۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا نُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از ابن ابی حازم از والدش) حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا ہم لوگوں کو جمعے کے دن بڑی خوشی ہوتی (ابو حازم کہتے ہیں) میں نے پوچھا کیوں؟ تو کہا کہ ایک بڑھیا بُضاعہ کی طرف کسی شخص کو بھجواتی ابن مسلمہ راوی کہتے ہیں بضاعہ مدینے میں کھجوروں کے ایک باغ کا نام ہے وہاں سے چقندر کی جڑیں منگواتیں انہیں ایک ہانڈی میں پکاتی اور تھوڑے سے جو کے دانے لے کر پیس لیتیں (یہ آٹا ان جڑوں میں چھڑک دیتی) ہم لوگ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس ہوتے تو اسے سلام کرتے (یہ ترجمہ باب ہے) وہ یہ چقندر کی جڑیں (جن میں آٹا ملا ہوا ہوتا تھا) ہمارے سامنے رکھتی (ہم کھا لیتے) جمعے کی خوشی کا ایک پہلو یہ تھا (عہد نبوی میں) دوپہر کا کھانا اور قیلولہ بعد نماز جمعہ ہی ہوا کرتا۔

۵۸۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ تَرَى مَا لَا نَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ

(از ابن مقاتل از عبداللہ از معمر از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ تو ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

معمر کے ساتھ اس حدیث کو شعیب، یونس اور نعمان نے بھی زہری سے روایت کیا، یونس کی روایت میں وبرکاتہ زیادہ ہے

[1] حدیث کی رو سے تو یہ جائز نکلتا ہے مگر فقہا یہ کہتے ہیں کہ جوان عورتوں کو مردوں کا یا جوان مردوں کو جوان عورتوں کا سلام کرنا بہتر نہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی فتنہ پیدا ہو عہ بچوں کو بھی سلام کرتے سبحان اللہ آپ کے اخلاق کریمانہ سبحان اللہ۔ عبدالرزاق

بَابٌ ۳۲۶ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا

۵۸۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا۔

باب کون؟ کے جواب میں میں کہنا۔

(از ابو الولید ہشام بن عبد الملک از شعبہ از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قرضے کے متعلق کچھ کہنے آیا جو میرے والد پر تھا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا میں ہوں آپؐ نے فرمایا میں میں (کیا ہوتا ہے؟) گویا آپؐ نے یہ جواب ناپسند فرمایا[1]

بَابٌ ۳۲۷ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ

باب سلام کے جواب میں صرف علیک السلام بھی کہنا درست ہے (گو رحمت اللہ و برکاتہ نہ کہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (جبرائیل علیہ السلام کے جواب میں) وعلیہ السلام و رحمت اللہ وبرکاتہ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدمؑ کے جواب میں السلام علیک و رحمت اللہ کہا[2]

۵۸۱۰ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا

(از اسحاق بن منصور از عبد اللہ بن نمیر از عبید اللہ از سعید بن ابی سعید مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گوشۂ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا اور سلام عرض کیا آپؐ نے علیک السلام (ترجمہ باب سے) جواب دیتے ہوئے فرمایا دوبارہ نماز پڑھ یہ نماز نہیں ہوئی وہ پھر گیا دوبارہ نماز پڑھی پھر آکر سلام کیا آپؐ نے فرمایا وعلیک السلام جاؤ پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دوسری یا تیسری مرتبہ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نماز پڑھنا سکھا دیجیے آپؐ نے فرمایا اوّل نماز

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الایمان والنذور میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اور سلام کرنے والا مسلمانوں کی نیت کرے بعضوں نے کہا یوں کہے السلام علی من اتبع الہدیٰ ۱۲ منہ

عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا

کے لئے مکمل وضو کر پھر قبلہ رُخ تکبیر بجا لا پھر جتنی آیات قرآن آسانی سے پڑھ سکے وہ پڑھ پھر اطمینان سے رکوع کر پھر سر اُٹھا سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے بیٹھ، اس طرح ساری نماز آہستگی اور درستگی کے ساتھ ادا کر)۔

ابو اُسامہ راوی نے دوسرے سجدے کے بعد یوں کہا پھر سر اُٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا۔

۵۸۱۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔

(از محمد ابن بشار از یحییٰ از عبید اللہ عُمری از سعید از والد خود) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس حدیث میں) کہا پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے سے بیٹھ جا۔

بَاب ۳۲۸ إِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

باب اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص نے تمہیں سلام کہا ہے (تو وہ کیا کہے ؟)

۵۸۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

(از ابونعیم از زکریا از عامر از ابو سلمہ بن عبد الرحمان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمت اللہ۔

بَاب ۳۲۹ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

باب کسی مجلس میں مسلمان اور مُشرک سب طرح کے مسلمان ہوں انہیں سلام کرنا[2]

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الایمان والنذور میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اور سلام کرنے والا مسلمانوں کی نیت کرے بعضوں نے کہا یوں کہے السلام علے من اتبع الہدیٰ ۱۲ منہ

۵۸۱۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عروہ بن زبیر) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی مصنوعہ چادر پڑی تھی آپؐ نے اپنی ہی سواری پر مجھے بھی بٹھا لیا آپؐ سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کے لئے بنی حارث بن خزرج کے محلے میں جا رہے تھے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تک جنگ بدر نہیں ہوئی تھی (راستے میں) آپؐ ایک مجلس کے قریب پہنچے جس میں مسلمان مشرک بُت پرست یہودی سبھی قسم کے لوگ تھے ان میں عبداللہ بن ابی سلول (منافق) بھی تھا اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضؓ بھی تھے جب گدھے کی گرد مجلس والوں تک پہنچنے لگی تو عبداللہ بن اُبی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانک لی پھر کہنے لگا ہم پر گرد مت اُڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا (یہی ترجمہ باب ہے) اور ٹھیر گئے، گدھے سے اُتر کر دعوت الی اللہ (دعوت اسلام) دی قرآن سنایا۔ عبداللہ بن اُبی کہنے لگا میاں اس کلام سے بہتر تو دوسرا کلام نہیں ہو سکتا (قرآن کی فصاحت کا وہ بھی قائل ہو گیا) لیکن اگر تم سچے ہو تو ہمیں ہماری مجلسوں میں پریشان نہ کیا کرو اپنے گھر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اسے یہ سناؤ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ بولے نہیں یا رسول اللہ آپؐ (ضرور) ہماری مجلس میں تشریف لایا کیجئے اور ہمیں یہ کلام سنایا کیجئے ہم اسے بہت پسند کرتے ہیں اس گفتگو پر مسلمان، مشرک اور یہودی گالی گلوچ پر اتر آئے قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خاموش کرتے رہے (لڑو نہیں لڑنے کی کیا بات ہے) بعد ازاں سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ رضؓ کے پاس گئے ان سے فرمایا تم نے آج ابوحُباب یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول کی بات نہیں سنی اس نے یہ یہ باتیں کیں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْنَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم آپ معاف فرما دیجئے اور درگذر فرمائیے خدا کی قسم اللہ نے جو شان آپ کو دی ہے وہ دی ہے (نبوت جو بادشاہی سے کہیں اعلیٰ اور افضل ہے) اصل بات یہ ہے کہ اس ملک والوں نے (آپ کی آمد سے پہلے) یہ تجویز کی تھی کہ عبداللہ کے سر پر تاج شاہی رکھیں عمامہ سرداری باندھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت دے کر ان کی یہ تجویز خود بخود ختم کردی تو اسے حسد پیدا ہوگیا اس حسد کی وجہ سے اس نے یہ گفتگو کی، چنانچہ آپ نے اسے معاف فرما دیا۔

بَاب ۳۳۳ مَنْ لَّمْ يُسَلِّمْ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَّلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهٗ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهٗ وَاِلٰى مَا تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِيْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوْا عَلٰى شَرَبَةِ الْخَمْرِ

باب گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرنا۔

اس کے سلام کا بھی جواب نہ دینا تاوقتیکہ اس کا تائب ہونا معلوم نہ ہو جائے نیز اس باب میں یہ بھی ہے کہ توبہ کب تک معلوم ہوسکتی ہے[1]

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں شرابیوں کو سلام مت کرو[2]۔

۵۸۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا حَتّٰى كَمَلَتْ خَمْسُوْنَ لَيْلَةً وَّاٰذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ۔

(از ابن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبدالرحمن ابن عبداللہ از عبداللہ بن کعب) حضرت کعب بن مالک اس وقت کا واقعہ بیان کرتے تھے جب غزوۂ تبوک میں وہ شرکت نہ کرسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں آدمیوں سے بات کرنا منع کردیا تھا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا سلام کرتا (آپ جواب نہ دیتے) میں دل میں کہتا آپ نے سلام کے جواب میں ہونٹ بھی ہلائے یا نہیں[3]۔ اسی طرح مجھ پر پچاس راتیں گذریں تا آنکہ آپ نے خدا کی جانب سے ہمارے گناہ کی معافی کی اطلاع نماز فجر پڑھ کردی[4]۔

---

[1] اس کی کوئی حد معین نہیں ہوسکتی بہرحال جب توبہ منکشف نہ ہوجائے اس سے ترک سلام وکلام کرسکتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] گو سلام کا جواب دینا فرض ہے مگر یہ ترک جواب بھی بہ حکم الٰہی تھا ۱۲ منہ [4] یہاں سے باب کا دوسرا مطلب نکلا گویا پچاس راتوں کے بعد توبہ معلوم ہوئی ۱۲ منہ

باب ۱۳۳۱ کیف الرّدّ علیٰ اھل الذّمّۃ السّلام۔

باب ذمّی کو سلام کا کیسے جواب دیا جائے؟

۵۸۱۵۔ حدّثنا ابوالیمان قال اخبرنا شعیب عن الزّھریّ قال اخبرنی عروۃ انّ عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رھط من الیھود علیٰ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقالوا السّام علیک ففھمتھا فقلت علیکم السّام واللّعنۃ فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مھلاً یا عائشۃ فانّ اللہ یحبّ الرّفق فی الامر کلّہ فقلت یا رسول اللہ اولم تسمع ما قالوا قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقد قلت وعلیکم۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے السام علیک (تم پر موت واقع ہو) میں سمجھ گئی میں نے کہا علیکم السام واللعنۃ (تمہی پر موت اور لعنت واقع ہو) آپ نے فرمایا عائشہ صبر کر اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی اور خوش اخلاقی پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا آقا! آپ نے شاید نہیں سُنا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے بھی تو جواب دے دیا وعلیکم (تم پر موت واقع ہو)

۵۸۱۶۔ حدّثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ ابن عمر انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال اذا سلّم علیکم الیھود فانّما یقول احدھم السّام علیک فقل وعلیک۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از عبداللہ بن دینار) عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں یہودی سلام کرتے ہیں تو (بجائے سلام کے) سام کہتے ہیں (یعنی موت) تم بھی جواب میں وعلیک کہا کرو۔

۵۸۱۷۔ حدّثنا عثمٰن بن ابی شیبۃ قال حدّثنی ھشیم قال اخبرنا عبید اللہ بن ابی بکر ابن انس قال حدّثنا انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا سلّم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از ہشیم از عبیداللہ بن ابی بکر بن انس) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پر یہ اہل کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا کرو

باب ۱۳۳۲ من نظر فی کتاب من یحذر علی المسلمین لیستبین امرہ

باب جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اُسے دیکھنا تاکہ اس کی اصل حقیقت معلوم ہو جائے

۵۸۱۸۔ حدّثنا یوسف بن بھلول

(از یوسف بن بہلول از ابن ادریس از حصین بن عبدالرحمٰن)

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَ
أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا
حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا
امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ
مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ
لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ
الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا
بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا
قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ
لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ
الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا
وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ
قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ
عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ
مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا
بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ
يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ

از سعد بن عبیدہ از عبد الرحمان سلمی) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر اور ابو مرثد غنوی رضی اللہ
عنہم تینوں کو بھیجا تینوں گھوڑے کے (عمدہ) سوار تھے فرمایا
روضۂ خاخ پر جاؤ وہاں ایک مشرک عورت ملے گی اس کے پاس
حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مشرکین مکہ کے نام
لکھا ہے (وہ اس سے چھین کر لاؤ) ہم تینوں آدمی چلے اس عورت
سے جا ملے وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی اس جگہ یہ عورت ملی
جس جگہ کے متعلق آپؐ نے فرمایا تھا بہر حال ہم نے اس سے پوچھا
لاؤ وہ خط کہاں ہے؟ وہ کہنے لگی میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم
نے اس کا اونٹ بٹھا دیا، اس کے سامان کی خوب تلاشی لی کچھ نہ
نہ ملا۔ میرے دونوں ساتھی کہنے لگے اس کے پاس خط نہیں
(واپس چلیں اسے جانے دیں) میں نے کہا واہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد کبھی جھوٹ ہو سکتا ہے؟ (معاذ اللہ) چنانچہ میں نے
کہا اب تو خط دیتی ہے یا میں تجھے ننگا کروں اس نے جب میرا یہ
مصمم ارادہ دیکھا تو اس نے اپنے نیفے کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ ایک
کمل باندھے ہوئے تھی اور خط نکال دیا ہم تینوں یہ خط لے کر آپؐ
کی خدمت میں حاضر ہوئے (آپؐ نے حاطب کو بلا بھیجا) فرمایا حاطب
یہ تو نے کیا حرکت کی؟ کہنے لگا میں مومن ہی ہوں اللہ اور اس کے
رسول پر ایمان ہے نہ میں نے اپنا دین بدلا ہے نہ میرے عمل میں
کچھ تغیر واقع ہوا میرا مطلب اس خط کے لکھنے کا صرف یہ تھا کہ قریش
مکہ پر میرا ایک احسان ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ تعالے
انہیں میرے گھر بار اور مال لوٹنے سے روک دے حقیقت یہ
ہے مہاجر صحابہ کرام جتنے بھی ہیں ان کے عزیز وہاں موجود ہیں
جو ان کے گھر بار مال اسباب کی حفاظت کر لیتے ہیں۔ آپؐ نے
فرمایا حاطب سچ کہتا ہے اس کے حق میں تم کوئی بری بات

أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

نہ کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کے معاملے میں خیانت کی ہے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اُڑا دوں آپ نے فرمایا عمرؓ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ کو (عرش پر سے) جھانکا اور فرمایا اب تم جیسے چاہو عمل کرو میں نے تو بہشت تمہارے لئے واجب کر دی یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگے (میری تقصیر معاف ہو) اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔

بَاب ۳۳۳ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ۔

باب اہل کتاب کو خط لکھنے کا طریقہ۔

۵۸۱۰۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ۔

(از محمد بن مقاتل ابوالحسن از عبداللہ از یونس از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہیں دوسرے کفار قریش کے ساتھ جب ہرقل نے طلب کیا (ابوسفیان رضؓ اس وقت رئیس کفار تھے) یہ اہل قریش کے ساتھ تجارت کے لئے شام گئے تھے کہتے ہیں کہ ہرقل کے پاس ہم پہنچے ابوسفیان رضؓ نے مکمل حدیث (جس میں طویل واقعہ ہے) روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہرقل نے منگوایا جو آپ کے قاصد نے دیا تھا وہ پڑھا گیا اس میں یہ مضمون تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو اللہ کے بندے اور رسول ہیں اس کی طرف سے ہرقل سردار روم کو معلوم ہو (پھر یہ جملہ تھا) السلام علی من تبع الہدیٰ (سلام اس شخص پر جو راہ ہدایت پر چلے) اما بعد (پھر پوری حدیث نقل کی)۔

---

[۱] ان کو ضرر پہنچانے کا قصد کیا کافروں کو خبر کر دی ۱۲ منہ [۲] اللہ کی عنایت اہل بدر پر دیکھ کر خوشی سے رو دیئے ۱۲ منہ [۳] جو اوپر شروع کتاب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

باب ۳۳۴ بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَّصَحِيفَةً مِّنْهُ إِلٰى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلٰى فُلَانٍ۔

باب خط میں پہلے کس کا نام لکھا جائے؟

(کاتب کا یا مکتوب الیہ کا) لیث بن سعد بحوالہ جعفر بن ربیعہ از عبدالرحمان بن ہرمز اور ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا واقعہ سنایا کہ اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کریدا اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اپنے دوست کے نامؐ اس میں رکھ دیا۔

عمر بن ابی سلمہ بحوالہ والدش از ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ایک لکڑی میں خول کیا اور اس میں سو اشرفیاں رکھ دیں اور خط بھی رکھا کہ فلاں کی طرف سے فلاں کو معلوم ہو۔ؐ

باب ۳۳۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلٰى سَيِّدِكُمْ

۵۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ قُومُوا إِلٰى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ رضؓ سے یہ ارشاد کہ اپنے سردار کے لئے اٹھو۔

(از ابوالولید از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابوامامہ بن سہل بن حنیف) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو فیصل بنانے پر رضامند ہوئے (کہ جو فیصلہ وہ کریں گے اسے منظور کریں گے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا وہ آئے آپؐ نے صحابہ سے فرمایا اپنے سردار کے لئے اٹھو یا فرمایا اپنے بہتر شخص کے لئے اٹھو (راوی کو شک ہے) چنانچہ حضرت

لہ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲ہ جس سے اشرفیاں قرض لی تھیں ۱۲ منہ ۳ہ غرض پہلے کاتب کا نام لکھا پھر مکتوب الیہ کا باب کا مطلب اس جملے سے نکلتا ہے جن سنتوں کو فرنگی تہذیب کے عشاق نے ترک کیا ہے ان میں یہ بھی ہے اب اوپر مکتوب الیہ کا نام لکھتے ہیں آخر میں کاتب کا لیکن مکتوب الیہ سب سے پہلے خط کے آخر میں دیکھتا ہے کہ کاتب کون ہے پھر خط کو شروع سے پڑھتا ہے۔ عبدالرزاق

حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمِكَ۔

سعدؓ آپؐ کے پاس بیٹھے آپؐ نے فرمایا یہ بنی قریظہ کے لوگ اس فیصلے کو جو تم کرو گے منظور کریں گے اس لئے یہ قلعے سے اتر آئے ہیں اب تم کیا فیصلہ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتیں بچے قیدی بنائے جائیں آپؐ نے فرمایا یہ تیرا بعینہٖ وہی فیصلہ ہے جو اللہ کا حکم تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں میرے بعض دوستوں نے ابوالولید سے یوں نقل کیا الی حکمک (یعنی بجائے علی حکمک کے) ابوسعید خدری رضؓ نے یوں ہی کہا الی حکمک [1]

باب ۳۳۶ المصافحة

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي۔

باب مصافحہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا میرا ہاتھ آپؐ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کہتے ہیں میں نے مسجد میں جا کر دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ طلحہ بن عبیداللہ دوڑتے ہوئے اٹھے اور مجھ سے مصافحہ کیا (میری توبہ قبول ہونے پر) مبارک باد دی

۵۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

(از عمرو بن عاصم از ہمام) قتادہ کہتے ہیں میں نے انسؓ سے کہا کیا صحابہ کرام میں مصافحے کا طریقہ مروج تھا تو کہا ہاں۔

۵۸۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از حیوہ از ابوعقیل زہرہ ابن معبد) زہرہ کے دادا عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپؐ حضرت عمرؓ

---

[1] تیسیر القاری میں ہے کہ اس حدیث سے بعض علماء نے کسی بزرگ کے آنے کے وقت کھڑے ہو جانا مستحب سمجھا ہے اور حق یہ ہے کہ سعد بن معاذ زخمی تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھ کر ان کو سواری سے اتارو اور تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع ہے [2] یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری علیہ الرحمۃ نے وصل کی ۱۲ منہ [3] یہ حدیث باب غزوہ تبوک میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے

بَابُ ۳۳۳ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ

باب دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا۔

حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔[1]

۵۸۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از ابونعیم از سیف از مجاہد از عبداللہ بن سنجرہ ابومعمر) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد (التحیات) اس طرح سکھایا جیسے قرآن کی سورت (اہتمام سے) سکھا رہے ہوں۔ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ تشہد یہ ہے۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یہ تشہد ہم عہد نبوی ہی میں پڑھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہم السلام علیک ایہا النبی کے بجائے السلام علی النبی کہنے لگے۔[2]

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

---

[1] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [a] مصافحہ دونوں ہاتھوں سے اور ایک ہاتھ سے دونوں طرح سنت ہے لیکن ہاتھ کا چومنا اکثر علماء نے مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے اہل فضل جیسے عالم باعمل یا درویش متشرع کا ہاتھ چومنا جائز رکھا ہے لیکن دنیا داروں کا سب نے شدید مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [2] اس سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت میں یعنی دوسرے ملکوں میں رہ کر یوں کہنا درست ہے السلام علیک یا رسول اللہ کیونکہ اگر یہ درست ہوتا تو عبداللہ بن مسعود رضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشہد میں یوں کیوں بدلتے السلام علی النبی باوجودیکہ تشہد ایک ماثور ذکر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی سورت کی طرح ان کو سکھایا تھا اور اس لئے ہمارے علماء نے تشہد میں اب بھی یوں پڑھنا جائز رکھا ہے "السلام علیک ایہا النبی کیونکہ یہ ایسا ہی جیسے قرآن میں ہے یا ایہا النبی یا ایہا الرسول اور حق یہ ہے کہ اگر کوئی قبر شریف کے پاس یوں کہے السلام علیک یا رسول اللہ تب تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور زائر کا سلام سنتے ہیں

چھبیسواں پارہ ۲۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

بَابٌ ۳۳۸ الْمُعَانَقَةِ وَ قَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ۔

۵۸۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ

باب معانقہ[1] اور مزاج پرسی کرنا۔

(از اسحاق از بشر بن شعیب از والدش از زہری از عبداللہ بن کعب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں عیادت کرکے واپس آرہے تھے۔

دوسری سند (از احمد بن صالح از عنبسہ از یونس از ابن شہاب از عبداللہ بن کعب بن مالک) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں عیادت کرکے

---

[1] باب کی حدیث میں معانقہ کا ذکر نہیں ہے اور شاید امام بخاری اس حدیث کو جو کتاب البیوع میں گذر چکی ہے یہاں لکھنا چاہتے ہوں گے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا تھا مگر دوسری سند سے کیونکہ ایک ہی سند سے حدیث کو مکرر لانا امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے پر اس کا موقع نہیں ملا اور باب خالی رہ گیا بعض نسخوں میں المعانقہ کے بعد واؤ نہیں ہے اس صورت میں قول الرجل کیف اصبحت علیحدہ باب ہوگا اور یہ باب حدیث سے خالی ہوگا۔ اب معانقہ کا حکم یہ ہے کہ وہ جائز نہیں ہے مگر جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے معانقہ درست ہے کیونکہ جعفر جب حبش سے آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے معانقہ کیا لیکن ذہبی نے میزان میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور اس کی سند واہی ہے البتہ آدمی اپنے بچے کو پیار کے طور پر گلے لگا سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو لگایا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور امام احمد نے ابوذر سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو اپنے سے چمٹا لیا اس کی سند میں ایک شخص مبہم ہے طبرانی نے معجم اوسط میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ صحابہ ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے سفر سے آتے تو معانقہ کرتے اور ترمذی نے نکالا کہ زید بن حارثہ جب مدینے میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو گلے لگایا پیار کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے بہرحال سفر سے جو لوٹ کر آئے اس سے معانقہ کرنا درست ہے لیکن عیدین وغیرہ میں معانقہ ومصافحہ جو لوگوں میں معمول ہے اسی طرح صبح یا عصر یا نماز جمعہ کے بعد اس کی شریعت سے کوئی اصل نہیں

أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا۔

واپس ہو رہے تھے لوگوں نے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج صبح کیسے رہا، تو فرمایا الحمد للہ اچھا رہا۔ یہ سُن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے خُدا کی قسم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے[1]۔ تین دن کے بعد تم لاٹھی کے غلام بنو گے[2]۔ خُدا کی قسم میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے وصال کر جائیں گے۔ عبد المطلب کے لوگ جب مرنے کے قریب ہوتے ہیں تو میں ان کے چہروں سے پہچان لیتا ہوں لہٰذا میرے ساتھ آپؐ کی خدمت میں چلو اور آپؐ سے پوچھ لیں کہ آپؐ کے بعد کون خلیفہ ہو گا؟ اگر آپؐ ہم لوگوں کو خلافت دیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے اگر کسی اور کو دیتے ہیں تو ہم آپؐ سے کہیں گے کہ خلافت جسے دینے ہیں اسے ہمارا خیال رکھنے کی وصیت فرما دیں (کہ ہمیں تکلیف نہ دے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا خُدا کی قسم بات یہ ہے اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھیں اور آپؐ ہمیں خلافت نہ دیں (تو یہ زیادہ بُری بات ہے) لوگ ہمیں کبھی خلافت نہ دیں گے[3]۔ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی یہ بات دریافت کرنے کا نہیں (کہ آپؐ کے بعد کون خلیفہ ہو؟[4])

باب ۳۳۹ مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔

باب کسی کے بلانے کے جواب میں لبیک اور سعدیک (حاضر ہوں، خدمت کو سعادت سمجھتا ہوں) کے الفاظ کہنا۔

[1] غور نہیں کرتے آپ کی صحت کی امید نہیں ہے ۱۲ منہ [2] کوئی اور خلیفہ ہو جائے گا تم کو اس کی اطاعت کرنا ہو گی حدیث میں عبد العصا ہے جس کا لفظی ترجمہ لاٹھی کا غلام ہے مگر مطلب یہی ہے کہ دوسرا تم پر حکومت کرے گا تم اس کے تابعدار بنو گے ۱۲ منہ [3] یعنے اول سے ان کے دل ہماری طرف مائل نہیں ہیں اگر کہیں آنحضرتؐ نے یہ صاف فرما دیا کہ تم کو خلافت نہیں مل سکتی تو پھر تو قیامت تک لوگ ہم کو خلیفہ نہیں کرنے کے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس بات کو گول ہی رہنے دو۔ اس میں یہ اُمید ہے کہ اگر اب کہ ہم کو خلافت نہ ملی تو آئندہ مل جائے گی حضرت علی رضہ کے اس کلام سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ کے دل ان کی طرف ایسے مائل نہ تھے جتنے اوروں کی طرف تھے کیونکہ مہاجرین تو ابوبکر صدیق رضہ کو خلیفہ کرنا چاہتے تھے اور انصار اپنی قوم میں سے کسی کو چاہتے تھے وہ خلیفہ ہو ۱۲ منہ [4] ایسا پوچھنے میں ایک طرح کی بدفالی اور آنحضرتؐ کو رنج دینا بھی تھا اس لئے حضرت علی رضہ نے اس کو گوارا نہیں کیا اور اسی میں خدا کی حکمت اور مصلحت تھی کہ یہ مقدمہ گول گول رہے اور مسلمان اپنے صلاح مشورے اور رضامندی سے جس کو چاہیں حاکم بنا لیں یہ طرز آنحضرتؐ نے وہ قائم کیا جس کو اب سارے اہل سیاست بڑے تجربوں کے بعد عین دانائی اور عقلمندی سمجھتے ہیں اور بڑی بڑی سلطنتیں بادشاہی اور حکومت اسیطرح یعنی رعایا کی مرضی اور مشورے سے پہلے ان کے پیغمبر نے قائم کیا تھا چھوڑ دیا تھا آخر اس کا خمیازہ اٹھایا ان کے بادشاہ ایسے ایسے نالائق لوگ بن گئے جنہوں نے مسلمانوں کی صدہا برس کی دولتیں کمائی ہوئیں خاک میں ملا دیں آپ بھی تباہ ہوئے رعایا کو بھی تباہ کیا اب بھیک مانگ رہے ہیں اور دشمنوں کی خدمت گاری کر رہے ہیں ذالک جزاءہم بما کانوا یعملون ۱۲ منہ

۵۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلٰثًا هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ -

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ از انس رضی اللہ عنہ) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے پکارا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک، تین بار اسی طرح پکارا اور میں نے یہی جواب دیا پھر ارشاد ہوا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ وہ یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، شرک نہ کریں یعنی اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں[2]، پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد پکارا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک۔ فرمایا جانتے ہو بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ جب وہ شرک نہ کرتے ہوں (موحد ہوں) یہ حق ہے کہ انہیں دائمی عذاب نہ ہو[1]۔

۵۸۲۶ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا -

(از ھدبہ از ہمام از قتادہ از انس رضی اللہ عنہ از معاویہ رضی اللہ عنہ) یہی حدیث منقول ہے۔

۵۸۲۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي مِنْهُ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش) زید بن وہب کہتے ہیں خدا کی قسم ہم سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں بیان کیا کہ ایک مرتبہ عشاء کے وقت مدینے کی پتھریلی زمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں اُحد کا پہاڑ سامنے آیا آپ نے فرمایا ابوذر! اگر اس پہاڑ کے برابر سونا میرے پاس آئے اور میں ایک رات یا تین رات سے زیادہ اپنے پاس رکھنا گوارا نہ کروں البتہ مجھ پر اگر کسی کا قرض ہو تو اس کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں یہ اور بات ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ سب سونا اللہ کے بندوں

[1] جو کافروں اور مشرکوں کو ہوگا اللہ پر حق ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ایسا وعدہ فرمایا ہے باقی اللہ پر واجب تو کوئی چیز نہیں ہے وہ جو چاہے کرے اس کی مرضی میں کوئی دم نہیں مار سکتا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعائیں یوں کہنا چاہیے بحق محمدؐ و آل محمد یا بحق اولیاء کرام و انبیاء علیہ السلام اور حق سے مراد یہی ہوگی ۱۲ منہ

[2] عبادت کرنا اور چیز ہے اور شرک نہ کرنا اور چیز ہے یہ اس لئے کہا کہ مشرکین اللہ کی عبادت تو کرتے تھے مگر ساتھ ساتھ بتوں کی بھی پوجا کرتے تھے اس لئے یہ دو لفظ آئے عبادت کرنا تو اس شخص کے لئے حکم ہے جو عبادت نہ کرتا ہو اور شرک نہ کرنے کا حکم اس کے لئے ہے جو خدا کی عبادت کرتا ہو مگر ساتھ ساتھ پتھروں درختوں اور انسانوں کی بھی پوجا کرتا ہو۔ اس لئے یَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا دونوں لفظ ضروری ہیں۔ عبد الرزاق

دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَاذَرٍّ حَتّٰى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكُثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِزَيْدٍ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِي

کو ادھر ادھر اور اس طرف جو کوئی نظر آئے اسے بانٹ دوں (دائیں بائیں اور سامنے) اشارہ کیا۔ زید راوی کہتے ہیں ابوذر نے ہمیں ہاتھ کے اشارے سے بتایا (تینوں طرف اشارہ کیا) پھر آپؐ نے پکارا ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو دنیا میں جو مالدار ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے (انہیں بہت کم اجر ملے گا) البتہ وہ مالدار مستثنیٰ ہیں جو اپنے مال کو ادھر ادھر (غرباء میں) تقسیم کر دیں۔ پھر فرمایا ابوذر جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تم یہیں رہو اور آپؐ آگے بڑھ کر نظروں سے اوجھل ہو گئے میں نے ایک آواز سنی مجھے اندیشہ ہوا کہیں آپؐ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ آپؐ نے فرمایا یہیں رہو اس لئے میں وہیں ٹھیرا رہا (جب آپؐ واپس آئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کچھ آواز سنی تھی میں نے اندیشہ کیا کہیں آپؐ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو لیکن ساتھ ہی آپؐ کا ارشاد یاد آیا کہ میں اپنی جگہ پر رہوں آپؐ نے فرمایا یہ جبرائیل کی آواز تھی وہ میرے پاس آکر کہنے لگے تمہاری اُمت کا جو شخص مر جائے اور وہ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر وہ (دنیا میں) زنا اور چوری کرتا رہا ہو آپؐ نے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا رہا ہو[1]

اعمش کہتے ہیں میں نے زید بن وہب سے کہا مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ زید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث ربذہ میں مجھ سے بیان کی

اعمش کہتے ہیں مجھ سے ابوصالح نے یہی حدیث ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔ ابوشہاب نے بھی یہ حدیث اعمش سے روایت کی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ تین دن سے زیادہ میرے پاس رہے[2]

---

[1] جب بھی ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا ۱۲ منہ [2] یعنی اس روایت میں بجائے اس فقرے کے جو اگلی روایت (بقیہ صفحہ آئندہ)

فَوْقَ ثَلٰثٍ۔

بَابٌ ۳۴۳ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ۔

باب کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے (جہاں وہ بیٹھ گیا ہو)۔

۵۸۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص کو اپنی جگہ سے اُٹھا کر وہاں خود نہ بیٹھے۔

بَابٌ ۳۴۴ اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا الْاٰيَةَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد جب تم سے کہا جائے مجلس میں کھل بیٹھو (دوسرے مسلمانوں کو جگہ دو) تو تم کھل بیٹھا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشائش عطا فرمائے گا اور جب تم سے کہا جائے (دوسروں کو جگہ دینے کیلئے) ذرا اُٹھو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔

۵۸۲۹۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ اٰخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَّكَانِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهٗ۔

(از خلاد بن یحیی از سفیان از عبیداللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اُٹھایا جائے اور دوسرا شخص وہاں بیٹھ جائے البتہ آپؐ نے یہ فرمایا کہ (جب جگہ کی تنگی ہو تو) کھل بیٹھو دوسروں کو جگہ دو (اسی سند سے مروی ہے کہ) عبداللہ بن عمرؓ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ جائے اور وہ وہاں بیٹھیں[1]۔

بقیہ صفحہ سابقہ) میں تھا۔ میں ایک رات یا تین رات تک اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس چھوڑوں یوں ہے میں تین دن سے زیادہ اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں یہ روایت موصولاً کتاب الاستقراض میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔ (حواشی صفحہ ہذا) [1] بعضوں نے کہا ہے یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے لیکن صحیح یہ ہے کہ عام ہے ہر مجلس کو شامل ہے اس باب کو امام بخاری اس لئے لائے کہ اگلے باب میں جو دوسروں کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت تھی وہ اس حالت میں ہے جب خالی جگہ ہوتے ہوئے کوئی ایسا کرے لیکن اگر جگہ کی تنگی ہو اور لوگ اپنی جگہ پر کھل بیٹھیں اس شخص کو جگہ دیں تو اس جگہ بیٹھنا منع نہیں ہے ۱۲ منہ

باب ۳۴۲ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ اَوْ بَيْتِهٖ وَلَمْ يَسْتَاْذِنْ اَصْحَابَهٗ اَوْ تَهَيَّاَ لِلْقِيَامِ لِيَقُوْمَ النَّاسُ

۵۸۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ قَالَ فَاَخَذَ كَاَنَّهٗ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهٗ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَّاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقُوْا قَالَ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا۔

باب اگر کوئی شخص اپنے ہی گھر یا مجلس سے بغیر ہم نشینوں کی اجازت کے کھڑا ہو جائے یا اٹھنے کی تیاری کرے اس کی غرض یہ ہو کہ وہ لوگ اٹھ جائیں تو یہ جائز ہے[1]

(از حسن بن عمر از معتمر از والدش از ابومجلز) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو دعوت دی انہوں نے کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے (بڑی دیر تک بیٹھے رہے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجبور ہو کر) ایسے کیا جیسے کوئی اُٹھتا ہے جب بھی وہ نہ اُٹھے اس وقت آپؐ یہ دیکھ کر خود اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ بھی آپؐ کے ساتھ اٹھ کر وہاں سے چل دیئے لیکن تین آدمی اب بھی نہیں اٹھے۔ جب آپؐ باہر جا کر پھر لوٹ کر آئے دیکھا۔ اب بھی وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؐ پھر باہر چلے گئے۔ غرض اس کے بعد کہیں اٹھے۔ (اور روانہ ہوئے میں نے جا کر آپؐ کو اطلاع دی تو آپؐ تشریف لائے اور حضرت زینبؓ کے حجرے میں گئے میں بھی اندر جانے لگا لیکن آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اے ایمان والو تم پیغمبر کے گھروں میں اس وقت تک نہ جایا کرو جب تک اجازت حاصل نہ کر لو تا ان ذالکم کان عند اللہ عظیما (احزاب)

---

[1] بلکہ جب کوئی ان کے لیئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ وہاں بیٹھتے ہی نہیں دوسری جگہ جا کر بیٹھتے ۱۲ منہ [2] جب کوئی شخص دوسرے شخص کی ملاقات کو جائے تو تہذیب یہ ہے کہ اپنی غرض بیان کر کے اٹھ کھڑا ہو البتہ اگر صاحب خانہ اور بیٹھنے کو کہے تو بیٹھنے میں مضائقہ نہیں لیکن خواہ مخواہ بیٹھنا دوسرے کے کام میں ہرج ڈالنا تہذیب کے خلاف ہے اگر لوگ ایسا کریں تو صاحب خانہ کو اٹھ جانا یا اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے مگر افسوس آج مسلمان اس تہذیب کو بہت کم اپنا تے ہیں اپنے اور دوسرے کے وقت کی قدر نہیں کرتے۔ ایسے غیر مہذب اشخاص کی اصلاح کے لیئے ٹوکنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

باب ۳۴۳ الاحتباء بالید وھو القرفصاء

باب سرین زمین پر لگا کر ہاتھوں کو پنڈلیوں پر جوڑ کر بیٹھنا جائز ہے۔ اسے قرفصار کہتے ہیں[1]

۵۸۳۱۔ حدثنا محمد بن ابی غالب قال اخبرنا ابراھیم بن المنذر الحزامی قال حدثنا محمد بن فلیح عن ابیہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفناء الکعبۃ محتبیا بیدہ ھکذا۔

(از محمد بن ابی غالب از ابراہیم بن منذر حزامی از محمد بن فلیح از والدش از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے صحن میں اس طرح بیٹھے دیکھا یعنی ہاتھ[2] سے احتبار کئے ہوئے۔

باب ۳۴۴ من اتکأ بین یدی اصحابہ قال خباب اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ قلت الا تدعوا اللہ فقعد

باب اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر (ٹیک لگا کر) بیٹھنا۔ خباب بن ارت کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ (کعبے کے پاس) ایک چادر پر تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا نہیں[3] فرماتے؟ یہ سنتے ہی آپ سیدھے ہو بیٹھے[4]

۵۸۳۲۔ حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا الجریری عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ و عقوق الوالدین۔

(از علی بن عبد اللہ از بشر بن مفضل از جریری از عبد الرحمان بن ابی بکرہ) ابو بکرہ (نفیع) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کی نشان دہی نہ کروں؟ حاضرین نے عرض کیا بتائیے! آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کو ستانا۔

۵۸۳۳۔ حدثنا مسدد قال حدثنا بشر مثلہ وکان متکئا فجلس فقال

(از مسدد از بشر) یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ عبارت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے پھر آپ سیدھے

[1] عربی میں اس کو احتبار کہتے ہیں یعنی دونوں زانو کھڑا کر کے سرین پر بیٹھے اور ہاتھوں کو پنڈلیوں پر حلقہ کر کے زانوں کو پیٹ سے ملا دے ۱۲ منہ [2] بزا کی روایت میں یوں ہے دونوں ہاتھوں سے حلقہ کئے ہوئے ۱۲ منہ [3] کہ ہم لوگوں کو کافروں سے نجات ملے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث علامات نبوت میں موصولا گذر چکی ہے ۱۲ منہ

أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

ہو بیٹھے اور فرمایا خبردار جھوٹ بولنے سے بچتے رہو بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا کاش آپ خاموش ہو جائیں [1]

بَابٌ ۳۳۴۵ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ۔

باب جو شخص کسی ضرورت یا غرض سے جلدی جلدی چلے۔

۵۸۳۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ۔

(از ابوعاصم از عمر بن سعید از ابن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی (نماز سے فارغ ہوکر) جلدی جلدی چلے گھر میں تشریف لے گئے [2]

بَابٌ ۳۳۴۶ السَّرِيرِ۔

باب چارپائی یا تخت کا بیان۔

۵۸۳۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا۔

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابوالضحیٰ از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر درمیان میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں قبلے کی طرف آپ کے سامنے لیٹی رہی اس وقت اگر مجھے کوئی کام ہوتا تو مجھے کھڑے ہوکر آپ کے سامنے آنا برا معلوم ہوتا اس لئے میں ایک طرف سے سرکتے ہوئے اٹھ کر چلی جاتی۔

بَابٌ ۳۳۴۷ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ۔

باب گاؤتکیہ یا گدہ پیش کرنا

۵۸۳۶ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

(از اسحاق از خالد)

دوسری سند (از عبداللہ بن محمد از عمرو بن عون از خالد بن عبداللہ طحان از خالد حذاء) ابوقلابہ کہتے ہیں مجھ سے ابوالملیح نے بیان کیا کہا ابوقلابہ! میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انھوں نے ہم سے یہ حدیث بیان

[1] یہ حدیث کتاب الادب میں گذر چکی ہے اور دوسری حدیثوں میں بھی آپ کا تکیہ لگا کر بیٹھنا منقول ہے جیسے ضمام بن ثعلبہ اور سمرہ کی حدیثوں میں مہلب نے کہا عالم اور امام کو لوگوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھنا درست ہے خواہ استراحت کیلئے ہو یا کسی عذر کی وجہ سے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے لوگوں کو آپ کے خلاف معمول جلد جلد چلنے پر

عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذُکِرَ لَہٗ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَیْتُ لَہٗ وِسَادَۃً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُھَا لِیْفٌ فَجَلَسَ عَلَی الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَۃُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَہٗ فَقَالَ لِیْ اَمَا یَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّھْرِ صِیَامُ یَوْمٍ وَّاِفْطَارُ یَوْمٍ

کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزے رکھنے کا حال بیان کر دیا (کہ میں ہمیشہ روزے رکھا کرتا ہوں) آپؐ یہ سُن کر میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے چمڑے کا ایک گدہ یا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی آپؐ کے واسطے بچھایا آپؐ (خالی) زمین پر بیٹھے اور وہ گدہ میرے اور آپؐ کے درمیان (بیکار پڑا رہا) آپؐ نے پوچھا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں میں نے کہا یا رسول اللہ (نہیں مجھے قوت ہے) آپؐ نے فرمایا اچھا ہر مہینے میں پانچ روزے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ (نہیں مجھے قوت ہے) آپؐ نے فرمایا اچھا ہر مہینے میں سات روزے میں نے کہا یا رسول اللہ (نہیں مجھے بہت طاقت ہے) آپؐ نے فرمایا اچھا ہر ماہ نو روزے میں نے کہا یا رسول اللہ (مجھے اس سے بھی زیادہ قوت ہے) آپؐ نے فرمایا اچھا گیارہ روزے میں نے کہا یا رسول اللہ (نہیں اس سے بھی زیادہ رکھ سکتا ہوں) آپؐ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے کوئی روزہ افضل نہیں آدھی عمر کے روزے یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۵۸۳۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مُّغِیْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ اَنَّہٗ قَدِمَ الشَّامَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُّغِیْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ذَھَبَ عَلْقَمَۃُ اِلَی الشَّامِ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ جَلِیْسًا فَقَعَدَ اِلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ کَانَ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ اَلَیْسَ فِیْکُمْ اَوْ کَانَ فِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ

(از یحییٰ بن جعفر از یزید از شعبہ از مغیرہ از ابراہیم) علقمہ بن قیس سے مروی ہے کہ وہ شام میں آئے۔

دوسری سند (از ابو الولید از شعبہ از مُغیرہ از ابراہیم) علقمہ بن قیس شام میں جب پہنچے تو ایک مسجد کے اندر گئے وہاں دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی خدایا یہاں کوئی اچھا مصاحب عنایت فرما! پھر ابو الدرداءؓ کے پاس گئے اُنہوں نے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو؟ اُنہوں نے کہا اہل کوفہ میں سے۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تمہارے ملک میں وُہ صاحب ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرمِ راز تھے؟ یہ راز اُن کے سوا کسی کو معلوم نہ تھے[1]۔ یعنی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کیا تُم میں وہ صاحب نہیں ہیں یا نہیں ہیں[2] تھے جن کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر یہ فرمایا کہ وہ شیطان کی شر سے محفوظ ہیں یعنی عمار بن یاسرؓ[3]۔ کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرتؐ کی مسواک

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منافقوں کے نام بتا دیے تھے ۱۲ منہ [2] یا نہیں تھے یہ شعبہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ [3] جو حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر جنگ صفین میں شہید ہوئے ۱۲ منہ

عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّوَاکِ وَالْوِسَادَۃِ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ کَیْفَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَقْرَأُ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قَالَ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی فَقَالَ مَا زَالَ ھٰؤُلَآءِ حَتّٰی کَادُوْا یُشَکِّکُوْنِیْ وَقَدْ سَمِعْتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اور تکیہ لئے رہتے[۱]۔ یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھلا یہ تو بتاؤ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورت کو کیسے پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی؟ علقمہ نے کہا یوں پڑھتے والذکر والانثی[۲]۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہنے لگے ان شامیوں نے تو مجھے دھوکہ ہی دیا تھا قریب تھا مجھے شبہ پیدا ہو جائے میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی سُنا تھا (والذکر والانثی)۔

بَاب ۳۳۴۸ اَلْقَائِلَۃِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ۔

باب بعد نماز جمعہ قیلولہ کرنا[۳]

۵۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا نَقِیْلُ وَنَتَغَدّٰی بَعْدَ الْجُمُعَۃِ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از ابو حازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جمعہ کے دن جمعہ کی نماز پڑھ کر آرام کیا کرتے اور دوپہر کا کھانا کھایا کرتے۔

بَاب ۳۳۴۹ اَلْقَائِلَۃِ فِی الْمَسْجِدِ

باب مسجد میں قیلولہ کرنا۔

۵۸۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا کَانَ لِعَلِیٍّ اِسْمٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَبِیْ تُرَابٍ وَاِنْ کَانَ لَیَفْرَحُ بِہٖٓ اِذَا دُعِیَ بِھَا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْتَ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَلَمْ یَجِدْ عَلِیًّا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ اَیْنَ ابْنُ عَمِّکِ فَقَالَتْ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ شَیْءٌ فَغَاضَبَنِیْ

(از قتیبہ بن سعید از عبد العزیز بن ابی حازم از ابو حازم) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تھا جب بھی کوئی انہیں اس نام سے پکارتا تو خوش ہوتے ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ پایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں[۴]؟ انہوں نے کہا ان سے میری کچھ بات ہو گئی تھی جس سے وہ ناراض ہو کر باہر تشریف لے گئے قیلولہ بھی میرے پاس نہیں کیا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے ارشاد

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] مشہور قراءت یوں ہے وما خلق الذکر والانثی مگر عبد اللہ بن مسعودؓ نے یوں ہی پڑھا ہے والذکر والانثی ۱۲ منہ
[۳] قیلولہ کہتے ہیں دن کے وقت دوپہر کے قریب یا اس کے بعد یا عین دوپہر کے وقت آرام کرنے کو ۱۲ منہ [۴] حالانکہ حضرت علی آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی تھے مگر عرب لوگ باپ

فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ اُنْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ وَّقَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَاَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ مَّرَّتَيْنِ۔

فرمایا ذرا جاؤ دیکھو علیؓ کہاں ہیں ؟ وہ گیا اور آکر کہا یا رسول اللہ علیؓ مسجد میں سو رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ لیٹے ہوئے ہیں ان کی چادر ایک طرف کھسک کر بدن میں سب مٹی لگ گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک ہاتھ سے مٹی جھاڑتے اور فرمانے لگے ابوتراب اُٹھ! ابوتراب اُٹھ!

بَابٌ ۳۳۵ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

باب اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کے لئے جائے اور وہیں قیلولہ کرے

۵۸۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا عَلٰى ذٰلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَاِذَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ اَوْصٰى اَنْ يُّجْعَلَ فِي حَنُوْطِهِ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوْطِهِ۔

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن عبداللہ انصاری از والدش از ثمامہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُم سُلیم رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا دیتیں آپ اس پر قیلولہ فرماتے جب آپ سو جاتے تو اُم سلیمؓ آپؐ کے بدن کا پسینہ اور بال[1] لے کر ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور خوشبو میں ملا لیتیں جب حضرت انسؓ کا وصال ہونے لگا تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کے کفن پر وہی خوشبو لگائی جائے[2]۔ چنانچہ وہی خوشبو ان کے کفن پر لگائی گئی۔

۵۸۴۱ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي

(از اسماعیل از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ)

---

[1] حافظ نے کہا یہ بال ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ سے لئے تھے جب آپ نے منا میں سر منڈا یا تھا ایک روایت میں ہے کہ ام سلیم آپ کے بدن کا پسینہ جمع کر رہی تھیں اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے فرمایا ام سلیم یہ کیا کرتی ہے انہوں نے کہا ہم آپ کا پسینہ خوشبو میں ڈالنے کے لئے جمع کرتے ہیں وہ خود بھی نہایت خوشبودار ہے دوسری روایت میں ہے ہم برکت کے لئے آپکا پسینہ اپنے بچوں کے واسطے جمع کرتی ہیں ۱۲ منہ [2] جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور پسینہ ملا ہوا تھا ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ إِسْحَاقُ قُلْتُ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا میں تشریف لے جاتے تو ام حرام بنت ملحان رض کے پاس جاتے وہ آپؐ کو کھانا کھلاتیں۔ ام حرامؓ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی بیوی تھیں چنانچہ ایک بار آپؐ تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا بعد ازاں آپؐ نے قیلولہ کیا پھر جاگے تو ہنس رہے تھے ام حرام رضؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپؐ ہنسے کیوں؟ آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لئے اس سمندر میں اس شان سے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیں ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کردے آپؐ نے دُعا فرمائی پھر آپؐ تکیہ پر سر رکھ کر سو گئے پھر جاگے تو ہنس رہے تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپؐ کیوں ہنسے۔ آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اس سمندر میں اس شان سے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیںؔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خداوند عالم سے دعا فرمائیے مجھے بھی ان لوگوں میں شریک کردے۔ آپؐ نے فرمایا تو پہلے سواروں میں شامل ہو چکی ہے اس کے بعدؔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے امیر معاویہ رضؓ کے زمانے میں سمندر میں (مجاہدین کے ساتھ) سوار ہوئیں جب سمندر کے پار ہوگئیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر شہید ہوگئیںؔ

لہ آنحضرتؐ کی وفات کے بہت دنوں بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں ۱۲ سنہ ؁ ۲ہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا قبول ہوگئی ام حرام مجاہدین میں شریک رہیں اور شہید ہوئیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ اور جہاد کا حکم بھی ہجرت کی طرح ہے اس حدیث سے سمندر میں سفر کرنے کا جواز بھی نکلا اور حضرت عمر رضؓ سے اس کی کراہت منقول ہے جب حج یا جہاد کے لئے یہ سفر نہ ہو اور امام مالک نے عورتوں کا سمندر میں سوار ہونا مکروہ رکھا ہے اس خیال سے کہ سمندر میں ان کی نظر مردوں کے ستر پر نہ پڑے ۳ہ اسحاق راوی کو شک ہے کہ ملوکا علی الاسرہ کہا یا مثل الملوک علی الاسرہ۔ محدثین کا تقوی ملاحظہ فرمائیے ذرا ذرا لفظی فرق بھی واضح کر رہے ہیں حالانکہ مفہوم دونوں کا ایک ہے۔ عبد الرزاق

باب ۳۳۵۱ اَلْجُلُوْسِ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

۵۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَّيْسَ عَلٰى فَرْجِ الْاِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَّالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

باب بہ سہولت بیٹھنا

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از عطاء بن یزید لیثی) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو قسم کی فروخت کرنے کو ممنوع قرار دیا دو لباسوں میں اشتمال صمّاء ہے دوسرے ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا جب اس کی ستر پر کپڑا کوئی نہ ہو۔

دو قسم کی بیع جو آپؐ نے ممنوع قرار دیں ان میں ایک بیع ملامسہ دوسرے بیع منابذہ ہے[1]

سفیان بن عیینہ کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور محمد بن ابوحفصہ اور عبداللہ بن بدیل نے بھی زہری سے روایت کیا[2]

باب ۳۳۵۲ مَنْ نَاجٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَّمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهٖ فَاِذَا مَاتَ اَخْبَرَ بِهٖ

۵۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنَّا كُنَّا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ جَمِيْعًا لَّمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَمْشِيْ لَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُوْلِ

باب لوگوں کے سامنے سرگوشی کرنا اور کسی کا راز اس کی موت کے بعد بیان کرنا۔

(از موسیٰ از ابوعوانہ از فراس از عامر از مسروق) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال ہم تمام ازواج آپؐ کے پاس اکٹھی تھیں ایک بیوی بھی غیر حاضر نہ تھیں چنانچہ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں آپ کی چال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بہت ملتی جلتی تھیں چنانچہ آپؐ نے دیکھ کر فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا بعد ازاں ان کے کان میں کچھ فرمایا جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوٹ مار کر اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کہ آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو اور اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو تو معلوم ہوا کہ گوٹ مار کر بیٹھنا کچھ منع نہیں ہے بلکہ اسی حالت میں منع ہے جب بھی بے ستری کا ڈر ہو اس سے یہ نکلا کہ جس نشست میں ڈر نہ ہو وہ جائز ہے کیونکہ اصل اشیا ریں اباحت ہے بعضوں نے کہا صرف چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے ابن البطال نے ابن طاؤس سے نقل کیا کہ یہ نشست ملاک کرنے والی ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں آنحضرت سے منقول ہے کہ آپؐ فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک چار زانو بیٹھے رہتے اس کو امام مسلم نے جابر بن سمرہ سے نکالا ۱۲ منہ [2] معمر کی روایت کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں اور محمد بن ابی حفص کی روایت کو ابن عدی نے اور عبداللہ بن بدیل کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ
قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ
اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَآءً
شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ
اِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهَآ اَنَا مِنْ بَيْنِ
نِسَآئِهٖ خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ
فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ
لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ
لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ
لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ فَاَخْبَرَتْنِيْ
قَالَتْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ
فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهٗ
بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ مَّرَّةً وَّاِنَّهٗ قَدْ
عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَآ اَرَى
الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَ
اصْبِرِيْ فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ
فَبَكَيْتُ بُكَآئِيَ الَّذِيْ رَاَيْتِ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ
سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ
اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَوْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

بات سن کر زور سے رونے لگیں جب آپؐ نے انہیں رنجیدہ دیکھا تو
دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں اب آپؐ کی ازواج
میں سے صرف میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تم
پر اتنی مہربانی فرمائی کہ اپنے راز کی بات تم سے کہہ دی اور تم اس پر بھی
رو رہی ہو غرض جب آپؐ کھڑے ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا بتاؤ
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے چپکے سے کیا فرمایا انہوں نے کہا
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز کسی پر کھول نہیں سکتی جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اس وقت میں نے ان سے کہا اب
میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے (تمہاری ماں
ہوں) مجھے بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے اس روز کیا فرمایا
تھا انہوں نے کہا ہاں اب[1] اس کے بیان کرنے میں کوئی تامل نہیں
پھر انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ مجھ سے
کان میں بات کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام ہر قرآن کا دور
مجھ سے ایک بار کیا کرتے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا۔ میں
سمجھتا ہوں میرا وقت قریب آگیا ہے تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر
میں تیرے لئے آخرت میں اچھا پیش خیمہ بنوں گا اس وقت میں
ایسے (زور سے) رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا جب آپؐ نے میری سخت
بیقراری دیکھی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہؓ کیا
تو اس سے خوش نہیں ہے کہ تو سب مسلمانوں کی عورتوں کی یا فرمایا
اس امت کی عورتوں کی سردار[2] بنے۔

[1] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ

باب ۳۳۵۳ الاستلقاء

۵۸۴۴- حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا الزہری قال اخبرنی عباد بن تمیم عن عمہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی رجلیہ علی الاخری۔

باب ۳۳۵۴ لا یتناجی اثنان

دون الثالث وقولہ تعالی یایہا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقوی الی قولہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون - و قولہ یایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ ذلکم خیر لکم واطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم الی قولہ واللہ خبیر بما تعملون۔

۵۸۴۵- حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک ح وحدثنا اسماعیل

باب سیدھا لیٹنا (چت لیٹنا)

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عباد بن تمیم) عباد بن تمیم کے چچا (حضرت عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپؐ پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے تھے[1]۔

باب اگر تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ کرکے دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مسلمانو جب تم سرگوشی کرو تو اس میں ظلم، گناہ اور رسول کی نافرمانی کی بات نہ ہو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کے متعلق ہو۔ آخر آیت وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون تک۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم پیغمبر سے سرگوشی کرو تو اس سے پہلے صدقہ دے لو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ ہے اگر صدقہ دینے کو کچھ نہ ملے تو حرج نہیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ آخر آیت واللہ خبیر بما تعملون[2]

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک)

دوسری سند (از اسماعیل از مالک از نافع) حضرت

---

[1] ایک حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے خطابی نے کہا وہ محمول ہے اس پر کہ جب ستر کھلنے کا ڈر ہو ۱۲ منہ [2] یہ آیت بعد کی آیت سے منسوخ ہوگئی کہتے ہیں اس پر کسی نے عمل نہیں کیا سوا حضرت علیؓ کے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کان میں بات کرنے سے پہلے کچھ خیرات نکالی ان دونوں آیتوں کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جو کانا پھوسی درست ہے وہ بھی اس شرط سے کہ گناہ اور ظلم کی بات کے لئے نہ ہو ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ کر کے دو شخص سرگوشی نہ کریں (کیونکہ اس میں تیسرے شخص کو رنج ہوگا)

بَابٌ ۳۳۵۵ حِفْظِ السِّرِّ

باب اگر کوئی شخص رازی بات کہے تو اس کو چھپانا ضروری ہے[1]

۵۸۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَسَرَّ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدَهٗ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِیْ اُمُّ سُلَیْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ۔

(از عبداللہ بن صباح از معتمر بن سلیمان از والدش) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک راز کی بات بتائی میں نے وہ کسی سے آپ کے وصال کے بعد بھی نہیں بتائی حتی کہ میری والدہ) ام سلیم نے بھی مجھ سے پوچھا تو میں نے ان سے بھی ذکر نہیں کیا۔[2]

بَابٌ ۳۳۵۶ اِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَاْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ۔

باب اگر کہیں تین اشخاص میں سے زائد ہوں تب دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں۔

۵۸۴۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی

(از عثمان از جریر از منصور از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں میں دو کو آپس میں سرگوشی نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس طرح تیسرے شخص کو رنج ہوگا ہاں جب بہت آدمی ہوں تو دو آدمی سرگوشی کر

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے جب کوئی کسی کی صحبت میں بیٹھے تو وہ امانت دار ہے یعنی اس کی باتیں دل میں رکھے دوسروں سے لگاتا نہ پھرے مراد وہی باتیں ہیں جن کے افشا میں اس شخص کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو ۱۲ منہ

[2] دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا میں نے اپنی والدہ کے پاس جانے میں دیر لگائی انہوں نے وجہ پوچھی میں نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا تھا انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ ایک راز کی بات ہے جب انہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ کا راز کسی سے نہ کہیو بعضوں نے کہا راز اس قسم کا ہو جس سے کسی مسلمان کی کرامت یا مدح نکلتی ہو تو اس کا بیان کرنا درست ہے کو جس کا راز ہے وہ اس کا افشار برا جانے البتہ اس راز کا کھولنا جس سے ایک مسلمان کو نقصان پہنچے حرام ہے ۱۲ منہ

[3] وہ سمجھے گا یقیناً انہوں نے مجھے سنگت کے قابل نہ سمجھا یا سمجھے گا میرے متعلق کوئی سازش کر رہے ہیں لیکن جب زیادہ ہوں گے تو کوئی شخص یہ یقین نہ کر سکے گا کہ اس کے خلاف سازش ہے یا نفرت ہے بہت ہونے کی وجہ سے سب کا یہی خیال ہوگا کہ یہ ان کی باہمی بات ہے ہمارے متعلق کوئی سازش یا نفرت کی بات نہیں اور اگر ہے بھی سہی تو ہم زیادہ ہیں یا برابر ہیں ہمارا کیا بگاڑ سکیں گے قربان جائیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و روح کی گہرائیوں اور احساسات کی دنیا کی انتہائی تاریکیوں سے بھی امت کو باخبر کیا اور تہذیب و تمدن کے دقیق نکتے بھی حل کئے مسلمانوں کی دلشکنی کیا کسی کی بھی دل شکنی کی اجازت نہیں دی اور انسان کو صحیح انسانیت کا راستہ دکھایا صلی اللہ علیہ وسلم۔ عبدالرزاق۔

رَجُلَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ.

کر سکتے ہیں[1]

۵۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ مَلَإٍ فَسَارَرْتُهٗ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُوْسٰى أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش از شقیق) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ میں مال غنیمت تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص بول اٹھا کہ اس تقسیم سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مطلوب نہیں میں نے کہا خدا کی قسم میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا[2]، چنانچہ میں آپؐ کے پاس گیا دیکھا تو آپؐ بہت سے لوگوں میں بیٹھے ہیں میں نے چپکے سے آپؐ کے کان میں یہ بات نقل کی[3]۔ آپؐ اس شخص پر سخت ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپؐ کا چہرۂ انور سُرخ ہو گیا پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر خُدا کی رحمت ہو انہیں اس سے بھی زیادہ ایذا دی جاتی رہی مگر وہ صبر ہی کرتے رہے

بَابُ ۳۳۵۷ طُوْلِ النَّجْوٰى

وَإِذْ هُمْ نَجْوٰى مَصْدَرٌ مِّنْ نَّاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنٰى يَتَنَاجَوْنَ.

باب کافی دیر تک سرگوشی کرتے رہنا۔

خدا کے فرمان واذ ھم نجوٰی میں نجوی مصدر ہے ناجیتُ اسی سے مشتق ہے لیکن یہاں بمعنی صفت آیا ہے یعنی وہ سرگوشی کر رہے تھے۔

۵۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يُّنَاجِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ أَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از عبدالعزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار عشاء کیلئے تکبیر ہوئی اس وقت کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا وہ برابر سرگوشی کرتا رہا حتیٰ کہ آپؐ کے صحابہ کرام سو گئے[4] اس کے بعد آپؐ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

---

[1] کم سے کم یہ کہ ایک ہی آدمی اور ہو یعنی کل چار آدمی ہوں مگر جب چار یا زیادہ آدمی ہوں اس وقت بھی یہ درست نہیں ہے کہ ایک ہی شخص کو اکیلا چھوڑ کر باقی سب سرگوشی کریں کیونکہ اس میں بھی وہی علت موجود ہے یعنی اس کو رنج ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنی آپ کو اس کی خبر کروں گا جو تونے کہا ہے ۱۲ منہ [3] بعضوں کو سوتلو اونٹ دیئے ۱۲ منہ [4] دوسری روایت میں یوں ہے اونگھنے لگے ۱۲ منہ

باب ۳۳۵۸ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

باب سوتے وقت آگ گھر میں نہ چھوڑنا چاہیئے[1]

۵۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ

(از ابونعیم از ابن عُیینہ از زہری از سالم) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو)

۵۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ۔

(از محمد بن علاء از ابواُسامہ از بُرید بن عبداللہ از ابوبُردہ رضی) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینے میں رات کو ایک گھر میں آگ لگ گئی وہ جل گیا یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپؐ نے فرمایا یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

۵۸۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ۔

(از قتیبہ از حماد از کثیر از عطاء) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتنوں کو (سوتے وقت) ڈھانپ دیا کرو دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ گُل کر دیا کرو۔ کیونکہ چوہیا بعض اوقات بتی گھسیٹ کر سارے گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔

باب ۳۳۵۹ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

باب رات کو (سوتے وقت) دروازہ بند کر دینا چاہیئے

---

[1] کیونکہ اس سے اکثر نقصان پہنچتا ہے کبھی چوہا چراغ کی بتی گھسیٹ کر لے جاتا ہے اور گھر میں آگ لگا دیتا ہے یہ مضمون اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ موجودہ زمانے میں کچھ لوگ زیرو کا بلب جلا کر سو جاتے ہیں وہ اس سے خارج ہے کیونکہ ایک تو وہ نار کے زمرے میں نہیں آتا دوئم اس سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا لیکن بہتر ہے کہ نیند کے وقت روشنی نہ ہو کیونکہ تاریکی کے وقت صحیح نیند آتی ہے۔ عبدالرزاق۔

۵۸۵۳۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ۔

(از حسان بن ابی عباد از ہمام از عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رات کو سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو دروازے بند کر دیا کرو مشکوں کے مُنہ باندھ دیا کرو کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ دیا کرو۔

ہمام کہتے ہیں میرا خیال ہے عطار نے اس حدیث میں یہ بھی کہا کہ اگر کھانا پانی ڈھانکنے کو برتن نہ ملے تو ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دیا کرو۔[3]

بَابُ ۳۳۶ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ۔

باب بڑی عمر میں سُنت تطہیر ادا کرنا اور بغل کے بال نوچنا۔

۵۸۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیدائشی سُنتیں پانچ ہیں۔ ختنہ کرانا[1]، زیر ناف بالوں کی صفائی، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، اور ناخن بنانا۔[2]

۵۸۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(از ابوالیمان از شعیب بن ابی حمزہ از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسّی سال کی عمر ہونے کے بعد کلہاڑی سے ختنہ کیا۔ کلہاڑی کو قدوم دال مخفف کے ساتھ کہتے ہیں۔

---

[1] شافعیہ کے نزدیک ختنہ کرنا واجب ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ نے اس کو سُنت کہا ہے اور امام بخاری کے ترجمہ باب سے بھی اس کا وجوب نکلتا ہے کیونکہ بڑے ہونے کے بعد بھی ختنہ کرنا انہوں نے لازم رکھا ہے علماء نے کہا ہے جب لڑکا اس عمر کو پہنچ جائے کہ اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے یعنی سات سے دس سال تک تو ختنہ میں جلدی کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپؐ نے ختنہ کو پیدائشی سُنت فرمایا اور عمر کی کوئی قید نہ کی تو معلوم ہوا کہ بڑھنے میں بھی ختنہ ہو سکتا ہے اور آگے کی حدیث میں یہ مطلب صاف ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] مقصد یہ ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء میں کوئی چیز اپنا زہر نہ ڈال سکے لکڑی ہو یا کتاب ہو یا کوئی اور ایسی چیز جو کھانے پینے کی چیز کو باہر سے محفوظ رکھ سکے اس پر ڈال دینا چاہیئے لکڑی بھی یہ کام کر سکتی ہے غرض برتن ہونا ضروری نہیں عبدالرزاق

اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّوْمِ۔

قتیبہ کہتے ہیں ہم سے مغیرہ بن عبداللہ نے بحوالہ ابوالزناد یہی حدیث روایت کی اس میں قدّوم دال مشدد کے ساتھ ہے۔

۵۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ حِيْنَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُوْنٌ قَالَ وَكَانُوْا لَا يَخْتِنُوْنَ الرَّجُلَ حَتّٰى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَتِيْنٌ۔

(از محمد بن عبدالرحیم از عباد بن موسیٰ از اسماعیل بن جعفر از اسرائیل از ابواسحاق) سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر کیا تھی؟ انہوں نے کہا آپؐ کے وصال کے وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا اور عرب لوگوں کی عادت تھی جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا اس کا ختنہ نہ کرتے۔

عبداللہ بن ادریس بن یزید[1] بحوالہ والدش از ابواسحاق سبیعی از سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا

بَابٌ ۱۳۳۶ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ اِذَا شَغَلَهٗ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ

باب جس شغل[2] میں اللہ کی عبادت سے غفلت واقع ہو وہ لہو میں داخل ہے اور اس لئے وہ باطل ہے[3]۔ جو شخص دوسرے سے کہے آ میں تجھ سے جوا کھیلوں اس کا کیا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ

---

[1] اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس باب کی مناسبت بھی کتاب الاستئذان سے مشکل ہے اسی طرح حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بعضوں نے پہلے امر کی یہ توجیہ کی ہے کہ جوا کھیلنے کے لئے جو بلائے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دینا چاہیئے اور دوسرے کی یہ توجیہ کی ہے کہ لات اور عزّیٰ کی قسم کھانا بھی لہو الحدیث میں داخل ہے جو حرام ہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] گو وہ کام مباح ہو یا ثواب کا کام ہو مثلاً کوئی شخص قرآن کی تلاوت یا تفسیر یا مراقبہ کرتا ہے اور فرض کا وقت نکل جائے اب ان مولویوں کا کیا حال ہوتا ہے جو گانوں اور ٹی وی میں مشغول رہ کر نماز قضاء کر دیتے ہیں

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ -

کی راہ سے ہٹانے کے لئے کھیل کود کی باتیں مول لیتے ہیں۔ [1]

۵۸۵۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ -

(از یحیٰی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از حمید بن عبد الرحمن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے لات اور عزیٰ کی قسم کھائے وہ پھر سے تجدید ایمان کرے کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو شخص اپنے دوست سے کہے آؤ ہم تم جُوا کھیلیں تو وہ (بطور کفارہ) کچھ صدقہ ادا کرے۔

بَابٌ ۳۳۶۲ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ -

باب عمارت بنانے کے متعلق روایات۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ کالے اونٹوں کے چرانے والے لمبی لمبی عمارتیں بنائیں گے (یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولاً گذر چکی ہے) [2]

۵۸۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ

(از ابونعیم از اسحاق ابن سعید از سعید) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عہد رسالت میں اپنے ہاتھوں سے میں نے ایک مکان بنایا جس سے بارش اور دھوپ میں مجھے آرام ملتا تھا اس کی تعمیر میں اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے میری مدد نہیں کی تھی۔

---

[1] ابن مسعودؓ نے کہا قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اس سے گانا مُراد ہے ابن عباسؓ اور جابرؓ اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ امام حسن بصری نے کہا یہ آیت غنا اور مزامیر کے باب میں اتری ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا ہے کہ بہت لمبی لمبی اونچی عمارتیں بنوانا مکروہ ہے اور اس باب میں ایک صریح روایت بھی وارد ہے جس کو ابن ابی الدنیا نے نکالا کہ جب آدمی سات ہاتھ سے زیادہ اپنی عمارت اونچی کرتا ہے تو اس کو یوں پکارتے ہیں او فاسق تو کہاں جاتا ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے دوسری موقوف ہے خباب کی صحیح حدیث جس کو ترمذی وغیرہ نے نکالا یوں ہے کہ آدمی کو ہر ایک خرچ کا ثواب ملتا ہے مگر عمارت کے خرچ کا ثواب نہیں ملتا طبرانی نے معجم اوسط میں نکالا کہ جب اللہ کسی بندے کے ساتھ بُرائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا پیسہ عمارت میں خرچ کراتا ہے مترجم کہتا ہے مراد وہی عمارت ہے جو فخر اور تکبر کے لئے بے ضرورت بنائی جائے جیسے اکثر دنیادار امیروں کی عادت ہے لیکن وہ عمارت جو دین کے کاموں کے لئے یا عام مسلمانوں کے فائدے کے لئے بنائی جائے جیسے مساجد، مدارس، سرائیں، یتیم خانے ان میں تو بے حد ثواب ملے گا ۱۲ منہ

بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا آعَانِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللهِ۔

۵۸۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُّنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ فَقَالَ وَاللهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو بن دینار) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے خدا کی قسم جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا میں نے کوئی اینٹ دوسری اینٹ پر نہیں رکھی[1] اور نہ کوئی کھجور کا درخت لگایا۔

سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں میں کسی سے بیان کی وہ کہنے لگا خدا کی قسم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تو گھر بنوایا تھا۔ سفیان کہتے ہیں میں نے اسے یہ جواب دیا شاید یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس وقت کہی ہوگی جب تک انہوں نے یہ گھر نہ بنوایا ہوگا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب دعاؤں کے بیان میں

بَابُ ۳۶۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى

اُدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ۔

باب ارشاد باری تعالیٰ ہے ہم سے دعا مانگو ہم قبول کریں گے جو لوگ ہماری عبادت سے سرتابی کریں وہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے[2] نیز اس حدیث کا بیان کہ "ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے"۔

---

[1] کوئی عمارت نہیں بنائی ۱۲ منہ [2] اس آیت کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ دعا بھی عبادت ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث وارد ہے جس کو امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا کہ دعا ہی عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ادعونی استجب لکم میں کہتا ہوں دوسری روایت میں یوں ہے دعا عبادت کا مغز ہے بس اب جو کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی سے دعا کرے اس سے اپنا مقصد مانگے یا مشکل کا رفع کرنا چاہے تو وہ صراحتہً مشرک ہوگا کیونکہ اس نے غیر اللہ کی عبادت کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے لاتعبدوا الا ایاہ ۱۲ منہ

۵۸۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے (جو ضرور مستجاب ہوتی ہے) میں چاہتا ہوں اپنی دعا کو ملتوی رکھوں اور اپنی امت کی شفاعت کے لئے کروں۔

خلیفہ نے بحوالہ معتمر از والدش از انس رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اللہ تعالیٰ سے ایک ایک سوال کیا ہے یا ہر نبی نے ایک ایک دعا کی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا، اور میں نے اپنی یہ دعائے مخصوص (جس کا قبول ہونا یقینی ہے) قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے ملتوی رکھی ہے۔

بَابٌ ۳۲۶ أَفْضَلِ الْاِسْتِغْفَارِ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا وَقَوْلِهٖ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ الْآيَةَ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

باب افضل استغفار۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ نوح میں) فرمایا اپنے مالک سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے تم ایسا کروگے تو آسمان کے دھانے تم پر کھول دے گا۔ اور مال اور بیٹے تمہیں عطا کرے گا، نیز باغات اور نہریں عنایت کرے گا۔ اور (سورہ آل عمران میں) فرمایا بہشت ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جن سے اگر کوئی فاحشہ کام یا کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں (گناہ پر شرمندہ ہوتے ہیں اور خدا کے سوا گناہوں کو کون بخش سکتا ہے؟ (کوئی نہیں) نیز یہ لوگ گناہوں پر اصرار نہیں کرتے (ان کے لئے بہشت ہے)

۵۸۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

(از ابو معمر از عبد الوارث از حسین از عبد اللہ بن بریدہ از بُشیر ابن کعب عدوی) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے۔ ترجمہ اے اللہ

بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ أَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد و وعدہ پر جہاں تک میری طاقت ہے قائم ہوں، میں نے جو (برے) کام کئے ہیں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، میری خطائیں بخش دے، تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

آپ نے فرمایا جو شخص یہ دعا یقین کے ساتھ دن کو پڑھے اور اس دن شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بہشت والوں میں ہوگا اور جو شخص یہ دعا رات کو یقین کے ساتھ پڑھے اور اسی رات صبح ہونے سے پہلے مر جائے وہ بھی بہشت والوں میں ہوگا۔

بَابٌ ۳۳۶۵ اِسْتِغْفَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات اور دن استغفار کرنا۔

۵۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خدا کی قسم میں تو ہر روز ستر بار سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں [1]

بَابٌ ۳۳۶۶ التَّوْبَةِ

باب توبہ کا بیان۔

---

[1] یہ استغفار اور توبہ آپ کا اظہار عبودیت کے لئے تھا یا امت کی تعلیم کے لئے یا بطریق تواضع یا اس لئے کہ آپ کی ترقی درجات ہر وقت ہوتی رہتی تو ہر مرتبۂ اعلیٰ پر پہنچ کر مرتبۂ ادنیٰ سے استغفار کرتے ستر بار سے مراد خاص عدد ہے یا بہت ہونا، عرب کی عادت ہے جب کوئی چیز بہت بار بار کی جاتی ہے تو اس کو ستر بار کہتے ہیں امام مسلم کی روایت میں سو بار مذکور ہے ۱۲ منہ

قَالَ قَتَادَةُ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا اَلصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ۔

قتادہ کہتے ہیں "توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا" میں توبۃ النصوح سے مُراد خلوصِ دل سے سچی توبہ کرنا ہے[1]

۵۸۶۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا قَالَ اَبُوْشِهَابٍ بِيَدِهٖ فَوْقَ اَنْفِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَّجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَّبِهٖ مَهْلَكَةٌ وَّمَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ حَتّٰٓى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيْ فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ تَابَعَهٗ اَبُوْعَوَانَةَ وَجَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ

(از احمد بن یونس از ابوشہاب از اعمش از عمارہ بن عُمیر) حارث بن سوید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں روایت کیں ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک اپنی طرف سے چنانچہ اپنی طرف سے جو روایت کی وہ یہ کہ مسلمان کو اپنے گناہ کا اس طرح خوف ہوتا ہے جیسے کوئی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا اور ڈر رہا ہو کہ پہاڑ اس پر گر پڑے گا اور بدکار انسان گناہوں کو اس مکھی کی طرح سمجھتا ہے جو اس کی ناک کے اوپر سے اڑے اور وہ اسے ہاتھ سے اس طرح اڑا دے۔ ابوشہاب راوی نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ بیان کی کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص خوش ہوتا ہے جو (سفر میں) کسی جگہ قیام کرے (جہاں کھانا پانی مُہیا نہ ہو سکے) ہلاکت کا مقام ہو اس کے ساتھ اس کی اونٹنی بھی ہو جس پر اس کا کھانا پانی لدا ہو پھر وہ تکیہ پر سر رکھ کر سو جائے اُٹھے تو اونٹنی غائب ہو (اس کی تلاش کے لئے چاروں طرف پھرے) پیاس اور گرمی کی شدت ہو یا جو اللہ چاہے (یہ راوی کا شک ہے) آخر (تھکا ہارا زندگی سے مایوس ہو کر) اسی جگہ چلا آئے جہاں وُہ لیٹا تھا اور (موت کا یقین کر کے) پھر سو جائے تھوڑی دیر میں آنکھ کھلے تو کیا دیکھتا ہے اس کی اونٹنی (کھانا پانی لئے ہوئے) سامنے کھڑی ہے[2]۔ ابوشہاب کے ساتھ اس حدیث کو ابوعوانہ[3] اور جریر نے بھی اعمش

---

[1] یا جس کے بعد پھر گناہ نہ ہو ۱۲ منہ [2] خیال کرو اس کو کیسی خوشی ہوگی بے انتہا خوشی ۱۲ منہ [3] ابوعوانہ کی روایت کو اسماعیلی نے اور جریر کی روایت کو بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

سے روایت کیا (۲) ابواسامہ کہتے ہیں (اسے امام مسلم نے وصل کیا) اعمش نے بحوالہ عمارہ از حارث نقل کیا[1]۔ (۳) شعبہ اور ابومسلم نے بحوالہ اعمش از ابراہیم تیمی از حارث بن سوید نقل کیا[2] (۴) ابومعاویہ نے بحوالہ اعمش از عمارہ از اسود بن یزید از عبداللہ بن مسعود نقل کیا[3]۔

(۵) نیز ہم سے اعمش نے بحوالہ ابراہیم تیمی از حارث بن سوید از عبداللہ بن مسعود بیان کیا۔

۵۸۶۴ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي هُدْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ

(از اسحاق از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

دوسری سند (از ہدبہ از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ ایک بے آب و دانہ جنگل میں گم ہو جائے پھر اچانک اس کو مل جائے۔

بَابُ ۳۳۶ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ.

باب دائیں کروٹ پر لیٹنا[5]

۵۸۶۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

(از عبداللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت

---

[1] انہوں نے ابن مسعودؓ سے یہی حدیث ۱۲ منہ [2] تو شعبہ اور ابومسلم نے ابوشہاب کا خلاف کیا یعنی اعمش کا شیخ بجائے عمارہ بن عمیر کے ابراہیم تیمی کو بیان کیا ۱۲ منہ
[3] تو ابومعاویہ نے عمارہ اور عبداللہ بن مسعود میں ایک اور شخص یعنی اسود بن یزید کا واسطہ شریک کیا حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ شعبہ اور ابومسلم کی روایتوں کو کس نے وصل کیا اور ابومعاویہ کی روایت کی نسبت ... کہ اس طریق پر مجھ کو کسی کتاب میں موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [4] اور اسی پر کھانا ... سب ضروریات ہوں ۱۲ منہ
[5] اس باب ... حدیث کی مناسبت جو اس باب میں مذکور ہے کتاب الدعوات سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے کہا ... کروٹ پر لیٹ جانا بھی مثل ایک ذکر یا دعا کے ہے جس ... ملتا ہے یہاں تک کہ امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے حافظ نے کہا اس باب کو ذکر امام بخاری نے ان دعاؤں کی تمہید کی جو سوتے وقت پڑھی جاتی ہیں اور جن کو آگے چل کر بیان کیا ۱۲ منہ

مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعتیں (تہجد و وتر) پڑھا کرتے تھے جب صبح صادق نکل آتی تو آپ ہلکی پھلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھتے پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتی کہ مؤذن جماعت کی اطلاع دینے کے لئے آتا۔

بَابٌ ۳۳۶۸ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا وَفَضْلِهِ

باب باوضو سونے کی فضیلت۔

۵۸۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

(از مسدد از معتمر از منصور از سعید بن عُبیدہ) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنی خواب گاہ پر (سونے کے لئے) آئے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کر پھر دائیں کروٹ پر لیٹ اور یہ دعا پڑھ "اللھم اسلمت نفسی یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سُپرد کی اور اپنا سارا کام بھی تیرے سُپرد کیا اور تجھ ہی پر میں نے تیرے عذاب سے ڈر اور تیرے ثواب کی اُمید کر کے بھروسہ کیا۔ تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور چھٹکارے کی جگہ تیرے سوا نہیں۔ میں اس کتاب پر جو تُو نے نازل کی ایمان لایا[1] اور اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جسے تو نے بھیجا"۔

آپؐ نے فرمایا اس دعا کو پڑھ کر تو سو جائے اور پھر مرجائے تو اسلام پر مرے گا اور یہ دُعا (رات کی) سب باتوں کے آخر میں پڑھ براء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اسے یاد کر لوں چنانچہ انہوں نے پڑھا اور وبرسولک الذی ارسلت کہا تو آپؐ نے فرمایا نہیں یوں پڑھ وبنبیک الذی ارسلت[2]

بَابٌ ۳۳۶۹ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

باب سوتے وقت کیا دُعا پڑھنا چاہئیے۔

[1] توراۃ انجیل زبور قرآن اور سارے صحیفے اگلے پیغمبروں کے ان سب پر ۱۲ منہ [2] یہ کتاب الوضو میں حدیث گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۵۸۶۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ يَمَانٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ **بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا** وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

(از قبیصہ از سفیان از عبدالملک از ربعی بن حراش) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے بستر پر (سونے کے لئے) تشریف لے جاتے تو فرماتے باسمک اموت واحیاء" یعنی لے اللہ میں تیرا مبارک نام لے کر سوتا اور جاگتا ہوں" بیدار ہو کر یہ کلمات فرماتے" اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندگی عطاء فرمائی اور آخر اسی کی طرف جانا ہے (قیامت کے دن)

۵۸۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا **ح** وَحَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

(از سعید بن ربیع و محمد بن عرعرہ از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا۔

دوسری سند (از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از ابواسحاق ہمدانی) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو وصیت کی فرمایا جب تو (سونے کے لئے) اپنی خوابگاہ پر آئے تو یہ کلمات پڑھ کر اللھم انی اسلمت۔ ترجمہ اوپر آچکا ہے فرمایا اس دعا کے بعد اگر اسی رات کو سوتے میں مرجائے تو اسلام کی فطرت پر مرے گا۔

بَابُ ۳۳۷ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْيُمْنَى۔

باب سوتے وقت دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے دایاں ہاتھ رکھنا [1]

[1] باب کی حدیث میں داہنے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں داہنے کی صراحت ہے ۱۲ منہ

۵۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از عبدالملک از ربعی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو آرام فرماتے تو اپنا ہاتھ اپنے رُخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر یوں کہتے "اللھم باسمک اموت واحیا" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور" ترجمے اوپر آچکے ہیں۔

باب ۱۷۳۳ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ۔

باب دائیں کروٹ پر سونا۔

۵۸۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ اسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ

(از مسدد از عبدالواحد بن زیاد از علاء بن مسیب از والدش) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے پھر[1] یہ دُعا کرتے اللھم اسلمت نفسی الخ آپؐ نے فرمایا جو شخص اس دعا کو پڑھ لے پھر اسی رات کو مرجائے تو اس کا خاتمہ فطرت یعنی اسلام پر ہوگا قرآن[2] میں جو استرھبوھم کا لفظ آیا ہے وہ بھی رہبت سے نکلا ہے (رہبت کا معنی ڈر) ملکوت کا معنی ملک یعنی سلطنت جیسے کہتے ہیں، رھبوت رحموت سے بہتر ہے یعنی ڈرانا رحم کرنے سے بہتر ہے۔

---

[1] کہتے ہیں النوم اخو الموت اور قرآن مجید میں توفی کا لفظ سونے کے لیے آیا ہے فرمایا وھو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنھار ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ سونا داہنی کروٹ سے شروع کرتے اگر بائیں کروٹ اس کے بعد بدلے تو کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ [3] چونکہ حدیث میں رھبۃ کا لفظ آیا ہے تو امام بخاری نے اس کی مناسبت سے استرھبوھم کی بھی تفسیر کردی یعنی ان کو ڈرا دیا (یہ لفظ سورۂ اعراف میں ہے) ۱۲ منہ

الرَّهْبَةِ مَلَكُوتٌ مُلْكٌ مَثَلُ رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِّنْ رَحَمُوتٍ تَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَرْحَمَ

بَاب ۳۳۷۲ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

۵۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ رَجُلًا مِّنْ وَّلَدِ

باب رات کو بیدار ہوتے وقت کی دعا۔

(از علی بن عبداللہ از ابن مہدی از سفیان از سلمہ از کریب) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک رات میں (ام المومنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے گھر پر رہ گیا (جو میری خالہ تھیں) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے اور حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد ہاتھ مُنہ دھوکر سونے کے لئے لیٹ گئے پھر دوبارہ بیدار ہوئے تو مشک کا دھانہ کھول کر اوسط طریقے پر وضو فرمایا جس میں پانی اوسط درجے پر ہی صرف کیا اور نماز ادا کی میں بھی اُٹھا اور انگڑائی لینے لگا، میں نے اسے بُرا سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال کریں کہ میں آپؐ کو دیکھ رہا تھا[1] میں وضو کرکے آپؐ کے بائیں طرف نماز کے لئے کھڑا ہو گیا تو آپؐ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر لیا اور مکمل تیرہ رکعات نماز پڑھ کر پھر سو گئے حتیٰ کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی آپؐ سوتے میں خراٹے لیا ہی کرتے تھے چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ آئے اور اذان کی اطلاع دی، آپؐ نے بغیر نئے وضو کے نماز فجر ادا فرمائی، آپؐ رات کو جو دُعا کرتے تھے اس میں یوں فرماتے" یا اللہ میرے دل میں نور عطا فرما، میری آنکھ میں نُور عطا فرما، کان میں نور عطا فرما، میرے دائیں بائیں اوپر نیچے نور عطا فرما میرے آگے پیچھے نور عطا فرما خود میرے لئے نور عطا فرما۔

کریب راوی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کے سات اعضاء کے لئے بھی نور طلب فرمایا چنانچہ میں حضرت عباس

---

[1] گویا ابن عباسؓ نے یہ دکھایا کہ میں ابھی تک غافل سو رہا تھا اب جاگا ہوں ۱۲ منہ

الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

کی اولاد میں سے کسی سے ملا تو اس نے چیزوں کو بیان کیا کہ میرے پٹھے میرے گوشت میرے خون میرے بال اور میرے بدن میں نور عطا فرما نیز دو اور چیزوں کا ذکر کیا۔[1]

۵۸۷۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از سلیمان بن ابی مسلم از طاؤس) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے رات کو کھڑے ہوتے تو (نماز شروع کرنے سے پہلے) یہ دعا کرتے اللھم لک الحمد، یعنی اے اللہ ساری تعریف تجھی کو زیبا ہے تو آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز[2] کو نور عطا کرنے والا ہے۔ تجھی کو حمد زیب ہے تو ہی آسمان اور زمین اور ان کے درمیان ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے تجھی کو حمد وستائش زیب دیتی ہے تو سچا تیرا وعدہ سچا، تیرا فرمان سچا، تجھ سے ملاقات سچ بہشت سچ، دوزخ سچ قیامت سچ، پیغمبر سب سچے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے یا اللہ میں نے تیرے حکم پر گردن رکھ دی، تجھ پر بھروسہ کیا، تجھی پر ایمان لایا، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہوں، تیرے ہی سامنے اپنا قضیہ پیش کرتا ہوں، میرے اگلے پچھلے چھپے اور ظاہر تمام گناہ بخش دے تو جسے چاہے آگے کر دے جسے چاہے پیچھے کر دے[3]۔ تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔

بَاب ۳۳۷ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب سوتے وقت کی تکبیر و تسبیح۔

۵۸۷۳ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم از ابن ابی لیلے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ شکوہ

---

[1] جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی کی دعا مانگی [2] دوسری روایت میں وہ دو چیزیں یہ ہیں میری ہڈی کا میرے مغز (گودے) میں بعضوں میں یوں ہے میری چربی میری ہڈی میں ۱۲ منہ [3] اگر تو نہ ہوتا تو نہ آسمان نہ زمین کچھ نہ ہوتا یا تو روشنی نہ دیتا تو سب اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ۱۲ منہ [4] یا تو ہی دنیا میں مجھ کو اور پیغمبروں کے پیچھے بھیجا۔ آخرت میں سب سے آگے اٹھائے گا

لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُومُ فَقَالَ مَكَانَكِ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ۔

کیا کہ چکی پیسنے سے ان کے ہاتھ کو تکلیف پہنچتی ہے[1] چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خادمہ کا سوال کرنے آئیں اتفاقاً آپؐ نہ ملے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنا مطلب کہہ دیا (اور واپس تشریف لے گئیں) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے ذکر کیا حضرت علیؓ کہتے ہیں آنحضرتؐ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر (سونے کے لئے) جا چکے تھے میں نے آپؐ کو دیکھ کر اٹھنا چاہا لیکن آپؐ نے فرمایا (اٹھو نہیں) اپنی جگہ رہو[2] بہر حال آپؐ تشریف لا کر ہم دونوں (میاں بیوی) کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک (جو میرے سینے سے لگ گئی تھی) اپنے سینے میں پائی آپؐ نے فرمایا میں تم دونوں کو ایسی ترکیب بتلاؤں جو تمہارے لئے خادمہ سے زیادہ بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر جایا کرو تو تینتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو یہ وظیفہ تمہارے لئے خادمہ سے بہتر ہوگا۔

اور (اسی سند سے) شعبہ بحوالہ خالد حذاء از ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ اس میں سبحان اللہ چونتیس بار مذکور ہے[3]

بَابُ ۳۳۷ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ النَّوْمِ -

باب سوتے وقت معوذات پڑھنا اور قرآن کی دیگر کوئی سورت پڑھنا۔

۵۸۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو معوذات (چاروں قل) پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے انہیں سارے بدن پر پھیرتے

[1] اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام تعظیمی سے منع فرمایا ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شہزادی صاحبہ سے پوچھا میں نے سنا ہے کہ تو مجھ سے ملنے کو آئی تھیں لیکن میں نہ تھا کہو کیا کام ہے انہوں نے عرض کیا (باوا جان) میں نے سنا ہے آپؐ کے پاس غلام اور لونڈیاں آئی ہیں ایک غلام یا لونڈی ہم کو بھی دیجئے جو آٹا روٹی تیار کر لے مجھ پر سخت مشقت ہو رہی ہے ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ اس حدیث سے بڑھ کر دوسری دلیل آپؐ کے سچے پیغمبر ہونے کی کیا ہوگی باوجودیکہ ہزارہا غلام لونڈی آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ نے ادنے ادنے صحابیوں کو غلام لونڈیاں دیں اگر آپؐ چاہتے تو ایک نہیں سو خدمت گار حضرت فاطمہ کو جو آپؐ کی بیٹی تھیں دے سکتے تھے مگر آپؐ نے خاص اپنے یا بیٹی کے لئے دنیا کی اتنی راحت بھی گوارا نہیں فرمائی اور آخرت کو اختیار کیا دوسری روایت میں یوں ہے آپؐ نے فرمایا صفہ کے لوگ بھوکے ہیں میں ان بردوں کو بیچ کر ان کو کھلاؤں گا تم کو نہیں دے سکتا ۱۲ منہ [4] چھالے کہنا ضروری نہیں کیونکہ جو ہاتھ عادی ہو جاتے ہیں ان پر چھالے نہیں پڑتے تکلیف صحیح ترجمہ ہے کیونکہ محنت سے تکلیف ہوتی ہے خواہ وہ دو روز کی ہو۔ عبدالرزاق

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَہٗ نَفَثَ فِیْ یَدَیْہِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِہِمَا جَسَدَہٗ

بَابٌ ۳۳۷۵

۵۸۷۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَی أَحَدُکُمْ إِلَی فِرَاشِہٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَہٗ بِدَاخِلَۃِ إِزَارِہٖ فَإِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ أَرْفَعُہٗ إِنْ أَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْھَا وَإِنْ أَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہِ الصَّالِحِیْنَ تَابَعَہٗ أَبُوْ ضَمْرَۃَ وَإِسْمَاعِیْلُ بْنُ زَکَرِیَّاءَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَقَالَ یَحْیٰی وَبِشْرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ وَرَوَاہُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب

(از احمد بن یونس از زہیر از عبید اللہ بن عمر از سعید بن ابی سعید مقبری از والدش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی (سونے کے لئے بستر کے پاس جائے تو لیٹنے سے پہلے اسے اپنے تہمد کے اندرونی حصے سے جھاڑ لیا کرے کیا معلوم کہ اس میں کوئی کیڑا (سانپ بچھو) اس کی عدم موجودگی میں گھس گیا ہو پھر یہ دعا پڑھے باسمک یا ربی یعنی اے رب تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (آئندہ) اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان (اس جہان میں) روکے رکھے (میں مرجاؤں) تو اس پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑ دے تو اسے رکھنا ہوں سے (اس طرح بچائے) رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو بچائے رکھتا ہے

زہیر بن معاویہ کے ساتھ اس حدیث کو ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا[1] اور یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن مفضل نے اس حدیث کو عبید اللہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے روایت کیا[2]۔ امام مالک اور محمد بن عجلان نے بھی بحوالہ سعید از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا (ابو سعید کا ذکر نہیں ہے)[3]

بَابٌ ۳۳۷۶ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّیْلِ۔

باب آدھی رات کے بعد (صبح صادق نکلنے تک) دعا کرنے کی فضیلت۔[4]

لہ پھر وہ بدن میں آئے ہیں زندہ اٹھوں ۱۲ منہ ۲ھ ابوضمرہ کی روایت کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور امام مسلم نے اپنے صحیح میں اور اسماعیل کی روایت کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۳ھ ان دونوں کی روایت میں ابو سعید کا واسطہ نہیں ہے یحییٰ بن سعید قطان کی روایت کو امام نسائی نے اور بشر کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴ھ امام مالک کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں اور ابن عجلان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۵ھ یہ وقت بڑی فضیلت کا ہے اور بندہ مومن کی دعا جو خالص نیت سے اس وقت کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اور تمام صلحاء اور اولیاء اللہ نے اس وقت کو دعا اور مناجات کے لئے اختیار کیا ہے اور ہر ایک ولی نے کچھ نہ کچھ قیام شب کیا ہے اور آنحضرت نے تو اس پر ساری عمر مواظبت کی ہے اہل سنت کو لازم ہے کہ قیام شب ہرگز ترک نہ کریں اور تھوڑی یا بہت جو کچھ ہو سکے اس وقت عبادت اور دعا کرنا لازم سمجھیں کم سے کم اگر آدمی اس وقت اٹھ کر وضو اور نماز نہ کر سکے تو لیٹے ہی لیٹے کچھ استغفار اور دعا کرے ۱۲ منہ

۵۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ وَأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از مالک از ابن شہاب از ابوعبد اللہ الاغر و ابوسلمہ بن عبد الرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا اللہ تعالیٰ ہر رات کو آخری تہائی حصے میں پہلے آسمان پر اُترتا ہے[1] (جو ہم سے قریب ہے) اور فرماتا ہے کون مجھ سے دُعا کرتا ہے؟ میں اس کی دعا قبول کروں کون سا شخص مجھ سے سوال کرتا ہے؟ میں اسے عطا کروں کون ہے جو مغفرت طلب کرتا ہے؟ میں اسے بخش دوں۔

بَابٌ ۳۳۷ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

۵۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از عبد العزیز بن صہیب) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جانے لگتے تو یوں فرماتے اللہم انی اعوذ یعنی میں خُبث اور خبیث چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں[2]

بَابٌ ۳۳۸ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ

باب صبح کو بیدار ہوتے وقت کی دُعا

۵۸۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا

(از مسدد از یزید بن زُریع از حسین از عبد اللہ بن بُریدہ از بُشیر بن کعب) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے۔ اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علیّ وابوء لک بذنبی فاغفرلی فانہ لایغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت۔ (ترجمہ اوپر

---

[1] ترجمہ باب میں نصف لیل کا ذکر تھا اور حدیث میں آخر ثلث مذکور ہے اس کا جواب حافظ صاحب نے یوں دیا ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو دارقطنی نے نکالا اس میں شطر اللیل مذکور ہے ابن بطال نے کہا امام بخاری نے قرآن کی آیت کو لیا جس میں نصفہ کا لفظ ہے یعنی قم اللیل الا نصفہ اور اسی کی متابعت سے باب میں نصف کا لفظ ذکر کیا ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث اوپر کتاب الطہارت میں گذر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ پاخانہ کے اندر گھسنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لے اس لئے کہ پاخانہ میں ذکر الٰہی جائز نہیں ہے۔

عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ۔

گذر چکا ہے) آپ نے مزید فرمایا اگر کوئی شخص شام کو یہ دعا پڑھ لے پھر (اسی رات کو) مرجائے تو داخل جنت ہوگا اگر کوئی صبح اس دعا کو پڑھ لے پھر اسی دن مرجائے تو وہ بھی بہشت میں جائے گا۔

۵۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

(از ابو نعیم از سفیان از عبد الملک بن عمیر از ربعی بن حراش) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو فرماتے "باسمک اللہم اموت واحیا" اور جب سونے لگتے تو فرماتے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا اور سو کر جب بیدار ہوتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (ترجمہ اوپر گزر چکا ہے)

۵۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ ابْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

(از عبدان از ابوحمزہ از منصور از ربعی بن حراش از خرشہ بن حر) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو فرماتے "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا" اور جب سو کر اٹھتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

بَابُ ۳۲۹ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ۔

باب نماز میں کون سی دعا پڑھنا چاہیئے۔

۵۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید از ابوالخیر از عبد اللہ بن عمرو) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی

الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَقَالَ عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَّزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دعا بتائیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا یہ پڑھا کر اللہم انی ظلمت الخ یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، اور گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں تو اپنی (خاص) مغفرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو بحوالہ یزید از ابوالخیر از عبداللہ بن عمرو از ابوبکر صدیق از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر تک روایت کیا[1]

۵۸۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ۔

(از علی از مالک بن سعیر از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے[2]۔

۵۸۸۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِّلّٰهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابووائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم پہلے نماز میں (تشہد کے بعد یوں کہا کرتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ (اللہ پر سلام فلاں پر سلام) ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام تو خود سلام ہے تو اس طرح مت کہا کرو اللہ پر سلام) جو شخص نماز میں بیٹھے تو کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ إِلَى الصَّالِحِينَ تک یہ کہنے سے اللہ کے تمام نیک بندے جو زمین یا آسمان میں ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا اس کے بعد یہ کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے بعد اللہ کی جو (شایان شان) تعریف بندہ چاہے کر سکے[3]

[1] عمرو بن حارث کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی دعا بیچ کی آواز سے کیا کرو نہ بہت پکار کے نہ بہت آہستہ ابن عباسؓ اور مجاہدؒ اور سعید بن جبیر اور مکحول اور ابوبردہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن دوسرے لوگوں نے کہا نماز کی قرأت مراد ہے ۱۲ منہ [3] ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر آنحضرتؐ (بقیہ صفحہ آئندہ)

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ۔

بَاب ۳۸۰ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۵۸۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ قَالَ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوْا كَمَا جَاهَدْنَا وَاَنْفَقُوْا مِنْ فُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا اَمْوَالٌ قَالَ اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَمْرٍ تُدْرِكُوْنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَاْتِيْ اَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ اِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهٖ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا تَابَعَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ

باب نماز کے بعد دُعا کرنے کا بیان[1]

(از اسحاق از یزید از ورقاء از سُمی از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غریب مہاجرین[2] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ دولت والے بڑے بڑے درجات اور ہمیشہ کا آرام حاصل کر گئے۔ آپؐ نے فرمایا کیسے؟ عرض کیا وہ ہماری طرح نمازی اور مجاہد ہیں[3] مگر اس کے ساتھ ضروریات سے زائد مال فی سبیل اللہ خرچ بھی کرتے ہیں (ہم نہیں کر سکتے) کیونکہ ہم خود غریب ہیں ہمارے پاس مال نہیں ہے[4]۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جس کی وجہ سے تم اس اُمت کے پہلے کے لوگوں کے اور اپنے بعد کے لوگوں کے درجات سے زیادہ درجات حاصل کر لو، اور (قیامت کے دن) تمہارے اعمال کے برابر کسی کے اعمال نہ ہوں البتہ وہی تمہارے مثل ہو سکے گا جو یہ عمل کرتا ہو تم ایسا کرو ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

بقیہ صفحہ سابقہ۔ پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے وہ دعا کرے حافظ نے کہا نماز میں چھ جگہ دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے پہلے تکبیر تحریمہ کے بعد دوسرے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تیسرے خود رکوع میں چوتھے خود سجدے میں ان میں آپؐ یوں فرماتے اللھم اغفرلی پانچویں دونوں سجدوں کے بیچ میں چھٹے التحیات کے بعد اسی طرح قنوت میں بھی دعا کرتے تھے اور قرأت کی حالت میں بھی جب رحمت کی آیت پڑھتے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اس کے عذاب سے پناہ مانگتے ۱۲ منہ

حاشیہ صفحہ ہذا [1] حافظ نے کہا یہ باب لا کر امام بخاری رح نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے نماز کے بعد دعا کرنا مشروع نہیں ہے اور دلیل لیتا ہے مسلم کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اس جگہ نہ ٹھیرتے مگر اتنا کہ اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام کہنے کے موافق یعنی یہ کہہ کر اٹھ جاتے اور اس حدیث کا یہ مطلب رکھا ہے کہ رو بہ قبلہ ہو کر نمازی کی سی حالت پر آپؐ اتنی ہی دیر ٹھیرتے لیکن صحابہ کی طرف منہ کر کے دعا کرنے کی نفی اس سے نہیں نکلتی شیخ امام ابن قیم نے کہا نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ ہی کی طرف منہ کئے ہوئے دعا کرنا کسی صحیح یا حسن حدیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ آنحضرتؐ سے یہ منقول ہے نہ خلفائے راشدین سے حافظ نے کہا ابن قیم کا یہ قول صحیح نہیں آنحضرتؐ نے معاذ رض سے فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ کہتے رہیو اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور احمد اور ترمذی نے نکالا کہ آنحضرتؐ ہر نماز کے پیچھے یہ دعا کیا کرتے اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر اور سعد اور زید بن ارقم اور صہیب سے بھی اس باب میں روایتیں ہیں اور ترمذی نے ابوامامہ رض سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دعا زیادہ مقبول ہے جو رات کو اور فرض نماز کے بعد ہو اور طبری نے امام جعفر صادق سے نکالا کہ فرض نماز کے بعد دعا افضل ہے اس دعا سے جو نفل نماز کے بعد ہو اتنی جتنی فرض نماز نفل نماز سے افضل ہے [2] نسائی نے ان میں سے ابوالدرداء رض کا نام ذکر کیا اور طبرانی نے اوسط میں ابوذر غفاری رض کا ۱۲ منہ [3] تو ان نیکیوں میں تو ہمارے برابر ہو گئے ۱۲ منہ [4] تو ہم کو ان کا درجہ کسی طرح نہیں مل سکتا ۱۲ منہ

عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَّرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ورقاء کیساتھ اس حدیث کو عبید اللہ عمری نے بھی سُمی سے روایت کیا (اسے امام مسلم نے نکالا) ابن عجلان نے سُمی اور رجاء بن حیوہ دونوں سے روایت کیا (اسے طبرانی نے نکالا) جریر بن عبد الحمید نے بھی اسے بحوالہ عبد العزیز بن رفیع از ابوصالح از ابوالدرداء روایت کیا (اسے ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں نکالا) سُہیل بن ابی صالح نے بھی اسے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسے امام مسلم نے نکالا)

۵۸۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَّرَّادٍ مَّوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اِذَا سَلَّمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از مسیب بن رافع) وارد غلام مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں مغیرہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط[1] لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز (فرض) کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں فرماتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں حکومت اور ملک اسی کا اور ہر تعریف اسی کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا کرے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں الخ) اور (اسی سند سے) شعبہ نے منصور سے روایت کیا کہ میں نے مسیب سے سُنا

بَابُ ۳۳۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ خَصَّ اَخَاهُ بِالدُّعَآءِ دُوْنَ نَفْسِهٖ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وصل علیہم" (ان کے لئے دُعا کر) اور یہ بیان کہ خود کو چھوڑ کر دوسرے (مسلمان) بھائی کیلئے دُعا کر سکتا ہے[2]

وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُبید ابو عامر کے لئے دُعا کی فرمایا یا اللہ اسے بخش دے[3]۔ فرمایا "یا اللہ عبد اللہ بن قیس (ابوموسے اشعری رضی اللہ عنہ) کے گناہ بخش دے[4]"

[1] معاویہ ... نے مغیرہ سے کوئی حدیث دریافت کی تھی ۱۲ منہ [2] اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کے لانے سے یہ غرض ہے کہ منصور کا سماع مسیب سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [3] یہ ابوموسیٰ کے چچا تھے اس پر ابوموسیٰ نے کہا میرے لئے بھی دُعا فرمائیے ۱۲ منہ [4] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو غزوہ اوطاس میں موصولاً گزر چکی ہے امام بخاری نے یہ باب لا کر اس شخص کا رد کیا جس نے اس کو مکروہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لئے دُعا کرے اپنے تئیں چھوڑ دے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ

۵۸۸۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيْ عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيَّاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّارُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ۔

(از مسدد از یحییٰ از یزید بن ابی عُبید غلام سلمہ) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو چلے راستے میں ایک صاحب عامر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عامر آپ اپنا کلام اس وقت سُناتے تو کیا اچھا ہوتا! یہ سُن کر عامر رضی اللہ عنہ اونٹ سے اُترے اور حُدی پڑھنا شروع کی، اُنہوں نے یہ مصرعہ پڑھا ع ترجمہ:۔ بخدا اگر خدا کی رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت حاصل نہ کرسکتے یحییٰ قطان کہتے ہیں یزید بن ابی عبید نے اور بھی اشعار پڑھے مگر وہ مجھے یاد نہیں رہے[1]

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کے اشعار سُن کر فرمایا یہ کون ہانک رہا ہے؟ عرض کیا گیا عامر بن اکوع۔ آپؐ نے فرمایا "خُدا اس پر رحمت نازل فرمائے" ایک شخص نے عرض کیا آپؐ نے اور کچھ ایام تک ہمیں عامر سے فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا؟[2] بالآخر جب لشکر کی صفیں بندھ گئیں اور لڑائی شروع ہوئی تو عامر خود اپنی تلوار کی نوک سے زخمی ہوئے[3] اور شہید ہوگئے۔ شام کو لوگوں نے بہت سے چولہے سُلگائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی روشن ہے؟ تم کیا پکا رہے ہو؟ عرض کیا بستی کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہنڈلیوں میں جتنا یہ گوشت وغیرہ ہے وہ سب بہادو اور ہنڈیاں بھی توڑ کر پھینک دو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم گوشت وغیرہ بہاکر ہنڈیاں دھو ڈالیں تو اجازت ہے؟ آپؐ نے فرمایا اچھا یونہی کرلو[4]

۵۸۸۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ

(از مسلم از شعبہ از عمرو) ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص اپنے مال

---

[1] یہ شعر تین اور ہر کتاب المغازی میں گذر چکی ہیں ۱۲ منہ [2] وہ جانتے تھے کہ آپؐ جس کے لئے یرحمہ اللہ کہتے ہیں وہ شہید ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] ایک یہودی کو مارتے تھے لیکن وہ الٹ کر خود ان کے لگی ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آپؐ نے صرف عامر کے لئے دعا کی اپنا ذکر نہیں کیا ۱۲ منہ

ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

۵۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا۔

کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپؐ اس کے لئے دُعا کرتے فرماتے "یا اللہ اس کی آل پر رحم کر" چنانچہ جب میرے والد ابو اوفی رضی اللہ عنہ بھی آپؐ کے پاس زکوٰۃ لے کر آئے تو آپؐ نے حسب معمول فرمایا "یا اللہ ابو اوفی کی آل پر رحم کر"۔ [1]

(از علی بن عبد اللہ از سُفیان از اسماعیل از قیس) حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "ذو الخلصہ سے مجھے چھٹکارا نہ دلاؤ گے"؟ ذو الخلصہ (یمن میں) ایک بُت خانہ تھا اسے لوگ یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ گھوڑے پر میری ران سیدھی نہیں جمتی چنانچہ آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور یوں دُعا کی "یا اللہ اسے گھوڑے پر جما دے اور اسے ہادی و مہدی بنا دے"۔

جریر کہتے ہیں پھر میں اپنی قوم احمس کے پچاس سوار لے کر (ذو الخلصہ کی طرف) روانہ ہوا۔

بعض اوقات سُفیان بن عینیہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں "اپنی قوم کے چند آدمی لے کر نکلا" اور ذو الخلصہ پہنچا اسے جلا دیا۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں آپؐ کے پاس اس وقت آیا جب ذو الخلصہ کو خارشی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑ آیا [3] چنانچہ آپؐ نے احمس قبیلے اور اس کے سواروں کے حق میں دُعا کی۔ [4]

---

[1] قسطلانی نے کہا اللہم صل علی فلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کو کہنا بہتر نہیں البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسا فرمانا درست تھا یہ آپؐ کے خصائص میں سے تھا مگر پیغمبروں کے ضمن میں دوسرے پر بھی درود بھیج سکتے ہیں

[2] میں جانے کو حاضر ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ ۱۲ منہ [3] جلنے کے کالے کالے درخت اس پر کھڑے تھے ۱۲ منہ [4] باب کا مطلب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ

۵۸۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ -

(ازسعید بن ربیع از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، یا رسول اللہ یہ انسؓ آپ کا خادم ہے آپ نے یوں دعا دی یا اللہ اس کو بہت مال و دولت اور اولاد عطا فرما اور جو تو اسے عطا کرے اس میں برکت دے۔[1]

۵۸۹۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا -

(ازعثمان بن ابی شیبہ از عبدہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سُنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلادی جو میں بھول گیا تھا۔[2]

۵۸۹۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ

(ازحفص بن عمر از شعبہ از سلیمان از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار مالِ غنیمت تقسیم کیا تو ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم سے رضائے الٰہی مقصود نہ تھی میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا (کہ فلاں شخص نے یوں کہا ہے) آپ سُن کر بہت غُصّے ہوئے یہاں تک کہ غصے کا نشان میں نے آپ کے چہرۂ انور پر دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ تکلیف دی گئی

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کا یہ اثر ہوا کہ انس بڑے مالدار اور صاحب جائیداد ہو گئے ایک سو بیس بیٹے بیٹیاں ان کے پیدا ہوئیں اور ننانوے یا ایک سو تئیس یا ایک سو بیس یا ایک سو سات برس کی عمر پائی آپ کی دعا کا کیا پوچھنا آپ کے غلاموں کی دعا میں اللہ نے بڑے بڑے اثر دئے ہیں حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ نے بنیے سے ایک پیسہ قرض لے کر اپنے مرشد حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہٗ کو کھانا کھلایا اس وقت حضرت نظام الدین کے پاس بجز ایک تہبند ازار اور ایک بوسیدہ عمامہ کے کرتہ تک نہ تھا حضرت بابا نے کھانا کھا کر فرمایا نظام الدین کیا خوش ذائقہ کھانا تو نے پکایا حالانکہ اس میں سوا ترکاری کے جڑوں اور نمک کے کچھ نہ تھا بھلا ایک پیسہ میں کیا کھانا ہوتا پھر فرمایا جا نظام الدین تیرے دسترخوان پر دو وقتہ چار ہزار آدمی کھانا کھائیں گے ایسا ہی ہوا ان کو فتوحات بے شمار شہر دہلی میں حاصل ہوئیں اور ہر روز دو وقتہ چار ہزار فقراء اور مساکین کو عمدہ عمدہ کھانے کھلایا کرتے ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا وہ کون کونسی آیتیں تھیں ۱۲ منہ

فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

مگر انہوں نے صبر کیا [1]

بَاب ۳۳۸۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ۔

باب مسجع مقفی دُعائیں مکروہ ہیں۔

۵۸۹۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذٰلِكَ

(از یحییٰ بن محمد بن سکن از حبان بن ھلال ابوحبیب از ہارون مُقری از زبیر بن خریت از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حکم دیا ہر جمعے میں ایک بار لوگوں کو وعظ سُنایا کر اگر اس سے زیادہ چاہے تو دو بار اگر اس سے بھی زیادہ خواہش ہو تو تین بار (اس سے زیادہ نہیں) اور لوگوں کو اس قرآن سے اُکتا نہیں اور ایسا بھی مت کر کہ لوگ اپنے (کام کاج کی) باتوں میں مشغول ہوں اور تو جا کر انہیں وعظ سُنانے لگے (اس وقت ان کی تیری طرف توجہ نہ ہو اور قطع کلامی کی وجہ سے انہیں نفرت پیدا ہو [2]، بلکہ تمہیں خاموش رہنا چاہیئے جب وہ خود کہیں اور خواہش ظاہر کریں اس وقت وعظ سُنا اور دیکھ دُعا میں قافیہ بندی اور سجع سے پرہیز رکھ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو دیکھا ہے وہ سجع اور قافیہ بندی سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے [3]

---

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے موسیٰ پیغمبر کو دُعا دی فرمایا اللہ ان پر رحم کرے کہتے ہیں حضرت موسیٰؑ کو بہت بہت تکلیفیں دی گئیں قارون نے ایک فاحشہ عورت کو بھڑکا کر زنا کی تہمت آپ پر لگائی بنی اسرائیل نے کہا آپ کو فتق کا عارضہ ہے کسی نے کہا آپ نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا ۱۲ منہ [2] وہ تیرے وعظ سے اُکتا جائیں ۱۲ منہ [3] سیدھی سادھی دعا کیا کرتے بلا تکلف اور مختصر دوسری حدیث میں ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دعا اور طہارت میں مبالغہ کریں گے حد سے بڑھ جائیں گے مومن کو چاہیئے کہ سنت کی پیروی کرے اور مقفے اور مسجع دعاؤں سے جو پچھلے لوگوں نے نکالی ہیں پرہیز رکھے جو دُعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند صحیح منقول ہیں وہ دنیا اور آخرت تمام مقاصد کے لئے کافی ہیں اب جو بعضے ماثور دعائیں بھی مسجع ہیں جیسے اللھم منزل الکتاب مجری السحاب ہازم الاحزاب یا صدق اللہ وعدہ داعز جندہ ونصر عبدہ و ہزم

بقیہ برصفحہ آئندہ

بَاب ۳۳۸ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ

۵۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ

باب اللہ تعالیٰ سے اپنا مقصد قطعی طور سے مانگے اس لئے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

(از مسدد از اسماعیل از عبد العزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دُعا کرے تو اللہ تعالیٰ سے قطعی طور سے مانگے (کہ یہ چیز مجھے عنایت فرما) یوں نہ کہے اگر تو چاہے تو عنایت فرما اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا [۱]

۵۸۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ -

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یوں دعا نہ کرے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے یا اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر[۲] بلکہ قطعی طور سے سوال کرے کیونکہ اللہ پر کسی کا جبر و کراہ نہیں۔

بَاب ۳۳۹ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ -

باب بندے کی دُعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ عجلت اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔

۵۸۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از ابو عُبید غلام ابن ازہر) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

بقیہ صفحہ سابقہ) الاخرجب وعدہ یا اعوذ بک من علین لا تدمع ومن نفس لا تشبع ومن قلب لا یخشع وہ مستثنیٰ ہوں گی کیونکہ یہ بلاقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہیں اگر بلاقصد سجع ہو جائے تو قباحت نہیں ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ہذا [۱] وہ جو کام کرتا ہے اپنی مرضی اور اختیار سے کرتا ہے ایک رتی برابر بھی کسی کا دباؤ اس پر نہیں ہے دوسری حدیث میں ہے جب تم اللہ سے دُعا کرو تو قبول ہونے کا یقین رکھ کر اور یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دُعا قبول نہیں کرتا ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا اگر تو چاہے تو مجھ کو روزی دے کیونکہ ایسا کہنے میں ایک بے پروائی نکلتی ہے اور پروردگار کو یہ پسند نہیں ہے بندے کو لازم ہے کہ اپنے مالک کے پیچھے پڑ جائے اس کا دامن نہ چھوڑے نہایت عاجزی اور گریہ زاری سے دعا کرے ایک حدیث میں ہے کہ بندہ اپنے مالک کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے تو سجدہ کر کے اپنے مالک سے یوں عرض کرے میں تیرے قدم چھوڑنے والا نہیں جب تک تو میرا مقصد پورا نہ کرے غرض جتنی گریہ زاری اور الحاح اور بیقراری کرے اسی قدر مالک کو زیادہ پسند ہے اور اسی میں بہت جلد مطلب برآری کی اُمید ہے ۱۲ منہ [۳] میرا مقصد بھلا کہیں تیری درگاہ سے میں دم جا سکتا ہوں تو بادشاہوں کا بادشاہ اور سب سے زیادہ جواد اور کریم ہے ۱۲ منہ

عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کی دُعا کسی شکل میں قبول ہوتی ہے جب تک وہ عجلت کا اظہار نہ کرے یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی[1]۔

بَابٌ ۳۳۸۵ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

باب دُعا میں ہاتھ اُٹھانا (ہتھیلیاں اوپر رکھنا۔ ابوداؤد[2])

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی تو دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند فرما کر دُعا کی یا اللہ میں خالد بن ولید کے (اس کام سے بیزار ہوں (جب اُنہوں نے بنی جذیمہ کے لوگوں کو قتل کر دیا تھا وہ صبأنا صبأنا کہہ رہے تھے)[3]۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بحوالہ محمد بن جعفر از یحییٰ بن سعید و شریک بن ابی نمر از انسؓ روایت کی کہ آنحضرتؐ نے دُعا میں اپنے دونوں ہاتھ اتنے اُٹھائے کہ میں نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی[4]

بَابٌ ۳۳۸۶ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ۔

باب قبلہ کے سوا اور کسی طرف رُخ کر کے دُعا کرنا۔

۵۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض

(از محمد بن محبوب از ابوعوانہ از قتادہ) حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن خطبہ پڑھ رہے

---

[1] یعنی یاس کا کلمہ منہ سے نہ نکالے اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو مسلم اور ترمذی کی روایت میں ہے جب تک گناہ یا ناطا توڑنے کی دعا نہ کرے دُعا خود ایک عبادت ہے اس لئے آدمی کو لازم ہے کہ دُعا سے کبھی نہ اُکتائے اگر بالفرض جو مطلب چاہتا تھا وہ پورا نہ ہوا تو یہ کیا کم ہے کہ دعا کا ثواب ملا دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کی دُعا ضائع نہیں جاتی یا تو دنیا ہی میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا ثواب ملے گا اور دعا کے قبول ہونے میں دیر ہو تو جلدی نہ کرے ناامید نہ ہو جائے پیغمبر کی دعا چالیس چالیس برس کے بعد قبول ہوئی ہے ہر بات کا ایک وقت اللہ نے رکھا ہے وہ وقت آنا چاہیے کُلُّ اَمْرٍ مَّرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا مثل مشہور ہے اصل یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ آدمی کا کھانا پینا پہننا رہنا سہنا سب حلال سے ہو حرام اور مشتبہ کمائی سے بچا رہے اس کے ساتھ باطہارت ہو کر رو بقبلہ خلوص سے دُعا کرے اور اوّل اور آخر اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کرے آنحضرتؐ پر درود بھیجے ۱۲ منہ [2] پھر دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرنا یہ بھی ابوداؤد نے روایت کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث غزوہ حنین میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] یہ بھی کتاب المغازی میں موصولاً گذر چکا ہے ۱۲ منہ

قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتّٰى مَا كَانَ الرَّجُلُ يَصِلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهٗ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُمْطِرُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

تھے اتنے میں ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ دُعا فرمائیے اللہ تعالیٰ ہم پر پانی برسائے (آپؐ نے دُعا کی) آسمان پر بادل آیا پانی برسنے لگا، لوگوں کو گھر تک پہنچنا مشکل ہوگیا اور دوسرے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی دوسرے جمعے میں وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہؐ اللہ سے دُعا فرمائیے کہ یہ بارش روک دے، ہم لوگ ڈوب گئے آپؐ نے دُعا کی یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا اسی وقت ابر پھٹ کر مدینے کے ادھر اُدھر پھیل گیا اور اہل مدینہ پر بارش بند ہوگئی۔[1]

بَابٌ ۳۳۸۷ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ۔

باب قبلہ رُخ ہو کر دُعا مانگنا۔

۵۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هٰذَا الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَدَعَا وَاسْتَسْقٰى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَآءَهٗ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وُھیب از عمرو بن یحییٰ از عباد ابن تمیم) عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عیدگاہ میں بارش کے لئے دُعا کرنے تشریف لائے آپؐ نے دُعا کی، اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کی پھر قبلہ رُخ ہوئے اور اپنی چادر پلٹ لی۔[2]

بَابٌ ۳۳۸۸ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ بِطُوْلِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ الْمَالِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادم کے لئے درازئ عمر اور زیادتئ دولت کے لئے دُعا کرنا۔

۵۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ

(از عبداللہ بن ابی الاسود از حرمی از شعبہ از قتادہ) حضرت انسؓ

---

[1] باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ آپؐ نے خطبے کی حالت میں دُعا کی اور خطبہ میں پُشت قبلہ کی طرف رہتی ہے ۱۲ منہ [2] بظاہر یہ حدیث اس باب کے خلاف اور اگلے باب کے مطابق ہے کیونکہ اس میں غیر قبیلے کی طرف دُعا کرنے کا بیان ہے اور بعض نسخوں میں یہ حدیث اگلے ہی باب میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے یہ حدیث لاکر اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہو اس میں یوں ہے کہ جب آپؐ نے دُعا کا ارادہ کیا ہو اس میں یوں ہے کہ جب آپؐ نے دُعا کا ارادہ کیا تو قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی جیسے کتاب الاستسقاء میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔

کہتے ہیں میری والدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کا خادم انس رضی اللہ عنہ ہے اس کے لئے دُعا فرمائیے، آپ نے دُعا کی یا اللہ اسے مال اور اولاد بہت دے اور جو اسے عطا کرے اس میں برکت عنایت فرما۔

باب ۳۳۸۹ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ۔

باب سختی اور مصیبت کے وقت دُعا کرنا۔

۵۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ از ابوالعالیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یوں دعا کرتے۔ لا الہ الا اللہ العظیم الحکیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش العظیم [1]

۵۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ۔

(از مسدد از یحییٰ از ہشام بن ابی عبداللہ از قتادہ از ابوالعالیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرب و تکلیف میں یہ دُعا فرماتے لا الہ الا اللہ العظیم الحکیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السماوات و رب العرض و رب العرش العظیم وہب بن جریر بحوالہ شعبہ از قتادہ یہی حدیث نقل کرتے ہیں [2]

---

[1] یعنی اللہ کے سوا جو بڑی عظمت اور بڑے علم والا ہے کوئی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا جو آسمان، زمین اور بڑے تخت کا مالک ہے کوئی سچا خدا نہیں ۱۲ منہ

[2] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض اس شخص کا رد ہے جو کہتا ہے قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف چار حدیثیں سُنی ہیں اور یہ حدیث ان چار میں نہیں ہے کیونکہ اگر قتادہ نے یہ حدیث ابوالعالیہ سے نہ سُنی ہوتی تو شعبہ ان سے یہ حدیث روایت نہ کرتے شعبہ تدلیس کرنے والے سے روایت نہیں کرتے جب تک اس کا سماع اپنے شیخ سے ان کو معلوم نہ ہو جاتا اور مسلم کی روایت میں سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے اس حدیث میں سماع کی صراحت ہے اس میں یہ ہے کہ ابوالعالیہ نے ان سے بیان کیا ۱۲ منہ

باب ۳۳۹ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ۔

باب ۳۳۹۱ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ

باب بلا کی تکلیف سے پناہ مانگنا (جیسے افلاس کے ساتھ عیالداری)

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از سُمی از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مُصیبت و بلا کی شدت، بدبختی کی آفت، بدقسمتی اور دشمنوں کی فرحت سے پناہ مانگتے[1]

(سُفیان اسی سند سے) حدیث میں صرف تین باتوں کا ذکر تھا اور ایک چوتھی بات میں نے اپنی طرف سے) بڑھا دی تھی اب مجھے یاد نہیں وہ چوتھی بات کون سی تھی جو میں نے زیادہ کر دی تھی[2]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں دُعا کرنا یا اللہ میں رفیق اعلیٰ (ملائکہ اور انبیاء) کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں

(از سعید بن عُفیر از لیث از عُقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب و عروہ بن زبیر و دیگر چند علماء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں یہ فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک وصال نہیں کرتا جب تک بہشت میں اپنا ٹھکانہ نہیں دیکھ لیتا، اور اسے اختیار دیا جاتا ہے (اگر چاہے تو مزید دنیا میں رہے) پھر جب آپؐ بیمار ہوئے اور وقت وصال آپہنچا تو اس وقت آپؐ کا مبارک سر میری ران پر تھا کچھ دیر حالت غشی میں رہے، افاقہ ہوا تو اوپر نگاہ اُٹھا کر ارشاد فرمایا اللھم الرفیق الاعلی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا اب آپؐ دُنیا میں ہمارے پاس رہنا پسند نہیں فرمائیں گے اور مجھے معلوم ہوا کہ جو بات آپؐ نے حالت صحت میں فرمائی تھی[3]

---

[1] دشمنوں کی فرحت یہ شماتت اعداء کا ترجمہ ہے یعنی آدمی پر مصیبت۔ آنے کی وجہ سے اس کے دشمن خوشی کرتے ہیں ۱۲ منہ [2] اسماعیلی کی روایت میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

وہ یہی تھی (اس کا مفہوم یہ تھا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ اللہم الرفیق الاعلیٰ، آخری کلمہ تھا جو آپؐ کی زبان مبارک سے نکلا۔ [۱]

بَابُ ۳۳۹۲ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ۔

باب موت اور زندگی کی دُعا کرنا (اچھا نہیں)

۵۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

(از مسدد از یحیٰی از اسماعیل) قیس کہتے ہیں میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے (بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں سات داغ لگائے تھے میں نے ان سے سُنا وہ کہہ رہے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو موت کی دُعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دُعا کرتا۔

۵۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

(از محمد بن مثنیٰ از یحیٰی از اسماعیل) جناب قیس کہتے ہیں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے اپنے پیٹ میں (آگ کے ذریعے) سات داغ لگائے تھے وہ کہتے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دُعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لئے دعائے موت کرتا۔

۵۹۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ

(از ابن سلام از اسماعیل بن عُلیہ از عبدالعزیز بن صہیب) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص پر مصیبت آئے تو وہ موت کی آرزو نہ کرے اگر (خدانخواستہ) ایسا ہی لاچار ہو تو یہ دُعا کہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کی صراحت ہے کہ وہ چوتھی بات شماتت اعداء تھی ۱۲ منہ [۵] کہ پیغمبروں کو مرتے وقت اختیار دیا جاتا ہے ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ھذا) [۱] اس کے بعد وفات تک کوئی بات نہیں فرمائی ۱۲ منہ [۲] بلکہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیئے یہ اس صورت میں ہے جب دُعا کرنے والے کو معلوم ہو کہ وہ زندگی میں اور گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لادتا جاتا ہے اور اس پر بھی زندگی کے لئے دعا کرے لیکن جس شخص کا یہ حال نہ ہو بلکہ نیک کاموں میں مصروف ہو وہ عمر کی دعا کر سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دے اور جیسی دُعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہ دعا کرے یعنی اللہم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی ۱۲ منہ

فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

بَاب ۳۹۳ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُوسِهِمْ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى وُلِدَ لِي غُلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ۔

۵۹۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

۵۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُقَيْلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ

باب بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا ان کے سر پر دست شفقت پھیرنا۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (یہ حدیث کتاب العقیقہ میں موصولاً گذر چکی ہے) میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو آنحضرتؐ نے اس کے حق میں دعائے برکت فرمائی

(از قتیبہ بن سعید از حاتم از جعد بن عبدالرحمان[1]) سائب بن یزید کہتے ہیں میری خالہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی آپ سے عرض کی یارسول اللہ یہ میری بہن کا بیٹا ہے اور بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے دعائے برکت دی بعد ازاں آپ نے وضو فرمایا تو میں آپ کے وضو کا (مستعمل یا بچا ہوا) پانی پی گیا پھر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور مہر نبوت دیکھی جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان حجلہ[2] کے انڈے کی طرح تھی۔

(از عبداللہ بن یوسف از عبداللہ بن وہب از سعید بن ابی ایوب) ابوعقیل کہتے ہیں میرے دادا عبداللہ بن ہشام انہیں بازار میں لے جاتے وہاں غلہ خرید۔ ابن زبیرؓ اور ابن عمرؓ سے ملاقات ہوتی تو وہ کہا کرتے کہ اس میں ہمیں بھی شریک کر لیجئے چونکہ آپ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے برکت دی تھی، عبداللہ بن ہشام انہیں شریک کر لیا کرتے تو کبھی ایسا ہوتا

---

[1] امام بخاری نے کہا اس راوی کا نام کسی نے جعد کہا ہے کسی نے جعید ۱۲ منہ [2] حجلہ ایک پرندہ ہوتا ہے ۱۲ منہ

أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ۔

کہ نفع میں ایک پورے اونٹ (کا غلہ) انہیں ملتا اور اسے بجنسہٖ اسی طرح گھر میں بھیج دیتے۔

۵۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان) ابن شہاب کہتے ہیں مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اور یہ محمود وہ شخص تھے کہ جب بچے تھے تو ان کے منہ پر انہی کے کنوئیں سے پانی لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر دی تھی[1]

۵۹۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

(از عبدان از عبداللہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے آپؐ ان کے لئے دُعا کیا کرتے چنانچہ ایک بچے کو حاضر خدمت کیا گیا اس نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، آپؐ نے پانی منگوا کر اس مقام پر بہا دیا اسے دھویا نہیں۔

۵۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) عبداللہ بن ثعلبہ ابن صغیر جن کے چہرے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا کہتے ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وتر کی ایک رکعت پڑھتے دیکھا۔

بَاب ۳۳۹۴ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

[1] یہ کلی آپؐ نے شفقت کی راہ سے محمود پر کر دی تھی جب وہ بچہ تھے باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ بچوں پر آپؐ کا شفقت کرنا اس سے نکلتا ہے یہ کلی کرنا بھی گویا سر پر ہاتھ پھیرنے کی طرح ہے ۱۲ منہ [2] یہ امام حسن یا امام حسین یا اُم قیس کے فرزند تھے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۱۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

(از آدم از شعبہ از حکم) عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے کہنے لگے میں تجھے ایک تحفہ دوں (ایک حدیث سناؤں) ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو گیا[1] لیکن ہم درود آپ پر کیسے بھیجیں[2]؟ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

۵۹۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم ودراوردی از یزید از عبداللہ بن جناب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ۔

بَابٌ ۳۳۵۵ هَلْ يُصَلّٰى عَلٰى

باب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا

[1] السلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ ۱۲ منہ [2] جس کا اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا فرمایا صلوٰۃ علیہ ۱۲ منہ [3] درود شریف میں ابراہیمؑ کی تخصیص کی وجہ میں علما نے کلام کیا ہے کہ صلیت علی ابراہیم فرمایا کما صلیت علی موسیٰ نہ فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰؑ کی تجلی جلالی تھی اور ابراہیمؑ کی تجلی جمالی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیمؑ کی طرح درود پڑھنے کا حکم فرمایا کہ آپ کے لئے تجلی جمالی کا سوال ہو ۱۲ منہ

غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ۔

اور کسی پر بھی درود بھیج سکتے ہیں؟[1] اللہ تعالیٰ نے فرمایا وصل علیہم الآیہ یعنی ان پر درود بھیج (یعنی ان کے لئے دُعا کر) کیونکہ تیرے درود (دُعا) سے انہیں تسلی ہوتی ہے۔[2]

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ إِذَا أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ أَبِي أَوْفٰى۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عمرو بن مرۃ) ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپؐ یوں فرماتے اللہم صل علیہ چنانچہ میرے والد صاحب بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آئے تو آپؐ نے یوں فرمایا اللہم صل علی آل ابی اوفی۔

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از عبداللہ بن ابی بکر از والدش از عمرو بن سُلیم زُرقی) ابوحُمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپؐ پر کیسے صلوٰۃ (درود) بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا یوں درود کہے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔[3]

بَابٌ ۳۳۹۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذَيْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكَاةً وَّرَحْمَةً۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

جس (مُسلمان) کو میں کچھ ایذا دوں (بُرا کہوں یا لعنت کروں) تو اُسکے گناہ معاف کردے اس پر رحمت اُتار۔[4]

---

[1] کیا یوں کہہ سکتے ہیں اللہم صل علی فلاں؟ ۱۲ منہ [2] بعضوں نے غیر انبیاء کے لئے بھی استقلالاً یوں کہنا درست رکھا ہے اللہم صل علیہ اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے کیونکہ صلوٰۃ کے معنی رحمت کے ہیں تو اللہم صل کا معنی یہ ہوا کہ اس پر اپنی رحمت اتار اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اجعل صلوتک و رحمتک علی آل سعد بن عبادۃ بعضوں نے کہا مطلقاً درست نہیں نہ استقلالاً نہ تبعاً بعضوں نے کہا استقلالاً درست نہیں لیکن تبعاً اور ضمناً درست ہے یعنی انبیاء کے بعد اور کسی کا بھی نام لیا جائے مثلاً یوں کہے اللہم صلّی علی محمد و علی امامنا الحسن بن علی اور یہی مختار ہے ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے اس باب میں دو حدیثیں بیان کیں ایک سے بالاستقلال غیر انبیاء پر صلوٰۃ بھیجنے کا جواز نکالا دوسری سے تبعاً اس کا جواز نکالا امام مالک سے یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے مگر صحیح یہ ہے کہ انہوں نے انبیاء کے سوا اوروں پر درود بھیجنا مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [4] مطلب یہ ہے کہ غصے میں میری زبان سے کچھ نکل جائے اور وہ درحقیقت لعنت اور برائی کا مستحق نہ ہو جیسے دوسری روایت میں اس کی صراحت موجود ہے ۱۲ منہ

۵۹۱۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهٗ قُرْبَةً اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(ازاحمد بن صالح ازابن وہب ازیونس ازابن شہاب ازسعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے یااللہ میں جس مسلمان کو بُرا کہوں تو اس کے لئے قیامت کے دن اس کے بدلے اپنی قربت عطا فرما دینا۔[1]

بَاب ۳۳۹۷ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ۔

باب فتنے اور فساد سے پناہ مانگنا[2]

۵۹۱۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِی الْیَوْمَ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیَّنْتُهٗ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ یَبْكِیْ فَاِذَا رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحَی الرِّجَالَ یُدْعٰی لِغَیْرِ اَبِیْهِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِیْ قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَعُوْذُ

(ازحفص بن عمر ازہشام ازقتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار صحابہ کرام انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ سوالات کرنے لگے اور آپؐ کو تنگ کر دیا آخر آپؐ کو غصہ آگیا اور منبر پر تشریف لے گئے فرمایا آج جو پوچھوگے میں بیان کروں گا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دائیں اور بائیں طرف دیکھنے لگا کیا دیکھتا ہوں ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے[3] ایک شخص جسے لوگ جھگڑے کے وقت اس کے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بتاتے (نطفہ حرام کہتے)[4] عرض کرنے لگا یا رسول اللہ بتائیے واقعی میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ ہم راضی

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے میں آدمی ہوں آدمیوں کی طرح غصے بھی ہوتا ہوں خوش بھی ہوتا ہوں جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو گالی دوں یا بُرا کہوں تو اس کے لیے گناہوں کی معافی اور رحمت نازل کر یا گناہوں کا کفارہ اور اجر سبحان اللہ ۱۲ منہ

[2] فتنہ سے مراد آزمائش الہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بعضے گمراہی کے اسباب کھڑے کرکے آزماتا ہے کہ کون ان میں سے ایمان پر قائم رہتا ہے اور کون کفر اختیار کرتا ہے مثلاً دجال کا آنا یہ ایک بڑا فتنہ ہوگا جس میں بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اسی طرح دجال کے پیش خیمہ جو ہر وقت پیدا ہوتے رہتے ہیں انگریزوں کے زیر اثر ایک دور میں نیچری پیدا ہوئے جنہوں نے ایمان کے تمام اُصول اور ارکان میں باطنیہ کی طرح تاویلیں کرکے ہزاروں مسلمانوں کو خراب کر دیا مگر جن کو اللہ نے محفوظ رکھنا تھا بچے رہے ایک شخص قادیان میں ہوا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا میں مثیل مسیح ہوں اب مسیح علیہ السلام دنیا میں نہیں آئیں گے ایک شخص حیرت نامی تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھ کر آپؐ کے تمام معجزات کو اڑا دیا ہے گویا آپؐ سے کوئی خرق عادت صادر ہی نہیں ہوا اس پر قرآن اور حدیث کے ترجمے لکھتا ہے۔ ایک شخص عبداللہ چکڑالوی نکلا جس نے نئے طور کی نماز ایجاد کی اور حدیث شریف کو قابل اعتماد نہیں جانتا یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ ہیں مسلمانوں کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے اور قرآن اور حدیث کے خلاف جو کوئی کہے اس کو دروغ گو اور کذاب اور مفتری سمجھنا چاہیئے یہی دونوں دین میں اصل الاصول ہیں

[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصّے کی وجہ سے سب ڈر گئے رونے لگے ۱۲ منہ

[4] لوگ غلط کہتے ہیں جو بچہ کو دوسرے کا بیٹا بتلاتے ہیں ۱۲ منہ

بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

ہیں کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اسلام ہمارا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول ہیں[1]، ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح برائی اور بھلائی دونوں میں کوئی دن کبھی نہیں دیکھا۔ بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویریں مجھے اس دیوار کی دوسری طرف دکھائی گئیں[2]۔ قتادہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو یہ آیت پڑھتے۔ ترجمہ مسلمانو! ایسی باتیں پیغمبر سے مت پوچھو کہ اگر وہ تمہیں بتا دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں

باب ۳۹۸ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

باب دشمنوں کے غلبے سے پناہ مانگنا۔

۵۹۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ فَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّيْ وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ كِسَاءٍ

(از قتیبہ از سعید از اسماعیل بن جعفر از عمرو بن ابی عمر غلام مطلب بن عبداللہ بن حنطب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر کو جاتے ہوئے) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنا ایک لڑکا میرے کاموں کے لئے دے دو، تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے (گھوڑے پر) بٹھا کر (خیبر کی طرف) لے چلے میں (تمام راستہ) جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے آپؐ کی خدمت کرتا رہا اس عرصے میں میں سنا کرتا تھا آپؐ اکثر یہ دعا فرماتے۔ اللھم انی اعوذ بک من الھم الخ یعنی اے اللہ میں رنج، غم، عاجزی سستی بخیلی، نامردی، کمر توڑ قرض اور دشمنوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ غرض میں برابر آپؐ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ خیبر سے (واپس) مدینے کی طرف چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لئے پسند فرما لیا تھا انہیں ساتھ لائے، راستے میں میں دیکھتا تھا آپؐ ان کے لئے (سواری پر بیٹھنے کے لئے) چادر یا کمبل سے ایک

[1] ہم کو دوسرے بے فائدہ سوالات اور امتحان لینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ۔ [2] گویا محراب کی دیوار بطریق خرق عادت مثل آئینہ کے جلادار بن گئی ۱۲ منہ

ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعْنَا حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

گدہ بنا دیتے اس پر اپنے پیچھے انہیں سوار کر لیتے جب ہم لوگ مقام صہبا میں پہنچے تو آپ نے حیس (کھجور گھی پنیر ملا کر ملیدہ) ایک چمڑے کے دسترخوان پر تیار کیا اور مجھے دعوت دینے کے لئے بھیجا میں نے کئی آدمیوں کو بُلایا انہوں نے کھلایا بس صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی یہی دعوت ولیمہ تھی، پھر آپ (مدینے کی طرف) روانہ ہوئے اتنے قریب پہنچے کہ اُحد پہاڑ دکھائی دینے لگا آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ بالکل سامنے آگیا تو فرمایا یا اللہ میں اس شہر کو دونوں پہاڑیوں کے درمیان اسی طرح حُرمت والا قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرمت والا قرار دیا تھا یا اللہ اہل مدینہ کے صاع و مُد میں (رزق و کاروبار میں) برکت دے

باب ۳۳۹۹ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۵۹۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(از حُمیدی از سُفیان) موسیٰ بن عُقبہ کہتے ہیں کہ میں نے اُم خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی صحابی سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سے سُنا کچھ نہیں سُنا ام خالد رضی اللہ عنہا کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۵۹۱۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ

(از آدم از شعبہ از عبدالملک) مُصعب کہتے ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کی دُعا کا حکم دیا کرتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق دعا کا حکم فرمایا ہے "یا اللہ میں بُخل، نامردی، سخت بڑھاپے[1]، فتنۂ دنیا یعنی فتنۂ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"

[1] نکمی عمر۹۰ یا سو سال کے بعد جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجاتا ہے عقل میں فتور پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ

الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۹۲۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَتَا لِیْ اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَیْنِ وَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَاَیْتُهٗ بَعْدُ فِیْ صَلٰوةٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو وائل از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار میرے پاس مدینے کی رہنے والی دو بوڑھی یہودی عورتیں آئیں اور کہنے لگیں قبر میں مُردوں کو عذاب ہوتا ہے؟ میں نے کہا تم جھوٹی ہو۔ مجھے اُن کی یہ باتیں ناپسندیدہ معلوم ہوئیں، بہرحال وُہ چلی گئیں، بعدازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ اس طرح دو بوڑھی یہودنیں آئی تھیں وُہ یہ کہتی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا وُہ سچ کہتی تھیں بیشک قبر میں مُردوں کو عذاب ہوتا ہے، ان کا عذاب سب جانور سُنتے ہیں (حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں نے اس کے بعد ہر نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سُنا۔

بَابٌ ۳۴۰ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

باب زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا[1]

۵۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ كَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

(از مُسدد از معتمر از والدش) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرماتے "اے اللہ میں عاجزی، سُستی، نامردی، سخت بُڑھاپے، عذابِ قبر اور فتنۂ حیات و ممات سے پناہ مانگتا ہوں۔"

بَابٌ ۱۳۴۱ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

باب گناہ اور تاوان سے پناہ مانگنا۔

۵۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ

(از معلی بن اسد از وھیب از ہشام بن عروہ از والدش)

[1] موت کا فتنہ قبر کا سوال اور وہاں کا عذاب ہے بعضوں نے کہا مرتے وقت شیطان کا بہکانا، یا اللہ ہم کو اپنی پناہ میں رکھ اور شیطان کے اغوا سے بچا اور موت ہم پر آسان کر دے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ میں سستی، سخت بڑھاپے، گناہ تاوان، فتنۂ قبر، عذاب قبر، عذاب نار، فتنۂ غنا کے شر، فتنۂ فقر اور فتنۂ مسیح ودجال سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال[1] میرا دل گناہوں سے ایسا پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو تو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا مشرق ومغرب میں فاصلہ ہے"۔

بَابُ ۳۴۰۲ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ۔

باب سستی سے پناہ مانگنا[2]

۵۹۲۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان از عمرو بن ابی عمرو) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے "یا اللہ میں رنج وغم، عاجزی وسستی، نامردی اور بخیلی، کمر توڑ مقروضیت اور غلبۂ اعداء سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

بَابُ ۳۴۰۳ التَّعَوُّذِ مِنَ

باب بخل سے پناہ مانگنا

---

[1] برف اور اولوں کا پانی بہت صاف اور ستھرا ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] کسالی اور کسالی واحد یعنی قرآن میں جو آیا ہے ۔ واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یہ بضمہ کاف اور بفتحہ کاف دونوں طرح مروی ہے دونوں قراءتیں ہیں ۱۲ منہ

اَلْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ۔

بُخل، بَخل ایک ہے جیسے حُزن اور حَزَن (رنج)

۵۹۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَاْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(از محمد بن مثنی از غندر از شعبہ از عبدالملک بن عمیر از مصعب ابن سعد) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان پانچ چیزوں کی دعا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی (ان) (پانچ) کے متعلق دعا کرتے تھے "یا اللہ میں بخیلی، نامردی، سخت بڑھاپے کی عمر تک پہنچنے، فتنۂ دنیا اور عذابِ قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں"۔

باب ۳۴۰۴ التَّعَوُّذِ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ۔ اَرَاذِلُنَا اَسْقَاطُنَا۔

باب سخت بڑھاپے سے پناہ مانگنا۔

قرآن میں اراذلنا سے مراد بھی بیکار اور نکمے لوگ ہیں۔

۵۹۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ۔

(از ابومعمر از عبدالوارث از عبدالعزیز بن صہیب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پناہ مانگتے "اے اللہ میں سستی، نامردی، بے انتہا بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں"۔

باب ۳۴۰۵ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ۔

باب وبا اور بیماری کے دفعیہ کے لئے دعا کرنا۔

۵۹۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا۔

نے فرمایا" یا اللہ مدینے سے ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسے مکہ معظمہ کی محبت عطا فرمائی یا اس سے بھی زیادہ اور مدینے کا بخار جحفہ میں بھیج دے، یا اللہ ہمارے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما"

۵۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوٰى اَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مَا تَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِشَطْرِهٖ قَالَ اَلثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ مُرَاَتِكَ قُلْتُ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب) عامر بن سعد سے مروی ہے کہ ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعے پر ایک بیماری کی وجہ سے جس میں میں قریب الموت ہوگیا تھا، میری عیادت کی۔ میں نے عرض کیا میری بیماری کی شدت تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں اور میں مالدار ہوں میرا وارث ایک بیٹی کے سوا کوئی نہیں، کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر ڈالوں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں بس تہائی مال بہت ہے تہائی خیرات کرسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلس وقلاش چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھریں نیز جو اللہ کی رضامندی کے لئے (تھوڑا بہت) جو خرچ کرے گا اس کا بھی ثواب پائے گا حتیٰ کہ اپنی بیوی کے مُنہ میں جو لقمہ ڈالے گا (اس پر بھی تجھے ثواب ملے گا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے ساتھیوں (دیگر مہاجرین) سے بچھڑ کر مکے ہی میں رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ اگر پیچھے بھی رہ جائے اور کوئی نیک عمل خالص رضائے الٰہی کے لئے کرے تو اس کی وجہ سے تیرے درجات زیادہ بلند ہوں گے شاید (انشاء اللہ)[1]

[1] صحت یاب ہو جائے گا۔ عبدالرزاق۔

عَلٰٓى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ سَعْدٌ رَثٰى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

تو ابھی زندہ رہے گا تجھ سے چند لوگ (مسلمان) فائدہ اٹھائیں گے کچھ لوگ (کفار) نقصان اُٹھائیں گے یا اللہ میرے صحابہ کی ہجرت پوری کردے اور انہیں ایڑیوں کے بل اُلٹا مت پھیر[2] لیکن افسوس سعد بن خولہ کی ہجرت مکمل نہ ہو سکی سعد بن ابی وقاص[3] کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے میں ہی اُن کے انتقال[4] سے بڑا صدمہ پہنچا۔

بَابٌ ۳۴۰۶ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ۔

باب سخت بڑھاپے، فتنۂ دُنیا اور فتنۂ دوزخ سے پناہ مانگنا۔

۵۹۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُّصْعَبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از حُسین از زائدہ از عبدالملک از مصعب) مصعب کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان سے پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے تھے "یا اللہ میں نامردی بخیلی، سخت بڑھاپے تک زندہ رہنے، فتنۂ دنیا اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

۵۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ

(از یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از ہشام بن عُروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دُعا کرتے تھے "یا اللہ میں سُستی، بے انتہا بڑھاپے تاوان گناہ، عذاب نار، فتنۂ نار، عذاب قبر، شر فتنۂ غنا شر فتنۂ فقر اور شر فتنۂ مسیح دجال سے پناہ مانگتا ہوں

[1] کہ جس مقام سے ہجرت کر چکے ہیں وہیں رہ جائیں ۱۲ منہ [2] حجۃ الوداع کے زمانہ میں ۱۲ منہ [3] تو گویا ان کی ہجرت بگڑ گئی یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاص اس بیماری سے چنگے ہو کر مدینہ میں آ گئے اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے انہوں نے عراق فتح کیا اور مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچا یا رضی اللہ عنہ احقر عبدالرزاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ حتی ینفع بک اقوام و یضر بک آخرون کے متعلق کہتا ہے اصل نفع اور فائدہ پہنچانا یہ ہے کہ ملک فتح کرنا، اسلامی حکومت قائم کرنا مسلمانوں کو ملک دلانا یہ بہت بڑا فائدہ اور نفع پہنچانا ہے اور یہ مسلم افراد کے لئے نہیں بلکہ مسلم اقوام کو فائدہ پہنچانا ہے اس سے مجاہدوں کی فضیلتِ عظمیٰ ثابت ہوئی دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے جہاں مسلم اقوام کو نفع پہنچانا ہے وہاں دوسری اقوام کو لازمی نقصان پہنچتا ہے اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے ورنہ ملک فتح نہیں کیا جا سکتا چنانچہ کفار کو شکست پہنچانا لازمی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

یا اللہ میرے گناہ برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل گناہوں سے ایسا پاک کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوجاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کردے جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے[1]

بَابُ ۳۴۰۷ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى۔

باب فتنۂ غنٰی سے پناہ مانگنا۔

۵۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مُطِيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَالَتِهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از سلام بن ابی مُطیع از ہشام از والدش) عروہ کی خالہ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے "یا اللہ میں دوزخ کے فتنے، عذابِ دوزخ، فتنۂ قبر، عذابِ قبر، فتنۂ غنٰی، فتنۂ فقر اور فتنۂ مسیح دجال سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔"

بَابُ ۳۴۰۸ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

باب فتنۂ فقر سے پناہ مانگنا۔

۵۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

(از محمد از ابو معاویہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے بالکل میرا دل پھیر دے کہ مجھ کو ان کا خیال تک نہ آئے جیسے پورب والوں کو پچھم والوں کا خیال تک نہیں آتا ۱۲ منہ [2] مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی اپنے مال و دولت پر مغرور ہو جائے دوسرے بندگان خدا کو حقیر سمجھے عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول جائے مال کی زکوٰۃ نہ دے غریبوں کی خبر نہ لے محتاجی کا فتنہ یہ ہے کہ فتنۂ معاش میں مبتلا ہو کر حرام ذریعوں سے مال کمانا چاہے روپیہ کی طمع میں مشرکوں اور ملحدوں سے ملا رہے ان کے بُرے کاموں پر سکوت کرے یا ان کی سی کہنے لگے معاذ اللہ ۱۲ منہ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِيْ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

کرتے تھے" یا اللہ میں فتنۂ دوزخ، عذاب دوزخ، فتنۂ قبر، عذاب قبر، فتنۂ غنا (مالداری) کے شر یعنی برائی، فتنۂ فقر و محتاجی کے شر اور فتنۂ مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرا دل برف اور اولوں کے پانی سے دھوڈال اور میرا دل گناہوں سے ایسا پاک وصاف کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے تو صاف کرتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ کردے نیز اے اللہ میں کسل وسستی اور گناہ و تاوان سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

بَابُ ۳۴۰ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ۔

باب کثرتِ مال مع برکت کے لئے دعا کرنا[1]

۵۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهٗ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از انس) اُم سلیم رضؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انس رضی اللہ عنہ آپؐ کا خادم ہے اس کے لئے دُعا فرمایئے آپؐ نے دُعا دی یا اللہ اسے بہت مال اور اولاد عنایت فرما اور جو چیز اسے عنایت کرے اس میں برکت عطا فرما۔

(اسی سند سے) ہشام بن زید بن انس سے مروی ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے اسی طرح کی حدیث سُنی۔

بَابُ ۳۴۱ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ۔

باب برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے کی دُعا کرنا۔

۵۹۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ

(از ابوزید سعید بن ربیع از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضؓ

[1] بعض نسخوں میں بکثرۃ المال کے بعد والولد کا لفظ ہے یعنی بہت مال اور بہت اولاد ملنے کی دعا کرنا ۱۲ منہ

ابْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔

کہتے ہیں کہ (ان کی والدہ) اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کی آقا! انس رضؓ آپؐ کا خادم ہے (اس کے لئے دعا فرمائیے) آپؐ نے یہ دُعا فرمائی" یا اللہ اسے بہت مال اور بہت اولاد دیجیے[1] (آمین) اور جو اسے دے اس میں برکت عنایت فرما (آمین)

باب ۱۴۳۴ الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِخَارَةِ

باب استخارے کی دعا کا بیان[2]

۵۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ

(از مطرف بن عبد اللہ ابو مصعب از عبد الرحمان بن ابی الموال از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (صحابہ کرام کو) تمام (مُباح[3]) کاموں کے لئے دُعائے استخارہ کی ایسی تعلیم دیتے جیسے قرآن شریف کی کسی سورت کی آپؐ تعلیم فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح) کام کا قصد کرے (ابھی پختہ ارادہ نہ ہوا ہو) تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے بعد ازاں یوں دعا کرے" یا اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے وسیلے سے خیر اور بھلائی چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعے قدرت (اور توفیق) چاہتا ہوں، اور تیرا فضلِ عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تو قادر ہے میں قادر نہیں تو عالم ہے میں عالم نہیں تو ہی عالم غیب ہے، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا خیال دل میں ہے) میرے دین اور دُنیا اور انجام میں میرے لئے بہتر ہے تب تو وہ میرے حصے میں کر دے (اس کی توفیق دے) اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور دُنیا اور انجام میں (یا فرمایا میرے حال اور مآل میں) میرے

---

[1] یہ دُعا قبول ہوئی تمام صحابہ رضؓ سے زیادہ انس رضؓ کو اولاد ہوئی ابن قتیبہ نے معارف میں کہا بصرے میں تین آدمی ایسے گزرے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں سو نر اولادیں مرد بچے) دیکھیں ابوبکر رضؓ اور انس رضؓ اور خلیفہ بن بدر ۱۲ منہ [2] جب کسی شخص کو ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو یا دو باتوں میں یا دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے میں تو باب کی حدیث کے موافق استخارہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر خواب میں یا اور کسی طرح جو اس کے حق میں بہتر ہو گا اس پر کھول دیگا یا اسی کی توفیق دے گا بعضے علماء نے کہا ہے دوگانہ استخارہ کی پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور یہ آیت پڑھے وربک یخلق ما یشاء و یختار اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور یہ آیت وماکان المؤمن ولا مومنة اذا قضی اللہ ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم اخیر تک اور دوگانہ کے بعد دُعائے استخارہ پڑھے بس جو استخارہ بہ سند صحیح آنحضرتؐ سے منقول ہے وہ یہی ہے باقی استخارے جو شیعہ امامیہ کیا کرتے ہیں مثلاً تسبیح پر یا استخارہ ذات الرقاع ان کی اصل حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتی ۱۲ منہ [3] یہ قید اس واسطے لگائی کہ جو کام ثواب کا ہے مثلاً واجب مستحب اس میں استخارہ دیکھنے کی ضرورت نہیں در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست اسی طرح جو کام شریعت کی رو سے ناجائز اور منع ہیں ان میں بھی استخارہ بے موقع ہے ان کو کسی حال میں نہ کرنا چاہیئے ۱۲ منہ

هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ۔

لئے بُرا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے اس سے ہٹا دے[1] اور پھر جہاں یا جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرے حصے میں کر دے اور مجھے اس پر راضی کر دے دُعا کے وقت اس کام کا نام لے[2]

باب ۳۴۱۲ اَلدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب وضو کے بعد دعا کرنا۔

۵۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ۔

(از محمد بن علاء از ابو اُسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بُردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر یوں دُعا کی یا اللہ ابو عامر عُبید کو بخش دے

ابوموسیٰ کہتے ہیں آپؐ نے اتنے ہاتھ اُٹھائے کہ میں نے آپؐ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی آپؐ نے فرمایا یا اللہ عُبید ابو عامر کو قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوقات کے مقابلے میں بلند مراتب عطا فرما۔

باب ۳۴۱۳ اَلدُّعَاءِ اِذَا عَلَا عَقَبَةً

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ خَیْرٌ عُقْبًا عَاقِبَةً وَّعُقْبًا وَّعَاقِبَةً وَّاحِدٌ وَّهُوَ الْاٰخِرَةُ۔

باب کسی ٹیلے یا بلندی پر چڑھتے وقت دعا کرنا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں قرآن میں خیر عقبا میں عُقب کا لفظ عاقب کا ہم معنی ہے یعنی آخرت۔

۵۹۲۶- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَکُنَّا اِذَا عَلَوْنَا کَبَّرْنَا فَقَالَ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب از ابو عثمان) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے (زور زور سے پکار کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اپنے اوپر آسانی کرو (چلانے کی ضرورت نہیں) تم کسی بہرے

---

[1] میرا دل اس کام سے پھیر دے یا وہ کام نہ ہونے دے ۱۲ منہ [2] زبان سے یا دل میں اس کا خیال کرے یعنی کام کا لفظ یہ اس دعا میں ہے اس کی جگہ پر اس کام کا نام لے مثلاً فلانی عورت سے نکاح کرنا یا فلانی نوکری یا سوداگری کرنا یا فلانے ملک کا سفر کرنا ابن سنی کی روایت میں یوں ہے کہ سات بار یہ دعا پڑھے پھر اس کے بعد جو خیال پہلے دل میں آئے وہ کرے اس کے حق میں بہتر ہو گا مگر اس کی سند ضعیف ہے ۱۲ منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ سمیع و بصیر کو پکار رہے ہو اس کے بعد آپؐ میرے پاس تشریف لائے میں دل ہی دل میں آہستہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا آپؐ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا کر کہ یہ بہشت کا ایک خزانہ ہے یا یوں فرمایا میں تجھے بہشت کا ایک خزانہ بتا دوں وہ یہی کلمہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ

بَابُ ۳۴۴ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ۔

باب نشیب میں اترتے وقت دعا کرنا۔

اس باب میں جابرؓ کی حدیث ہے

بَابُ ۳۴۵ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ۔

باب سفر میں جاتے یا سفر سے لوٹتے وقت کی دعا[1]

۵۹۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا

(از اسماعیل از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ کر کے لوٹتے تو ہر بلند مقام پر چڑھتے وقت تین بار اللہ اکبر فرمایا کرتے پھر فرمایا کرتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ[2]

[1] جو کتاب الجہاد میں موصولاً گذر چکی اس میں یوں ہے جب مدینہ ہم کو دکھائی دینے لگا تو آپؐ نے یوں فرمایا آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون ۱۲ منہ

[2] امام بخاری نے سفر میں نکلتے وقت کی دعا اس باب میں بیان نہیں کی شاید ان کو کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ ملی ہوگی امام مسلم نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ جب

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

بَاب ۳۸۱۶ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ۔

۵۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ اَوْ مَهْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۵۹۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَلَكَ اَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ اَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قُلْتُ هَلَكَ اَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ

باب دُلہا کو دُعا دینا۔

(از مسدد از حماد بن زید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف پر زرد نشان دیکھ کر دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا میں نے ایک گٹھلی برابر سونا مہر مقرر کر کے ایک عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا بارک اللہ لک ولیمہ بھی کر خواہ ایک ہی بکری کیوں نہ ہو۔

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از عمرو) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد شہید ہوئے تو سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے میں نے ایک عورت سے نکاح کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا جابر تو نے نکاح کیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا باکرہ یا ثیبہ؟ (کنواری یا شوہر دیدہ) میں نے عرض کیا ثیبہ آپ نے فرمایا کنواری چھوکری کیوں نہیں کی؟ دونوں ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوتے یا دونوں ایک دوسرے سے ہنستے بولتے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہوا یہ کہ میرے والد صاحب شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے نامناسب سمجھا کہ انہی کی طرح ایک اور (کم عمر اور بے تجربہ) لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک

بقیہ صفحہ سابقہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو جاتے سفر کو جاتے وقت تو تین بار تکبیر کہتے پھر یہ آیت پڑھتے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ حصن حصین میں سفر کی یہ دعا منقول ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ۱۲ منہ

فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

جہاندیدہ عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی رکھے[1] آپ نے فرمایا بارک اللہ علیک۔

سفیان بن عیینہ اور محمد بن مسلم نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے روایت کیا ان کی روایت میں بارک اللہ علیک نہیں ہے[2]

بَابٌ ۳۴۱۷ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ۔

باب بیوی سے مباشرت کرنے سے پہلے کیا کہے؟

۵۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از سالم از کریب) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے مباشرت کرنا چاہے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ (اے اللہ ہمیں شیطان سے بچائے رکھ اور جو بچہ ہمیں عنایت فرمائے شیطان کو اس سے الگ رکھ پھر اگر ان کے حصے میں بچہ لکھا ہے اور بچہ پیدا ہو تو شیطان اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

بَابٌ ۳۴۱۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً۔

۵۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(از مسدد از عبد الوارث از عبد العزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔[3]

---

[1] خبرگیری کرے ان کو گھرداری کی تمیز سکھلائے ۱۲ منہ [2] یہ دونوں روایتیں کتاب المغازی میں گزر چکی ہیں ۱۲ منہ

[3] یہ بڑی جامع دعا ہے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کا اس میں سوال ہے اب باقی کیا رہا۔ اس قسم کی جامع دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت منقول ہیں جیسے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ یا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۱۲ منہ

باب ۳۴۱ التعوذ من فتنة الدنيا۔

باب دُنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا۔

۵۹۴۲۔ حدثنا فروة بن ابی المغراء قال حدثنا عبیدة بن حمید عن عبد الملك ابن عمیر عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه رضی الله عنه قال كان النبی صلی الله علیه وسلم یعلمنا هؤلاء الكلمات كما تعلم الكتابة اللهم انی اعوذ بك من البخل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك ان نرد الی ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنیا وعذاب القبر۔

(از فروہ بن ابی المغراء از عبیدہ بن حمید از عبدالملک بن عمیر از مصعب بن سعد بن ابی وقاص) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ پانچ دعائیں اس طرح سکھاتے تھے جیسے کوئی کسی کو لکھنا سکھاتا ہے (یعنی بڑی احتیاط و محنت کیساتھ) اللھم انی اعوذ بك من البخل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك ان نرد الی ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنیا وعذاب القبر۔

باب ۳۴۲ تكریر الدعاء

باب دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار دُھرانا

۵۹۴۳۔ حدثنا ابراهیم بن منذر قال حدثنا انس بن عیاض عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم طُبّ حتی انه لیخیل الیه قد صنع الشیء وما صنعه وانه دعا ربه ثم قال اشعرت ان الله قد افتانی فیما استفتیته فیه فقالت عائشة فما ذاك یا رسول الله قال جاءنی رجلان فجلس احدهما عند

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از ہشام از والد ش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تو آپؐ کو ایسا خیال پیدا ہوتا جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام آپؐ نے نہ کیا ہوتا آخر آپؐ نے (مجبوراً) خدا سے دعا کی بعد ازاں مجھ سے فرمانے لگے عائشہ! تجھے معلوم ہے میں نے جو بات خدائے تعالیٰ سے معلوم کی تھی[1] وہ اس نے مجھے بتا دی، میں نے عرض کیا کیسے؟ فرمائیے! آپؐ نے فرمایا یوں ہوا "میرے پاس دو مرد (فرشتے) آئے ایک

[1] اس باب میں امام بخاریؒ جو حدیث جادو کی لائے ہیں اس سے باب کا مطلب نہیں نکلتا مگر انہوں نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے طب اور بدء الخلق میں نکالا اور امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپؐ نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی اور اس باب میں صاف وہ روایت ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار دعا کرنا اور تین بار استغفار کرنا پسند تھا ۱۲ منہ [2] کہ مجھ کو کیا عارضہ ہو گیا ہے ۱۲ منہ

رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي ذَرْوَانَ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

تو میرے سرہانے بیٹھ گیا دوسرا پائنتی۔ ایک نے (میری طرف اشارہ کرکے) دوسرے سے پوچھا آپ کیا بیمار ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا جادو کا سامان کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور بال جو کنگھی کرنے سے جھڑتے ہیں اور نر کھجور کے خوشے کا غلاف (ان چیزوں میں جادو کیا ہے) اس نے پوچھا یہ سارا سامان کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا ذروان میں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے، واپس آئے تو مجھ سے فرمانے لگے عائشہ! خدا کی قسم اس کنوئیں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح رنگ دار تھا اور وہاں پر کھجوروں کے درخت سانپوں کے پھن کی طرح تھے۔ غرض آپ نے اس کنوئیں کی حقیقت مجھ سے بیان کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس سامان کو کھلوایا کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل و کرم سے) مجھے تو تندرست کر دیا اب میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور پھیلاؤں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث بن سعد کی روایت میں جو انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے دعا کی پھر دعا کی۔ آخر تک[1]

بَاب ۳۴۲۱ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ

باب مشرکوں کے لئے بددعا کرنے کا بیان

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے دعا کی یا اللہ مکے کے مشرکوں پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد فرما[2]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا یا اللہ ابوجہل[3]

[1] اسی روایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کیونکہ اس میں مکرر دعا کرنا مذکور ہے امام مسلم کی روایت میں فدعا ثم دعا ثم دعا تین بار مذکور ہے عیسیٰ بن یونس کی روایت کو کتاب الطب میں اور لیث بن سعد کی روایت کو بدء الخلق میں خود امام بخاری نے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [2] یہ روایت کتاب الاستسقاء میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ
[3] یہ حدیث بھی کتاب الطہارۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

بِأَبِي جَهْلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

کی تباہی ضرور کیجئے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یوں دُعا کی یا اللہ فلاں پر لعنت کر اور فلاں پر لعنت کر حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر شے [1]

۵۹۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اِهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

(از ابن سلام از وکیع از اسماعیل بن ابی خالد) عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں لشکر کفار کے لئے بد دُعا کی فرمایا اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے حساب جلد لینے والے ان کفار کی فوجوں کو بھگا دے ان کے قدموں میں لغزش پیدا کر دے۔

۵۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز عشاء کی آخری رکعت میں جب رکوع سے سر اُٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس کے بعد دُعائے قنوت پڑھتے آپ فرماتے اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو (پنجۂ کفار سے) رہائی دے، اے اللہ ولید بن ولید کو کفار سے نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو کفار سے نجات دے [2] اے اللہ کمزور مسلمانوں (عورتوں بچوں) کو نجات دے یا اللہ مُضر کے کفار پر سخت عذاب نازل فرما انہیں روند ڈال اے اللہ ان پر عہد یوسف علیہ السلام جیسا قحط بھیج۔

۵۹۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از حسن بن ربیع از ابو الاحوص از عاصم) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جہاد میں فوج کا ایک دستہ روانہ فرمایا

---

[1] یہ حدیث بھی کتاب المغازی اور تفسیر میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ تینوں شخص مکہ میں کفار کی قید میں تھے اور سخت تکلیفیں ان کے ہاتھ سے اٹھا رہے تھے ۱۲ منہ

سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَّا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ۔

جیسے قاریوں کا دستہ" کہتے تھے یہ لوگ شہید ہو گئے چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپؐ کو جتنا سخت صدمہ ان کی شہادت سے ہوا کسی موقع پر ایسا صدمہ نہ ہوا اور ایک ماہ تک نماز فجر میں آپؐ قنوت پڑھتے رہے اور فرماتے تھے کہ عُصیہ قبیلے نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی

۵۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہودی کمبخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام میں "السام علیک" کہا کرتے۔ میں نے یہ جملہ سُنا تو ویسا ہی بددعا والا جُملہ کہا "علیکم السام واللعنۃ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ ہر کام اللہ تعالےٰ نرمی (خوش اخلاقی) سے پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یانبی اللہ آپؐ نے ان کا جُملہ نہیں سُنا؟ تو فرمایا اور تم نے میرا جواب نہیں سُنا؟ میں نے بھی اُنہیں یہی جواب دیا وعلیکم[۲]

۵۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

(از محمد بن مثنیٰ از انصاری از ہشام بن حسان از محمد بن سیرین از عَبیدہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ خندق میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپؐ نے فرمایا اے اللہ ان کفار کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے ان بدبختوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (نماز عصر) نہ پڑھنے دی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

[۱] ناحق ان بیچارے قاریوں کو فریب سے مار ڈالا ۱۲ منہ [۲] یعنی جو تم نے کہا وہ تم ہی کو مبارک رہے ۱۲ منہ

بَابُ ۳۴۲۲ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ-

۵۹۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ-

باب مشرکوں کے لئے دعا کرنا [1]

(از علی از سفیان از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (قبیلہ دوس کا سردار) طفیل بن عمرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ قبیلہ دوس کے لوگ اللہ کے نافرمان ہوگئے اور مسلمان ہونے سے انکار کیا آپ ان کے لئے بددعا فرمائیے لوگوں نے گمان کیا کہ اب آپ ان پر بددعا کریں گے لیکن آپ نے دعا کی اور فرمایا یا اللہ قبیلہ دوس والوں کو ہدایت نصیب فرما انہیں میرے پاس لے آ۔[2]

بَابُ ۳۴۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ-

۵۹۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا کرنا" اے اللہ میرے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دے"[3]

(از محمد بن بشار از عبدالملک بن صباح از شعبہ از ابواسحاق از ابن ابی موسیٰ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے اے پروردگار میری خطا معاف فرمادے اور میری لاعلمی، تمام امور میں اسراف معاف فرمادے اور جس امر کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (کہ وہ ٹھیک نہیں) معاف فرمادے۔ خدایا میرے تمام گناہ خواہ وہ عمداً ہوں یا لاعلمی میں معاف فرمادے نیز میرے نامناسب امور کو معاف کردے یہ تمام باتیں میرے[4]

---

[1] اس باب کا مضمون اگلے باب کے مخالف نہ ہوگا کیونکہ اگلے باب میں جو بددعا کا بیان ہے وہ اس پر محمول ہے جب مشرکوں کے ایمان لانے کی امید نہ رہی ہو اور یہ اس حالت میں ہے جب ان کے ایمان لانے کی امید ہو یا ان کا دل ملانا مقصود ہو بعضوں نے کہا کہ مشرکوں کے لئے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھا اوروں کے لئے درست نہیں لیکن ہدایت کی دعا تو اکثر لوگوں نے جائز رکھی ہے ۱۲ منہ [2] پھر ایسا ہی ہوا دوس والوں نے اسلام قبول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ۱۲ منہ [3] یہ دعا بطریق عبودیت تھی یا تعلیم امت کے لئے ۱۲ منہ [4] یہ آپ نے براہ تواضع فرمایا جیسے بندہ اپنے مالک کے سامنے کہتا ہے گو اس نے کوئی قصور نہ کیا ہو بندہ تو بال بال گنہگار ہے سبحان اللہ ان دعاؤں سے تو صاف یہ ثبوت ہوتا ہے کہ آپ سچے پیغمبر تھے مگر دشمنوں کا منہ کالا وہ ہنر کو عیب سمجھتے ہیں اگر آپ جھوٹے ہوتے تو جھوٹوں کی طرح لوگوں میں اپنی تعلّی کرتے کہ میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پاس موجود ہیں یا اللہ میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو معاف فرما دے مقدم موخر کرنے والا تو ہے تو سب کچھ کر سکتا ہے[1] عبید اللہ بن معاذ (امام بخاری رحمہ اللہ کے شیخ) بحوالہ والدش از شعبہ از ابو اسحاق از ابو بردہ بن ابی موسیٰ از ابو موسےٰ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں[2]

۵۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي بُرْدَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي۔

(از محمد بن مثنیٰ از عبید اللہ بن عبد المجید از اسرائیل از ابو اسحاق از ابو بکر بن ابو موسیٰ و ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي۔

بَابُ ۳۴۴ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

باب روز جمعہ مقبول ساعت میں دعا مانگنا۔

۵۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از مسدد از اسماعیل بن ابراہیم از ایوب از محمد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں جو مسلمان بندہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی بات

---

[1] یہی استغنائے الٰہی تو وہ چیز ہے جس سے بڑے بڑے پیغمبر اور مقرب بندے کبھی تھرّاتے ہیں اور رات دن کمی عاجزی کے ساتھ اپنے قصور کا اقرار اور اعتراف کرتے رہتے ہیں اگر ذرا بھی انانیت کسی کے دل میں آئی تو پھر کہیں ٹھکانا نہ رہا حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ پاک پروردگار ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے کہ اگر چاہے تو ہر روز حضرت ابراہیم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح لاکھوں آدمیوں کو پیدا کر دے اور اگر چاہے تو دم بھر میں جتنے مقرب بندے ہیں ان سب کو راندۂ درگاہ بنا دے جل جلالہ ۱۲ منہ [2] پھر ایسی ہی حدیث روایت کی ۱۲ منہ

فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا ... يُزَهِّدُهَا۔

مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں۔ آپؐ نے یہ ارشاد فرماتے وقت ہاتھ سے اشارہ فرمایا جس کا ہم یہ مطلب سمجھے کہ وہ مقبول ساعت تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔

بَاب ۳۴۲۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہم جو بد دعا یہودیوں کے لئے کریں گے وہ مستجاب ہوگی اور وہ جو بد دعا ہمارے خلاف کریں گے قبول نہ ہوں گی۔

۵۹۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

(از قتیبہ بن سعید از عبدالوہاب از ایوب از ابن ابی ملیکہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے "السام علیک" آپؐ نے جواب دیا "وعلیکم" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا "السام علیکم ولعنکم اللہ غضب علیکم" (تم مرو تم پر خدا کی پھٹکار اور غضب نازل ہو[1]) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! ذرا ٹھیرو نرمی سے کلام کرو سخت کلامی[2] سے بچی رہو انہوں نے عرض کیا کیا آپؐ نے ان بدبختوں کی بات نہیں سنی؟ آپؐ نے فرمایا تو کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی تو ان کی بد دعا ان ہی پر ڈال دی اور میری بد دعا ان کے حق میں (بارگاہِ الٰہی سے) قبول ہوگی البتہ ان کی بد دعا میرے حق میں قبول ہونے والی نہیں[3]۔

---

[1] حضرت عائشہؓ کو غصہ آ گیا یہ غصہ واجبی تھا کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ کو کوسا ۱۲ منہ [3] پھر ان کے کوسنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہودی بڑی ذلت کے ساتھ ہلاک کیے گئے جلا وطن کئے گئے ان کی اولاد مسلمانوں کی لونڈی غلام بنی ۱۲ منہ [2] عنف اور فحش یہاں ایک ہی معنی سخت کلامی کے لئے مستعمل ہوئے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی فحش کلامی اس طرح کی کبھی نہیں کی تھی جس طرح کہ فحش کے عام طور پر اردو میں معنی لئے جاتے ہیں اور یہاں تو یہود کے الفاظ کے مطابق صحیح جواب تھا مگر آپؐ نے ہمیشہ کے لئے ایک اصول فرما دیا کہ سخت کلامی سے بچنا چاہیئے اور ایسا جواب دینا چاہیئے جس سے مقصد بھی پورا ہو جائے اور زیادہ بات بھی نہ بڑھے چنانچہ آپؐ کا جواب "وَعَلَيْكُمْ" اتنا جامع جواب ہے کہ اس سے بہتر کوئی جواب نہیں ہو سکتا اور اس سے بات بڑھتی بھی نہیں بلکہ دشمن شرمسار ہو کر اصلاح کی طرف مائل بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً اس جواب میں گنجائش ہے کہ دشمن سمجھے کہ میرا فقرہ بد دعائیہ ہی نے نہیں سنا جبھی میری طرح "سام" کا لفظ نہیں کہا چنانچہ وہ شرمسار بھی ہو سکتا ہے یا جب بھی وہ اسلام لائے تو اس کے دل میں یہ خیال نہ ہوگا کہ میرا یہ سخت لفظ آپؐ نے سنا تھا چنانچہ اس کی طبیعت میں اس کی یہ غلطی آئندہ کی اصلاح میں حائل نہ ہوگی لیکن اگر اسے یہ معلوم ہو کر میرا یہ فقرہ آپؐ نے سن لیا ہے تو اس صورت میں وہ اپنی شقاوت پر ڈھیٹ اور ضد ہو سکتا ہے ۱۲ عبدالرزاق

باب ۳۴۲۶ التَّأْمِيْنِ۔

۵۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

باب آمین کہنے کا بیان [1]

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں چنانچہ فرشتوں کی آمین کے ساتھ جس شخص کی آمین زبان سے نکل گئی اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دئے جائیں گے۔

باب ۳۴۲۷ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ۔

۵۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ۔

باب لاالہ الا اللہ کہنے کی فضیلت [2]

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از سمی از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر ایک دن میں سو بار کہے تو اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا دس بردوں کو آزاد کرنے میں ملتا ہے، اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹا دی جائیں گی اور اس سارے دن میں وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے زیادہ اعمال والا نہ ہو سکے گا، البتہ وہ شخص زیادہ اعمال والا متصور ہوگا جس نے اس کلمے کو سو بار سے بھی زیادہ پڑھا ہو [3]

---

[1] ہر دعا کے بعد دعا کرنے والے اور سننے والوں سب کو آمین کہنا مستحب ہے ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے یہود جتنا سلام اور آمین پر تم سے جلتے ہیں اتنا کسی بات پر نہیں جلتے دوسری روایت میں ہے تو آمین بہت کہا کرو۔ [2] ایک حدیث میں یوں ہے افضل الذکر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور حضرات صوفیا نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ ذکر قلبی میں صرف اللہ اللہ دل سے کہنا افضل ہے یا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ بعضوں نے کہا ابتداء میں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور انتہا میں اَللّٰهُ کیونکہ جب نفی ماسوا دل میں ختم ہو گئی اب اثبات ہی اثبات کافی ہے حکیم سنائی فرماتے ہیں سے تا بجاروب لا نہ روبی راہ + کے رسی در سرائے اِلَّا اللّٰه۔ اللہ کا ذکر تجھ کو اس وقت فائدہ دیگا جب لا کہہ کر تو ما سوائے اللہ کی نفی کرے اور غیر حق کا خیال تک بھی دل سے نکال ڈالے۔ [3] سبحان اللہ کیا فضیلت والا کلمہ ہے بعضی روایتوں میں وَلَهُ الْحَمْدُ کے بعد يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بعضی میں بِيَدِهِ الْخَيْرُ زیادہ ہے ایک روایت میں فجر کی نماز کے بعد کی قید ہے لیکن اس میں دس بار پڑھنے کا ذکر ہے یہ کلمہ گنہگاروں کے لئے اکسیر ہے خصوصًا ہم جیسے گنہگاروں کے لئے جو ہر دن سینکڑوں گناہ کیا کرتے ہیں۔ اگر سو بار اس کلمے کو پڑھ لیا کریں تو سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا ۱۲ منہ

۵۹۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِّنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِّثْلَهُ فَقُلْتُ لِلرَّبِيْعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمٰعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ قَوْلَهُ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ

(از عبداللہ بن محمد از عبدالملک بن عمرو از عمر بن ابی زائدہ از ابواسحاق) عمرو بن میمون کہتے ہیں جو شخص یہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ دس مرتبہ کہے اسے اتنا ثواب ملے گا کہ جیسے کوئی اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کرا دیتا ہے۔

(اسی سند سے) عمر بن ابی زائدہ نے بحوالہ عبداللہ بن ابی السفر از شعبی از ربیع بن خثیم یہی مضمون روایت کیا۔ شعبی کہتے ہیں چنانچہ میں ربیع بن خثیم سے ملا اور دریافت کیا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے یہ سن کر میں عمرو بن میمون کے پاس گیا ان سے دریافت کیا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا ابن ابی لیلیٰ سے چنانچہ میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس گیا اور کہا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے[1]

ابراہیم بن یوسف بحوالہ والدش از ابواسحاق از عمرو بن میمون از عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ از ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

موسیٰ بن اسماعیل (امام بخاری کے شیخ) بحوالہ وہیب بن خالد از داؤد بن ابی ہند از عامر شعبی از عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ از ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں

اسمٰعیل بن ابی خالد بحوالہ شعبی از ربیع موقوفاً ان کا قول نقل کرتے ہیں[2]

---

[1] تو عمر بن ابی زائدہ نے دو شیخوں سے سنا ایک ابواسحٰق سے دوسرے عبداللہ بن ابی السفر سے پہلا طریق موقوف ہے اور دوسرا مرفوع ۱۲ منہ [2] اس کو ابوبکر بن ابی خیثمہ نے تاریخ میں نقل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو حسین مروزی نے زیادات زہد میں وصل کیا مگر زیادات میں پہلے یہ روایت موقوفاً ربیع سے نقل کی اس کے آخر میں یہ ہے شعبی نے کہا میں نے ربیع سے پوچھا تم نے یہ کس سے سنا انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے میں ان سے ملا اور پوچھا انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا میں ان سے ملا اور پوچھا تم یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہو انہوں نے کہا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۲ منہ

ابْنُ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَّعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَوْلَهٗ وَقَالَ الْاَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَوْلَهٗ وَرَوَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدم بن ابی ایاس (امام بخاری کے شیخ) نے بحوالہ شعبہ از عبدالملک بن میسرہ از ہلال بن یساف از ربیع بن خثیم وعمرو ابن میمون از ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کا قول نقل کیا۔ اعمشؒ اور حصین بن عبدالرحمٰنؒ دونوں بحوالہ ہلال بن یساف از ربیع بن خثیم از حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً ان کا قول نقل کرتے ہیں۔ ابومحمد حضرمی نے اس حدیث کو حضرت ابوایوب انصاری رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں [1]

بَاب ۳۴۲۸ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ

باب سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۵۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از سمی از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن بھر میں سبحان اللہ وبحمدہ کا سو بار ورد کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں[2] خواہ وہ سمندر کے جھاگوں کے مثل ہی کیوں نہ ہوں[3]۔

۵۹۵۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

(از زہیر بن حرب از ابن فضیل از عمارہ از ابوزرعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں لیکن قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں بہت بھاری (وزن دار) ہوں گے[4] اللہ تعالیٰ کو یہ دو کلمے نہایت پسند ہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ

بَاب ۳۴۲۹ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب ذکر الٰہی کی فضیلت۔

---

[1] اس کو محمد بن فضل نے کتاب الدعاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام احمد اور طبرانی نے وصل کیا [3] معاف ہو جائیں گے بعضوں نے اس سے یہ نکالا ہے کہ تسبیح تہلیل سے افضل ہے حالانکہ تہلیل سب اذکار سے افضل ہے اور اس میں صریح حدیث وارد ہے۔ میں کہتا ہوں تسبیح، تہلیل، تکبیر اور تحمید سب میں فضیلت ہی فضیلت ہے اور اللہ کی یاد کسی طرح ہو دنیا وما فیہا سے افضل اور موجب قرب اور کفارۂ معاصی ہے ۱۲ منہ [4] کیونکہ قیامت کے دن نیک اعمال اسی طرح بُرے اعمال جسم پکڑ لیں گے جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے ۱۲ منہ [5] جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ تہلیل سے تسبیح کا درجہ زیادہ ہے وہ غلط سمجھے ہیں کیونکہ تسبیح میں تو صرف گناہوں کی معافی کا ذکر ہے لیکن تہلیل کے متعلق تو یہ ہے کہ وہ تمام آسمانوں، زمینوں اور ما فیہا کے وزن سے بھی زیادہ وزنی کلمہ ہے لہٰذا اس میں گناہوں کی معافی وغیرہ سب کچھ آجاتا ہے۔ بہر حال تسبیح کا اپنی جگہ بلند مقام ہے اور تسبیح سے بھی

۵۹۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از بُرید بن عبداللہ از ابو بُردہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی یاد کرتا ہے وہ گویا زندہ ہے اور جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ گویا مُردہ ہے[1]۔

۵۹۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں پر چلتے پھرتے ہیں اور ذکر الٰہی کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جہاں انہوں نے ایسے لوگ دیکھے جو ذکر الٰہی میں مصروف ہوں تو فرشتے آپس میں ایک دوسرے کو آواز دینے لگتے ہیں تمہاری ضرورت پوری ہوگئی (ذکر الٰہی کرنے والے مل گئے) چنانچہ یہ فرشتے وہاں جمع ہو کر پہلے آسمان تک اپنے پنکھوں سے ان ذکر الٰہی کرنے والوں کے اردگرد اُمنڈتے رہتے ہیں (جب خُدا کے پاس جاتے تو وہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ہر بات کو ان سے زیادہ جانتا ہے[2] میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں تیری تسبیح تکبیر حمد و تمجید کر رہے تھے[3]
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟

---

[1] اللہ کی یاد گویا نور زندگی ہے اور اللہ کو بھول جانا گویا ظلمت موت ہے بعضوں نے کہا اللہ کی یاد کرنے والے سے دوستوں کو فائدہ اور دشمنوں کو نقصان پہنچتا ہے اور اللہ کی یاد نہ کرنے والے سے کچھ نفع نقصان نہیں پہنچتا تو وہ مُردے کی طرح ہوا یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اللہ کے بندوں سے ان کے مرنے کے بعد بھی فیوض و برکات پہنچتے ہیں جیسے اس کا تجربہ بہت سے صالحین اور اولیاء اللہ نے کیا ہے کیونکہ یہ فیوض و برکات ان کی ارواح مقدس سے پہنچتے ہیں وہ مردہ نہیں ہیں۔ مردہ ان کا جسم ہے جو گل سڑ کر خاک ہو جاتا ہے اور پیغمبروں کے اجسام بھی مردہ نہیں ہیں وہ جسم سمیت اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے

[3] اس کا سمع و بصر ہر جانے کام کر رہا ہے رتی رتی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

تَمْجِيدًا وَّ اَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّ اَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّ اَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ کہتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم کہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں پھر تو موجودہ عبادت سے بھی زیادہ عبادت کرتے تیری بڑائی اور تسبیح کرتے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا طلب کرتا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں بہشت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں آیا انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تیری قسم انہوں نے بہشت نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں آیا انہوں نے بہشت کو دیکھا ہوتا تو کیا ہوتا؟ وہ کہتے ہیں اگر بہشت دیکھی ہوتی تو اس کے حصول کے لئے اس سے بھی زیادہ حرص و تگ و دو کرتے اور سخت خواہش و رغبت کرتے پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں اچھا یہ بتاؤ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے ارشاد الٰہی ہوتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم دوزخ انہوں نے کب دیکھی (نہیں دیکھی) ارشاد ہوتا ہے اگر وہ دوزخ دیکھ لیتے تب ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں اگر دوزخ دیکھ لیتے تب تو اور زیادہ اس سے بھاگتے رہتے اور بیحد خوف کرتے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں تم گواہ رہو میں نے ان بندوں کو بخش دیا۔ درمیان میں سے ایک فرشتہ عرض کرنے لگتا ہے باری تعالیٰ ان ذاکرین الٰہی میں ایک شخص کسی کام کے لئے آکر وہاں بیٹھ گیا تھا وہ ان لوگوں میں شریک نہ تھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں یہ ایسے بندے ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہو سکتا[1]۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی سند بالا سے اعمش سے روایت کیا لیکن اسے مرفوع نہیں کیا۔ سہیل نے بھی اسے اپنے والد (ابو صالح) سے روایت کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت

بَابُ ۳۴۳ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا

باب لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) دیکھ رہا ہے ۱۲ منہ ۳؎ سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہے تھے دوسری روایت میں اور لا الٰہ الا اللہ کہہ رہے تھے اتنا زیادہ ہے غرض یہ کلمہ ان سب باتوں کا جامع ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ منہ

(حواشی متعلقہ صفحہ ہذا) ۱؎ گو ان میں شریک نہ ہو کسی کام یا مطلب سے ان کے پاس بیٹھ گیا ہو تو ان کی برکت اور طفیل سے وہ بھی بخش دیا گیا اس حدیث سے اہل اللہ اور ذاکرین خدا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی گو کسی ضرورت سے گیا ہو ان کے فیض اور برکت سے محروم نہیں رہتا۔ اب افسوس ہے ان لوگوں پر جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھنے والوں اور سفر و حضر میں آپ کے ساتھ رہنے والوں کو بہشت سے محروم اور بدنصیب جانتے ہیں یہ کمبخت خود ہی محروم ہوں گے۔ ایک بار امیر خسرو دہلوی ملول و محزون تھے حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ نے پوچھا کہو کیا فکر ہے انہوں نے عرض کیا فکر یہ ہے کہ آپ کو تو آخرت میں مراتب عالیہ ملیں گے مزے سے بہشت میں مصدہا ریں گے میں معلوم نہیں کہاں رہ جاتا ہوں اور کس کس بلا میں مبتلا ہوتا ہوں حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے خسرو تو اطمینان رکھ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سرفراز فرمایا مجھ پر نوازش کی تو میں قسم کھاتا ہوں جب تک تجھ کو ساتھ نہ لے لوں گا ہرگز بہشت میں نہ جاؤں گا اس وقت امیر خسرو خوش ہو گئے اور ان کی ساری فکر جاتی رہی ۱۲ منہ ۲؎ بلکہ ابو ہریرہؓ کا قول بیان کیا اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ مرفوعاً اس کو امام مسلم نے اور امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

فضیلت۔

۵۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ اَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا مُوسَى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(از محمد بن مقاتل ابوالحسن از عبداللہ از سلیمان تیمی از ابوعثمان)
حضرت ابوموسے اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی میں یا ایک درّے میں (جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے) داخل ہوئے، جب اس کی بلندی پر پہنچے تو ایک شخص نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت آپؐ اپنے خچر پر سوار تھے آپؐ نے فرمایا (چلّاتے کیوں ہو) تم کسی بہرے یا پوشیدہ کو نہیں پکار رہے ہو (خدا کو پکار رہے ہو وہ سمیع اور حاضر ناظر ہے) پھر فرمایا ابوموسیٰ یا یوں فرمایا عبداللہ بن قیس (یہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام ہے) میں تجھے بہشت کے خزانے کا ایک کلمہ بتاؤں ؟ میں نے عرض کیا ضرور بتلائیے! آپؐ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بَاب ۳۴۳۱ لِلّٰهِ مِائَةُ اِسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

۵۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابوالزناد از اعرج)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) روایت کرتے ہیں (آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی

لہ یہ ننانوے نام ترمذی کی روایت میں مذکور ہیں پر اس کی اسناد ضعیف ہے اور طبرانی کی روایت میں قائم اور دائم نامی بھی آئے ہیں اور رشید اور اعلیٰ اور محیط اور مالک یوم الدین ابن حبان کی روایت میں رافع بن خزیمہ کی روایت میں حاکم اور قریب اور ولی اور احد اور بیہقی کی روایت میں مغیث اور رب اور فرد اور کافی اور طاہر اور مبین اور صادق اور جمیل اور بادی اور قدیم اور بار اور وفی اور برہان اور شدید اور واقی اور قدیر اور حافظ اور عادل اور علی اور عالم اور احد اور ابد اور وتر اور ذو القوۃ علی بن حزم نے کہا اسّی نام قرآن اور صحیح حدیثوں میں پائے جاتے ہیں ابن حزم نے کہا قرآن میں ۶۸ نام میں نے پائے حاصل یہ کہ اللہ کے اسماء توقیفی ہیں یعنی جو قرآن اور حدیث میں آئے ہیں انہی ناموں کا اطلاق جائز ہے اپنی طرف سے نام تراشنا درست نہیں ہے اب اختلاف ہے کہ اسم اعظم کونسا نام ہے بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر ایک نام اسم اعظم ہے بعضوں نے کہا ہو کا لفظ ہے بعضوں نے کہا اللہ الرحمٰن الرحیم بعضوں نے الرحمٰن الرحیم الحی القیوم بعضوں نے کہا الحی القیوم بعضوں نے الحنان المنان بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام بعضوں نے کہا ذوالجلال والاکرام بعضوں نے کہا اللہ لا الہ الا ہو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد بعضوں نے کہا رب رب بعضوں نے کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعضوں نے کہا اللہ اللہ اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم۔ بعضوں نے کہا الا الہ الا اللہ ۱۲ منہ

لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ۔

ایک کم سو نام ہیں جو شخص انہیں یاد کرلے وہ بہشت میں جائیگا وہ طاق ہے (ایک ہے) اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے[1]

بَاب ۳۴۳۲ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

باب کچھ وقت چھوڑکر وعظ و نصیحت کرنا (تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں)

۵۹۶۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ قَالَ كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللّٰهِ جَاءَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقُلْنَا اَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَدْخُلُ فَاُخْرِجُ اِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَاِلَّا جِئْتُ اَنَا فَجَلَسْتُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ وَلٰكِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا۔

(از عمرو بن حفص از والدش از اعمش) شقیق کہتے ہیں ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کررہے تھے[2] اتنے میں یزید بن معاویہ آگئے ہم نے ان سے کہا بیٹھیے (آپ ہی کچھ بیان کردیں) اُنہوں نے کہا میں اندر جاتا ہوں تمہارے دوست کو بلائے لاتا ہوں ورنہ پھر میں بھی آکر یہیں بیٹھوں گا، چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضؓ یزید کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے اور کھڑے ہوکر فرمایا میں آپ لوگوں کے یہاں بیٹھے رہنے کو جانتا تھا میں اس لئے نہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مقررہ ایام میں ہمیں وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے (فاصلہ دیتے تھے) آپ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ سامعین اکتا جائیں[3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الرِّقَاقِ

اللہ کے نام سے شروع جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

رقتِ قلب (نرم دلی) پیدا کرنے والی احادیث کا بیان

بَاب ۳۴۳۳ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ۔

باب نرم دلی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ حقیقی زندگی تو آخرت ہی کی ہے[4]

[1] یہی وجہ ہے کہ اس نے طاق بہت چیزیں رکھی ہیں جیسے آسمان سات، زمینیں سات، دن سات، دوزخ کے فرشتے انیس فرض نمازوں کی رکعتیں سترہ نمازیں پانچ وغیرہ وغیرہ ۱۲ منہ [2] کب برآمد ہوکر وعظ شروع کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] تو میں نے بھی آپ ہی کا طریقہ اختیار کیا اور روز روز وعظ و نصیحت کرنا پسند نہ کیا ۱۲ منہ [4] باقی دنیا کی زندگی موت بدتر ہے ہر وقت مرنے کا کھٹکا عذاب کا ڈر ان الدار الآخرة لهی الحیوان ۔ مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا ۱۲ منہ

۵۹۶۴- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(از مکی بن ابراہیم از عبداللہ بن سعید ابن ابی ھند از والدش) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے اور انہیں برباد کرتے ہیں[1] ایک صحت دوسری فراغت[2] (بے فکری فرصت)

عباس بن عبد العظیم عنبری (امام بخاری کے شیخ) بحوالہ صفوان بن عیسیٰ از عبداللہ بن سعید بن ابی ھند از والدش از ابن عباس رض از آنحضرت صلعم ایسی ہی حدیث نقل کرتے ہیں

۵۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از معاویہ بن قرہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ زندگی تو حقیقت میں آخرت والی ہے اے اللہ تو میرے انصار و مہاجرین کی حالت بہتر بنا (یہ حدیث جنگ خندق کے باب میں گذر چکی)

۵۹۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَ

(از احمد بن مقدام از فضیل بن سلیمان از ابوحازم) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ بنفس نفیس خندق کھودتے جاتے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے جاتے آپ ہمارے پاس سے گذرتے تو یہ فرماتے" اے اللہ زندگی تو آخرت ہی کی

---

[1] یعنی جب اللہ تعالیٰ تندرستی اور فراغت دے تو جلدی جلدی بہت سے نیک کام کرلے اور آخرت کا توشہ بنالے غفلت اور بطالت میں اپنی اوقات خراب نہ کرے وقت سے زیادہ عزیز دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے کوشش کرنا چاہیئے کہ کوئی گھڑی ان تین باتوں سے خالی نہ گزرے یا تو دنیا کے کمالات اور ہنر اور معاش کی تحصیل کررہا ہو یا آخرت کے لئے خدا کی عبادت درکاموں میں مصروف ہو یہاں تک کہ سو رہا ہو آرام لے رہا ہو ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے مثل مشہور ہے تندرستی ہزار نعمت ہے اسی طرح فرصت اور دل کی فراغت بس سارے جہان کی نعمتوں سے بڑھ کر ہیں اگر آدمی تندرست نہ ہو اور ساری دنیا کا مال و دولت مل جائے تو اس پر لعنت وہ کس کام کا اسی طرح اگر سب کچھ ہو لیکن دل کو اطمینان نہ ہو تو کیا فائدہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں عطا فرمائی ہوں دنیا کی زندگی سے اسی نے حظ اٹھایا۔ افسوس جاہل اور ظاہر بین لوگ مالداروں اور امیروں کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑے عیش میں ہیں حالانکہ عیش ولش خاک کچھ نہیں ان کا دل ہی جانتا ہے جس عذاب میں گرفتار ہیں عیش وہی لوگ کرتے ہیں جن کی صحت اچھی ہے اور بلقدر ضرورت اللہ تعالیٰ نے ان کو دولت بھی دی ہے نہ کسی کے قرضدار ہیں نہ کسی کے محتاج دل میں غنا اور تونگری سمائی ہوئی ہے بڑے سے بڑے دنیا کے بادشاہ اور رئیس کی بھی خوشامد کی ان کو ضرورت نہیں جو اپنے سے جھکا اس سے جھک جاتے ہیں جو اپنے سے رکا اس سے رک جاتے ہیں کچھ محنت مشقت تجارت زراعت ہنر دستکاری سے اپنی روٹی پیدا کرلیتے ہیں دنیا کے نوابوں کے سامنے دست بستہ کھڑے ہونے اور جھک کر کورنش سلام کرنے کو بہت برا جانتے ہیں اس سے پرہیز رکھتے ہیں اللہ کی محبت میں غرق ہیں جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ اس خالق کریم کے ارادہ اور مشیت سے ہو رہا ہے وہی ان کو پسند ہے راضی برضا ان کے سارے کام پروردگار کے حوالے ہیں اس کی مرضی وہ مردہ بدست زندہ کی طرح اپنے مالک کی کارروائی سے ہر طرح راضی اور خوش ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ۱۲ منہ

بَصُرَ بِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

ہے لہٰذا میرے انصار و مہاجرین کی بخشش فرما[1]

بَاب ۳۳۴ مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

باب آخرت کے سامنے دنیا کی حقیقت۔

ارشاد الٰہی ہے دنیا کی زندگی لہو و لعب زیب و زینت، باہمی فخر و مقابلہ اور کثرت مال و اولاد کی خواہش کا نام ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش ہوا و کھیتی سرسبز و شاداب ہو کر کاشتکار کو پیاری لگے پھر اچانک (آفت آئے) زرد ہو جائے سوکھ کر چورہ چورہ بن جائے (تاہم یہ آفت آخرت کے مقابلے میں ہیچ ہے) آخرت میں دو باتیں ہیں یا تو (معاذ اللہ) عذاب شدید یا (خدا نصیب کرے) مغفرت الٰہی اور اس کی رضا ہے۔ بہر حال حیاتِ دنیا دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔

۵۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

(از عبد اللہ بن مسلمہ از عبد العزیز بن ابی حازم از والدش) حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہشت میں کوڑے جتنی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے خدا کی راہ (جہاد) میں صبح یا شام کو چلنا دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

بَاب ۳۳۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دُنیا میں پردیسی یا راہ گیر کی طرح رہو۔

۵۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(از علی بن عبد اللہ از محمد بن عبد الرحمان ابو المنذر طفاوی

[1] بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے تابعہ سہل بن سعد عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ مگر اوپر کی روایت تو سہل ہی کی ہے پھر متابعت کا مطلب نہیں بنتا شاید یہ عبارت غلطی سے یہاں درج ہو گئی ہے اور صحیح مقام اس کا اگلی حدیث یعنی انسؓ کی روایت کے بعد تھا قسطلانی نے کہا اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔

(ازسلیمان اعمش از مجاہد) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑ کر فرمایا دنیا میں پردیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گذارہ کر۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں مت رہ (جو نیک کام ممکن ہے کر ڈال صبح پر مت ڈال) اور جب صبح ہو تو شام کا منتظر مت رہ، صحت کے ایام میں ایام مرض کا سامان کرلے[1]، اور زندگی میں موت کی تیاری کرلے[2]۔

بَاب ۳۴۳۶ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ وَقَالَ عَلِيٌّ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ بِمُزَحْزِحِهِ بِمُبَاعِدِهِ۔

باب آرزو کی رسی لمبی[3] ہے۔

ارشاد الٰہی ہے جو شخص دوزخ سے محفوظ کرلیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا حقیقی معنی میں وہی کامیاب ہوا حیاتِ دُنیا تو دھوکے کی پونجی[4] ہے۔ انہیں چھوڑ دے وہ خوب کھا پی لیں دنیا کی مزے لوٹ لیں عنقریب اس کا انجام) انہیں معلوم ہو جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں[5] دُنیا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے جا رہی ہے اور آخرت مُنہ کئے سامنے تیزی سے چلی آ رہی ہے۔ دُنیا و آخرت کی اولاد ملگ ملگ الگ ہیں لہٰذا تم آخرت کی اولاد بنو دنیا کی اولاد مت بنو کیونکہ آج (دنیا میں) عمل کا دن ہے (محنت کا) حساب آج نہیں کل (آخرت میں) حساب ہوگا عمل کا موقع نہ ہوگا۔

---

[1] شاید بیماری میں عبادت نہ ہوسکے تو تندرستی میں خوب عبادت کرے ۱۲ منہ [2] کیونکہ موت کے بعد تو پھر کوئی عمل نہ ہوسکے گا ۱۲ منہ [3] یہ امل کا ترجمہ ہے امل کہتے ہیں خواہشات نفس پورے ہونے کی امید رکھنا مثلاً آدمی یہ خیال کرے کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے جلدی کیا ہے اخیر عمر میں توبہ کرلیں گے ۱۲ منہ [4] اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لمبی لمبی آرزوئیں کرنا نادانی ہے کیونکہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ تم ابھی زندہ رہو گے شاید موت آ لگی ہو ایک دن بلکہ ایک ساعت کا بھی آدمی کو بھروسہ نہیں ۱۲ منہ [5] اس کو ابونعیم نے حلیہ میں اور ابن مبارک نے زہد میں وصل کیا ۱۲ منہ

۵۹۶۹ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا

۵۹۷۰ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ ـ

بَاب ۳۴۳ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ

(از صدقہ بن فضل از یحیٰی از سفیان از والدش از منذر از ربیع بن خُثیم) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین پر) ایک مربع شکل کا خط کھینچا اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی جو مربع سے باہر نکل گئی اور اس لکیر کے بازو میں جہاں سے لکیر شروع ہوئی چھوٹی چھوٹی لکیریں لگا دیں اس کی شکل یہ ہے :- [شکل] پھر فرمایا (مربع کے اندر) آدمی ہے اور مربع اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے اسے گھیرے ہوئے ہے اور لمبی لکیر جو مربع سے باہر نکل گئی ہے آدمی کی آرزو (اُمید) ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں آلام دُنیا یعنی عارضی آفات ہیں اگر ایک آفت سے بچ گیا تو دوسری نے آدبایا اگر اس سے بچ نکلا تو تیسری نے دبوچ لیا۔[1]

(از مسلم از ہمام از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکیریں (زمین پر) لگائیں اور فرمایا یہ آدمی کی آرزو ہے یہ اس کی عمر اور وہ اپنی لمبی آرزو کے چکر میں رہتا ہے، اتنے میں نزدیک کی لکیر یعنی موت آپہنچتی ہے۔

باب ساٹھ برس کی عمر کے بعد اللہ تعالے کسی کی معذرت قبول نہ فرمائے گا[2]

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی جس میں ہدایت کا خواہشمند

---

[1] آخر ایک نہ ایک آفت میں آدمی پھنس ہی جائیگا اور آرزو کی رسی لٹکتی رہ جائے گی آرزو کی لکیر اپنے اجل کے خطوط سے یعنی مربع کی چاروں لکیروں سے باہر کر دی اس میں یہ اشارہ ہے کہ انسان وہ وہ آرزوئیں لگاتا ہے جن کو اس کی عمر بھی کافی نہیں ہوسکتی اور انہی آرزوؤں میں گھیر موت ایک ہی ایکا آکر اپنے پنجہ میں دبوچ لیتی ہے ساری آرزوئیں دل ہی دل میں رہ جاتی ہیں چلو چھٹی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ فقیر کی دو آرزوئیں تھیں ایک تو قرآن مجید کا ترجمہ عام فہم اور صحیح موافق تفاسیر صحابہ اور تابعین کے مرتب ہو جانا چنانچہ تفسیر ترجمہ قرآن مجید کو پوری طبع بھی ہو گئی دوسری صحیح بخاری کا بھی ترجمہ اسی طرح سے اختصار کے ساتھ تیار ہو جانا تو یہ دونوں آرزوئیں حق تعالیٰ نے اتمام کے قریب پہنچا دیں گیارہ پارے بخاری شریف کے بھی میری زندگی میں چھپ گئے ہیں (پوری بخاری شریف موصوف کی زندگی میں چھپ گئی تھیں) اب ان آرزوؤں کے بعد مجھ کو کوئی آرزو ایسی اہم نہیں لیوں تو بمقتضائے بشریت خیال آ ہی جاتے ہیں [2] اب بھی اگر گناہ نہ چھوڑے تو سخت تأسف کے قابل ہے ۱۲ منہ

النَّذِيْرُ۔

ہدایت لے سکتا ہے (مزید براں) ڈرانے والا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تمہارے پاس آچکا[2]

۵۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ۔

(از عبدالسلام بن مطہر از عمر بن علی از معن بن محمد غفاری از سعید بن ابی سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جسے ساٹھ برس تک دنیا میں مہلت دی۔

معن بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عجلان اور ابوحازم سلمہ بن دینار نے بھی مقبری سے روایت کیا[3]

۵۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ۔

(از علی بن عبداللہ از ابوصفوان عبداللہ بن سعید از یونس از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے مگر دو چیزوں کی محبت میں اس کا دل جوان رہتا ہے ایک تو دنیا کی محبت میں دوسرے لمبی عمر کی خواہش میں۔

لیث بحوالہ یونس بن یزید روایت کرتے ہیں (اسے اسمٰعیلی نے وصل کیا) عبداللہ بن وہب نے بھی (اسے امام مسلم نے وصل کیا) یونس سے روایت کرتے ہیں وہ ابن شہاب سے وہ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان[4] سے۔

۵۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُولُ الْعُمُرِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی عمر جوں جوں بڑھتی جاتی ہے اس کے ساتھ حب مال اور درازئ عمر کی حسرت میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے[5] شعبہ سے بحوالہ قتادہ[6] بھی روایت نقل کیا ہے۔

---

[1] اس عمر کی مقدار میں مفسرین کا اختلاف ہے کسی نے چالیس برس کہے ہیں کسی نے چھیالیس کسی نے ساٹھ کسی نے ستر ابونعیم کی روایت میں مرفوعاً یوں ہے جس عمر میں آدمی کو عذر کی جگہ نہیں رہتی وہ ساٹھ سال ہیں ۱۲ منہ [2] جب بھی تم نے کفر اور شرک نہ چھوڑا ۱۲ منہ [3] محمد بن عجلان کی روایت کو طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابوحازم کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] پھر یہی حدیث نقل کی اس روایت میں دنیا کے بدل مال کا لفظ ہے ۱۲ منہ [5] یا جوان ہوتی جاتی ہیں (ابوعوانہ) ۱۲ منہ [6] اس کو امام مسلم نے وصل کیا اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کی تدلیس کا شبہ رفع ہو کیونکہ شعبہ مدلس کرنے والوں سے اسی وقت روایت کرتے ہیں جب ان کے سماع کا یقین ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

باب ۳۴۳۸ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ فِيهِ سَعْدٌ۔

۵۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

باب وہ عمل جو خالص رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاص کی روایت کردہ حدیث ہے[1]

(از معاذ بن اسد از عبداللہ از معمر از زہری) محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ڈول ہی سے پانی پی کر میرے منہ پر کلی کی، یہ محمود بن ربیع عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں جو بنی سالم قبیلے کے تھے۔ عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے جو بندہ فقط رضائے الٰہی کے لئے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے قیامت کے دن اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیں گے۔

۵۹۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

(از قتیبہ از یعقوب ابن عبدالرحمان از عمرو از سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں جب کسی مومن آدمی کی محبوب شے دنیا سے اٹھا لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تاکہ میری طرف سے اسے ثواب ملے تو اس کے عوض میں اسے جنت عطا کرتا ہوں۔[2]

باب ۳۴۳۹ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

باب دنیا کی رونق و بہار سے اور اس میں رغبت کرنے سے ڈرانا

۵۹۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي

(از اسماعیل بن عبداللہ از اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ از موسیٰ بن عقبہ از ابن شہاب از عروہ بن زبیر اور مسور بن مخرمہ) عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے

---

[1] جو اوپر کئی بار گزر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر پیچھے بھی رہ جائے پھر کوئی عمل خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرے تو تیرا درجہ بلند ہوگا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ صبر کرنا اور اللہ اضی برضا رہنا بھی ایک عمل ہے جو خالص خدا کے لئے کیا جاتا ہے اور اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بہشت رکھا ہے ۱۲ منہ

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِهٖ فَوَافَتْهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَاَنَّهٗ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ۔

حلیف تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ ابن جراح کو بحرین کا جزیہ لانے کے لئے بھیجا، ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور وہاں کا حاکم علاء بن حضرمی کو مقرر کیا تھا۔ بہرکیف ابوعبیدہ بحرین سے یہ روپیہ لے کر آئے۔ انصار نے یہ سُنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنا روپیہ آیا تو نماز صبح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور سلام پھیرتے ہی آپؐ کے سامنے آئے، آپؐ انہیں دیکھ کر مسکرا دئے اور فرمانے لگے شاید تم ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے اور روپیہ لانے کی خبر سُن کر آئے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا خوش ہوجاؤ اور خوشی کی اُمید رکھو، خدا کی قسم مجھے تمہاری غربت و افلاس کا اندیشہ نہیں بلکہ مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں تمہیں دنیاوی فارغ البالی اور دولتمندی سابقہ امتوں کی طرح نہ مل جائے اور تم بھی اس کی محبت میں دیوانے ہو کر آخرت کو بھول جاؤ جیسے وہ لوگ بھول گئے تھے[1]

۵۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از یزید بن ابی حبیب از

[1] اس حدیث میں آپ کا صریح معجزہ مذکور ہے آپ نے جیسے خبر دی تھی ویسا ہی ہوا مسلمانوں کو بڑی دولت اور حکومت ملی اور آخر انہوں نے دنیا میں غرق ہو کر اللہ کو بھلا دیا اور لگے آپس میں لڑتے جھگڑنے رشک اور حسد کرنے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پھر دشمن ان پر غالب ہوگئے اور ان کی دولت اور حکومت چھین لی اب کہیں خال خال جو مسلمانوں کی حکومتیں رہ گئی ہیں وہ بھی تباہ حال ہیں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو گرانے اور اپنے جمانے کی فکر میں ہے دولت کے استحکام اور تقویت کی اس کو فرصت ہی نہیں ملتی ادھر مسلمان رئیسوں اور بادشاہوں کا عجیب حال ہے دیکھتے جاتے ہیں کہ نصاریٰ اپنے ملک میں ایک چھوٹا سا عہدہ بھی مسلمان کو نہیں دیتے لیکن یہ ہیں کہ ذی علم مسلمان موجود ہوتے ہوئے نصاریٰ کو بلا بلا کر اپنے ملک کے کلیدی عہدے اور خدمات دے رہے ہیں باوجودیکہ ان کو مسلمان رئیس سے ذرا بھی ہمدردی اور محبت نہیں ہوتی وہ تو اپنی حکومت ملک و قوم کی خیرخواہی اور تقویت کی فکر میں رہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا

۵۹۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيْلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِيْنِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيْعُ

(ابو الخیر) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے اُحد کے پاس گئے اور نماز جنازہ والی دعا ان شہیدوں کے پاس گئے اور نماز جنازہ والی دُعا ان شہیدوں کے لئے کی[1] پھر لوٹ کر (مدینے میں) منبر پر آئے اور فرمایا لوگو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور قیامت کے دن تمہارے اعمال کی گواہی دونگا خدا کی قسم میں گویا اسوقت اپنے حوض (حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کے خزانوں کی یا زمین کی کنجیاں عنایت[2] فرمائیں بخدا مجھے اس بات کی فکر نہیں کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے[3] بلکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں تم دنیا کی محبت میں غرق نہ ہو جاؤ۔

(از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے متعلق جو مجھے سب سے زیادہ خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تمہارے لئے زمین سے بڑی برکات نکالے گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ زمین کی برکات سے کیا مُراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا دنیا کا سازو سامان[4]۔ اس پر ایک شخص بولا کیا اچھی چیز سے بُرائی پیدا ہوتی ہے[5]؟ یہ سن کر آپؐ خاموش ہو رہے ہم سمجھے آپؐ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے چنانچہ تھوڑی دیر بعد آپؐ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا حاضر ہوں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مزید[6] کہتے ہیں ہمیں جب یہ معلوم ہوا تو ہم اس کی تعریف کرنے لگے۔ غرض آپؐ نے فرمایا دیکھو اچھی چیز سے تو اچھائی ہی پیدا ہوتی ہے[7]، یہ دنیا کا سازو سامان بظاہر تر و تازہ و شیریں ہے جیسے فصل ربیع گھاس اُگاتی ہے۔

[1] یہ واقعہ جنگ اُحُد سے آٹھ سال بعد کا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی ان ملکوں کی جن کو آپ کی امت نے فتح کیا ۱۲ منہ [3] کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے اب شرک اختیار کرنا ناممکن ہے ۱۲ منہ [4] زراعت جانور سونا چاندی ۱۲ منہ [5] یعنی مال و دولت اللہ کی نعمت ہے اور نعمت سے بُرائی کیسے پیدا ہوگی ۱۲ منہ [6] پہلے تو ہم نے اس کے پوچھنے کو بُرا سمجھا تھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے شاید غصہ دلایا پھر ۱۲ منہ [7] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پوچھنے سے ناراض نہیں ہوئے۔ تعریف کی وجہ یہ بھی کہ اس کے سبب سے دین کی ایک بات معلوم ہوئی صحابہ کو اس سے بڑی خوشی ہوتی کہ باہر والا کوئی شخص آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی باتیں پوچھے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ

يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔

کسی جانور کا پیٹ پھلا کر (بدہضمی کے باعث) مار ڈالتی ہے کسی کو مرنے کے قریب کر دیتی ہے البتہ جو جانور (اعتدال کیساتھ) ہری کا ہری گھاس چرے جب کوکھیں تن جائیں تو دھوپ میں جا کر کھڑا ہو کر جگالی کرے پھر گوبر اور پیشاب کرنے کے بعد (جب یہ غذا ہضم ہو جائے) دوبارہ آکر چرے (تو ایسا جانور ہلاک نہ ہوگا) اسی طرح دنیا کے مال کو سمجھ لو بظاہر بہت شیریں ہے مگر جو ایمان و دیانت سے کمائے اچھے کاموں میں صرف کرے[1] اس کے لئے تو یہ مال حصول ثواب کا عمدہ ذریعہ ہوگا لیکن جو شخص بددیانتی سے ناحق (لوگوں کا) مال مار لے اس کی مثال اس شخص جیسی ہوگی جو کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ (اسے جوع البقر کا عارضہ ہو[2])

۵۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو جمرہ از زہدم بن مضرب) عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ کرام) پھر جو ان کے بعد والے ہیں (تابعین) پھر جو ان کے بعد والے ہیں[3] (تبع تابعین)

عمران کہتے ہیں مجھے یاد نہیں آپ نے (ثم الذین یلونہم) دوبار فرمایا یا تین بار[4] پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر بلائے گواہی دینے کے لئے موجود ہو جایا کریں گے[5]، امانت میں خیانت کریں گے لوگ ان پر اعتماد نہ کریں گے، نذر مان کر پورا نہ کریں گے (خوب کھا پی) کر موٹے بنیں گے۔

۵۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش از ابراہیم از عبیدہ) عبداللہ

---

[1] یا اس کا حق ادا کرے زکوٰۃ وغیرہ نکالے ۱۲ منہ [2] آخر بیمار ہو کر وہ مر جاتا ہے ایسے ہی جس شخص کے دل میں دنیا کی طمع ہو جائے حلال حرام کی قید نہ رکھے وہ ایک نہ ایک دن اسی طمع کی بدولت اپنی عزت یا جان کھوتا ہے اور مال سب کا سب پڑا رہ جاتا ہے ہزاروں آدمیوں کو اس پیرزال دنیا نے اسی مکر و فریب سے ہلاک کیا ہے ۱۲ منہ [3] اگر تین بار فرمایا ہو تو اتباع تبع تابعین بھی آ گئے جیسے ابو حنیفہ اور امام بخاری وغیرہ ۱۲ منہ [4] یا جس بات کو انہوں نے نہیں دیکھا اس کی جھوٹی گواہی دیں گے کہ ہم نے دیکھا ہے ۱۲ منہ [5] حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ سے خلافت صدیق اکبرؓ کا دور ہے دوسرے ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ سے خلافت فاروق اعظمؓ کا زمانہ ہے حقیقت یہ ہے کہ اس تعبیر سے وہ تمام غیر مسلموں کے اعتراضات بھی رفع ہو جاتے ہیں کہ مسلمانوں میں باہمی جنگوں کے زمانہ کی آپ نے کیوں تعریف کی؟ خلافت صدیق اکبرؓ اور خلافت فاروق اعظمؓ کے ادوار تو فتوحات کے ادوار تھے اور سنہری ادوار تھے اگر تیسرا ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ہو تو حضرت عثمانؓ کی شہادت تک بھی فتوحات اور ترقی کا زمانہ رہا ہے۔ غرض حضرت شاہ صاحب کی تعبیر سے کسی قسم کا اعتراض پیدا نہیں ہوتا اور یہ تینوں ادوار بے شبہ بہت عمدہ تھے ۱۲ عبدالرزاق

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ وَاَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے متصل دور والے ہیں پھر جو ان کے متصل دور والے ہیں، بعد ازاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے[1]

۵۹۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوٰى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِيْ بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَاِنَّا اَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ۔

(از یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از اسماعیل) قیس بن ابی حازم بجلی کہتے ہیں میں نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے بیماری کے باعث) اسی دن اپنے پیٹ پر سات داغ لگائے تھے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو موت کی دعا کرنے سے منع فرمایا اگر آپؐ نے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دُعا کرتا (تاکہ اس تکلیف سے نجات حاصل کرلوں) صحابہ کرام سب رحلت فرما گئے دنیا ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی (بلکہ انہوں نے دُنیا آخرت کا سامان پیدا کرلیا) اور ہمیں دنیا کی دولت اتنی ملی کہ ہم نے اسے مٹی کے سوا اور کسی کام میں خرچ کرنے کا موقعہ نہیں پایا[2]

۵۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ اَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِيْ حَائِطًا لَّهٗ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَاِنَّا اَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ۔

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ بن سعید از اسماعیل بن ابی خالد) قیس کہتے ہیں میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اپنے مکان کی دیوار بنوا رہے تھے فرمانے لگے ہمارے ساتھی (دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) تو دنیا سے دنیا ان کا بال بیکا نہ کرسکی (یعنی وہ عیش و عشرت میں مبتلا نہ ہوئے) انکے بعد ہمیں اتنی دولت ملی کہ اب ہم اس کا مصرف مٹی کے سوا کوئی نہیں دیکھتے (یعنی عمارت سازی کرنے لگے)

۵۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابو وائل) حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی (پورا واقعہ بعد ازاں بیان کیا)[3]

---

[1] مطلب یہ ہے کہ نہ ان کو گواہی دینے میں کچھ باک ہوگا نہ قسم کھانے میں کوئی تامل ہوگا کبھی گواہی دیکر قسمیں کھائیں گے کبھی قسمیں کھا کر اس کے بعد گواہی دیں گے ۱۲ منہ [2] یعنی بے ضرورت عمارتیں بنوائیں۔ جب آدمی کے پاس ضرورت سے زیادہ روپیہ ہوتا ہے تو اس کو یہی سوجھتا ہے کہ کوٹھیاں بنگلے اور عمارات بنوائیں ۱۲ منہ [3] جو اوپر کتاب الہجرت میں گزر چکا ہے اور آئندہ بھی باب فضل الفقر میں انشاء اللہ مذکور ہوگا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۴۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ جَمْعُهٗ سُعُرٌ قَالَ مُجَاهِدٌ الْغَرُوْرُ الشَّيْطٰنُ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ فاطر میں) ارشاد لوگو اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے، ایسا نہ ہو حیاتِ دنیا تمہیں کسی فریب میں مبتلا کر دے اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں گمراہ کر دے اور بھسلا دے دیکھو شیطان تمہارا سخت دشمن ہے اسے دشمن سمجھتے رہنا وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس مطلب کے لئے بلاتا ہے کہ وہ دوزخ کے مستحق بن جائیں۔ آیت میں سعیر کا لفظ ہے اس کی جمع سُعُر آئی ہے۔ مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) غرور سے شیطان مراد ہے[1]۔

۵۹۸۴- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ ابْنَ اَبَانَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بِطَهُوْرٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْمَجْلِسِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوْا۔

(از سعد بن حفص از شیبان از یحییٰ از محمد بن ابراہیم قرشی از معاذ بن عبدالرحمان) عمران ابن ابان کہتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا وہ مقاعد میں بیٹھے تھے (جو مدینے میں ایک جگہ ہے) انہوں نے اچھی طرح وضو کیا پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ اچھی طرح وضو کرتے دیکھا وضو کے بعد آپ نے فرمایا جو شخص اس طرح (مکمل) وضو کرے پھر مسجد میں آکر (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں پڑھے[2]۔ پھر بیٹھے (دوسری نماز کا انتظار کرتا رہے) تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جائیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اس پر مغرور نہ ہو جاؤ[3]۔

باب ۳۴۵ ذَهَابُ الصَّالِحِيْنَ

باب نیک لوگوں کا (قیامت کے قریب) دنیا سے اٹھ جانا

[1] بعضوں نے کہا ہے ایک بہکا دینے والی چیز جو خدا سے غافل کر دے ۱۲ منہ [2] مسلم شریف کی روایت میں یوں ہے فرض نماز آکر لوگوں کے ساتھ پڑھے ۱۲ منہ [3] کہ سب گناہ بخش دئے گئے اب کیا فکر ہے کیونکہ تم کو کیا معلوم ہے کہ یہ نماز مقبول ہوئی ہے یا نہیں۔ گناہ اسی نماز سے بخشے جائیں گے جو قبول ہو دوسرے یہ بھی معلوم نہیں کہ کونسے گناہ بخشے صغیرہ اور کبیرہ دونوں یا صرف صغیرہ ۱۲ منہ

۵۹۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَآ أَبُوعَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مِّرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ يُقَالُ حُفَالَةٌ وَّحُثَالَةٌ -

(از یحییٰ بن حماد از ابوعوانہ از بیان بن بشر از قیس بن ابی حازم) مرداس سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) نیک لوگ دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھ جائیں گے اور جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی پروا نہ ہوگی۔

امام بخاری کہتے ہیں حفالہ اور حثالہ کا ایک ہی معنی ہے[1] -

بَابٌ ۳۴۲ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ -

باب فتنۂ مال سے بچتے رہنا۔

اللہ تعالیٰ کا (سورہ تغابن میں) ارشاد ہے تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں (آزمائش خداوندی)

۵۹۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَآ أَبُوبَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ -

(از یحییٰ بن یوسف از ابوبکر از ابوحصین از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار و درہم (یعنی روپیہ پیسہ) چادر اور کمبل (یعنی کپڑے) کا بندہ یہ سب تباہ ہوئے (انہوں نے اپنی آخرت برباد کی) اگر انہیں دیا گیا تو راضی اور اگر انہیں نہ دیا گیا تو ناراض[2] -

۵۹۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْكَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَّابْتَغَى ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ

(از ابوعاصم از ابن جریج از عطاء) حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر انسان کو مال و دولت کے دو جنگل بھی مل جائیں تب بھی تیسرے کی خواہش اور لالچ مزید کرے گا۔ آدمی کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے (یعنی موت) اللہ تعالیٰ اس کی تو یہ قبول کرتا

[1] یعنی بھوسا کوڑا کچرا بعضی روایتوں میں حفالہ کا لفظ ہے اور بعضوں میں حثالہ کا ۱۲ منہ [2] یعنی ان میں حُب فی اللہ کا نام نہیں جو ایمان کی نشانی ہے بلکہ دنیوی غرض کے بندے ہیں جس سے کچھ دنیا کا فائدہ ہوا تو اس کے دوست بن گئے نہیں تو دشمن۔ بُرا کہنے کو موجود خدا ایسے لوگوں سے پناہ میں رکھے اگرچہ حب فی اللہ اس وقت اکثر ملکوں میں کم ہو گئی ہے خالص اللہ کے لئے کسی عالم یا درویش سے محبت رکھنے والے بہت شاذ و نادر پائے جاتے ہیں مگر حیدرآباد میں تو اس کا قحط ہے یہاں جیسے عالم اور علمائے دین کی ناقدری ہے دلیں میں نے کسی ملک میں نہیں دیکھی۔ رئیس اور نواب اور بادشاہ تو خیر یہاں کے عوام مسلمانوں کو بھی عالم کی طرف ذرا بھی التفات نہیں ہوتا جو کوئی ان کو دنیا کا کچھ فائدہ پہنچائے گو وہ کتنا ہی ملحد اور بے دین ہو اس کے غلام بنے رہتے ہیں۔ اس کی تعریفوں کے پُل باندھ دیتے ہیں پناہ بخدا ۱۲ منہ

وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

جو اس کی طرف (دل سے) رجوع کرے (دنیاوی حرص چھوڑ دے)

۵۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنَّ لَهٗ اِلَيْهِ مِثْلَهٗ وَلَا يَمْلَاُ عَيْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا اَدْرِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

(از محمد از مخلد از ابن جریج از عطاء) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے اگر آدمی کے پاس ایک جنگل بھر مال و دولت ہو جب بھی ویسے دوسرے جنگل کی آرزو کرے گا، آدمی کی آنکھ اس وقت سیر ہوگی جب مٹی میں جا ملے گا (مرے گا) اللہ اس شخص کی تو بہ قبول فرماتے ہیں جو اس کی طرف رجوع کرے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ قرآنی آیت ہے (جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی) یا قرآنی آیت نہیں بلکہ حدیث ہے) عطاء کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن زبیر کو یہ حدیث منبر پر بیان کرتے سُنی (یعنی مکے میں)

۵۹۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيْلِ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ ابْنَ اٰدَمَ اُعْطِيَ وَادِيًا مَلْاً مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ اُعْطِيَ ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

(از ابونعیم از عبدالرحمان ابن سلیمان بن غسیل) عباس بن سہل بن سعد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکے میں بحالت خطبہ یہ فرماتے سُنا لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر آدمی کو ایک جنگل بھر سونا مل جائے (جب بھی قناعت نہیں کرنے کا) دوسرے جنگل کا طلبگار ہوگا اور دوسرا مل جائے تو تیسرے کا خواہاں ہوگا۔ ابن آدم کے پیٹ کو تو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

۵۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ

از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کا ایک جنگل بھی ہو تو پھر یہ چاہے گا کہ ویسے دو جنگل اسے مزید حاصل ہو جائیں انسان کے منہ کو تو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

يَكُونَ لَهٗ وَادِيَانِ وَلَنْ يَّمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرٰى هٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى نَزَلَتْ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف (صحیح معنی میں) رجوع کرے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم سے ابوالولید نے بحوالہ حماد بن سلمہ از ثابت از انس رضی اللہ عنہ از ابی بن کعب روایت کیا ہم اسے قرآنی آیت سمجھتے تھے حتیٰ کہ سورہ الہاکم التکاثر نازل ہوئی[1]

بَابُ ۳۴۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَّفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهٗ لَنَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهٗ فِي حَقِّهٖ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یہ

دنیا کا مال (بظاہر) بہت سرسبز و شیریں ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے لوگوں کو عموماً عورتوں کی نرینہ اولاد کی سونے چاندی کے انبار کی، نشان کردہ عمدہ گھوڑے مویشی اور کھیتوں کی محبت خوشنما کر کے دکھائی گئی ہے یہ سب چیزیں دنیا کے سازو سامان ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اسے دار قطنی نے غرائب مالک میں واصل کیا) اے اللہ جس شے کو تو نے خوشنما اور ہمارے لئے محبوب بنایا ہے اس کے بغیر ہماری نبھتی بھی نہیں، ہم ان چیزوں کے ملنے سے خوش ہوتے ہیں[2] یا اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان چیزوں کو انہی کاموں میں خرچ کروں جن میں خرچ کرنا چاہیئے[3]

۵۹۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از عروہ و سعید بن مسیب) حکیم بن حزام کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (کچھ روپے پیسے طلب کئے) آپ نے مرحمت فرما دئے، دوبارہ سوال کیا تو آپ نے عنایت فرما دئے سہ بارہ

---

[1] اس وقت سے اس عبارت کی تلاوت جاتی رہی اور سورۂ تکاثر کی تلاوت شروع ہوئی سورۂ تکاثر میں بھی یہی مضمون ہے انسان کی حرص و طمع کا بیان ہے ۱۲ منہ [2] ابوالولید ہشام بن عبدالملک امام بخاری کے شیخ ہیں لہٰذا یہ تعلیق نہیں ہے۔

[3] یعنی نیکی اور ثواب کے کاموں میں ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

بَاب ۳۴۴ مَا قَدَّمَ مِنْ مَّالِهٖ فَهُوَ لَهٗ۔

۵۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَّالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ۔

بَاب ۳۴۵ اَلْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ

سوال کیا تو آپ نے عنایت فرمادئے پھر فرمانے لگے یہ مال کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا مال (بظاہر) ہرا بھرا شیریں (اور دل لبھانے والا) ہے لیکن جو کوئی اسے سیر چشمی سے لے گا اور زیادہ حرص نہ کرے گا، اسے تو برکت ہوگی اور جو شخص اس میں نیت لگا کر (حرص وطمع کے ساتھ) لے گا اسے برکت نہ ہوگی، اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور یہ بھی یاد رکھو اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔

باب آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے وہی اس کا مال ہے۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابراہیم تیمی از حارث ابن سوید) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ایسا ہے جسے اپنے وارث کا مال خود اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو لوگوں نے عرض کیا ایسا تو کوئی نہیں، ہر شخص کو اپنے ہی مال سے محبت ہے[1] آپ نے فرمایا پھر تو (اس کا مطلب یہ ہے کہ) آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا[2] اور جتنا مال چھوڑ گیا[3] وہ اس کے ورثاء کا ہے[4]۔

باب دنیا میں زیادہ مال دار لوگ آخرت میں نادار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو آدمی حیات دنیا اور اس کی زیب وزینت کا خواہاں ہے ہم اسے

---

[1] یعنی ہر ایک یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مال سے آپ نفع اُٹھائے یہ نہیں کہ مال تو اس کا خرچ ہو اور مزے دوسرے لوگ اڑائیں ۱۲ منہ [2] اللہ کی راہ میں دیا آخرت کے لئے ذخیرہ ہوا ۱۲ منہ [3] وہ اس کا مال درحقیقت نہیں ہے بلکہ [4] ایک صاحب اپنا مال فقیروں کو تقسیم کر رہے تھے بڑا ہجوم تھا ان سے کسی نے پوچھا اجی یہ تم نے کیا ہڑلونگ مچا رکھا ہے انہوں نے کہا بھائی میں انتہا کا بخیل ہوں مال کی محبت میں غرق ہوں میں چاہتا ہوں کہ اپنا سارا مال اپنے ساتھ لے جاؤں اسی کا بندوبست کر رہا ہوں میں ان لوگوں کی سی سخاوت کہاں سے لاؤں جو عمر بھر کما کر محنت مشقت اٹھا کر پھر اپنا سارا مال دوسروں کو دے جاتے ہیں ۱۲ منہ

هُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

لوگوں کا بدلہ دنیا ہی میں انہیں پورا دے دیں گے اور وہ اس میں گھاٹا نہیں اٹھائیں گے مگر آخرت میں ان کے لئے سوائے دوزخ کی آگ کے کچھ بھی نہیں۔ دنیا میں جتنے نیک کام کئے وہ آخرت میں کسی کام نہ آئیں گے سب باطل ہو جائیں گے[1]

۵۹۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَهُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللَّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از عبدالعزیز بن رُفیع از زید بن وہب) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک رات (اپنے گھر سے) باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تنہا جا رہے ہیں کوئی شخص بھی آپ کے ساتھ نہیں ہے میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ نے کسی کو اپنے ساتھ لے کر چلنا پسند نہ کیا (اس لئے آپ کے پاس نہیں گیا) دور ہی دور چاندنی سے الگ، سائے میں چلنے لگا۔[2] اچانک آپ نے نگاہ جو پھیری تو مجھے دیکھ لیا پوچھا کون؟ میں نے کہا میں ہوں ابوذر اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ فرمایا ابوذر ادھر آ چنانچہ کچھ دیر آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہا پھر آپ نے فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے، البتہ وہ شخص جسے اللہ نے دولت دی ہو پھر وہ دائیں، بائیں، سامنے اور پیچھے (چاروں طرف) اسے مستحقوں کو دے اور دولت نیک کاموں میں خرچ کرے وہ آخرت میں نادار نہ ہوگا۔ ابوذر مزید کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک صاف ہموار میدان میں بٹھا دیا جس کے گرد پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں تو یہیں بیٹھا رہ۔ چنانچہ یہ فرما کر آپ پتھریلی زمین میں تشریف لے گئے اتنی دور گئے کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور بہت دیر لگا دی اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں "خواہ زنا اور چوری کرے" جب آپ آ پہنچے تو مجھ سے رہا نہ گیا

[1] کیونکہ انہوں نے اللہ کی رضامندی اور بہبودی آخرت کے لئے تو کوئی نیک کام کیا ہی نہ تھا بلکہ اس لئے کہ دنیا کی زندگی چین کے ساتھ گزرے لوگ تعریف اور توصیف کریں پھر ایسی نیکی کا آخرت میں کیوں ثواب ملنے لگا ۱۲ منہ [2] اس سے یہ غرض تھی کہ آپ مجھ کو نہ دیکھیں ۱۲ منہ

سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَآءَ لَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَآءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَّرْجِعُ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ وَّالْاَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ مُرْسَلٌ لَّا يَصِحُّ اِنَّمَا اَرَادَ لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ قِيْلَ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ مُرْسَلٌ اَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اضْرِبُوْا عَلٰى حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَآءِ هٰذَا اِذَا مَاتَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ مجھے آپؐ پر قربان کرے آپؐ اس پتھریلی زمین کے کنارے پر کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے تو کسی شخص کی آواز نہیں سُنی جو آپؐ کو کچھ جواب دیتا، فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے، اس پتھریلی کالی زمین کے کنارے پر مجھ سے ملے کہنے لگے آپؐ اپنی اُمت کو یہ خوشخبری سُنا دیجئے جو شخص آپؐ کی اُمت میں سے اس حال میں مر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو (گو دوسرے گناہوں میں گرفتار ہو) وہ (کبھی) ضرور بہشت میں جائے گا، چنانچہ میں نے دریافت کیا اجبریل خواہ وہ زنا اور چوری کرے (تب بھی داخل جنت ہو گا؟) انہوں نے کہا ہاں (خواہ وہ زنا اور چوری کرے) میں نے دوبارہ کہا خواہ وہ زنا اور چوری کرے انہوں نے کہا جی ہاں چاہے شراب نوشی بھی کی ہو[لہ]

نضر بن شمیل کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بحوالہ حبیب بن ثابت و اعمش از عبد العزیز بن رُفیع از زید بن وہب یہی حدیث نقل کی[ٹہ]۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں ابو صالح نے جو اس باب میں ابو دردا سے روایت کی وہ منقطع[سہ] ہے ابو صالح نے ابو دردا سے نہیں سُنا) اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا تاکہ اس حدیث کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ اور صحیح ابو ذرؓ کی حدیث ہے (جو اوپر مذکور ہوئی) کسی شخص نے امام بخاریؒ سے دریافت کیا عطاء بن یسار نے بھی تو یہ حدیث ابو الدردا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا وہ بھی منقطع ہے اور صحیح نہیں[ٹہ] ہے بالآخر صحیح وہی حدیث ابو ذرؓ کی نکلی امام بخاریؒ نے کہا ابو دردا کی حدیث کو چھوڑو (وہ سند لینے کے لائق نہیں کیونکہ وہ منقطع ہے) امام بخاریؒ نے کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کہے (توحید پر خاتمہ ہو)[ھہ]

لہ اس حدیث کی شرح اوپر کئی بار گزر چکی ہے اہل سنت کا مذہب گنہگار مؤمن کے باب میں جو بن توبہ کئے مر جائے یہی ہے کہ اس کا امر اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے خدا چاہے تو گناہ معاف کر کے اس کو بلا عذاب دیئے بہشت میں لے جائے یا چند روز عذاب کر کے اس کے بعد بہشت عطا فرمائے لیکن مرجیہ اور معتزلہ نے اس میں خلاف کیا ہے مرجیہ تو کہتے ہیں جب آدمی مؤمن ہو تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہ دے گا وہ بلا عذاب بہشت میں جائیگا۔ معتزلہ کہتے ہیں اگر بن توبہ کئے مر جائے تو ہمیشہ دوزخ میں رہیگا ۱۲ منہ ٹہ اس سند کے بیان سے امام بخاری نے عبد العزیز کا سماع زید بن وہب سے کھول دیا اور ان کی روایت میں جو شبہ تدلیس کا ہوتا تھا اس کو دفع کر دیا ۱۲ منہ سہ اس میں بھی یہی مضمون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے پروردگار کے سامنے جانے سے ڈر رکھتا ہو اس کو بہشت ملے گی ابو الدرداؓ نے کہا یا رسول اللہ اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپؐ نے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابو الدرداؓ نے پھر یہی کہا آپؐ نے پھر وہی جواب دیا تیسری بار میں یوں فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابو الدردا کی ناک کو مٹی لگے ۱۲ منہ ٹہ کیونکہ عطاء بن یسار نے بھی ابو الدرداؓ سے نہیں سنا مگر حافظ نے کہا کہ ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی کی روایتوں میں اس کی صراحت ہے کہ عطاء نے ابو الدرداؓ سے سنا ہے ۱۲ منہ ھہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائیگا گو کتنا ہی گنہگار ہو یعنی ابوذرؓ کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کہے ... ۱۲ منہ

بَاب ۳۴۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا۔

۵۹۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُّ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتّٰى أَتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اگر کوہ اُحد کے برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھے یہ پسند نہیں۔ آخر حدیث تک۔

(از حسن بن ربیع از ابوالاحوص از اعمش از زید بن وہب)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مدینے کی پتھریلی زمین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں سامنے سے کوہ اُحد دکھائی دیا آپ نے فرمایا ابوذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اگر اس پہاڑ کے برابر سونا میرے پاس ہو اور میں تین دن سے زیادہ اس میں ایک دینار (اشرفی) کے برابر سونا اپنے پاس رہنے دوں تو یہ مجھے پسند نہیں (بلکہ تین دن کے اندر سب بانٹ دوں) البتہ اگر کسی کا قرض مجھ پر ہو اس کی ادائیگی کے لئے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔ میں سارا سونا اللہ کے بندوں میں تقسیم کر دوں دائیں بائیں پیچھے۔ یہ فرما کر آپ چلنے لگے پھر فرمایا جو لوگ دُنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی مفلس و قلاش ہوں گے البتہ جو شخص اپنے مال کو دائیں بائیں پیچھے تینوں طرف (لوگوں میں) تقسیم کرتا ہے (جمع نہ کر رکھے) وہ غریب نہ ہوگا اور اس قسم کے (سخی) لوگ کم ہیں۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بعد ازاں آپ نے مجھ سے فرمایا جب تک میں واپس نہ آؤں تو یہیں ٹھہرا رہ یہاں سے سرکنا نہیں، یہ فرما کر آپ اندھیری رات میں اتنی دور تشریف لے گئے کہ آنکھوں سے غائب ہو گئے پھر میرے کان میں کچھ آواز آئی اور آواز بھی بلند تھی، میں ڈرا کہیں آپ کو کوئی واقعہ (خدانخواستہ) پیش نہ آیا ہو کسی دشمن نے حملہ نہ کیا ہو) اور میں نے ارادہ کیا آگے بڑھ کر دیکھوں لیکن مجھے آپ[1]

[1] کہ میں آگے بڑھ کر دیکھنے ہی کو تھا لیکن حضور کا ارشاد یاد آ گیا اور میں اسی جگہ ٹھہرا رہا ۱۲ منہ

سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ۔

کا یہ ارشاد یاد آگیا کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں تو یہاں سے مت ہلنا۔ آخر میں اسی جگہ ٹھیرا رہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سُنی تھی تو اندیشہ ہو گیا تھا (کہیں آپؐ کو نقصان نہ ہوا ہو) اور میرے دل میں جو خیال اس اندیشے کے وقت آیا تھا وہ بیان[1] کر دیا آپؐ نے پوچھا ابوذرؓ تو نے یہ آواز سُنی تھی؟ میں نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا وہ جبریلؑ کی آواز تھی جبریلؑ میرے پاس آئے کہنے لگے آپ کی اُمت میں سے جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائیگا میں نے کہا خواہ وہ زنا اور چوری کرے؟ انہوں نے کہا ہاں خواہ وہ زنا اور چوری کرے (تب بھی جنت میں ایک دن ضرور جائے گا)

۵۹۹۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْئًا اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ

(از احمد بن شبیب از والدش از یونس، نیز لیث[1] کہتے ہیں مجھ سے یونس نے بحوالہ ابن شہاب زہری از عبید اللہ بن عتبہ بیان کیا) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو بھی میں اس پر خوش ہوں گا کہ تین روز گذرنے سے پہلے اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی نہ رہے (سب تقسیم کر دوں) البتہ اگر کسی کا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

بَابٌ ۳۴۴ اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوْهَا لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا۔

باب تونگری یعنی امیری دل سے تعلق رکھتی ہے[2]

اللہ تعالیٰ نے (سورہ مومنون میں) فرمایا کیا[3] یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو مال اور نرینہ اولاد دے کر ان کی مدد کر رہے ہیں، آخر آیت ھم لہا عاملون سے یہ مراد ہے کہ ابھی وہ اعمال انہوں نے نہیں کئے لیکن ضرور انہیں کرنے والے ہیں[4]

---

[1] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی دل میں طمع اور حرص نہ ہو گو اس کے پاس روپیہ تھوڑا ہو اگر روپیہ بہت ہوا لیکن دل میں بخیلی اور طمع اور لالچ ہے تو حقیقت غنی نہیں ہے بلکہ محتاج ہے آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ۱۲ منہ [3] اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ مطلق مالداری آدمی کے لئے کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ وہی مالداری بہتر ہے جو اللہ کی اطاعت اور پرہیزگاری کے ساتھ ہو ورنہ استدراج اور مکر الٰہی ہے جیسے اس آیت سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] کیونکہ ان کی قسمت میں دوزخ لکھی گئی ہے وہ خواہ مخواہ بُرے اعمال کریں گے ۱۲ منہ

۵۹۹۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ۔

(از احمد بن یونس از ابوبکر بن عیاش از ابوحُصین از ابو صالح ذکوان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنا (مالداری اور امیری) یہ نہیں کہ مال اور اسباب بہت ہو بلکہ غنا یہ ہے کہ دل غنی اور مالدار ہو۔

بَاب ۳۴۴۸ فَضْلِ الْفَقْرِ۔

باب فقر کی فضیلت[1]

۵۹۹۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔

(از اسماعیل از عبدالعزیز بن ابی حازم از والدش) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا، آپؐ کے پاس اس وقت ایک شخص (ابوذرؓ) بیٹھے تھے آپؐ نے ان سے فرمایا تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ شریف (مالدار) ہے واللہ یہ تو ایسے لوگوں میں سے ہے کہ اگر نکاح کے لئے پیغام دے تو نکاح کر دیا جائے اگر سفارش کرے تو قبول کی جائے، سہل کہتے ہیں آپؐ یہ سُن کر خاموش ہو رہے پھر ایک شخص (جعیل بن سراقہ یا کوئی اور) آپؐ کے سامنے سے گذرا آپؐ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے اس شخص (ابوذرؓ) سے دریافت فرمایا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا یہ تو ایک غریب مسلمان ہے، بیچارہ اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو نامنظور ہوگا کسی کی سفارش کرے تو نامنظور ہوگی، آپؐ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) یہ پچھلا (غریب) شخص اگلے (مالدار) شخص سے بہتر ہے خواہ ویسے مالداروں سے پوری زمین بھری ہوئی ہو[2]

[1] فقیری سے مراد مال و دولت کی کمی ہے لیکن دل کے غنا کے ساتھ یہ فقیری محمود و سنت ہے انبیاء و اولیاء کی لیکن دل میں اگر محتاجی اور طمع اور حرص ہو تو اس فقیری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں فقیر وہی ہے جس میں فاقہ کشی اور قناعت اور یقین اور ریاضت ہو ایسے فقیر کی پہچان بہت سہل ہے اور ہر ایک سمجھ دار عقلمند آدمی سچے فقیر کو پہچان لیتا ہے اگر یہ دیکھو کہ اس کو دنیاداروں کی طرف اور ناداروں کی طرف برابر توجہ ہے کسی امیر یا دنیادار کی طرف بہ نسبت فقراء کے زیادہ التفات نہیں کرتا اپنی ذاتی حوائج کے لئے دنیاداروں کے پاس جاتا ہے نہ بادشاہ نہ وزیر سے ملنے کی یا ان کے اپنے پاس آنے کی آرزو رکھتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کی ملاقات سے اس کو کراہت ہوتی ہے تب تو وہ سچا فقیر ہے ورنہ مکار جو فروش گندم نما ہے اس سے وہ لوگ بمراتب بہتر ہیں جو اپنے تئیں دنیادار کہتے ہیں اور فقیری کا دم نہیں بھرتے ۱۲ منہ [2] یعنی اگلے شخص کی طرح مالداروں سے اگر دنیا ساری بھر جائے تو اکیلا یہ محتاج شخص ان سب سے بہتر ہے ۱۲ منہ

۵۹۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَجْرِهٖ مِنْهُمْ مُّصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ نَمِرَةً فَاِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

(از حمیدی از سفیان از اعمش) ابو وائل کہتے ہیں ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ (جلیل القدر صحابی) کی خدمت میں ان کی عیادت کے لئے گئے فرمانے لگے ہم لوگوں (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالص رضائے الٰہی کے لئے ہجرت کی۔ اب ہم میں سے کئی حضرات دنیا سے رحلت فرما گئے انہوں نے کسی قسم کا دنیاوی فائدہ حاصل نہیں کیا جیسے مُصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے ان کے پاس سوائے ایک چادر کے کچھ نہ تھا (وہی ان کا کفن بنی) جب اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر (چادر سے) ڈھانپ دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس دیں (چنانچہ ہم نے تعمیل کی) ہم میں سے بعض صحابہ کرام ایسے بھی ہیں جن کے لئے پھل خوب پکے وہ چُن چُن کر کھا رہے ہیں[1]

۵۹۹۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهٗ اَيُّوْبُ وَعَوْفٌ وَّقَالَ صَخْرٌ وَّحَمَّادُ بْنُ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

(از ابو الولید از سلم بن زریر از ابو رجاء) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہشت میں نگاہ ڈالی تو اس میں اکثر وہ لوگ ہیں جو دنیا میں غریب تھے دوزخ کو دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

ابو رجاء کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور عوف اعرابی نے بھی روایت کیا[2]

صخر بن جویریہ اور حماد بن نجیح دونوں نے اس حدیث کو بحوالہ ابو رجاء از ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا[3]

---

[1] یعنی ان کو دنیا کی فتوحات ہوئیں خوب مال و دولت ملا وہ مزے سے اٹھا رہے ہیں ۱۲ منہ [2] ایوب کی روایت کو امام نسائی نے اور عوف کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] ان دونوں روایتوں کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ

٦٠٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ۔

(از ابومعمر[1] از عبدالوارث از سعید بن ابی عُروبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا، نہ کبھی باریک چپاتی تناول فرمائی۔

٦٠٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از ابواُسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میرے توشہ خانہ میں کوئی غلہ نہ تھا جسے کوئی جاندار کھاتا البتہ کچھ جو پڑے ہوئے تھے، میں وہی ایک مُدت تک کھاتی رہی، آخر اُکتا کر جب بہت دن گذر گیے اور وہ جو ختم نہیں ہوتے تھے تو اُکتا کر میں نے ان پیمائش کی (یا وزن کیا) چنانچہ وہ جلدی[2] ختم ہوگئے

باب ٣٤٩ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے بسر اوقات اور ترکِ لذات

٦٠٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ آللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ

(نصف حدیث از ابونُعیم[4] از عُمر بن ذر از مجاہد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں (عہد نبوی میں) مجھے جب بھوک بہت زیادہ ستایا کرتی، مارے بھوک کے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیتا[3]، بعض اوقات پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا ایک بار میں ایسے راستے پر بیٹھ گیا جہاں سے عام لوگ گذرا کرتے تھے، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرف سے گذرے تو میں نے ان

---

[1] عبداللہ بن محمد بن عمرو بن حجاج ۱۲ منہ [2] یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا اناج ماپو اس میں برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ بیع وشراء کے وقت ماپ لینا بہتر ہے لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت ماپ تول ضروری نہیں اللہ کا نام لے کر چیز لیتا جائے اور خرچ کیے اللہ برکت دے گا ۱۲ منہ [3] ذرا زمین کی سردی سے بھوک کی حرارت کم ہو یا مراد یہ ہے کہ میں بھوک کے مارے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ۱۲ منہ [4] آدھی حدیث ابونعیم نے روایت کی آدھی کسی دوسرے شخص سے بہرحال ابونعیم

عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ اَبُوْ بَکْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ فَمَرَّ بِیْ عُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ فَمَرَّ فَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِیْ اَبُو الْقٰسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَعَرَفَ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَمَا فِیْ وَجْهِیْ ثُمَّ قَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰی فَتَبِعْتُهٗ فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لِیْ فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوْا اَهْدَاهُ لَکَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ قَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ اِلٰی اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِیْ قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْیَافُ الْاِسْلَامِ لَا یَاْوُوْنَ اِلٰی اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَّلَا عَلٰی اَحَدٍ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَیْهِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا وَّاِذَا اَتَتْهُ هَدِیَّةٌ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَکَهُمْ فِیْهَا فَسَاءَنِیْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِیْ اَهْلِ الصُّفَّةِ کُنْتُ اَحَقُّ اَنْ اُصِیْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰی بِهَا فَاِذَا جَاءَ اَمَرَنِیْ فَکُنْتُ اَنَا اُعْطِیْهِمْ

سے ایک آیت قرآنی اس غرض کے تحت دریافت فرمائی کہ شاید اسطرح میری طرف توجہ فرما کر مجھے گھر لے جائیں اور کھانا کھلائیں[1] لیکن وہ چل دیئے اور کھانے کی تواضع نہیں کی، بعدازاں ادھر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گذرے میں نے ان سے بھی کوئی آیت قرآنی دریافت کی اور وہی نیت تھی کہ کھانا کھلادیں انہوں نے بھی کچھ نہ کیا اور چلے گئے، بعدازاں ابوالقاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے گذرے آپؐ مجھے دیکھتے ہی مسکرا دیئے میرے دل کی کیفیت اور میرے چہرے کی حالت سمجھ گئے (کہ میں بھوکا ہوں[2]) آپؐ نے آواز دی اباھر میں نے عرض کیا لبیک (حاضر ہوں) یارسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا آؤ میرے ساتھ آؤ یہ فرما کر آپؐ چل پڑے میں پیچھے ہو لیا گھر پر پہنچے اور اجازت لے کر اندر گئے پھر مجھے بھی اجازت دی میں بھی اندر گیا وہاں دودھ بھرا ایک پیالہ رکھا تھا آپؐ نے گھر والوں سے دریافت فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپؐ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا اباھر! میں نے کہا لبیک یارسول اللہ فرمایا اصحاب[3] صفہ کو بلا لے آؤ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ اصحاب صفہ (تمام مسلمانوں کے (مشترکہ) مہمان تھے نہ ان کا گھر تھا نہ مال اسباب نہ کوئی دوست وغیرہ، آپؐ کے پاس جب صدقہ کی کوئی چیز آتی تو ان کے پاس بھیج دیتے خود اس میں سے تناول نہ کرتے، اگر تحفہ کے طور پر کوئی چیز آتی تو انہیں بلا لیتے خود بھی کھاتے انہیں بھی کھلاتے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا "اصحاب صفہ کو بلا لاؤ" تو مجھے یہ بات گھلنے کی معلوم ہوئی میں نے دل میں سوچا یہ معمولی دودھ اصحاب صفہ میں کہاں پورا

---

[1] یعنی آیت کا پوچھنا بہانہ تھا اصل میں "مطلب سعدی دیگر است" یہ خواہش تھی کہ وہ میری صورت دیکھ کر کھانے کی تواضع کریں ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ صدقے آپؐ کی دانائی اور فراست اور کرم اور رحم اور اخلاق کے ۱۲ منہ [3] جو مسجد نبوی کے سائبان میں پڑے رہتے نہ ان کا گھر تھا نہ بار ۱۲ منہ

وَمَا عَسٰى اَنْ يَّبْلُغَنِيْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا قَالَ فَاَرِنِيْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ۔

ہو گا اس دودھ کا تو میں تنہا حقدار تھا اس میں سے کچھ پیتا تو مجھے طاقت آتی مگر یہ اصحاب صفہ آئیں گے تو آنحضرتؐ مجھی کو حکم دیں گے انہیں دودھ پلا جب وہ پینا شروع کریں گے تو میرے حصے میں دودھ ملنے کی اُمید نہیں[1] مگر اطاعت اللہ و رسولؐ کے سوا چارہ نہ تھا میں ان کے پاس جا کر انہیں بلا لایا وہ آئے اندر آنے کی اجازت طلب کی آپؐ نے اجازت دی وہ سب اپنی اپنی جگہ آ کر گھر میں بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا اباہر میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا یہ پیالہ انہیں دے میں نے پیالہ اٹھا کر ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا جب وہ سیر ہو کر پی لیتا تو پیالہ مجھے واپس کر دیتا میں دوسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا پھر تیسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا اور پیالہ واپس مجھے دیتا اسی طرح سب کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اس وقت اصحاب صفہ خوب سیر ہو کر پی چکے تھے آنحضرتؐ نے پیالہ لے کر اپنے ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے فرمانے لگے اباہر! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا اب میں اور تو (صرف دو آدمی) باقی ہیں میں نے کہا بے شک یا رسول اللہ آپؐ سچ فرماتے ہیں فرمایا اب تو بیٹھ جا اور دودھ پی، میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا شروع کیا آپؐ نے فرمایا اور پی میں نے اور پیا پھر اسی طرح آپؐ فرماتے رہے (اور پی) یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے (اب میں بالکل سیر ہو چکا ہوں) میرے پیٹ میں قطعاً جگہ نہیں، فرمایا اچھا اب مجھے دے دے، پھر آپؐ نے حمد و بسم اللہ کہہ کر وہ (سب کا) بچا ہوا دودھ نوش فرما لیا[2]

۶۰۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم لوگ جہاد کیا کرتے مگر سوائے حُبلہ اور سمر کے پتوں

[1] یعنی کے لئے بس نہ ہو گا غرض میں محروم رہ جاؤں گا ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ اس حدیث میں آپ کا کھلا ہوا معجزہ ہے آپ نے جو دوسری بار ابوہریرہؓ کو دیکھ کر تبسم فرمایا وہ اس وجہ سے تھا کہ ابوہریرہؓ نے جو بے صبری کا خیال کیا تھا کہ دیکھئے دودھ میرے لئے بچتا ہے کہ نہیں اس پر آپ مسکرائے ۱۲ منہ

دَعْنِي بِنَبْلِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خِبْتُ إِذًا وَّضَلَّ سَعْيِيْ۔

کے اور کوئی خوراک نہ ملتی، ہم لوگوں کو اس وقت بکری کی طرح خشک مینگنیاں آیا کرتیں، (تعجب ہے کہ) اب بنی اسد کے لوگ[1] مجھے اسلام کے احکام سکھا کر میری مدد کرنا چاہتے ہیں اگر میں (ان کے خیالات کے مطابق) گذرنے پر بھی اسلام کے مسائل سے واقف نہیں ہو سکا تو گویا میری ساری محنت (اب تک) بیکار گئی اور میں کم نصیب رہا۔

۶۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ۔

(از عثمان از جریر از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینے میں تشریف لائے، آپ کی آل نے آپ کے وصال تک کبھی تین رات متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی[2]۔

۶۰۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ هُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ مِّسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَكَلَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ۔

(از اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن از اسحاق ازرق از مسعر بن کدام از ہلال از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل[3] نے ایک دن میں جب دو بار کھانا کھایا تو ایک کھانا کھجور[4] تھا۔

۶۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ

(از احمد بن رجاء از نضر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے

[1] باوجود اتنے قدیم الاسلام ہونے کے ۱۲ منہ [2] حالانکہ یہ بنو اسد کمبخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے اور طلیحہ بن خویلد کے حق تے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا پیرو بن گئے تھے لیکن خالد بن ولید نے ان کو مار کر پھر مسلمان بنایا ان لوگوں نے سعد بن ابی وقاص کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی تھی سعدؓ کوفہ کے حاکم تھے یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے جو خوش کل تو مسلمان ہوئے ہیں اور میری تعلیم کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں یوں ہے جو کی روٹی سے بھی دو دن پے درپے سیر نہیں ہوئے یعنی ایک دن روٹی ملی تو دوسرے دن نہ ملی یا پیٹ بھر کر نہ ملی ایک روایت میں ہے کہ ایک ایک ماہ تک آپ کے گھر میں چولہا نہ سلگتا کھجور اور پانی پر اکتفا کرتے ۱۲ منہ [4] یعنی یہ نہیں ہوا کہ دونوں وقت کا کھانا آگ سے پکا ہوا ہوتا بلکہ ایک وقت اگر ایسا کھانا ملا تو دوسرے وقت کھجور [5] یعنی ان کا رونا یہ بالکل غلط ہے۔ عبد الرزاق [6] ان احادیث اور اکثر احادیث میں آل سے مراد کنبے کے افراد ہوتے ہیں جن میں بچے اور بیویاں سبھی شامل ہیں۔ عبد الرزاق

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ مِنْ اَدَمٍ وَّحَشْوُهٗ مِنْ لِيْفٍ۔

کا تھا اس میں (بجائے روئی کے) کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۶۰۰۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّخَبَّازُهٗ قَائِمٌ وَّقَالَ كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ۔

(از ھدبہ بن خالد از ہمام بن یحییٰ) قتادہ کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے ان کے نانبائی کھڑا رہتا، انس رضی اللہ عنہ لوگوں سے کہتے کھاؤ میں نے تو وصال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باریک چپاتی کبھی کھاتے نہیں دیکھا نہ آپؐ کو کبھی سالم بھنی ہوئی بکری کھاتے ہوئے آنکھوں سے دیکھا۔

۶۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَاْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ نُّؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ۔

(از محمد بن مثنیٰ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک ایک ماہ ہم پر اس طرح گذر جاتا کہ گھر میں آگ سلگانے کی نوبت ہی نہ آتی (کھانا نہ پکاتے یعنی آٹا نہ ملتا) ہمارا کھانا بس کھجور اور پانی ہوتا البتہ کبھی کچھ گوشت بھی آجاتا (تو اسے بھی کھا لیتے)

۶۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثَلٰثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی از ابن ابی حازم از والدش از یزید بن رومان از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے کہا میرے بھانجے! ہم دو مہینے میں تین نئے چاند دیکھتے تھے اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں[ع] میں آگ نہ سلگائی جاتی (یعنی کھانا نہ پکایا جاتا) عروہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا تو پھر آپ حضرات کا گذارا کس کھانے پر ہوتا تھا؟ انہوں نے کہا بس ان دو کالی چیزوں پانی اور کھجور[له] پر، سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری ہمسایہ تھے ان کے پاس دودھیل اونٹنیاں تھیں وہ اپنے گھروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے لئے دودھ

له حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ ایک کا نام یا وصف دوسری چیز پر بھی رکھ کر تثنیہ کر دیتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین چاند اور سورج دونوں کو ۱۲ منہ ع ابیات سے آل کا مفہوم صاف ہوگیا ہے کہ ازواج مطہرات کے مختلف حجروں میں آگ نہ سلگتی لیکن اس کا بھی اہلسنت کو انکار نہیں کہ آل سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھر بھی مراد ہے مگر ان احادیث میں آل اور ابیات صرف ازواج مطہرات کے لئے آیا ہے۔ عبدالرزاق۔

جِيرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ۔

بھیجتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی دودھ پلاتے تھے

۶۰۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

(از عبداللہ بن محمد از محمد بن فضیل از والدش از عمارہ از ابوزرعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے یا اللہ آل محمدؐ کو اتنی ہی روزی دے جتنی ضروری ہے[1]۔

بَابٌ ۳۴۵ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ۔

باب عبادت یا نیک کام میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی کرنا۔

۶۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

(از عبدان از والدش از شعبہ از اشعث از والدش) جناب مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسی عبادت پسند تھی، انہوں نے کہا جو ہمیشہ کی جائے میں نے پوچھا آپؐ رات کو (تہجد کے لئے) کب اٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا جب مُرغ کی آواز سنتے۔

۶۰۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا

(از قتیبہ از مالک از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نیک کام بہت

---

[1] جتنے سے زندگی قائم رہ سکتی ہے باقی غنا اور تونگری اور کثرت مال کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعاء قبول ہوئی آپ کی وفات کے بعد آپ کی آل پر ہمیشہ دنیا کی تکلیفیں گزرتی رہیں حضرت فاطمہؓ آپ کی چہیتی صاحبزادی نے تو تونگری اور دولت کا زمانہ دیکھا ہی نہیں وہ اس سے پہلے ہی وصال فرما گئیں اور ساری عمر تنگی اور تکلیف میں ہی بسر کی۔ اس کے بعد امام حسن اور امام حسینؓ کو گو دنیا کی تنگی نہ تھی مگر ہمیشہ ان دونوں صاحبزادوں نے فقیرانہ زندگی بسر کی اور کئی بار اپنا سارا اسباب و مال و اسباب اللہ کی راہ میں لٹا دیا پھر حضرت امام حسن کو زہر دیا گیا اور حضرت امام حسین کس سختی کے ساتھ مع اپنے عزیز و اقرباء کے شہید کئے گئے ان کے بعد جتنے امام ان دونوں کی اولاد میں گزرے وہ بنی امیہ اور بنی عباسیہ حاکموں کے ہاتھوں ساری عمر تکلیف ہی میں رہے کوئی قید کئے گئے کوئی قتل کئے گئے کوئی زندگی بھر روپوش رہے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اب تک دنیا کی حکومت اور دولت اور راحت نہ ملی دوسرے لوگ خوب چین کرتے رہے۔ کچھ عرصہ ہوا حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی نے چاہا تھا کہ بنی فاطمہؓ کو امیر المومنین بنائیں اور سید احمد صاحب بریلوی سے بیعت بھی کی تھی مگر اللہ کو منظور نہ تھا سید صاحب مع اپنے رفقاء کے کفار سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوئے

قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

پسند تھا جسے آدمی ہمیشہ کرتا رہے۔

۶۰۱۳۔ **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنَجِّيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔

(از آدم از ابن ذئب از سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کسی شخص کو نجات نہیں دے سکیں گے (بلکہ خدا کے فضل و کرم سے نجات ہوگی) لوگوں نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کیلئے بھی اعمال باعث نجات نہ ہوں گے؟ فرمایا میرے لئے بھی نہیں بلکہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے گا[1] لہٰذا تم لوگ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو، صبح اور شام اور اسی طرح رات کو ذرا چل لیا کرو اور اعتدال کو اختیار کیا کرو کہ منزلِ مقصود تک پہنچنے کا یہی راستہ ہے[2]

۶۰۱۴۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ مُّوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا اَنْ لَّنْ يُّدْخِلَ اَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَاَنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اَدْوَمُهَا اِلَى اللّٰهِ وَاِنْ قَلَّ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان از موسیٰ بن عقبہ از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درستی کے ساتھ عمل کرو، میانہ روی اختیار کرو اور جان لو کہ کر کے اعمال اسے جنت میں داخل کرنے کا سبب نہ ہو سکیں گے (بلکہ فضل ربی سے داخلہ ہو سکے گا) اور اللہ تعالیٰ کو تمام اعمال سے وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۶۰۱۵۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابوسلمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

---

[1] قرآن شریف میں جو ہے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اس کے معارض نہیں کیونکہ عمل صالح بھی منجملہ اسباب دخول جنت ایک سبب ہے لیکن اصلی سبب رحمت اور عنایت الٰہی ہے بعضوں نے کہا آیت میں ترقی درجات مراد ہے نہ محض دخول جنت اور ترقی درجات اعمال صالحہ کے لحاظ سے ہوگی اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اعمال صالحہ کرنے والے کو بہشت میں لے جانا اللہ پر واجب ہے معاذ اللہ ۱۲ منہ

[2] سبحان اللہ کیا عمدہ اور حکیمانہ تعلیم ہے مطلب یہ ہے کہ دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھا کر گرتا ہے پھر ایک قدم بھی چلنے کے قابل نہیں رہتا منزل مقصود پر نہیں پہنچتا لیکن آہستہ ہر روز چلنے والا جو تھوڑا صبح تھوڑا شام تھوڑا رات کو بطور تفریح چلا کرے ہزاروں کوس کی راہ طے کر لیتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے صبح اور شام اور رات کو تھوڑا چلنے سے مقصود یہ ہے کہ آدمی صبح اور شام کو اسی طرح رات کو تھوڑی سی عبادت کر لیا کرے اور ہمیشہ کرتا رہے بس اتنی عبادت اس کی نجات اور فائز المرام ہونے کے لئے کافی ہے یہ تین وقت نہایت متبرک ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنا بہت فائدہ دیتا ہے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہو کیا حال ہوا انہوں نے کہا وہ سب لطائف ظرائف عشقیہ باتیں ہوا ہو گئیں کچھ کام نہ آئیں سحر کے قریب جو ہم تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے وہ کام آئیں انہی کی بدولت نجات پائی اوپر گزر چکا ہے کہ تمام صالحین اور اولیاء اللہ نے قیام شب نہیں چھوڑا رات کو تھوڑی بہت عبادت سب نے کی ہے اور جو درویش شب بیداری نہیں کرتا اور ساری رات پڑا سوتا رہتا ہے وہ درویش نہیں ہے اہل سنت پر لازم ہے کہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر جس قدر ہو سکے نماز اور تلاوت قرآن میں مصروف رہا کریں ۱۲ منہ ع لیعنی سنت کے مطابق خلوص نیت سے ۱۲ منہ ع بہت محنت نہ اٹھاؤ کہ طبیعت اکتا جائے اور رہ

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ.

کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا نیک عمل زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا سا عمل ہو آپؐ نے فرمایا نیک اعمال سرانجام دینے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت ہو (جو ہمیشہ نبھ سکے)

۶۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ.

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابراہیم) علقمہؓ کہتے ہیں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے عبادت کیا کرتے تھے، کیا عبادت کے لئے کوئی خاص دن بھی مقرر تھا؟ انہوں نے کہا نہیں، آپؐ کی عبادت دوامی تھی (یعنی روزانہ ایک ہی طریقہ پر عبادت کیا کرتے تھے) اور تم میں ایسا کون انسان ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح عبادت کر سکے؟[1]

۶۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي

(از علی بن عبداللہ از محمد بن زبرقان از موسیٰ بن عقبہ از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک اعمال بڑی درستی کے ساتھ کرو،[2] حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی ہو افراط و تفریط نہ ہو) اور خوش رہو (اللہ تعالیٰ سے امید مغفرت رکھو اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو) عمدہ اعمال جنت میں داخل نہ کر سکیں گے (فضل و کرم ایزدی کچھ کریگا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کو بھی عمدہ اعمال بہشت میں نہ لیجائیں گے فرمایا مجھے بھی یہ اعمال بہشت میں نہیں لے جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و مغفرت سے مجھے ڈھانپ لے گا (یہی عقیدہ ہے[3])

---

[1] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل و جگر تھا کہ نو بیبیاں ان کے سوا حرین بال بچے خانگی فکریں سب رکھ کر پھر تعلیم امت اور تکمیل عموم خلق اور دعوت عام کے کل کام اس پر فوجی اور ملکی کام اس پر انتظامی اور سیاسی امور اس پر عبادت الٰہی یہ سب چیزیں نہایت اعتدال اور انتظام اور ہمیشگی کے ساتھ بجا لاتے تھے اور پھر خوش مزاج اور ہنس مکھ ہر ایک سے بڑی خوش اخلاقی اور مہربانی کے ساتھ ملاقات کرتے تھے کیا کسی فقیر اور درویش کی مجال ہے کہ آنحضرت کی نسی فکریں ایک عالم کی سرپر لے کر ایک دن بھی اس خوبی کے ساتھ گزار دے ان سارے فقیروں اور درویشوں کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ساعت کے برابر نہ تھی یہ بہت سہل ہے کہ ایک سونٹا لے کر لنگوٹے باندھ کر سب سے الگ ایک پہاڑ پر جا بیٹھے اور درویش بن گئے ۱۲ منہ [2] سنت کے موافق خلوص کے ساتھ تاکہ قبول ہو ۱۲ منہ [3] مسلمانو! رونے کا مقام ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اعمال کا بھروسہ نہ تھا تو تمہاری عبادت اور پرہیزگاری کیا چیز ہے جس پر تم ناز کرو اور اللہ کے دوسرے بندوں کو حقیر سمجھو ہم کیا ہمارے اعمال کیا ۱۲ منہ

النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَاَبْشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَدَادًا سَدِيْدًا اِصْدُقًا۔

علی بن عبداللہ مدینی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے یہ حدیث ابوسلمہ سے ابوالنضر کے واسطے سے سنی ہے۔ ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضؓ سے عفان ابن مسلم کہتے ہیں ہم سے وہیب نے بحوالہ موسیٰ بن عقبہ ابوسلمہ از عائشہؓ از آنحضرت ؐ بیان کیا آپ نے فرمایا درستی کے ساتھ عمل کرو اور خوش رہو۔ مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی اور طبرانی نے وصل کیا) قولاً سدیداً (جو سورۂ احزاب میں آیا ہے) اس سے مراد سچی بات ہے۔ سداد کے بھی یہی معنی ہیں [۲]

۶۰۱۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُہُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوۃَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِیْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَرَّتَيْنِ۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال بن علی) حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی بعد ازاں آپ منبر پر چڑھ گئے، اور مسجد میں ہاتھ سے قبلے کی طرف اشارہ کیا فرمایا ابھی جب میں تمہیں نماز پڑھا چکا اس دیوار کی طرف مجھے بہشت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی میں نے (ساری عمر میں) آج کی طرح نہ کوئی بہشت کی سی خوبصورت چیز دیکھی نہ دوزخ جیسی بھیانک [۳] اس کلمے کو آپ نے دو مرتبہ دہرایا۔

بَابٌ ۳۴۵۱ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

باب (خدا سے) اُمید اور خوف [۴]

وَقَالَ سُفْيٰنُ مَا فِی الْقُرْاٰنِ اٰيَۃٌ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ لَّسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِيْلَ

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں [۵] قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں گزری جتنی یہ آیت ہے "اے پیغمبر کہہ دے تمہارا طریقہ کوئی چیز نہیں جب تک

---

[۱] جو امام بخاری کے شیخ تھے اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کو لا کر امام بخاری نے علی بن مدینی کا یہ گمان رفع کیا کہ اگلی روایت منقطع ہے کیونکہ اس میں موسیٰ کے سماع کی ابوسلمہ سے صراحت ہے ۱۲ منہ [۲] حدیث میں سَدِّدُوْا کا لفظ آیا تھا سَدِيْدٌ اور سَدَادٌ کا بھی وہی مادہ ہے اس مناسبت سے امام بخاری نے اس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا مقصود یہ ہے کہ آدمی بہشت اور دوزخ کا ہمیشہ دھیان رکھے اور اس خیال کی وجہ سے نیک عمل ہمیشہ کرتا رہے تو باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ [۴] یہی ایمان ہے اگر امید جاتی رہی اور بالکل نا امیدی ہو گئی تب بھی خرابی ہے اِنَّہٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ اگر اپنے نیک اعمال کے بھروسہ پر امید ہی امید رہ گئی ڈر جاتا رہا جب بھی خرابی ہے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ ۱۲ منہ [۵] یہ اثر کتاب التفسیر میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تورات انجیل اور ان کتابوں پر جو تم پر نازل ہوئیں پورا عمل نہ کرو[1]۔"

۶۰۱۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَّاَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَّاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَاْمَنْ مِّنَ النَّارِ۔

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبد الرحمان از عمرو بن ابی عمرو از سعید بن ابی سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ رحمت کو پیدا کرنے کے دن اس کے سو حصے کئے، ننانوے حصے اپنے پاس رکھ دئے ایک حصہ اپنی تمام مخلوقات میں تقسیم[2] کر دیا اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کا پورا رحم معلوم ہو جائے تو (باوجود کفر کے) بہشت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کا مکمل عذاب معلوم ہو جائے تو کبھی دوزخ سے بے فکر نہ ہو[3]۔

بَابٌ ۳۴۵۲ الصَّبْرُ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ

اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ۔

باب اللہ کی طرف سے جو چیزیں حرام ہیں ان سے صبر کئے رہنا یعنی پرہیز کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ زمر میں) فرمایا صبر کرنے والوں کو ان کا پورا ثواب بے حساب ملے گا[4]۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم نے بہترین عیش صبر میں پایا۔

۶۰۲۰ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عطاء بن یزید) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بعض انصار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اس آیت کی سختی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ فرمایا کہ جب تک کتاب الٰہی پر پورا پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کوئی چیز نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یہ اسی حصہ کا اثر ہے کہ آدمی ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] مومن کتنے بھی نیک عمل کرتا ہو لیکن ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے شاید میری نیکیاں بارگاہِ الٰہی میں قبول نہ ہوئی ہوں اور شاید میرا خاتمہ برا ہو جائے ابوعثمان نے کہا گناہ کرتے جانا اور پھر نجات کی امید رکھنا بدبختی کی نشانی ہے علماء نے کہا ہے کہ حالت صحت میں اپنے دل پر خوف غالب رکھے اور مرتے وقت اس کے کرم و رحم کی زیادہ امید رکھے ۱۲ منہ [4] صبر کہتے ہیں بری بات سے نفس کو روکنا اور زبان سے کوئی کلمہ شکوہ اور شکایت کا نہ نکالنا اللہ کے کرم و رحم کا منتظر رہنا ذوالنون نے کہا صبر کیا ہے بری باتوں سے دور رہنا بلا کے وقت اطمینان رکھنا کتنی ہی محتاجی آئے مگر بے پرواہ رہنا۔ ابن عطاء نے کہا صبر کیا ہے بلائے الٰہی پر ادب کے ساتھ سکوت کرنا ۱۲ منہ [5] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] صبر کے معنی وسیع ہیں کفار کے مقابلے میں ثابت قدم رہنا بھی صبر میں داخل ہے خندہ پیشانی سے دنیا کے تمام مشکل مراحل طے کرنا صبر ہی کہلاتا ہے۔ آجکل جہلاء اور عوام میں صبر کا ایک غلط معنی بھی ہے کہ ہمت ہار کر جہاد چھوڑ کر گوشہ نشین ہو جانا یعنی بے ہمتی اور بزدلی کو بھی صبر سمجھتے ہیں یہ انتہائی جہالت ہے اور یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کو بزدل بنانے کے لئے صبر کے اس طرح کے غلط معنی پھیلا دئے ہیں عبد الرزاق۔

يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِّنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرُهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

سے کسی شے کے طالب ہوئے آپؐ نے ان میں سے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا آپؐ نے دونوں ہاتھوں سے جو کچھ تھا خرچ کرنے کے بعد فرمایا دیکھو میرے پاس جو آئے گا میں اسے تم سے چھپا نہ رکھوں گا جو شخص سوال سے پرہیز کرنا چاہے گا (اللہ ہی اسے غیب سے دے گا) سوال سے بچائے گا اور جو شخص صبر کرنا چاہتا ہے من جانب اللہ اسے صبر ہی ودیعت ہوتا ہے جو شخص بے نیاز رہنا پسند کرے گا اللہ اسے بے نیاز کر دے گا[1] اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تمہیں صبر[2] سے زیادہ عمدہ عطا نہیں کی گئی ہے[3]

۶۰۲۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

(از خلاد بن یحیی از مسعر از زیاد بن علاقہ) مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) اتنی نماز پڑھتے کہ آپؐ کے قدم مبارک پر ورم آجاتا۔ لوگ آپؐ سے کہتے[3] تو آپؐ فرماتے کیا میں اللہ تعالیٰ کا شاکر بندہ نہ بنا رہوں[4]؟

بَاب ۳۴۵۳ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مِّنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ

باب جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے تو وہ اسے کافی ہے۔

ربیع بن خثیمؒ کہتے ہیں آیت وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (جو اللہ سے ڈرے اور اس کے لئے نکلنے کی صورت بنا دے گا) اس سے مراد ہے ہر تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی صورت بنا دے گا[5]۔

۶۰۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ

(از اسحاق از روح بن عُبادہ از شعبہ) حصین بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] لوگوں کا محتاج نہیں کرے گا ۱۲ منہ [2] صبر تلخ است ولے بر شیریں دارد۔ صبر عجیب نعمت ہے صابر آدمی کی طرف اخیر میں سب کے دل مائل ہو جاتے ہیں سب اس کی ہمدردی کرنے لگتے ہیں ۱۲ منہ [3] آپ کیوں اتنی عبادت کرتے ہیں اللہ نے تو آپ کے اگلے اور پچھلے سب قصور بخش دیئے ہیں ۱۲ منہ [4] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آپ نے عبادت الٰہی کے لئے محنت اور تکلیف اٹھانے پر صبر کیا اور نفس کو اپنی خواہش یعنی آرام و راحت سے باز رکھا ۱۲ منہ [5] اس کو طبرانی اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

نے فرمایا میری اُمت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو نہ فقر کرتے ہیں نہ بُرا شگون لیتے ہیں بس (ہر کام میں) اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں [1]

بَاب ۲۴۵۴ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ۔

باب بے فائدہ گفتگو منع ہے۔

۶۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعٰوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ

(از علی بن مسلم از ہشیم از متعدد راویان مثلاً مغیرہ بن مقسم و فلاں (مجالد بن سعید) و شخصے سوم (داؤد بن ابی ھند) از شعبی) وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان رض نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا مجھے کوئی حدیث جو آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو لکھ بھیجیں مغیرہ رض نے جواب میں لکھوایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا جب آپ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر کہتے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضول گفتگو سے منع فرماتے اسی طرح کثرتِ سوال (بے ضرورت مسئلے پوچھنے) سے، مال کو بے کار چھوڑنے یا رقم برباد کرنے [2] سے دینے کی چیز نہ دینے سے، نہ لینے کی چیز مانگنے [3] سے، ماں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے [4] سے۔ نیز

---

[1] بھروسے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اسباب کا حاصل کرنا چھوڑ دے بلکہ اسباب حاصل کرے لیکن مقصود کا حاصل ہونا پروردگار کی مرضی اور ارادے پر منحصر سمجھے اور اگر مقصود حاصل ہو جائے تو یہ خیال نہ کرے کہ اسباب کی وجہ سے حاصل ہوا بلکہ پروردگار کی عنایت اور نوازش سمجھے ۱۲ منہ [2] یعنی اُن باتوں سے جن میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا۔ ہمارے زمانے میں بہت لوگوں نے اس حدیث کا خیال چھوڑ دیا ہے اور بیفائدہ گپ شپ لگانا اچھا سمجھتے ہیں کہتے ہیں اس سے دل بہلتا ہے۔ دل بہلانے کیلئے بہتر یہ ہے کہ کوئی ہنر علم صنعت، زراعت اور کیمیا یعنی ہر چیز کی تحلیل و ترکیب کا علم اسی طرح عمدہ عمدہ آلات اور مشینیں تیار کرنا انواع و اقسام کے ظروف اور ہتھیار اور روشنی کے سامان، ان میں دنیاوی فائدہ بھی ہے اور دین کی قوت بھی ۱۲ منہ [3] پیسہ برباد کرنا یعنی اسراف کرنا جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ جو دینا چاہئیے مثلاً جو سامان عاریت مانگا کرتے ہیں جیسے توا تحتاری پانی آگ برتن باسن وغیرہ اس کو روکنا۔ جو نہ لینا چاہئیے مثلاً مالِ حرام سود وغیرہ ۱۲ منہ [4] لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا ایک تو وہ ہے جو عرب کیا کرتے تھے اور ایک بدترین شکل اب بھی ہے کہ تیس چالیس سال تک لڑکیوں کا نکاح نہ کرنا۔ جب ننھی بچی کو قتل کرنا منع ہے تو عاقل بالغ جوان باشعور حساس لڑکیوں کو ساری ساری عمر گھروں میں بند کر کے سنتِ نکاح سے روکنا اور ان کی جنسی قوت کو کچلنا خدا اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ ساتھ حقِ انسانیت بیٹیوں سے چھین کر ساری عمر انہیں گھر میں قید میں رکھ کر مارنا کہاں کا انصاف ہے۔ یہ قتل اور زندہ درگور سے کم ایذاء نہیں۔ عبد الرزاق

قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اسی سند سے) ہشیم نے بحوالہ عبدالملک بن عمیر از وراد از مغیرہ رض از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۴۵۵ حِفْظِ اللِّسَانِ

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۔

باب زبان قابو میں رکھنا[1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے کلمہ خیر نکالے ورنہ خاموش رہے[2] اور اللہ نے (سورہ کاف) میں فرمایا جہاں اس نے کوئی بات منہ سے نکالی ایک پہرے دار فرشتہ اسے لکھنے کے لئے تیار رہے۔"

۶۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ اَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔

(از محمد بن ابی بکر مقدمی از عمر بن علی از ابوحازم) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے جبڑوں اور ٹانگوں کے درمیان یعنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں[3]

۶۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دے[4] اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔

---

[1] غیبت اور جھوٹ اور ان باتوں سے جو منع ہیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گزر چکی ہے آگے بھی آتی ہے ۱۲ منہ [3] زبان کی ضمانت یہ کہ کفر اور شرک کا کلمہ زبان سے نہ نکالے غیبت اور جھوٹ سے پرہیز رکھے شرمگاہ کی ضمانت یہ ہے کہ زنا اور لواطت اور حرامکاری نہ کرے ۱۲ منہ [4] جبڑوں کے درمیان زبان کی حفاظت جہاں کفر یہ کلمات اور غیبت اور کذب بیانی اور بہتان سے ہو وہاں سب وشتم اور لعن طعن سے بھی ہو سب وشتم والے سوچیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم انہیں روز محشر یہ کہہ دیں کہ تم نے میرے ساتھیوں پر کفریہ کلمات کہے انہیں سب وشتم کیا کذب والزام وبہتان باندھے میں تمہاری شفاعت نہیں کرتا تو کہاں جائیں گے؟ عبداللہ زاد

۶۰۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ قِيلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ۔

(از ابو الولید از لیث از سعید مقبری) ابو شریح خزاعی کہتے ہیں میرے کانوں نے سُنا اور میرے دل نے خوب یاد رکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مہمان داری تین دن تک ہوتی ہے مگر جو ضروری مدت ہے وہ تو پوری کرو۔ صحابہ نے عرض کیا ضروری مدت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک دن رات[۱] اور جو شخص اللہ اور یوم آخر (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی تواضع کرے، جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ منہ سے اچھی بات نکالے ورنہ سکوت اختیار کرے[۲]

۶۰۲۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم از یزید از محمد بن ابراہیم از عیسیٰ بن طلحہ تیمی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمی ایک بات بے ساختہ نکال بیٹھتا ہے اسے سوچتا نہیں[۳] اس کی پاداش میں دوزخ میں اتنی دور گر پڑتا ہے جتنی دور مشرق ہے (مغرب سے)

۶۰۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ

(از عبداللہ بن منیر از ابو النضر از عبد الرحمان بن عبداللہ یعنی ابن دینار از والدش از ابو صالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کبھی ایسا کلمہ منہ سے نکالتا ہے جسے وہ چنداں اہمیت نہیں دیتا مگر اس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے اور اللہ اس کے سبب سے درجات بلند کر دیتا ہے، اس کے برعکس کا ہے بندہ خدا کی ناراضگی کا کلمہ منہ سے نکال بیٹھتا ہے وہ اسے کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا لیکن اس

[۱] یعنی دو وقت صبح اور شام کا کھانا کھلانا اس دن کھانے میں تکلف کرنا چاہیئے اور معمول سے اچھا کھلانا چاہیئے باقی دونوں میں جو ماحضر ہو وہ سامنے رکھ سکتا ہے ۱۲ منہ
[۲] منہ سے گالی گلوچ غیبت جھوٹ کفر شرک کی باتیں نکالنے سے خاموش رہنا بہتر ہے ۔ نیا موزہ بہائم از تو گفتار + تو خاموشی بیا موزہ بہائم ۱۲ منہ
[۳] کہ وہ کیسی کفر اور بے ادبی کی بات ہے ۱۲ منہ

مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَّہْوِیْ بِہَا فِیْ جَہَنَّمَ۔

کی وجہ سے دوزخ میں گر جاتا ہے[1]۔

بَاب ۳۴۵۶ الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ

باب خوف الٰہی سے رونا۔

۶۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَیْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُّظِلُّہُمُ اللّٰہُ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ۔

(از محمد بن بشار از یحییٰ از عبید اللہ از خبیب بن عبد الرحمان از حفص بن عاصم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات قسم کے انسانوں کو اللہ تعالیٰ حشر کے دن اپنے سائے میں رکھے گا (ان میں سے ایک وہ شخص ہے) جو ذکر الٰہی کرے (یا اللہ کو یاد رکھے) اور اس سبب سے اس کے آنسو جاری ہو جائیں۔

بَاب ۳۴۵۷ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰہِ۔

باب خوف خدا۔

۶۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ رِّبْعِیٍّ عَنْ حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یُسِیْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِہٖ فَقَالَ لِاَھْلِہٖ اِذَا اَنَا مُتُّ فَخُذُوْنِیْ فَذَرُّوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فِیْ یَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوْا بِہٖ فَجَمَعَہُ اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَکَ عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِیْ اِلَّا مَخَافَتُکَ فَغَفَرَ لَہٗ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ربعی) حضرت حذیفہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ امتوں میں ایک شخص کو اپنے گناہوں کا خوف تھا اس نے وصیت کی میرے مرنے کے بعد میری راکھ بنا دینا گرمیوں کے موسم میں (جب تیز ہوا چلتی ہے) سمندر میں پھینک دینا" لہٰذا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے سمندر میں پھینکی ہوئی اسکی راکھ کے ذرات کو زندہ ہونے اور اس شخص کی شکل بننے کا حکم صادر فرمایا جب وہ انسان زندہ ہو کر خدا کے پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا تجھے یہ حرکت کیوں سوجھی؟ عرض کی مولیٰ صرف تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرما دی[2]۔

۶۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَجُلًا فِیْمَنْ کَانَ سَلَفَ

(از موسیٰ از معتمر از والدش از قتادہ از عقبہ بن عبد الغافر) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ زمانے یا تم سے پہلے زمانے کے ایک شخص کا واقعہ سنایا اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے نوازا ہوا تھا جب وہ مرنے لگا تو

---

[1] قسطلانی نے کہا اللہ کی رضامندی کی بات یہ ہے کہ کسی مسلمان کی بھلائی کی بات کہے جس سے اس کو فائدہ پہنچے اور ناراضی کی بات یہ ہے کہ مثلاً ظالم بادشاہ یا حاکم سے مسلمان بھائی کی برائی کرے اس نیت سے کہ اس کو ضرر پہنچے ابن عبدالبر سے ایسا ہی منقول ہے ابن عبدالسلام نے کہا ناراضی کی بات سے وہ بات مراد ہے جس کا حسن و قبح معلوم نہ ہو ایسی بات منہ سے نکالنا حرام ہے تمام حکمت اور اخلاق کا خلاصہ اور اصل الاصول یہ ہے کہ آدمی سوچ کر بات کہے بن سوچے جو منہ میں آئے کہہ دینا نادانوں کا کام ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ یہ بات جان کر بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور ٹرٹر بے فائدہ باتیں کئے جاتے ہیں ایسا علم بغیر عمل کے کیا فائدہ دے گا ۱۲ منہ

[2] اس کا ڈرنا پروردگار جل شانہٗ کو پسند آگیا وہ —

أَوْ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي أَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللّٰهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَاذْرُونِي فِيهَا فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللّٰهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَاذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیٹوں سے کہا میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ انہوں نے کہا بہت اچھا شفیق اور مہربان باپ) اس نے کہا میں نے درگاہ الٰہی میں کوئی نیکی جمع نہیں کی، قتادہ اس لفظ کی تفسیر یوں بیان کرتے ہیں کہ کوئی نیکی اللہ کے پاس ذخیرہ نہیں کی (مفہوم ایک ہے) جب بھی اللہ کے سامنے میری پیشی ہوگی تو وہ مجھے عذاب دے گا لہٰذا تم یاد رکھو جب میں مروں تو مجھے جلا دینا جب میں کوئلے کوئلے ہو جاؤں تو خوب رگڑ پیس لینا جس دن تیز آندھی چلے وہ راکھ ہوا میں اڑا دینا اس بات پر اولاد سے قسم لے لی، جب وہ مرگیا تو اولاد نے حسب وصیت ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ ہونے کا حکم دیا وہ شخص (سامنے) کھڑا ہو گیا[1]۔ باری تعالیٰ نے پوچھا او بندے! تجھے یہ حرکت کیوں سوجھی؟ اس نے عرض کیا مولیٰ تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ رحم سے دیا (مغفرت فرما دی)

معتمر کے والد (سلیمان تیمی) یا قتادہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسی سے سُنا وہ بھی ایسی ہی حدیث روایت کرتے تھے اس میں اتنا اضافہ ہے "میری راکھ سمندر میں بکھیر دینا" یا اسی قسم کا اور کوئی دوسرا جملہ۔ معاذ بن معاذ[2] تیمی نے بحوالہ شعبہ از قتادہ از عقبہ از ابوسعید خدری رضؓ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۴۵۸ الْاِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

باب گناہوں سے باز رہنے کا بیان۔

۶۰۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ

(از محمد بن علاء، از ابواسامہ از بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ از ابو بُردہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور جو کچھ مجھے ودیعت فرما کر اللہ تعالیٰ نے یہاں معبوث فرمایا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی قوم کے پاس آکر کہے میں دشمنوں کی فوج اپنی آنکھ سے دیکھ

[1] وہاں کیا دیر ہے کن فرماتے ہی سب اجزاء جمع ہوگئے ۱۲ منہ [2] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ فَاَدْلَجُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ۔

کر آیا ہوں میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں[۱]، بھاگو بھاگو (اپنی جان بچاؤ) کچھ لوگ تو اس کی بات سچ مان کر رات ہی رات آرام سے نکل جائیں انہوں نے تو اپنی جان بچالی، کچھ لوگ اس کی بات نہ مانیں[۲] اور صبح ہی صبح دشمن کی فوج آکر انہیں برباد کر ڈالے[۳]۔

۶۰۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے (تاریک شب میں) آگ روشن کی، جب روشنی چاروں طرف پھیل گئی تو کیڑے پتنگے اس میں گرنے لگے وہ انہیں ہٹاتا ہے (کہ نہ گریں) لیکن وہ مانتے ہی نہیں گرے جا رہے ہیں، میں بھی اسی طرح کمر پکڑ پکڑ کر آگ سے دور ہٹاتا ہوں (جو مان گئے وہ تو بچ گئے مگر کافر ہیں کہ) وہ سنتے ہی نہیں جہنم میں گرتے جا رہے ہیں۔

۶۰۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو يَّقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

(از ابونعیم از زکریا از عامر) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو خدا کی منع کردہ اشیاء کو چھوڑ دے[۴]۔

---

[۱] یہ عرب میں ایک مثل ہو گئی ہے ہوا یہ تھا کسی زمانہ میں دشمن کی فوجیں ایک ملک پر چڑھائی کر گئیں ان ملک والوں میں سے ایک شخص کو دشمن کی فوجیں پکڑ کر لے گئیں اور اس کے کپڑے اتار لئے وہ کسی طرح ان کے قبضے سے اسی حال میں ننگ دھڑنگ نکلا اور اپنے ملک والوں کو جا کر خبر دی کہ جلدی اپنا بند وبست کر لو دشمن آن پہنچا انہوں نے اس کی تصدیق چونکہ وہ برہنہ اور ننگا بھاگا آ رہا تھا اور اس کی عادت ننگے پھرنے کی نہ تھی ۱۲ منہ [۲] اس کو جھوٹا سمجھیں اپنے مکانوں میں پڑے رہیں ۱۲ منہ [۳] باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرایا اور خبر دی کہ اللہ کا عذاب گنہگاروں کے لئے تیار ہے تو گناہوں سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کر لو پھر جس نے آپ کی بات مانی اسلام قبول کیا شرک اور کفر اور گناہ سے توبہ کی وہ تو بچ گیا اور جس نے نہ مانی وہ صبح ہوتے ہی یعنی مرتے ہی تباہ ہو گیا عذاب ابدی میں گرفتار ہوا ۱۲ منہ

[۴] جب مکہ فتح ہو گیا تو ہجرت کا حکم جاتا رہا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں کو جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے خوش کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ جو کوئی گناہوں، بری باتوں کو چھوڑ دے وہ بھی مہاجر ہے اس قسم کے مہاجر قیامت تک باقی رہیں گے ۱۲ منہ

باب ۳۴۵۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگر تمہیں میری طرح حقائق اشیاء کا علم ہوتا تو ہنستے تھوڑا اور روتے زیادہ۔

۶۰۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

(از یحیی بن بکیر از لیث از عُقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بے شمار مرتبہ) فرمایا اگر تمہیں ان حقائق کا علم ہو جائے جو مجھ پر منکشف ہیں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔

۶۰۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از موسیٰ بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم وہ باتیں جانتے ہوتے جنہیں میں جانتا ہوں تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

باب ۳۴۶۰ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب دوزخ کو خواہشاتِ نفسانی سے ڈھکا گیا ہے[1]

۶۰۳۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔

(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کا حجاب نفسانی خواہشیں ہیں[2] اور بہشت کا حجاب وہ باتیں ہیں کہ جو نفس کو کرنا پسند نہیں[3]

باب ۳۴۶۱ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

باب بہشت و دوزخ جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہیں[4]

---

[1] یعنی پردہ اور حجاب، دوزخ کے عذاب کو ۱۲ منہ [2] جو شخص نفسانی خواہشات میں پڑ گیا اس نے گویا دوزخ کا حجاب ہٹا دیا اب دوزخ میں پڑ جائیگا قرآن شریف میں بھی یہی مضمون ہے فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۱۲ منہ [3] جیسے زنا چوری شراب خوری وغیرہ ۱۲ منہ [4] جیسے عبادت تقویٰ پرہیزگاری وغیرہ ۱۲ منہ [5] مطلب یہ ہے کہ آدمی ثواب کی بات کو گو وہ ادنیٰ درجہ کی ہو حقیر نہ سمجھے شاید وہی اللہ جل جلالہ کو پسند آ جائے اور اس کو نجات مل جائے

۶۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

(از موسیٰ بن مسعود از سفیان از منصور و اعمش از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت جوتی کے تسمے سے زیادہ نزدیک ہے اسی طرح دوزخ بھی

۶۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔

(از محمد بن مثنیٰ از غندر از شعبہ از عبدالملک بن عمیر از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعر کے تمام اشعار میں یہ مصرعہ بہت سچا ہے "خدا کے سوا ہر شے فانی ہے"۔

بَابٌ ۳۴۶۲ لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ۔

باب (معاشی اعتبار سے) کم درجہ لوگوں سے اپنا مقابلہ کرنا چاہیئے، بلند مرتبہ لوگوں سے نہیں[1]

۶۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ۔

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کی نگاہ مال یا شکل کے اعتبار سے اپنے سے کسی اچھے پر پڑے تو ان لوگوں کو فوراً مد نظر کرلے جو ان باتوں میں اس سے کم ہوں۔

بَابٌ ۳۴۶۳ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ۔

باب نیکی بدی کا ارادہ۔

۶۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

(از ابو معمر از عبدالوارث از جعد ابو عثمان از ابو رجاء عطاردی)

[1] تاکہ اللہ کا شکر دل میں پیدا ہو ۱۲ منہ

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْدٌ اَبُوْ عُثْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نیکیاں اور برائیاں سب تحریر فرمادی ہیں پھر ان کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے بجا نہ لائے اللہ اس کے لئے ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اگر ارادہ کرکے اسے بجا بھی لائے تو ایک نیکی کے عوض دس نیکیاں کبھی سات سو نیکیاں لکھ لیتا ہے[1] اس کے برعکس جو شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن (خدائے تعالیٰ سے ڈر کر) باز رہے تو یہ اس کے لئے ایک مستقل نیکی شمار کی جائے گی، اگر ارادے کے بعد ازتکاب بھی کرے تو صرف ایک برائی لکھی جائے گی[2]

بَابٌ ۳۴۶۴ مَا يُتَّقٰى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ۔

باب حقیر اور چھوٹے گناہوں سے بھی بچے رہنا۔

۶۰۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ اِنْ كُنَّا نَعُدُّ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوْبِقَاتِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُهْلِكَاتِ۔

(از ابوالولید از مہدی از غیلان) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم ایسے ایسے گناہ کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک اور معمولی ہیں (تم انہیں گناہ کا نام ہی نہیں دیتے) مگر ہم لوگ انہی (ادنیٰ) گناہوں کو مہلک اور خطرناک سمجھتے تھے امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں موبقات کا معنی مہلکات ہے

بَابٌ ۳۴۶۵ اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا۔

باب اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہوتا ہے

اور خاتمے کے وقت سے خوف کرنا چاہیئے (کہ اس وقت برا عمل سرزد نہ ہو)

۶۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ

(از علی بن عیاش از ابوغسان از ابوحازم) حضرت سہل بن سعدی

---

[1] جتنا اخلاص زیادہ ہوگا اتنی ہی نیکیوں میں تضعیف زیادہ ہوگی ایک کے بدل دس ادنیٰ درجہ ہے اس سے زیادہ سات سو تک اور اس سے بھی کئی گنا تک لکھی جاسکتی ہیں ۱۲ منہ [2] اگر برا کام کرڈالے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی یہ پروردگار کا فضل وکرم ہے اپنے بندوں پر ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ یُّقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ وَکَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِیْنَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا فَتَبِعَهٗ رَجُلٌ فَلَمْ یَزَلْ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَیْفِهٖ فَوَضَعَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ فَتَحَامَلَ عَلَیْهِ حَتّٰی خَرَجَ مِنْ بَیْنِ کَتِفَیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ فِیْمَا یَرَی النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَیَعْمَلُ فِیْمَا یَرَی النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِیْمِهَا۔

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) ایک شخص کو دیکھا وہ مشرکوں سے خوب جنگ کر رہا تھا بظاہر مسلمانوں کے بڑے کام آرہا تھا فرمایا جس شخص کو کوئی دوزخی دیکھنا منظور ہو وہ اس آدمی کو دیکھ لے، یہ سن کر ایک شخص اس کے پیچھے ہوا برابر اس کے ساتھ رہا حتی کہ وہ شخص زخمی ہوا اور (زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کرکے) جلدی مرنے کی کوشش کی چنانچہ اس نے اپنی ہی تلوار کی نوک اپنے سینے پر رکھ کر جسم کا زور اس پر دبا، تلوار اس کے جسم کو چیرتی ہوئی دونوں کندھوں کے درمیان پار نکل آئی[1] اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض آدمی لوگوں کے خیال میں تو جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور بعض آدمی لوگوں کی نظر میں دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی، حقیقت یہ ہے کہ اعمال کا اعتبار خاتمے پر ہے[2]

بَابٌ ۳۴۶۶ اَلْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِّنْ خُلَاطِ السُّوْءِ۔

باب بروں کی صحبت سے گوشہ تنہائی بہتر اور باعث راحت ہے۔

۶۰۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عطاء بن یزید) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

دوسری سند (از محمد بن یوسف از اوزاعی از زہری از عطاء بن یزید لیثی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پوچھنے لگا یا رسول اللہ لوگوں میں

---

[1] اس طرح اپنے تئیں حرام موت مارا ۱۲ منہ [2] یعنی اخیر مرتے وقت جس نے جیسا کام کیا اس کا اعتبار ہوگا اگر ساری عمر عبادت اور تقویٰ میں گزاری لیکن مرتے وقت گناہ میں گرفتار ہوا تو پچھلے نیک اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے اللہ تعالیٰ سوءِ خاتمہ سے بچائے رکھے اس حدیث سے یہ نکلا کہ کسی مسلمان کو گو وہ فاسق و فاجر ہو یا صالح اور پرہیزگار ہو ہم قطعی طور پر دوزخی یا بہشتی نہیں کہہ سکتے معلوم نہیں اس کا خاتمہ کیسا ہوتا ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا نام کن لوگوں میں لکھا گیا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور اور فریفتہ نہ ہونا چاہیے اور ہمیشہ سوءِ خاتمہ سے ڈرتے اور لرزتے رہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَوَاقِبَ اُمُوْرِنَا بِالْخَیْرِ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان مسلمانوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عشق و محبت رکھتے ہیں اکثر عمدہ خاتمہ ہوتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کونسا شخص بہتر (افضل) ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھوہ[1] میں بیٹھا اپنے پروردگار کی عبادت بجا لاتا ہو، خلق اللہ کو اپنی شرارتوں سے محفوظ رکھتا ہے[2]

شعیب کے ساتھ محمد بن ولید زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا[3]۔

معمر بن راشد نے اسے زہری سے، انہوں نے عطاء سے عبیداللہ سے (راوی کو شک ہے) انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

یونس بن مسافر نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی اسے ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے (جس کا نام نہیں لیا)[4]

۶۰۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

(از ابونعیم از ماجشون از عبدالرحمن بن ابی صعصعہ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمان کا اچھا مال (جس کے ساتھ اس کا دین محفوظ رہے) یہ ہوگا کہ چند بکریاں جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹیوں نالوں اور کھڈوں میں چراتا رہے اپنے دین و ایمان کو لے کر فساد سے ڈر کر (وہاں) بھاگ جائے[5]

---

[1] جنگل میں ایک گوشۂ تنہائی میں ۱۲ منہ [2] نہ کسی کی غیبت کرے نہ کسی کو ستائے امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے نماز درستی سے ادا کرے زکوٰۃ دیتا رہے یہاں تک کہ موت آن پہنچے ۱۲ منہ [3] زبیدی کی روایت کو امام مسلم نے اور سلیمان کی روایت کو ابوداؤد نے اور نعمان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] ان تینوں روایتوں کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو عزلت کو فضل جانتے ہیں اور حق یہ ہے کہ جیسا موقع ہو ویسا حکم دینا چاہیئے کبھی عزلت افضل ہوتی ہے کبھی لوگوں سے مل کر رہنا افضل ہوتا ہے اور باختلاف اشخاص بھی یہ حکم مختلف ہوتا ہے بعضوں کے لئے عزلت افضل ہے بعضوں کے لئے اختلاط اور یہ بھی ضرور ہے کہ عزلت کرنیوالا شخص شہرت اور ریا کی نیت سے عزلت نہ کرے بلکہ گناہوں سے بچنے کی نیت ہو اور جمعہ اور جماعات اور حقوق اسلام ترک نہ کرے اور تفصیل اس کی امام غزالی نے احیاء العلوم میں کی ہے ۱۲ منہ

باب ۳۴۶ رَفعِ الْاَمَانَۃِ۔

باب (آخری زمانے میں) امانت کا خیال لوگوں میں نہیں رہے گا۔

۶۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

(از محمد بن سنان از فُلیح بن سلیمان از ہلال بن علی از عطاء ابن یسار) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امانتداری (دنیا سے) جاتی رہے تو قیامت کا انتظار کرنا، ایک اعرابی نے سُنا تو کہا یا رسول اللہ امانتداری کیسے اٹھ جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ حکومت ان لوگوں کے حوالے کی جائے گی جو اس کے لائق نہ ہوں گے۔ اس زمانے میں[۵] قیامت منتظر رہنا۔

۶۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از زید بن وہب) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو پیشین گوئیاں بیان فرمائیں ایک تو سامنے آچکی ہے دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ کا فرمان تھا کہ امانتداری لوگوں کے دلوں پر خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہے، پھر قرآن شریف، بعدازاں سنت (حدیث شریف کی تعلیم) سے وہ راسخ ہو جاتی ہے۔ آپ نے اس امانتداری کے اٹھ جانے (معدوم ہونے) کا بھی حال بیان فرمایا کہ ایک بار وہ سوئے گا تو (نیند کی حالت میں) امانتداری اس کے دل پر سے اٹھالی جائے گی چنانچہ مدھم سا نشان پڑ جائے گا۔ پھر دوسری بار

له ابن بطال نے کہا اللہ تعالیٰ نے بادشاہوں اور حاکموں کو اپنی امانت سپرد کی ہے اپنے بندوں پر ان کو اس لئے حاکم بنایا ہے کہ وہ ہر ایک ایماندار لائق شخص کو حکومت دیں جب یہ لوگ بے ایمان اور نالائق لوگوں کو حکومت دینے لگیں گے تو خدا کی امانت کو انہوں نے ضائع کر دیا اس میں خیانت کی مترجم کہتا ہے جو بادشاہ یا حاکم نالائقوں کو اپنے ملک کی خدمات دیتا ہے یا ذی علم اور لائق لوگوں کی قدردانی نہیں کرتا تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی حکومت آج ہی کل میں جانے والی ہے اور عجیب نہیں کہ قیامت سے آپ کی مراد یہی ہو یعنی تغیر حکومت جس میں قیامت کی طرح بڑے بڑے انقلاب ہوتے ہیں۔ افسوس اول تو مسلمانی بادشاہتیں بہت کم رہ گئی ہیں اور جو کہیں خال خال باقی ہیں ان میں یہی شکایت سنی جاتی ہے کہ لائق اور ذی علم اور شریف اور خاندانی لوگ خدمت سے علیحدہ کئے جاتے ہیں اور جاہل مجہول النسب کم ذات لوگ بڑے بڑے عہدوں پر مامور کئے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ تحصیل علوم کو بے فائدہ سمجھنے لگتے ہیں اور کمالات حاصل کرنے میں سستی کرتے ہیں اور سارے ملک میں جہالت اور بے تمیزی پھیل جاتی ہے اخیر میں دفعۃً منجانب اللہ تغیر حکومت کا حکم ہوتا ہے اور بادشاہ سلامت معزول ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتے ہیں اب آنکھ کھلی تو کیا فائدہ ۱۲ منہ

۵ ساعت سے مراد ساعتِ انقلاب بھی ہو سکتی ہے عوام اپنا ووٹ اچھے اور لائق لوگوں کو نہیں دیتے تو سازشیں اور فسادات اور انتخابی رقابتیں شروع ہو جاتی ہیں یعنی جب حکومت نااہل ہو تو لوگ ان سے تنگ آکر اس حکومت کو بدلنے کے لئے مجبور ہوں گے چونکہ عوام اپنے ووٹ کی امانت کو غلط استعمال کرتے ہیں اور غلط اور نااہل قسم کے لوگ منتخب ہو کر آتے ہیں ایسے لوگ قابل اور نیک لوگوں کے سپرد حکومت کے کام نہیں کرتے اس لئے کوئی کام صحیح نہیں ہو پاتا اس طرح قیامت صغریٰ یعنی عام فسادات برپا ہو جاتے ہیں۔ عبدالرزاق

اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُّؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَّيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهُ وَمَا اَظْرَفَهُ وَمَا اَجْلَدَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَّلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا

سوئے گا تو اس کا نشان چھالے کی طرح ہو جائے گا جیسے پاؤں پر چنگاری لڑھکانے سے چھالا پھول آتا ہے (ظاہر میں) یہ پھولا ہوا ہوتا ہے مگر اندر کوئی چیز نہیں ہوتی [1] اس وقت یہ کیفیت ہو جائے گی کہ آپس میں لوگ معاملت (خرید و فروخت، لین دین) کریں گے مگر امانت کوئی واپس نہیں کرے گا آخر یہاں تک نوبت پہنچ جائے گی (اور امانتدار ایسے کم ہو جائیں گے) کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں قوم میں فلاں شخص امانتدار ہے اور لوگ کسی شخص کی نسبت یوں کہیں گے فلاں کتنا ہوشیار ہے کتنا ظریف کتنا مضبوط انسان ہے (اس کی تعریفیں کریں گے) حالانکہ (وہ محض بے ایمان ہو گا) اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہو گا۔ حذیفہؓ کہتے ہیں ایک وہ وقت تھا کہ ہمیں کچھ پروا نہ تھی خواہ کوئی شخص ہو اس سے معاملہ کر لیتے تھے کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو خود دین اسلام اسے حق پر لے آتا [2]۔ اگر نصرانی (یا کوئی کافر) ہوتا تو اس کے حاکم (اسے مجبور کر کے) حقدار کا حق دلا دیتے۔ اب تو وہ وقت ہے کہ میں سوائے فلاں فلاں [3] شخصوں کے کسی سے لین دین اور معاملہ نہیں کرنا چاہتا [4]۔

۶۰۴۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب لوگ اونٹوں کی طرح ہو جائیں گے کہ سو اونٹوں میں تیز سواری کے قابل ایک اونٹ بھی نہیں ملتا [5]۔

[1] مطلب یہ ہے کہ پہلی نیند میں تو ایماندار کا نور ساتھ کر بے ایمانی کی ظلمت اور تاریکی ایک مدہم ہلکے داغ کی طرح نمودار ہو گی پھر دوسری نیند پر یہ ظلمت زیادہ ہو کر چھالے کے داغ کی طرح نمودار ہو جائے گی جو مدت تک قائم رہتا ہے مٹتا نہیں ۱۲ منہ [2] وہ خدا سے ڈر کر میرا حق ادا کرتا ۱۲ منہ [3] کوئی اعتبار کے قابل ہی نہیں ہے جدھر دیکھو بے ایمانوں کا زمرہ ہے ۱۲ منہ [4] چند ہی آدمی اس قابل ہیں کہ ان سے معاملہ کروں متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال الفربری قال ابو جعفر حدثت ابا عبد اللہ فقال سمعت ابا احمد بن عاصم یقول سمعت ابا عبید یقول قال الاصمعی وابو عمرو وغیرہما جذر قلوب الرجال الجذر الاصل من کل شیء والوکت اثر الشیء الیسیر منہ والمجل اثر العمل فی الکف اذا غلظ یعنی محمد بن یوسف فربری نے کہا ابو جعفر محمد بن خاتم جو امام بخاری کے منشی تھے ان کی کتابیں لکھا کرتے تھے عبد الملک بن قریب اصمعی اور ابو عمرو بن علاء قاری وغیرہ لوگوں نے (سفیان ثوری نے) نے کہا کہ جذر کا لفظ جو حدیث میں ہے اس کا معنی جڑ اور وکت کہتے ہیں خفیف داغ کو اور مجل وہ موٹا چھالا جو کام کرنے سے ہتھیلی میں پڑ جاتا ہے ۱۲ منہ [5] سب لدو ہی لدو بوجھ لادنے کے قابل یعنی ایماندار امدلائق اور ہوشیار سو آدمیوں میں ایک بھی نہیں نکلتا تو باب کی مناسبت حاصل ہو گئی ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۴۶۸ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ریاکاری اور شہرت

۶۰۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از سلمہ بن کہیل)

دوسری سند (از ابونعیم از سفیان) سلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت جُندب رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت جُندب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سننے کے بعد) پھر میں نے کسی صحابی سے یہ کہتے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا[1]۔ سلمہ کہتے ہیں میں جُندب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صرف لوگوں کو سنانے کے لئے اور شہرت دنیا کی غرض سے کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کی بدنیتی سب کو سنا دیگا اور جو شخص دکھلاوے کی نیت سے نیک کام کرے اللہ تعالیٰ بھی (قیامت کے دن) اُسے سب لوگوں کو دکھا دے گا[2]۔

بَابٌ ۳۴۶۹ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ

باب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے مُجاہدۂ نفس کرنا (اسے دبانا)

۶۰۵۰- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ

(از ہدبہ بن خالد از ہمام از قتادہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (گدھے پر) سوار تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان سوائے زین کی پچھلی لکڑی کے اور کوئی چیز نہ تھی آپ نے فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک (حاضر ہوں تعمیل

[1] کرمانی نے کہا سلمہ بن کہیل کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت جندب کے سوا اور کوئی صحابی وہاں باقی نہیں رہا تھا حافظ نے کہا کرمانی کا کلام غلط ہے اس وقت کوفہ میں کئی صحابہ موجود تھے جیسے ابوجحیفہ سوائے اور عبداللہ بن ابی وغیرہ وغیرہ [2] کہ یہ ریاکار تھا اس لئے نیک اعمال چھپا کر کرنا بہتر ہے مگر جہاں اظہار کے بغیر چارہ نہ ہو جیسے فرض نماز جماعت سے ادا کرنا دین کی کتابیں تالیف اور شائع کرنا اکثر علماء نے کہا ہے جو شخص پیشوا ہو اسے نیک عمل ظاہر کرنا چاہئیے تاکہ دوسرے لوگ اس کی پیروی کریں بہرحال اصل یہ ہے إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اگر نیک عمل سے نیت اللہ کی رضامندی کی ہو تب اگر اظہار بھی ہو تو کوئی قباحت نہیں اور جو شہرت اور ریا کی نیت ہے تو وہ عمل نامقبول بلکہ اور باعث وبال ہوگا۔ رہا گناہ کا چھپانا تو وہ ریا نہیں ہے بلکہ مستحب ہے حضرات صوفیا نے فرمایا ہے ریا کی جڑ اس وقت کٹتی ہے جب آدمی کو فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اس وقت اس کی نگاہ میں اللہ کے سوا اور کوئی نظر ہی نہیں آتا پھر ریا کس کے لئے کریگا دوسری حدیث میں ہے کہ میں تم پر سب چیزوں سے زیادہ شرک خفی سے ڈرتا ہوں صحابہ نے پوچھا شرک خفی کیا ہے آپ نے فرمایا ریا قرآن میں ہے فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا تو عمل صالح سے وہی عمل مراد ہے جو خالص اللہ کی رضامندی کے لئے کیا جائے اس میں ریا یا شہرت کی نیت نہ ہو اور شرک سے یہی یہاں یہی مراد رکھی ہے کہ ریا کی نیت ہو ۱۲ منہ [3] نفس دو باتیں چاہتا ہے ایک تو شہوت اور غضب یعنی کھانے پینے جماع غصہ چلانے کی خواہش دوسرے عبادت نہ کرنا آرام طلبی مجاہدہ نفس یہی ہے کہ اس کے شہوت اور غضب کو توڑے عبادت کی محنت اٹھائے بغیر مجاہدہ کے قرب الٰہی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۱۲ منہ

قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ أَنْ يَّعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللّٰهُ أَعْلَمُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

ارشاد کو سعادت سمجھتا ہوں) پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا معاذ! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں[1] پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب بندے اللہ کا حق ادا کریں[2]؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے[3]

بَابٌ ٣٤٧ التَّوَاضُعِ

باب تواضع (عاجزی)[4]

٦٠٥١- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِّرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُودٍ لَّهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ

(از مالک بن اسمٰعیل از زہیر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی۔ دوسری سند (از محمد از فزاری و ابو خالد احمر از حمید طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضباء نامی ایک اونٹنی تھی وہ ایسی بہتر تھی کہ کسی اونٹ سے پیچھے نہیں رہتی تھی ایک بار اعرابی کسی جوان اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو یہ امر ناگوار معلوم ہوا کہنے لگے (افسوس) عضباء پیچھے رہ گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے کہ دنیا میں جسے بڑھاتا

---

[1] اللہ ہی کی پوجا کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں ۱۲ منہ [2] عمرو بن میمون کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان کو بخش دے ابو عثمان کی روایت میں یوں ہے ان کو بہشت میں لے جائے قسطلانی نے کہا یعنی جب کبیرہ گناہوں سے باز رہیں اور فرائض بجا لائیں ۱۲ منہ [3] یہ اصل الاصول ہے تمام اخلاق حسنہ کا اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت کام نہیں آنے کی دوسری حدیث میں ہے جو کوئی اللہ کی رضامندی کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ وحی بھیجی کہ تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے ۱۲ منہ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِّنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

ہے اُسے کبھی نہ کبھی گھٹاتا بھی ہے[1]۔

۶۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ

(از محمد بن عثمان از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از شریک ابن عبداللہ بن ابی نمر از عطاء) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں اس سے جنگ کرونگا[2] اور میرا بندہ جن عبادات سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں مجھے کوئی عبادت فرض عبادت سے زیادہ پسند نہیں (فرائض مجھے بہت پسند ہیں نماز روزہ حج زکوٰۃ[3]) اور میرا بندہ (فرائض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادتیں کرکے مجھ سے اتنا قرب حاصل کرلیتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے[4]۔ وہ اگر مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اُسے دیتا ہوں۔ اگر کسی (دشمن یا شیطان سے) پناہ چاہتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں[5] اور مجھے کسی کام میں جسے میں کرنا چاہتا ہوں پس و پیش نہیں ہوا کرتا۔

[1] ترقی کے ساتھ تنزل اور اقبال کے ساتھ ادبار لگا ہوا ہے آدمی کو کبھی اپنے اقبال پر مغرور نہ ہونا چاہیے وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ جو لوگ حدیث اور قرآن شریف کا مطالعہ غور کے ساتھ کرتے رہتے ہیں ان کے دل پر دنیاوی تغیرات اور انقلابات کا اثر بہت کم ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت دنیا میں یوں ہی جاری ہے کہ کوئی شئی ہمیشہ ایک حال میں کبھی نہ رہی اور جن لوگوں کو حدیث اور قرآن سے تعلق نہیں ہوتا صرف اپنی تدبیرات پر نازاں رہتے ہیں ان کی تو حالت یہ ہوتی ہے کہ ذرا سے تغیر اور انقلاب میں قریب بہ ہلاکت ہوجاتے ہیں بعضے خودکشی کرلیتے ہیں۔ [2] اس کو تباہ کردونگا قسطلانی نے کہا ولی گناہوں سے محفوظ ہوتا ہے جیسے پیغمبر معصوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہو تو وہ ولی نہیں ہے بلکہ مغرور مکار ہے قشیری نے کہا ولی کو اللہ تعالیٰ اس سے بچاتا ہے کہ گناہ اور فسق و فجور میں پڑا رہے اگر کبھی اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کرتا ہے بہرحال گناہ صادر ہونے سے ولایت میں خلل نہیں آتا ولایت دو قسم کی ہے ایک ولایت عامہ اس میں تو تمام مؤمنین صحیح الاعتقاد کتاب اور سنت پر عمل کرنیوالے داخل ہیں دوسری ولایت خاصہ محمدیہ یا ابراہیمیہ یا موسویہ یا عیسویہ یا آدمیہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پیغمبر کے نمونہ ہوتے ہیں اور کرامت اور مراتب قرب اور ولایت میں اس پیغمبر کے قدم بہ قدم چلتے ہیں ۱۲ منہ [3] حضرت شیخ احمد مجدد سرہندی فرماتے ہیں فرائض کے ادا کرنے میں جو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے نوافل میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا اس لئے پہلے فرائض کو بہت ادب اور احتیاط سے بجالانا چاہیئے ان سے فراغت ہو تو پھر نوافل کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے [4] دوسری روایت میں امام احمد اور بیہقی سے اتنا زیادہ ہے اور اس کا دل ہوتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بندہ عین خدا ہو جاتا ہے جیسے معاذ اللہ حلولیہ اور اتحادیہ کا دعویٰ ہے کہاں خدا اور کہاں بندہ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہوجاتا ہے اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری اور باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں وہ ہاتھ پاؤں کان آنکھ سے وہی کام لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے خلاف شریعت کوئی کام ان سے سرزد نہیں ہوتا ۱۲ منہ [5] اس فقرے سے حلولیہ اور اتحادیہ کا رد ہو گیا اگر بندہ عین خدا ہوجاتا تو پھر دعا قبول کرنے اور پناہ دینے کے معنے نہیں بنتے ۱۲ منہ

الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ۔ | جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ موت کو جسمانی تکلیف کی وجہ سے، بُرا سمجھتا ہے اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا بُرا لگتا ہے[۱]۔

بَابُ ۳۴۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں (سبابہ اور وسطی) کی طرح برابر مبعوث کئے گئے ہیں۔ قیامت کا واقع ہونا ایسا ہے جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ وہ (اس سے بھی جلد واقع ہو جائے گی۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۶۰۵۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هٰكَذَا وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے ہیں آپ نے اپنی دو انگلیوں (سبابہ اور وسطی) کو پھیلاتے ہوئے اشارہ کرکے ارشاد فرمایا[۲]۔

۶۰۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَهُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ۔

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از وہب بن جریر از شعبہ از قتادہ و ابو التیاح) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح مبعوث ہوئے[۳]۔

۶۰۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ قَالَ

(از یحیی بن یوسف از ابو بکر از ابو حصین از ابو صالح)

---

[۱] مگر اس تکلیف کا انجام اس کے لئے نہایت عمدہ ہے اس لئے اس کو راحت ابدی دینے کے لئے اس کی اس تھوڑی سی تکلیف کا لحاظ نہیں کرتا اس کو مارڈالتا ہوں یہ بعینہ ایسا ہے جیسے باپ اپنے محبوب بیٹے کو کڑوی تلخ دوا پلاتا ہے اور گو بیٹے کے رونے پیٹنے پر اس کو بھی ایک گونہ ملال ہوتا ہے مگر اس کے آئندہ کے فائدہ پر خیال کرکے اس ملال کا خیال نہیں کرتا اور جبراً مار پیٹ کر وہ دوا پلا دیتا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں اولیاء اللہ سے محبت رکھنے کا ان کی تعظیم کرنے کا حکم ہے اور یہ تکلزم ہے تواضع کو کیونکہ اکثر اولیاء اللہ غریب اور پریشان حال ہوتے ہیں اس حدیث میں محدثین نے کلام کیا ہے اور اس کے راویوں میں سے خالد بن مخلد کو منکر الحدیث کہا ہے اور کہا ہے کہ شریک اس حدیث سے متفرد ہوا وہ حافظ نہیں ہے ابن عدی نے کہا یہ حدیث اگر جامع صحیح میں نہ ہوتی تو منکر گنی جاتی میں کہتا ہوں حافظ نے اس کے دوسرے طریق بھی بیان کئے ہیں اور گو وہ اکثر ضعیف ہیں مگر سب طرق مل کر حدیث حسن ہو جاتی ہے اور خالد بن مخلد کو ابوداؤد نے صدوق کہا ہے ۱۲ منہ [۲] حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو تقریباً تیرہ سو برس سے زیادہ گزر چکے مگر اب تک قیامت نہیں آئی تو مطلب یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں اب کسی نئے پیغمبر کا فاصلہ نہیں ہے اور میری امت آخری امت ہے اسی پر قیامت آئے گی ۱۲ منہ [۳] شعبہ اس حدیث کے راوی نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملا کر بتلایا مطلب یہ ہے کہ میرا بھیجا جانا یہ بھی ایک قیامت کی نشانی ہے تو میں گویا قیامت سے ملا ہوا ہوں ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي أُصْبُعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں[1] کی طرح قریب قریب (مبعوث ہوئے) ہیں۔

ابوبکر ابن عیاش کے ساتھ اس حدیث کو اسرائیل نے بھی ابوحصین سے روایت کیا (اسے اسمٰعیل نے وصل کیا)[2]

بَابٌ ۳۴۷۲

باب[3]

۶۰۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے نہ نکلے گا چنانچہ جب وہ مغرب سے نکلے گا تو لوگ یہ نشانی دیکھ کر سب کے سب ایمان لے آئیں گے، مگر یہ وہ وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ پہنچا سکے گا اگر وہ اس سے قبل ایمان نہ لا سکا ہوگا یا اس نے ایمان کے ساتھ نیک کام نہ کرلئے ہوں گے۔

قیامت اس طرح آئے گی کہ دو آدمی خرید و فروخت کے لئے کپڑے پھیلائے ہوں گے مگر وہ خرید و فروخت نہ کر پائیں گے۔ کوئی آدمی اونٹنی کا دودھ پینے کے لئے لے کر چلے گا مگر پی نہ سکے گا، کوئی شخص اپنے مویشیوں کو پانی پلانے کے لئے حوض لیپ رہا ہوگا (تاکہ اس میں پانی بھرے) مگر پانی نہ پلا سکے گا۔ کوئی کھانے کے لئے ہاتھ میں لقمہ اٹھانا چاہتا ہوگا مگر نہ اٹھا سکے گا کہ قیامت آجائے گی[4]۔

بَابٌ ۳۴۷۳ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ

باب جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے

[1] آپ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا ۱۲ طبری [2] بعضوں نے کہا کہ امت اسلامیہ کی مدت ہزار برس سے زائد ہوگی لیکن ہزار برس یا نسو برس سے زیادہ نہ گزرے گی کیونکہ دنیا کی مدت سات ہزار برس ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چھٹے ہزار سال کے آخر میں بھیجے گئے تھے۔ مگر ہزار پر کئی سو برس اوپر گذر چکے مگر ہنوز قیامت نہیں آئی۔ میں کہتا ہوں یہ سب قیاسی باتیں ہیں اور اس باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں آئی۔ [3] اس میں کوئی ترجمہ منقول نہیں ہے گویا اگلے باب کی فصل ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت ایک ہی ایکا ناگہانی آئے گی لوگوں کو خبر نہ ہوگی وہ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے یعنی عوام لوگوں کو کیونکہ خاص خاص ذی علم لوگ تو علامات کبریٰ یعنی دجال مہدی عیسیٰؑ کے نکلنے سے اور سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے قیامت کا قرب پہچان لیں گے مگر ممکن ہے کہ قیامت

اللّٰہ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ۔

اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۶۰۵۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از حجاج از ہمام از قتادہ از انس) عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا سمجھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ یہ حدیث سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ یا کوئی اور زوجہ مطہرہ بولیں یا رسول اللہ! موت کو تو ہم بھی بُرا جانتی ہیں۔ آپ نے فرمایا (اللہ کے ملنے سے) موت مُراد نہیں بلکہ یہ مقصد ہے کہ صاحب ایمان کو جب موت نظر آتی ہے تو اسے اس کی سرفرازی اور اللہ کی رضا مندی کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اس وقت ان آنے والے انعامات کے مقابلے میں دنیا کی کسی چیز کو پسند نہیں کرتا چنانچہ وہ لقائے خداوندی کی بیحد خواہش کرتا ہے اور کافر کو جب موت دکھائی جاتی ہے تو اسے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اب اللہ کا عذاب اور اس کی سزا چکھنے کا وقت آپہنچا ہے لہٰذا وہ اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے[1]

ابوداؤد اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے بالاختصار روایت کیا ہے[2]۔

سعید بن ابی عروبہ نے بحوالہ قتادہ از زرارہ از سعد بن ہشام از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے[3]

[1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کا مطلب بیان فرما دیا اب یہ اعتراض کا موقع نہ رہا کہ صحت اور تندرستی کی حالت میں تو مرنا پسند نہیں کرتا ہے اور دوسری حدیث میں موت کی آرزو کرنا منع آیا ہے وہ بھی اس حدیث کے خلاف نہ رہے بعضے لوگ ایسے بھی ہیں جو صحت کی حالت میں بھی موت کو ناپسند نہیں کرتے بلکہ موت ان کو نہایت شیریں اور خوشگوار معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب اور کہتے کہ اگر دنیا میں موت نہ ہوتی تو پھر دنیا کے برابر تلخ اور ناگوار کوئی چیز نہ ہوتی موت ہی تو وہ شے ہے جو بندے کو عالم قدس کی سیر کرا دے گی اللہ کے مقرب بندوں پیغمبروں اور اولیاء اللہ سے ملائے گی مگر ہم نہیں سمجھتے کہ ان کی یہ باتیں صمیم قلب سے ہیں یا صرف منہ سے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں سے خوب واقف ہے ۱۲ منہ [2] ابوداؤد کی روایت کو ترمذی نے اور عمرو کی روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

۶۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید از ابوبردہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا۔

۶۰۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) سعید ابن مسیب اور عروہ بن زبیر نے دیگر چند علماء کی موجودگی میں کہا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تندرست تھے تو فرماتے تھے کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک بہشت میں اسے اس کا مقام دکھا نہیں دیا گیا اور اسے اختیار نہیں دیا گیا، جب آپ کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا ایک گھڑی تک آپ پر غشی طاری رہی اس کے بعد افاقہ ہوا تو چھت کی طرف نظر جما دی۔ دعا کرنے لگے اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى (یا اللہ بلند رفقاء کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں) تب میں نے اپنے دل میں کہا اب آپؐ ہم لوگوں کے ساتھ رہنا پسند نہیں کریں گے اور مجھے اس حدیث کا پورا مطلب معلوم ہوا جو آپ نے بحالت صحت بیان فرمائی تھی[1]۔ چنانچہ آپ کا یہ آخری جملہ تھا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى۔

بَابٌ ۳۴۷ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

باب عالم سکرات

۶۰۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

(از محمد بن عُبید بن میمون از عیسیٰ بن یونس از عمر بن سعید از ابن ابی ملیکہ ابوعمرو ذکوان غلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ آنحضرت

[1] ہر پیغمبر کو مرتے وقت اختیار دیا جاتا ہے ۱۲ منہ

أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک پیالہ یا لکڑی کا کونڈا رکھا تھا (راوی کو شک ہے)، آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر اس پانی کو چہرۂ انور پر مل لیتے فرماتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ موت میں بڑی سختیاں ہیں - آخر میں آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے (دعا کی) اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى - اسی حالت میں وصال ہو گیا اور ہاتھ نیچے آ گئے۔[1]

۶۰۶۱- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ حُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ۔

(از صدقہ از عبدہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بعض عربی بدو ننگے پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور پوچھتے قیامت کب ہوگی؟ آپ دیکھتے ان لوگوں میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا فرماتے اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت آ جائے گی (تم مر جاؤ گے۔ مرنا بھی قیامت ہے)، ہشام کہتے ہیں حدیث میں سَاعَتُكُمْ میں لفظ ساعت سے موت مراد ہے۔[2]

۶۰۶۲- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ

(از اسمٰعیل از مالک از محمد بن عمرو بن حلحلہ از معبد بن کعب ابن مالک) ابو قتادہ ابن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ نے فرمایا یہ مُستریح ہے یا مُستراح منہ؟ (آرام پانے والا یا آرام دینے والا) صحابہ کرام نے پوچھا آرام پانے والا یا آرام دینے والا اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا ایمان دار آدمی تو مر کر دنیا کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ کی رحمت میں آرام

[1] معلوم ہوا کہ موت کی سختی کوئی بُری نشانی نہیں ہے بلکہ اچھے بندوں پر سختی اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے درجات میں ترقی ہو یا ان کے قصوروں کا کفارہ ہو جائے ۱۲ منہ

[2] آپ کا مطلب یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کا تو وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں نہ اس کے دریافت کرنے سے کوئی غرض متعلق ہے اپنی اپنی فکر کرو ہر آدمی کی موت یہی اس کی قیامت ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ میں کہتا ہوں مناسبت اس طرح سے ہو سکتی ہے کہ موت کو آپ نے قیامت میں سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے جیسے فرمایا فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ پس معلوم ہوا کہ موت میں بھی بیہوشی ہوتی ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

پاتا ہے اور بے ایمان بدکار کے مرنے سے دوسرے بندگانِ خدا، شہر، درخت اور جانور سب ہی آرام پاتے ہیں[1]

۶۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ۔

(از مسدد از یحییٰ از عبد ربہ بن سعید از محمد بن عمرو بن حلحلہ از ابن کعب) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب ایک جنازہ ان کے سامنے سے گذرا) یا تو یہ آرام پانے والا ہے یا (دوسروں کو) آرام پہنچانے والا ہے۔ ایمان دار شخص تو (موت کے بعد) آرام حاصل کرتا ہے[2]۔

۶۰۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔

(از حمیدی از سفیان از عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو ابن حزم) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں پہلی چیز اس کے گھر والے، دوسری چیز اس کے غلام اور جانور وغیرہ مال۔ تیسری چیز اس کے اعمال۔ پھر دو چیزیں واپس آجاتی ہیں یعنی گھر والے اور مال و اسباب لیکن تیسری چیز اس کے ساتھ رہتی ہے یعنی اس کے اعمال[3]

۶۰۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا

(از ابو النعمان از حماد بن زید از ایوب از نافع) حضرت

---

[1] بندے اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے ظلم اور ستم سے چھوٹ جاتے ہیں یا وہ جو بُرے کام کیا کرتا تھا اگر اس کو منع کرتے تو ڈرتے تھے کہ کہیں انہیں ستائے نہیں اگر نہ منع کریں تو گنہگار ہوتے تھے اس آفت سے نجات پاتے ہیں ملک اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے گناہوں اور ظلم و تعدی کی نحوست سے ملک میں بیماری پھیلتی تھی قحط ہوتا تھا اب خس کم جہاں پاک ہوا درخت اس طرح سے کہ وہ ظالم درختوں کو کاٹتا تھا لوگوں کے باغات ویران کرتا تھا رات دن جانور مارنے کے لئے درختوں پر پتھروں گولیوں اور چھروں کی بوچھاڑ کیا کرتا تھا چوپائے جانور اس طرح سے کہ بے زبان جانوروں سے ان کی طاقت سے زیادہ محنت مشقت لیا کرتا تھا ۱۲ منہ [2] ان دونوں حدیثوں کی مناسبت بھی ترجمہ باب سے مشکل ہے قسطلانی نے کہا میت ان دو قسموں سے خالی نہیں اور ہر ایک پر موت کی سختی ہو سکتی ہے گویا موت کی سختی اس سے خاص نہیں ہے جو فاسق اور فاجر ہو نیک بندے پر بھی ہوتی ہے اور اسی لئے اس کو آرام پانے والا فرمایا ۱۲ منہ [3] بس آدمی کو نیک اعمال ہی کی فکر رکھنا چاہیئے یہی قبر میں ساتھ آئیں گے۔ باقی جورو بچے لونڈی غلام نوکر خدمت گار دوست آشنا سب زندگی کے ساتھی ہیں مرتے ہی قبر میں اکیلا ڈال کر چل دیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے اس کا نیک عمل اچھے خوبصورت شخص کی صورت میں بن کر اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے خوش ہو جا میت پوچھتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ میت کے ساتھ لوگ اسی وجہ سے جاتے ہیں کہ موت کی سختی اس پر حال ہی میں گزری ہوتی ہے تو اس کی تسکین اور تسلی کے لئے ہمراہ رہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو صبح اور شام (عالم برزخ میں جب تک وہ رہتا ہے) اسے اس کا مقام دکھایا اور بتایا جاتا ہے یا بہشت میں یا دوزخ میں اور اس سے (فرشتے) کہتے ہیں کہ جب تو قبر سے اٹھایا جائیگا تو تیرا یہ ٹھکانا ہوگا۔[1]

۶۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔

(از علی بن جعد از شعبہ از اعمش از مجاہد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مرگئے انہیں بُرا مت کہو اس لئے کہ وہ تو اپنے کیفر کردار تک پہنچ چکے ہیں (اگر بُرے تھے تو بُرا انجام پارہے ہیں اگر بھلے تھے تو آرام پارہے ہیں اب کسی کی مذمت سے کیا حاصل[2])

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ

اللہ کا شکر ہے چھبیسواں پارہ تمام ہوا اور اب ستائیسوں پارہ اللہ

الْجُزْءُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى

کے فضل و کرم سے شروع ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

[1] اس حدیث کی مناسبت مشکل ہے بعضوں نے کہا موت کی سختیوں میں سے ایک سختی یہ بھی ہے کہ صبح و شام اس کا ٹھکانا بتلا کر اس کو رنج دیا جاتا ہے پہلے ہی سے ڈراتے رہتے ہیں البتہ نیک بندوں کے لئے خوشی ہے کہ ان کا بہشت میں ٹھکانا بتلایا جاتا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی بھی مناسبت باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا لوگ انہی مردوں کو بُرا کہا کرتے تھے جو موت کے وقت بہت سختی اٹھاتے تھے یا حدیث میں جو ہے اپنے کئے ہوئے کو پہنچ گئے اس سے یہی مراد ہے کہ موت کی تکلیف اور سختی اٹھا چکے اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے واللہ اعلم ۱۲ منہ

ستائیسواں پارہ ۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

بَاب ۳۴۷۵ نَفْخِ الصُّوْرِ

قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوْقِ زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاقُوْرُ الصُّوْرُ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى الرَّادِفَةُ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ۔

۶۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ

باب صور پھونکنے کا بیان[1]

مجاہدؒ کہتے ہیں صُور سینگ کی طرح ہے۔ (سورہ یٰسین میں) زَجْرَۃٌ سے مراد چیخ ہے[2]۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نَاقُوْر صُور کو کہتے ہیں[3]۔ (سورہ النازعات میں) اَلرَّاجِفَۃ سے مراد صور کی پہلی پھونک ہے اور اَلرَّادِفَۃ سے دوسری پھونک[4]

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبد الرحمن و عبد الرحمن اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا اس خدا کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں میں ساری کائنات پر فضیلت دی۔ یہودی کہنے لگا اس خدا کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سب جہانوں پر فضیلت دی۔ مسلمان کو یہ سن کر غصہ آگیا اس نے یہودی کو ایک طمانچہ مار دیا۔ یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کر دیا تو آپ

---

[1] صور ایک جسم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے حضرت اسرافیلؑ کے حوالہ کیا ہے اس میں اتنے سوراخ ہیں جتنی روحیں ہیں اس کے پھونکنے ہی وہ روحیں نکل کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہوں گی یہ دوسرا پھونکنا ہے اور پہلی بار کے پھونکنے میں بدنوں سے نکل کر صور میں آجائیں گی واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] دوسری بار پھونکنا اور صیحہ پہلی بار پھونکنا ۱۲ منہ [3] جو سورۂ مدثر میں ہے ۱۲ منہ [4] اس کو طبرانی اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اسے فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ فِي أَوَّلِ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ

نے فرمایا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دیا کرو[1]۔ اس لئے کہ تمام لوگ قیامت کے دن (صور پھونکتے ہی) بیہوش ہو جائیں گے مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ نہیں معلوم موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر پہلے ہوش میں آئیں گے یا ان میں سے ہوں گے جنہیں بیہوشی سے مستثنیٰ کر دیا ہو گا[2]۔

۶۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت بے ہوش ہونے کا وقت آئے گا لوگ بے ہوش ہو جائیں گے سب سے پہلے میں ہوش میں آ کر کھڑا ہوں گا اور دیکھوں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان پر بے ہوشی طاری ہونے کے بعد ہوش آیا ہو گا یا بے ہوش ہونے والوں سے مستثنیٰ ہوں گے[3]۔

اس حدیث کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (یہ پہلے کتاب الاشخاص میں مذکور ہوا)۔

بَابٌ ۳۴۷۶ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ

رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔

نافع نے بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۶۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از یونس از زہری از سعید

---

[1] اس وقت تک شاید آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہو گا کہ آپ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں یا آپ نے بطریق تواضع فرمایا مطلب یہ ہے کہ اس طور سے فضیلت مت دو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحقیر یا توہین نکلے یا ایسی فضیلت مت دو کہ جس سے لڑائی جھگڑا پیدا ہو۔ اب یہاں سے عقل مند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل تھے مگر آپ نے دوسرے پیغمبروں پر اپنے تئیں فضیلت دینے سے منع فرمایا ۱۲ منہ [2] فرمایا إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام اور حاملان عرش اور ملائکہ بیہوش نہ ہوں گے بعضوں نے کہا بہشت کے حور و غلمان بھی بے ہوش نہ ہوں گے ۱۲ منہ

[3] قسطلانی نے کہا اس خاص بات میں افضلیت کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فضیلت مطلقہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت نہیں ہوتی ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ۔

ابن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو (مٹھی کی طرح) دائیں ہاتھ پر لپیٹ لیگا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ اب شاہانِ زمین کہاں ہیں؟[1]

۶۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از خالد از سعید بن ابی ہلال از زید ابن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے بہشتیوں کی مہمانی کرنے کے لئے اسے الٹے پلٹے گا جیسے تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے بعدازاں ایک یہودی شخص آکر کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے میں بتاؤں اہلِ جنت کی وہ مہمانی کیا ہوگی؟ فرمایا ہاں تو اس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی (آپ نے (یہودی سے) یہ سن کر ہماری طرف دیکھا اور اس قدر ہنسے کہ آپ کے پچھلے دندانِ مبارک بھی دکھنے لگے پھر وہ یہودی کہنے لگا میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ بہشتیوں کا سالن کیا ہوگا؟ ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ کرام نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے؟ اس نے کہا بیل اور مچھلی۔ یہ بیل[2] اور مچھلی اتنے بڑے ہوں گے کہ ان کے کلیجے کا لٹکتا ہوا ٹکڑا ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔[3]

۶۰۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از ابو حازم) سہل بن

---

[1] جو دنیا میں اپنی بادشاہت پر نازاں تھے ۱۲ منہ [2] بالام عبرانی لفظ ہے اس کے معنی بیل ہیں اور یہی صحیح ہے اور نون تو مچھلی کو کہتے ہیں یہ عربی زبان کا لفظ ہے ۱۲ منہ [3] جو بہشت میں بلا حساب و کتاب جائیں گے ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ اَوْ غَيْرُهٗ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِاَحَدٍ۔

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے دن لوگوں کا حشر سرخی مائل ایک سفید زمین پر ہوگا جیسے میدے کی روٹی (صاف سفید) ہوتی ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ یا کسی اور راوی[1] کا قول ہے کہ یہ زمین بے نشان ہوگی[2]۔

بَابٌ ۳۴۷ كَيْفَ الْحَشْرُ

باب حشر کا بیان

۶۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَآئِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا۔

(از معلی بن اسد از وہیب از ابن طاؤس از والدش)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت سے پہلے) لوگوں کی تین قسمیں ہوں گی جن کا حشر کیا جائے گا ایک قسم کے لوگ تو رغبت کے ساتھ، انجام سے ڈرتے ہوئے[3] نکلیں گے[4] دوسری قسم ان لوگوں کی ہوگی جو ایک ایک اونٹ پر دو دو، تین تین، چار چار بلکہ دس آدمی بیٹھ کر نکلیں گے۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہوں گے جنہیں آگ لے کر چلے گی، وہ آگ (عجیب ہوگی) جہاں یہ لوگ دوپہر کو آرام کرنے کے لئے ٹھیریں گے آگ بھی ٹھیر جائے گی جہاں رات کو ٹھہریں گے یہ آگ بھی وہیں ٹھیری رہے گی اور جہاں صبح کو ٹھیریں گے وہ آگ بھی ان کے ساتھ ٹھیرے گی۔

۶۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ

(از عبداللہ بن محمد از یونس بن محمد بغدادی از شیبان از قتادہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! کفار کا حشر چہروں کے بل کس طرح ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا۔ کیا وہ خدا جو انہیں پاؤں کے بل چلاتا تھا اس پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن چہرے کے بل چلائے؟

---

[1] یہ راوی کا شک ہے۔ حافظ نے کہا مجھ کو اس دوسرے شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی اس میں کوئی مکان یا ٹیلہ یا پہاڑ نہ ہوگا بلکہ صاف ہموار ہوگی ۱۲ منہ [3] یہ تو مرنے سے اس وقت چلے جائیں گے جب نہ سواریوں کی قلت ہوگی نہ زاد راہ کی ۱۲ منہ [4] یہ طبقہ اس وقت نکلے گا جب سواریوں کی قلت ہو جائیگی ۱۲

عَلٰی وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰی وَعِزَّةِ رَبِّنَا۔

قتادہ نے یہ حدیث روایت کر کے کہا بَلٰی وَعِزَّةِ رَبِّنَا (کیوں نہیں ہمارے رب کی عزت کی قسم وہ ہر طرح قادر ہے)[له]۔

٦٠٧٤۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً مُّشَاةً غُرْلًا قَالَ سُفْیٰنُ هٰذَا مِمَّا نَعُدُّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(از علی از سفیان از عمرو از سعید بن جُبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے تم لوگ (قیامت کے دن) اللہ سے ہر صورت میں ملو گے ننگے پاؤں ننگے بدن پیدل چلتے ہوئے اور بغیر ختنہ کئے ہوئے ہوگے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں یہ حدیث بھی ان احادیث میں سے ہے جنہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا[ٹه]۔

٦٠٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از سعید بن جُبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ منبر پر خطبہ سُنا رہے تھے اور فرما رہے تھے تمہاری ملاقات اللہ تعالیٰ سے اس شکل میں ہوگی جب کہ تم ننگے پاؤں ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے[له]۔

٦٠٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ النُّعْمٰنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّکُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ الْاٰیَةَ وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ یُکْسٰی

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از مغیرہ بن نعمان از سعید بن جُبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں فرمایا تمہارا حشر اس طرح ہوگا کہ پیر اور ننگے جسم ہوگے وُہ فرماتا ہے جس طرح ہم نے تمہیں شروع میں پیدا کیا اسی طرح دوبارہ بھی پیدا کریں گے" اور سب سے پہلے پوری خلقت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (بہشتی لباس) پہنایا جائے گا[سه]، نیز فرشتے میری اُمت کے چند لوگوں کو لا کر بائیں طرف

له یہ سوال اس شخص نے اس وقت کیا ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہوگا کہ کافر اوندھے منہ حشر کیا جائے گا کہتے ہیں کافر کو یہ سزا اس لئے ملے گی کہ اس نے دنیا میں پروردگار کو سجدہ کیا ہی نہیں تھا تو آخرت میں منہ کے بل اس کو چلائیں گے تاکہ برابر اس کا منہ زمین پر رگڑتا رہے ۱۲ منہ ٹه یعنی بلا واسطہ دوسرے صحابہ کے ابن عباسؓ کی اکثر حدیثیں دوسرے صحابہ کے واسطے سے سُنی ہوئی ہیں کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت کم سن تھے ۱۲ منہ سه یہ حدیث ابو سعیدؓ کی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس کو ابوداؤد نے نکالا کہ انہوں نے مرتے وقت نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا میت انہیں کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے گا کیونکہ قبر سے اٹھتے وقت لوگ اپنے اپنے کپڑوں میں باہر آئیں گے پھر حشر میں وہ سب گل سڑ کر بدن سے جدا ہو جائیں گے اس لئے کہ حشر کا دن ایک ہزار برس کا ہوگا لوگ ننگے رہ جائیں گے۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيْمُ قَالَ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ۔

والوں (دوزخ کی طرف) لے جائیں گے میں (اللہ تعالیٰ سے) عرض کروں گا مولیٰ یہ تو میری اُمت کے لوگ ہیں۔ ارشاد ہوگا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا نئی باتیں دین میں شامل کردیں تھیں[1]۔ چنانچہ اس وقت میں وہی فقرہ کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا ہے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ آخر آیت الحکیم تک[2] (سورہ مائدہ) پھر فرشتے کہیں گے یہ لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پھرے رہے[3]

۶۰۷۷ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُّهِمَّهُمْ ذَاكِ۔

(از قیس بن حفص از خالد بن حارث از حاتم بن ابی صغیرہ از عبد اللہ ابن ابی ملیکہ از قاسم بن محمد بن ابی بکر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم برہنہ پا برہنہ تن بے ختنہ کئے ہوئے اُٹھائے جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد عورت سب ایک دوسرے کو (ننگا) دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا وہ اتنا سخت وقت ہوگا کہ اس کا خیال بھی کسی کو نہ ہوگا[4]

۶۰۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو اسحاق از عمرو بن میمون) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمے میں تھے کہ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمام بہشتیوں میں چوتھائی تم لوگ ہو (یعنی مسلمان)؟ ہم نے کہا ہم اس پر راضی ہیں

---

[1] کفر یا دین میں طرح طرح کی بدعات معاذ اللہ بدعت ایسا ہی گناہ ہے جس کا نتیجہ دوزخ میں جانا ہے ہر مسلمان آدمی کو لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تلاش کرتا رہے اور جہاں تک ہو سکے سنت کی پیروی کرے اور بدعت سے پرہیز رکھے ۱۲ منہ [2] یہ آیت سورہ مائدہ کے اخیر میں ہے ۱۲ منہ [3] یعنی اسلام سے پھر گئے مرتد ہو گئے مراد وہ لوگ ہیں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو قتل کیا وہ کفر پر مرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت تک جتنے بدعتی اور گمراہ ہوتے جاتے ہیں وہ سب مراد ہوں مطلب یہ ہوگا کہ ان کو ہر چند سمجھاتے رہے کہ حدیث و قرآن پر عمل کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلو مگر انہوں نے ایک نہ مانی اپنی ہی ضد پر قائم رہے اور بدعات کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ [4] کہ دوسرے کا ستر دیکھے وہاں تو سب کی جان پر بنی ہوگی

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَّمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمام بہشتوں میں تہائی تم لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا راضی ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں کہ تمام اہل جنت میں تم نصف کی تعداد میں ہو؟ ہم نے کہا ہم راضی ہیں پھر فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے مجھ تو یہ امید ہے کہ تمام بہشتیوں میں نصف تم لوگ ہوگے (باقی آدھا حصّہ دوسری امتوں پر مشتمل ہوگا) اس لئے کہ بہشت میں وہی جائے گا جو خُدا کا اطاعت شعار ہوگا (مشرک نہ ہوگا) اور تمہارا شمار مشرکوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے کالا بیل ہو اس کا ایک بال سفید ہو یا سُرخ بیل ہو اس کا ایک بال کالا ہو۔[1]

۶۰۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰدَمُ فَتَرَاءٰى ذُرِّيَّتُهٗ فَيُقَالُ هٰذَا اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ كَمْ اُخْرِجُ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا اُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَمَاذَا يَبْقٰى مِنَّا قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ فِي الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از برادرش از سلیمان از ثور بن زید از ابوالغیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جسے قیامت کے دن بلایا جائے گا وہ آدم علیہ السلام ہیں ان کی اولاد سامنے ہوگی ان سے کہا جائے گا یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں آدمؑ عرض کریں گے لبیک وسعدیک۔ ارشاد ہوگا انہی اولاد میں سے دوزخی گروہ نکال وہ عرض کریں گے کتنے نکالوں؟ تو اللہ تعالیٰ کہیں گے سو میں سے ننانوے نکال لو۔ (ننانوے دوزخی ایک بہشتی ہوگا)

صحابہ کرام نے یہ حدیث سن کر عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم میں کیا باقی رہے گا جب ننانوے دوزخ میں چلے جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا (تمہیں کیا فکر ہے؟) بات یہ ہے کہ میری امت اور امتوں کے درمیان نسبت سفید بال کی طرح ہے جو کالے بیل کے جسم پر ہو۔[2]

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے جیسے سفید بیل میں ایک بال کالا ہو مقصود یہ ہے کہ دنیا میں مشرکوں کی تعداد بہت بڑی ہے اور اللہ کے موحد بندے ان مشرکوں سے فی ہزار یا فی صد ایک یا دو کی نسبت رکھتے ہیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں اگر تم سارے بہشت والوں کا نصف ہو کیونکہ اگلی امتیں گو بہت گزر چکی ہیں پران میں بھی مشرک بہت تھے اور موحد خال خال پس جتنے مسلمان موحد اب سے قیامت تک پیدا ہونگے وہ ان امتوں کے موحدین کے برابر ہو سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس لئے اگر ۹۹ فیصدی بھی دوزخ میں باقی رہ جائیں گے تو تم کو فکر نہ کرنا چاہیئے ایک فیصدی آدمؑ کی اولاد میں سارے مسلمان آجائیں گے بلکہ دوسری امتوں کے موحد شخص بھی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ کی آبادی یعنی مردم شماری بہ نسبت بہشت کے صد چند ہوگی یا اللہ تو دوزخ سے اور اپنے عذاب سے بچائیو ۱۲ منہ

باب ۳۴۷۸ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

باب ارشاد باری تعالیٰ "قیامت کا زلزلہ بڑا مہیب ناک ہوگا"

دوسرا ارشاد الٰہی "قیامت قریب آگئی" (النجم)

۶۰۸۰۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ قَالَ یَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ فَذَاكَ حِیْنَ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ یَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَّمِنْکُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ فِیْ یَدِهٖ اِنِّیْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰہَ وَکَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ فِیْ یَدِهٖ اِنِّیْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَکُمْ فِی الْاُمَمِ کَمَثَلِ

(از یوسف بن موسیٰ از جریر از اعمش از ابوصالح) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائیں گے اے آدم! وہ عرض کریں گے (حاضر ہوں ساری بھلائی تیرے اختیار میں[1] ہے) حکم ہوگا دوزخ کا لشکر نکال لو آدم علیہ السلام عرض کریں گے کتنے نکالوں؟ ارشاد ہوگا ہر ہزار میں نو سو ننانوے[2]۔ یہی وہ (پریشانی کا) وقت ہو گا جب (ہول عظیم کے باعث) بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حاملہ کا حمل گر جائے گا لوگ دیکھنے میں مدہوش نظر آئیں گے حالانکہ حقیقت میں وہ مدہوش نہ ہوں گے بلکہ عذاب الٰہی کی شدت سے ایسا ہوگا۔

یہ حدیث سن کر صحابہ کرام بہت گھبرائے کہنے لگے کہ یا رسول اللہ بھلا ہزاروں میں ایک شخص معلوم نہیں وہ کون ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا (گھبراؤ نہیں) خوش ہو جاؤ یاجوج ماجوج کے کفار کا شمار کرو تو تم میں سے ایک کے مقابلے میں ان کے ہزار ہوں گے پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے تو یہ امید ہے کہ پورے بہشت والوں کی تہائی تم لوگ ہو۔ ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں یہ سن کر ہم خدا کی حمد بجا لائے اللہ اکبر

[1] حالانکہ برائی بھی اسی کے اختیار میں ہے مگر ادب کی وجہ سے اس کو بیان نہیں کیا جیسے حدیث میں ہے الخیر منك ولدیك والشر لیس الیك ۱۲ منہ [2] یہ اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں فیصدی ۹۹ کا ذکر ہے کیونکہ عدد خاص مقصود نہیں ہے بلکہ دوزخیوں کا شمار زیادہ ہونا بعضوں نے کہا وہ حدیث اس امت والوں سے متعلق تھی اور یہ حدیث اگلی امت والوں سے واللہ اعلم ۱۲ منہ

الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

کہا پھر آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے تو یہ اُمید ہے کہ سارے بہشتیوں میں آدھے تم لوگ ہوگے کیونکہ تمہاری نسبت دوسری امتوں کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں یا ایک سفید داغ گدھے کی ٹانگ میں۔[1]

باب ۳۴۷۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَلَا يَظُنُّ أُولٰئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَّوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ قَالَ الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا۔

باب ارشادِ الٰہیٰ کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ ایک یومِ عظیم میں اٹھائے جائیں گے جس دن تمام لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ (سورہ بقرہ) کا معنیٰ "دنیا کے تعلقات ختم ہوجائیں گے"۔

۶۰۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

(از اسماعیل بن ابان از عیسیٰ بن یونس از ابن عون از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے کھڑے ہوں گے جو آدھے کانوں تک پہنچے گا۔

۶۰۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَّيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان از ثور بن زید از ابو الغیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا (اتنی دور تک زمین اندر سے تر ہوجائے گی) پھر ان کے منہ کے اوپر پہنچ کر کانوں تک پہنچ جائے گا۔[2]

[1] اس کو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں یوں ہے کسی کے ایڑی تک پسینہ پہنچے گا کسی کے پنڈلی تک کسی کے گھٹنے تک کسی کے رانوں تک کسی کے منہ تک کوئی بالکل پسینے سے ڈھنپ جائیگا آپؐ نے اپنا ہاتھ سر پر مارا تیسری روایت میں یوں ہے لوگوں نے پوچھا پھر مومن لوگ کہاں ہونگے؟ آپؐ نے فرمایا سونے کی کرسیوں پر اور ابر کا ان پر سایہ ہوگا ۱۲ منہ

بَابُ ۳۴۸ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِاَنَّ فِيْهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْاُمُوْرِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ وَ الْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَ الصَّاخَّةُ وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَهْلِ النَّارِ۔

باب قیامت کے دن قصاص ۔

قیامت کو حاقہ بھی کہتے ہیں[1] کیونکہ اس دن بدلہ ملے گا اور وہ کام ہوں گے جو حق اور ثابت ہیں حقہ اور حاقہ ہم معنی ہیں، قارعہ غاشیہ اور صاخہ بھی قیامت کو کہتے ہیں[2]۔ یوم تغابن بھی قیامت کا نام ہے کیونکہ اس دن بہشتی لوگ کفار کی جائیدادوں پر قبضہ کرلیں گے[3]۔

۶۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ۔

(از عمرو بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قتل وخون کے فیصلے ہوں گے[4]۔

۶۰۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَاِنَّهٗ لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يُّؤْخَذَ لِاَخِيْهِ مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَخِيْهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ۔

(از اسماعیل از مالک از سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی بھائی کی حق تلفی کی ہو یا اس پر ظلم کیا ہو تو وہ (آج دنیا میں) اس کا فیصلہ کرا لے[5] اس لئے کہ قیامت کے دن نہ روپیہ ہوگا نہ اشرفی بلکہ اس کی نیکیاں لے کر اس کے بھائی کو (جس کا حق نکلتا تھا) دی جائیں گی اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے بھائی کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی۔

۶۰۸۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ

صلت بن محمد کہتے ہیں یزید بن زریع نے آیت وَنَزَعْنَا

---

[1] جیسے قرآن میں ہے الحاقۃ ما الحاقۃ ۱۲ منہ [2] یہ سب لفظ قرآن میں وارد ہیں قارعہ یعنی دلوں کو ہلا دینے والی ٹھوکنے والی غاشیہ اپنی سختیوں سے لوگوں کو ڈھانپ لینے والی صاخہ سخت آواز سے بہرا کردینے والی ۱۲ منہ [3] ان کے گھر جو بہشت میں بنے ہیں ۱۲ منہ [4] مقتول قاتل کو پکڑ کر پیش کرے گا اس کے سامنے لائے گا اور اپنے خون کا دعویٰ کرے گا دوسری حدیث میں جو ہے کہ پہلے نماز کی پرسش ہوگی وہ اس کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ حقوق العباد میں پہلے خون کی اور حقوق اللہ میں پہلے نماز کی پرسش ہوگی۔ روز محشر کہ جاں گداز بود ۔ اولیں پرسش نماز بود ۱۲ منہ [5] یا تو ادا کرے یا معاف کرالے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَّظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا۔

مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ (یعنی بہشتی لوگوں کے دلوں میں سے باہمی دشمنی کا مادہ نکال دیں گے) پڑھی پھر کہا کہ سعید نے بحوالہ قتادہ از ابوالمتوکل ناجی از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب ایمان لوگ دوزخ سے پار ہوکر ایک پُل پر اٹکائے جائیں گے جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہوگا[1] اب ان کے باہمی حقوق جو ایک دوسرے پر رہ گئے تھے[2] ان کا تصفیہ کیا جائے گا مظلوم کو ظالم سے بدلہ ملے گا۔ جب صفائی معاملات کی وجہ سے پاک ہوجائیں گے (کسی کا حق دوسرے پر نہ رہے گا) تو انہیں بہشت میں داخلہ ملے گا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے تم میں سے ہر شخص جنت میں اپنے گھر کو یہاں کے گھر سے زیادہ پہچانتے گا۔[3]

بَاب ۱۳۴۸ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ۔

باب جس کے حساب کتاب میں جانچ پڑتال کی گئی اس پر عذاب ہوگا۔

۶۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ اللهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از عثمان بن اسود از ابن ابی ملیکہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے حساب میں پڑتال کی گئی تو سمجھو کہ وہ عذاب کا مستحق بنے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں پھر اس سے معمولی حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اس حساب سے اعمال نامہ پیش کرنا مُراد ہے۔[4]

---

[1] شاید یہ پلِ صراط کے سوا دوسرا کوئی پل ہوگا بعضوں نے کہا اسی کا ایک کنارہ جو بہشت کے قریب ہوگا ۱۲ منہ [2] دنیا میں ان کا فیصلہ نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ [3] اس کی وجہ یہ ہے کہ برزخ میں ہر ایک آدمی کو صبح اور شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے اب یہ جو عبداللہ بن مبارک نے زہد میں نکالا کہ فرشتے ان کو داہنے بائیں بہشت کے رستے بتلائیں گے یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ اپنا مکان پہچان لینے سے یہ ضرور نہیں کہ شہر کے سب رستے بھی معلوم ہوں اور بہشت تو بہت بڑا شہر ہوگا اللہ اکبر کہ اس کے سامنے ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے ۱۲ منہ [4] اعمال کا پیش کرنا مساوی ہے حساب یسیر کے اور جس کا حساب کھینچ تان کر پوری تنقید و تمحیص کے ساتھ لیا جائیگا تو وہ اشارہ ہوگا کہ معاذ اللہ عذاب دینا مقصود ہے ۱۲ عبد الرزاق

۶۰۸۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَأَيُّوبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عمرو بن علی از یحییٰ از عثمان بن اسود از ابن ابی ملیکہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا۔

عثمان بن اسود کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریج، محمد ابن سلیم، ایوب سختیانی اور صالح بن رستم نے بھی بحوالہ ابن ابی ملیکہ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔[1]

۶۰۸۷ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقٰسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا عُذِّبَ۔

(از اسحاق بن منصور از روح بن عبادہ از حاتم بن ابی صغیرہ از عبداللہ بن ابی ملیکہ از قاسم بن محمد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جس سے حساب لیا جائے گا وہ سزایاب ہو جائے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا حساب آسانی سے لیا جائیگا۔ آپؐ نے فرمایا اس حساب سے اعمال کا پیش کرنا مراد ہے اور جس سے کھینچ تان کر (بحث اور غور و خوض کے ساتھ حساب لیا جائے گا اسے تو عذاب دیا جائے گا۔

۶۰۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از علی بن عبداللہ از معاذ بن ہشام از والدش از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

دوسری سند (از محمد بن معمر از روح بن عبادہ از سعید

---

[1] ابن جریج اور محمد بن سلیم کی روایتوں کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اور ایوب سختیانی کی روایت کو امام بخاریؒ نے تفسیر میں اور صالح کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ ۔

(از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے دن کافر کو لے کر آئیں گے اس سے کہیں گے اگر تیرے پاس زمین کے برابر سونا ہوتا تو تو اس کے عوض عذاب الٰہی سے چھٹکارا حاصل کرتا؟ وہ کہے گا ہاں تب کہا جائے گا (دنیا میں تو) تجھ سے ایک بہت آسان مطالبہ کیا گیا تھا[1]

۶۰۸۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از خیثمہ) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن براہ راست بے ترجمان بات چیت نہ کرے (یعنی بے حجاب اور بلا ترجمان اللہ تعالیٰ خود بات کرے گا) پھر وہ دیکھے گا تو اپنے سامنے کچھ نہ ہوگا[2]۔ اس کے بعد دوزخ سامنے آئے گی لہٰذا جو شخص دوزخ کی آگ سے بچ سکے وہ بچے (دنیا میں تیاری کرے) اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (اللہ کی راہ میں) دے کر (خلاصی کر لے)

اسی سند سے اعمش نے بحوالہ عمرو بن مرہ از خیثمہ از عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے بچو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا۔ پھر فرمایا دوزخ سے بچو پھر منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا تین بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ دوزخ کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا (اللہ کی راہ میں صدقہ) دے کر۔ اگر اس کی توفیق نہ ہو تو نیک

---

[1] کہ تو اللہ کو اکیلا سمجھ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کر لیکن تو نے نہیں مانا شرک پر اڑا رہا اب زمین بھر کر سونا دینے کو تیار ہے ۱۲ منہ [2] امام مسلم کی روایت میں یوں ہے داہنی طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال نظر آئیں گے بائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال سامنے نظر آئیں گے سامنے نظر کرے گا تو دوزخ نظر آئے گی ۱۲ منہ

لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

اور پاکیزہ بات کہہ کر[1] (دوزخ سے بچنے کا سامان پیدا کرو)

بَابُ ۳۴۸۲ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

باب ستر ہزار آدمی بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

۶۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ح وَحَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ لَهُمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

(از عمران بن میسرہ از ابن فُضیل از حُصَین) دوسری سند (از اُسَید بن زید از ہُشَیم) حُصَین کہتے ہیں میں سعید بن جُبَیر کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ امتیں (شبِ معراج) میرے سامنے پیش کی گئیں، کسی پیغمبر کے ساتھ تو ایک امت تھی (جن کی تعداد بہت تھی) کسی نبی کے ساتھ تھوڑے سے آدمی، کسی نبی کے ساتھ دس، کسی کے ساتھ پانچ آدمی تھے، کوئی نبی تنہا بھی تھے (اس کا ایک امتی بھی نہ تھا) پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑا گروہ نظر آیا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ آسمان پر دیکھئے میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جبریل نے کہا یہ آپ کی امت ہے ان کے آگے آگے جو ستر ہزار آدمی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن سے نہ حساب لیا جائے گا نہ انہیں عذاب ہوگا (بے حساب وکتاب بہشت میں داخل ہوں گے) میں نے دریافت کیا اس کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا یہ دنیا میں داغ نہیں لگواتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے نہ بُرا شگون لیتے تھے۔ اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔ یہ حدیث سن کر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کرے آپؐ نے فرمایا اے اللہ! اسے ان لوگوں میں شامل فرما۔ اس کے بعد دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اللہ سے میرے لئے بھی دعاء کیجئے! فرمایا عکاشہ تجھ سے پہلے دعاء کرا چکا (اب دعاء کا موقع نہیں رہا)

[1] جس سے کسی کو ہدایت ہو مثلاً اللہ اور رسول کی بات یا جس سے کوئی جھگڑا رفع ہو لوگوں میں ملاپ پیدا ہو جائے یا جس سے کسی کا غصہ دور ہو جائے معلوم ہوا کہ ایسی عمدہ بات کہنے میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ

[2] [illegible]

۶۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

(از معاذ بن اسد از عبد اللہ از یونس از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ (جنت میں) داخل ہوگا جن کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر عکاشہ بن محصن اسدی اپنا دھاری دار کمبل جو اوڑھے ہوئے تھے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! خدا سے دعا فرمایئے مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے آپ نے دعا کی یا اللہ عکاشہ کو ان لوگوں میں شامل کر دے۔ بعد از اں ایک انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میرے لئے بھی ان لوگوں میں شامل ہونے کی دُعا فرمایئے آپؐ نے فرمایا اب تو عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا۔

۶۰۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے ستر ہزار یا سات لاکھ آدمی اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوں گے حتیٰ کہ ان میں سے سب کے سب جنت میں چلے جائیں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے۔

۶۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

(از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم از والد از صالح از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

اَبِی عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ یَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ خُلُوْدٌ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بہشت والے بہشت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جا چکیں گے تو اس وقت ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) دوزخ اور بہشت کے درمیان کھڑے ہو کر یوں منادی کریگا۔ دوزخیو اب تمہارے لئے موت نہیں ہے[1]۔ اور اے بہشتیو اب تمہیں کوئی اندیشہ نہیں[2]۔ ہمیشہ اسی حال میں زندہ رہوگے

۶۰۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَلِاَھْلِ النَّارِ یَا اَھْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ جنت سے کہا جائے گا تمہیں ہمیشہ جنت میں رہنا ہے اور اب موت واقع نہ ہوگی اور دوزخیوں سے کہا جائے گا تمہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہ آئے گی۔

بَاب ۳۴۸۳ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ

وَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ زِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ عَدْنٌ خُلْدٌ عَدَنْتُ بِاَرْضٍ اَقَمْتُ وَمِنْہُ الْمَعْدِنُ فِیْ مَعْدِنِ صِدْقٍ فِیْ مَنْبَتِ صِدْقٍ۔

باب بہشت اور دوزخ کے حالات۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہلِ جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کی نوک ہوگی۔ عدن[3] کا معنی ہمیشہ رہنا محاورہ ہے۔ عَدَنْتُ بِاَرْضٍ۔ میں نے اس سرزمین میں قیام کیا اسی سے معدن[4] ہے فِیْ مَعْدِنِ صِدْقٍ یعنی سچائی پیدا ہونے کی جگہ۔

۶۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْھَیْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ

(از عثمان بن ہیثم از عوف از ابورجاء) عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہشت کی طرف دیکھا تو وہاں زیادہ تر غریب و فقیر لوگ تھے۔

[1] ہمیشہ دوزخ ہی میں پڑے جلتے رہو ۱۲ منہ [2] ہمیشہ بہشت ہی میں مزے اڑاتے رہو ۱۲ منہ [3] چونکہ یہ بات بہشت کے بیان میں ہے اور قرآن شریف میں بہشت کا نام جنت عدن آیا ہے اس لئے امام بخاریؒ نے عدن کے لفظ کی تفسیر کردی ۱۲ منہ [4] یعنی کان جس میں چاندی سونا لوہا کوئلہ وغیرہ قرار پکڑتا ہے ۱۲ منہ

فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

اور دوزخ کو دیکھا تو وہاں زیادہ تر عورتیں تھیں۔

۶۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

(از مسدد از اسمٰعیل از سلیمان تیمی از ابو عثمان) اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں اکثر مساکین گئے اور مالدار لوگ روک دئے گئے (تاکہ انکا حساب لیا جائے) البتہ جو لوگ دوزخ کے مستحق تھے انہیں دوزخ میں بھیج دیئے[1] جانے کا حکم دے دیا گیا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر دیکھا تو اس میں اکثر عورتیں داخل کی جا رہی تھیں۔

۶۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ فَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔

(از معاذ بن اسد از عبداللہ از عمر بن محمد بن زید از والدش) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے اس وقت موت کو لے آئیں گے اور دوزخ اور بہشت کے درمیان اسے ذبح کر ڈالیں گے[2] پھر ایک منادی پکار کر کہے گا اے اہل جنت یہاں موت نہیں اور اے دوزخ والو یہاں موت نہ آئے گی، جنتی لوگ تو یہ سن کر بے حد خوش ہوں گے مگر دوزخیوں کو بے حد رنج ہوگا (اعاذنا اللہ منہ)

---

[1] مطلب یہ ہے کہ یہ مالدار جو بہشت کے دروازے پر روکے گئے تھے وہ لوگ تھے جو ایماندار اور بہشت میں جانے کے قابل تھے لیکن دنیا کی دولت مندی کی وجہ سے وہ روکے گئے اور فقیر لوگ جھٹ بہشت میں پہنچ گئے باقی جو لوگ کافر تھے وہ تو دوزخ میں بھجوا دئے گئے یہ حدیث بظاہر مشکل ہے کیونکہ ابھی دوزخ اور بہشت میں جانے کا وقت کہاں سے آیا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ماضی حال اور مستقبل سب واقعات یکساں موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ واقعہ اس طرح دکھلا دیا جیسے اب ہو رہا ہے یا آئندہ ہوگا ۱۲ منہ [2] یہ موت ایک مینڈھے کی شکل میں مجسم ہو کر آئے گی اس لئے اس کا ذبح کیا جانا عقل کے خلاف نہیں ہے بعضوں نے کہا ذبح سے معنی مجازی یعنی موت کا فنا ہو جانا مراد ہے اب اختلاف ہے کہ کون ذبح کرے گا بعضوں نے کہا حضرت یحییٰ علیہ السلام بعضوں نے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام واللہ اعلم ۱۲ منہ

۶۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَأَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔

(از معاذ بن اسد از عبداللہ از مالک بن انس از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو پکارے گا فرمائے گا بہشتیو! وہ عرض کریں گے لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ (حاضر جناب) فرمائے گا اب تم خوش ہو؟ عرض کریں گے اب بھی خوش نہ ہوں تو نے ایسی ایسی نعمتیں ہمیں عطا فرمائیں جو اپنی ساری مخلوقات میں کسی کو نہیں دیں، ارشاد ہوگا۔ ان تمام انعامات سے بڑھ کر ایک نعمت سے تمہیں سرفراز کرتا ہوں۔ عرض کریں گے اب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی؟ ارشاد ہوگا میں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا اور آئندہ تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا[1]۔

۶۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحٰق از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حارثہ بن سراقہ جو ایک کم سن بچہ تھا بدر کے دن شہید ہوا تو اس کی والدہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی؟ اگر وہ

[1] سبحان اللہ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ یہ سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے حور قصور موتی محل وغیرہ سب اس پر سے تصدق ہیں بندے کا کوئی شرف اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کا آقا اس سے راضی اور خوش ہو جائے اللھم اجعلنا منھم آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ ع۵ یہاں ایک باریک نکتہ ہے جس تک رسائی سوائے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے کسی کو نہیں ہوئی غالباً انہوں نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا معنیٰ اس حدیث سے سمجھ کر کیا ہوگا وہ تمام مفسرین سے ہٹ کر غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا معنی یہ کرتے ہیں پھر نہ ان پر تیرا غضب ہوا نہ گمراہ ہوئے۔ پہلے یہ دعا ہے راستہ ان لوگوں کا دکھا جن پر تو نے انعام کیا آخری یہ جملہ ہے پھر نہ ان پر تیرا غضب ہوا نہ گمراہ ہوئے مقصد یہ ہے کہ اے اللہ تو ابدی انعامات سے سرفراز فرما یہ نہ ہو کر چند دوزہ بادشاہی کے بعد پھر وہی تکلیف دہ یا عام زندگی لوٹ آئے بلکہ دعا یہ ہے کہ یا اللہ تو اپنے تمام انعامات سے ہمیشہ ہمیشہ سرفراز فرما اور سرسبز و شاداب رکھ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو چند سالوں کے لئے بادشاہی عطا ہو جائے لیکن اس کے بعد اسے پھر وہی عام زندگی مل جائے تو مزہ نہیں آتا بلکہ تکلیف اور پریشانی بڑھتی ہے کیونکہ اسے سابقہ زندگی کی عیش و عشرت یاد آتے ہیں لیکن جہاں یہ ضمانت مل جائے کہ تیری بادشاہی تیری عیش و عشرت میں کبھی خلا واقع نہ ہوگا اس شخص کی خوشی کا کیا کہنا۔ مولانا شیخ الہند نے صرف دنحو کے مطابق غیر کے لفظ کو الذین انعمت علیہم کا بدل کیا الذین انعمت علیہم جری حالت میں ہے اور غیر بھی جری حالت میں ہے جو معنیٰ دیگر تمام مفسرین کرتے ہیں وغیر منصوب کے ہیں حالانکہ غیر مجرور ہے اس لئے عام مفسرین کا ترجمہ خلاف قاعدہ ہے اور اس حدیث سے تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ آئندہ تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا یعنی یہ انعامات عارضی نہیں بلکہ ہمیشہ قائم رہیں گے اللھم اجعلنا منھم ۱۲ عبد الرزاق

فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَاِنْ يَّكُنْ فِي الْجَنَّةِ اَصْبِرُ وَاَحْتَسِبُ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى تَرٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ اَوَهَبِلْتِ اَوَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ وَّاِنَّهُ لَفِيْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

جنت میں ہے میں صبر کروں اور امید ثواب رکھوں اگر کوئی دوسری حالت ہو (تکلیف میں ہو) تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں (روتی اور تڑپتی ہوں) آپ نے فرمایا نادان! کیا وہاں ایک ہی جنّت ہے۔ بہت جنتیں ہیں اور حارثہ تو سب سے اعلیٰ وارفع جنّت (فردوس) میں ہے۔

۶۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمٰنَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا۔

(از معاذ بن اسد از فضل بن موسیٰ از فضیل از ابوحازم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر دوزخ میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز سوار کی تین دن کی مسافت ہوگی[۱]۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسحٰق بن ابراہیم نے بحوالہ مغیرہ بن سلمہ از وہیب از ابوحازم از سہل بن سعد رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہوگا کہ جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک برابر چلے گا تو پھر بھی سفر ختم نہ ہوگا۔ ابوحازم (اسی سند سے) کہتے ہیں میں نے یہ حدیث نعمان ابن ابی عیّاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا مجھ سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں تیز رفتار گھوڑا سوار سو برس تک چلتا رہے تب بھی اسے ختم نہ کر سکے۔

۶۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ

(از قتیبہ از عبدالعزیز از ابوحازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[۱] اس جثّہ کے بڑھ جانے سے غرض یہ ہوگی کہ اور زیادہ عذاب کا احساس ہو حسن بن سفیان کی مسند میں پانچ دن کی راہ مذکور ہے اور امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نکالا کہ دوزخ میں دوزخی بڑے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ کان کی لو سے ان کے مونڈھے تک سات سو برس کی راہ ہوگی ابن المبارک نے زہد میں نکالا کہ کافر کا دانت قیامت کے دن احد پہاڑ سے بڑا ہوگا ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَوْ سَبْعُ مِائَۃِ اَلْفٍ لَا یَدْرِیْ اَبُوْحَازِمٍ اَیُّھُمَا قَالَ مُتَمَاسِکُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُھُمْ بَعْضًا لَا یَدْخُلُ اَوَّلُھُمْ حَتّٰی یَدْخُلَ اٰخِرُھُمْ وُجُوْھُھُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ۔

میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ، ابو حازم کو شک ہے کہ سہل رضی اللہ عنہ نے کونسا لفظ کہا، بہرحال وہ ستر ہزار یا سات لاکھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے داخل جنت ہوں گے۔ سب سے اگلا شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک سب سے آخری شخص داخل نہ ہو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہونگے

۶۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَھْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَآءَوْنَ الْغُرَفَ فِی الْجَنَّۃِ کَمَا تَتَرَآءَوْنَ الْکَوْکَبَ فِی السَّمَآءِ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ النُّعْمٰنَ بْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ فَقَالَ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ یُّحَدِّثُ وَیَزِیْدُ فِیْہِ کَمَا تَرَآءَوْنَ الْکَوْکَبَ الْغَارِبَ فِی الْاُفُقِ الشَّرْقِیِّ وَالْغَرْبِیِّ۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از عبد العزیز بن ابی حازم از والدش) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہلِ جنت بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

راوی عبد العزیز کہتے ہیں میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہی حدیث بیان کرتے سنا وہ اس حدیث میں یہ جملہ اضافہ فرماتے تھے کہ جیسے تم لوگ ڈوبنے والے ستارے کو مشرقی یا مغربی افق پر دیکھتے ہو۔[1]

۶۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِاَھْوَنِ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَوْ اَنَّ لَکَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْکَ اَھْوَنَ مِنْ ھٰذَا وَاَنْتَ فِیْ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو عمران) حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جسے سب دوزخیوں سے ہلکا عذاب ہوگا اگر تیرے پاس اس وقت ساری زمین کا خزانہ ہوتا تو کیا اس کے عوض اپنے کو عذاب سے چھڑانے کی کوشش کرتے؟ وہ عرض کرے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے دنیا میں اس کی نسبت آسان عمل تجھ سے طلب کیا تھا۔ جب تو پشتِ آدم میں تھا میں نے یہ کہا تھا "(دنیا میں) میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا"

[1] بعضوں نے غابر کے بدل اس حدیث میں غارب پڑھا ہے یعنی اس ستارے کو جو باقی رہ گیا ہو مطلب یہ ہے کہ جیسے ستارہ بہت دور او رچمکتا نظر آتا ہے ویسے ہی بہشت میں بلند درجہ والوں کے مکانات بہت دور سے نظر آئیں گے ۱۲ منہ

صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ۔

لیکن تو نے تسلیم نہ کیا آخر شرک کیا۔

۶۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيْرُ قَالَ الضَّغَابِيْسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهٗ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ۔

(از ابو النعمان از حماد از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے اس طرح نکلیں گے جیسے ثعاریر۔[1] حماد کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ثعاریر کسے کہتے ہیں انہوں نے کہا چھوٹی ککڑیاں[1] اور ہوا یہ تھا کہ (آخر عمر میں) عمرو کے دانت گر پڑے تھے۔[2] حماد یہ بھی کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے کہا ابو محمد! (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) کیا تم نے جابر بن عبد اللہ سے یہ سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچھ لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ انہوں نے کہا ہاں (میں نے سُنا ہے)۔

۶۱۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

(از ہدبہ بن خالد از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ میں جل کر جھلس کر نکلیں گے مگر اہل جنت انہیں جہنمی کہہ کر ہی پکاریں گے۔[3]

۶۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا

(از موسٰی از وُہیب از عمرو بن یحیٰی از والدش) حضرت

---

[1] بعضوں نے کہا ثعاریر ایک قسم کی دوسری ترکاری ہے جو سفید ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ پہلے دوزخ میں جل جل کر کوئلہ کی طرح کالے پڑ جائیں گے پھر جب شفاعت کے سبب دوزخ سے نکلیں گے اور ماء الحیاۃ میں نہلائے جائیں گے تو ثعاریر کی طرح سپید ہو جائیں گے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں مؤمن دوزخ میں نہیں جانے کا اسی طرح ان لوگوں کا جو کہتے ہیں شفاعت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا جیسے معتزلہ اور خوارج کا قول ہے بیہقی نے حضرت عمرؓ سے نکالا انہوں نے خطبہ سنایا فرمایا عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رجم کا انکار کریں گے دجال کا انکار کریں گے قبر کے عذاب کا انکار کریں گے شفاعت کا انکار کریں گے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت ان لوگوں کے واسطے ہوگی جو میری امت میں سے کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں اللھم ارزقنا شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ [2] ان سے "ث" کا حرف نہیں نکلتا تھا تو وہ ثعاریر کے بدل سعادیر کہتے ۱۲ منہ [3] ابن حبان اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے ان کی گردن پر یہ لکھ دیا جائے گا یہ دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں امام مسلم کی روایت میں ہے پھر وہ لوگ اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر سے یہ نام محو کر دے گا ۱۲ منہ

وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے[1] تو اللہ تعالیٰ یہ حکم دے گا جس شخص کے دل میں رتی برابر ایمان ہو اسے بھی نکال دو چنانچہ یہ لوگ نکالے جائیں گے لیکن جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے اس وقت نہر حیات میں انہیں ڈالا جائے گا تو اس طرح سے ابھر آئیں گے جیسے ندی نالے کے ساحل پر کوڑے کرکٹ میں دانا اگتا ہے (جلدی اگتا ہے) بعض راویوں نے حمیل السیل کے بجائے حمیۃ السیل کہا ہے[2]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا الیا دانہ[3] زرد زرد جھکا ہوا (بہت بارونق ہو کر) اگتا ہے[4]

۶۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو اسحاق) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے سب سے خفیف عذاب بروز قیامت اس شخص کو ہو گا جس کے تلووں پر چنگاری رکھی ہو گی اس کی گرمی سے بھیجہ (دماغ) کھول رہا ہو گا[5]

۶۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ

(از عبد اللہ بن رجاء از اسرائیل از ابو اسحاق) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہو گا جس کے تلووں پر دو انگارے رکھ دئے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح ابل رہا ہو گا جیسے پتیلی اور کیتلی آگ پر ابلتی ہے۔

[1] ایک مدت کے بعد جو اللہ کو منظور ہو گی ۱۲ منہ [2] یعنی جہاں پر بہیا کا زور شور ہو ۱۲ منہ [3] جو بہیا کے کنارے کوڑے کچرے پر جم جاتا ہے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] مسلم کی روایت میں یوں ہے آگ کی دو جوتیاں اس کو پہنا دی جائیں گی ۱۲ منہ

جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ۔

۶۱۰۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهٖ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهٖ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عمرو از خیثمہ) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور منہ پھیر کر اس سے پناہ مانگی دوبارہ ذکر کرکے پھر منہ پھیر لیا اور پناہ مانگنے لگے اور فرمایا دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعے کیوں نہ ہو اور جسے یہ بھی میسر نہ ہو وہ اچھی باتیں ہی لوگوں سے کرے یہ

۶۱۱۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ اَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و دراوردی از یزید از عبداللہ بن خباب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر آیا، آپ نے فرمایا اُمید ہے ان کے لئے میری سفارش قیامت کے دن مُفید ہوگی[۲] وہ دوزخ کے ایک ابتدائی درجے میں رہیں جہاں ٹخنوں تک آگ ہو مگر اس سے بھی ان کا بھیجا پکتا رہے گا۔

۶۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ

(از مسدد از ابوعوانہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کو جمع کرے گا تو سب کہیں گے آج کس کی سفارش خدا کے پاس

---

[۱] کیتلی سے چائدان مراد ہے جس میں پانی جوش دیتے ہیں بعضے نسخوں میں بجائے والقمقم کے یا القمقم ہے۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح والقمقم ہے یہ واؤ عطف۔ اسماعیلی کی روایت میں او القمقم ہے ۱۲ منہ [۲] حالانکہ قرآن میں ہے فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ لیکن آیت میں نفع سے مراد ہے کہ دوزخ سے نکال لئے جائیں یہ فائدہ کافروں اور مشرکوں کے لئے نہیں ہو سکتا اس صورت میں حدیث اور آیت میں اختلاف نہیں رہے گا مگر دوسری آیت میں یوں ہے فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ اس کا جواب بھی یوں دے سکتے ہیں کہ جو عذاب ان پر شروع ہوگا وہ ہلکا نہیں ہوگا یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ بعضے کافروں پر شروع ہی سے ہلکا عذاب مقرر کیا جائے بعضوں کے لئے سخت تجویز ہو ۱۲ منہ [۳] یہ سب ایک میدان میں کھڑے دھوپ اور گرمی سے تکلیف اٹھا رہے ہوں گے ۱۲ منہ [۴] اس سے تمام مفید کام بذریعہ تقریر و تحریر، تصنیف و تالیف، پاکیزہ لائبریریاں، علمی و ادبی و تعلیمی ادارے پند و موعظت کی مجالس، دینی احکام کی نشر و اشاعت کا اہتمام اور اسلامی پروپیگنڈہ سارا کلمۂ طیبہ کی تفسیر میں آجاتا ہے۔ عبدالرزاق

اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ وَيَقُوْلُ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ ائْتُوْا مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ ائْتُوْا عِيْسٰى فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَأْتُوْنِيْ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ

کرائیں وہ اس مقام آفت سے نجات دلائے۔ یہ مشورہ کرکے آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ میں (اپنا بنائی ہوئی خاص) روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے سجدہ کیا۔ آپ اتنا تو کیجئے کہ پروردگار کے پاس ہماری سفارش کریں۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا[1] یاد کریں گے[2] کہیں گے تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول[3] (صاحب شریعت) ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا[4] یاد کریں گے۔ کہیں گے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ یہ سن کر ان کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا[5] یاد کریں گے۔ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا، یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے (قبطی ان کے ہاتھ سے ہلاک ہوگیا تھا) تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں[6] تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے ان کی اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف کردی ہیں[7]۔ چنانچہ یہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (اٹھ کھڑا ہوں گا) اور پروردگار کے پاس جاکر (حاضری کی) اجازت چاہوں گا (اجازت ملے گی) جب میں پروردگار کو دیکھوں گا تو (اسی وقت) سجدے میں گر پڑونگا

[1] یعنی اس درخت سے کھانا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا ۱۲ منہ [2] گو حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے شیثؑ اور ادریسؑ آچکے تھے مگر شاید ان کی کوئی جدید شریعت نہ ہوگی بلکہ حضرت آدمؑ کی شریعت پر عمل کرتے ہوں گے تو حضرت آدم کے بعد صاحب شریعت جتنے پیغمبر آئے ان میں حضرت نوحؑ سب سے اول ہوئے ۱۲ منہ [3] یعنی اپنے کافر بیٹے کے لئے دعا کرنا ۱۲ منہ [4] تین جھوٹ جو دنیا میں انہوں نے بولے تھے ۱۲ منہ [5] حضرت عیسیٰؑ اپنی کوئی خطا بیان نہیں کریں گے لیکن امام مسلم کی روایت میں ابوسعیدؓ سے ہے اللہ کے سوا لوگ مجھ کو پوجتے رہے ۱۲ منہ [6] سب جگہوں سے مایوس ہوکر ۱۲ منہ

ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِّثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

جب تک اسے منظور ہوگا مجھے بحالت سجدہ رہنے دیگا۔ پھر مجھ سے (خدا کی جانب سے) کہا جائیگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اٹھائیے اور مانگئے کیا مانگتے ہیں ہم آپ کو دیتے ہیں فرمائیے کیا فرمائش ہے ہم آپ کی بات سنتے ہیں، سفارش کرنا چاہتے ہیں تو کیجئے ہم قبول کرتے ہیں۔ میں (حسب الارشاد) سر اٹھاؤنگا اور پروردگار کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو اس وقت مجھے وہ القا کریگا[1] اس کے بعد سفارش کرونگا تو میرے لئے اللہ تعالیٰ ایک حد[2] مقرر فرما دے گا میں اس حد کے اندر والے لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤں گا[3] پھر میں واپس اپنے رب کے پاس آؤنگا اور پہلے کی طرح سجدے میں گر پڑوں گا[4] غرض اس طرح تیسری یا چوتھی بار (راوی کو شک ہے) میں عرض کرونگا پروردگار اب تو دوزخ میں وہی لوگ رہ گئے ہیں جو بحکم قرآن ہمیشہ وہاں ہی رہنے کے قابل ہیں (یعنی کافر و مشرک)۔ قتادہ (مَنْ حَبَسَہُ الْقُرْآنُ کی تفسیر میں) کہا کرتے تھے یعنی جن لوگوں کو ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

۶۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

(از مسدد از یحییٰ از حسن بن ذکوان از ابو رجاء) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ (مسلمان) لوگ میری سفارش سے دوزخ سے نکالے جائینگے وہ بھی بہشت میں داخل ہوں گے لوگ انہیں جہنمی[5] کے نام سے پکاریں گے۔

---

[1] میرے دل میں ڈالے گا دوسری روایت میں یوں ہے ایسی ثنا و صفت کروں گا کہ ویسی کسی نے مجھ سے پیشتر نہیں کی اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا ۱۲ منہ
[2] مثلاً ان لوگوں کی سفارش کرسکتا ہے جنہوں نے اکثر نماز پڑھی لیکن جماعت سے نہیں پڑھی پھر اس کے بعد یہ حد ہوگی کہ ان لوگوں کی سفارش کرسکتا ہے جنہوں نے اکثر نماز پڑھی کبھی ناغہ کی پھر یہ حد ہوگی جنہوں نے ایمان کے ساتھ شراب خواری اور زنا نہیں کیا علیٰ ہٰذا القیاس ۱۲ منہ [3] باقی گناہگار دوزخ میں پڑے رہیں گے ۱۲ منہ [4] پھر ایک حد مقرر ہوگی ۱۲ منہ [5] ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے اب مشرک لوگ موحدوں سے کہیں گے تم کو تمہاری توحید نے کیا فائدہ پہنچایا ہم تم یکساں ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے اس وقت غیرت خداوندی جوش میں آئے گی اور پروردگار عالم بذات خود ان موحدوں کو بھی دوزخ سے نکال لے گا اور صرف مشرک اور کافر ہی اس میں رہ جائیں گے ۱۲ منہ

۶۱۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى وَقَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

(از قتیبہ از اسمٰعیل بن جعفر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام حارثہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں (ان کے بیٹے) حارثہ بدر کے دن ایک گھاتی تیر سے شہید ہو گئے تھے (یعنی تیر مارنے والا معلوم نہیں ہو سکا) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں حارثہ کی محبت جو میرے دل میں ہے ۱؎ اگر حارثہ بہشت میں ہے تو میں اس پر نہیں روتی (میرے دل کو تسلی رہے گی) ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں ۲؎ آپؐ نے فرمایا اری بے وقوف! کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں بہت سی جنتیں ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اونچی جنت (فردوس) میں ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں صبح یا شام کو تھوڑا سا چلنا بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور بہشت میں ایک کمان کے برابر یا قدم کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر بہشت کی کوئی عورت بہشت میں سے زمین پر جھانکے (اپنا چہرہ زمین کی طرف کرے) تو آسمان سے لے کر زمین تک روشنی اور خوشبو پھیل جائے اور اس کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ۳؎

۶۱۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بہشت میں جائے گا اسے دوزخ

۱؎ ان کا بیٹا ہی تھا ماں کی محبت بیٹے سے بے حد ہوتی ہے ۱۲ منہ ۲؎ رو رو کر اپنا حال کیسا خراب کرتی ہوں ۱۲ منہ ۳؎ دوسری روایت میں یوں ہے کہ سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے گی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اس کی اوڑھنی کے سامنے سورج کی روشنی ایسے ماند ہو جائے گی جیسے بتی کی روشنی سورج کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے اگر اپنی ہتھیلی دکھلائے تو ساری خلقت اس کے حسن کی شیفتہ ہو جائے۔ بعضے ملحدوں نے اس قسم کی حدیثوں پر یہ شبہ کیا ہے کہ جب حور کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہے اتنی معطر ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک اس کی خوشبو پہنچتی ہے تو بہشتی لوگ اس کے پاس کیونکر جا سکیں گے اور اتنی خوشبو اور روشنی کی تاب کیونکر لا سکیں گے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت کے لوگوں کی زندگی اور طاقت اور قسم کی ہو گی جو ان سب باتوں کا تحمل کر سکیں گے۔ جیسے دوسری آیتوں اور حدیثوں میں دوزخیوں کے ایسے ایسے عذاب بیان ہوئے ہیں کہ دنیا میں اس کا عشر عشیر بھی عذاب اگر کسی کو دیا جائے تو وہ فوراً مر جائے لیکن دوزخی ان عذابوں کو جھیلیں گے اور پھر بھی زندہ رہیں گے بہر حال آخرت کے حالات کو دنیا کے حالات پر قیاس کرنا اور ہر ایک بات میں استبعاد کرنا صریح نادانی ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔

میں بھی اس کا ٹھکانا بتایا جائے گا یعنی اگر وہ بُرے کام کرتا تو اس میں جاتا۔ یہ بتانے سے غرض یہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر ادا کرے[1]۔ اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا اُسے بہشت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جائے گا یعنی وہ اچھے کام کرتا تو اس میں رہتا۔ یہ بتانے سے غرض یہ ہوگی کہ وہ نیک کاموں کی حسرت کرے (زیادہ پچھتائے اور رنج وافسوس کی کلفت اٹھائے)

۶۱۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ

(از قتیبہ بن سعید از اسمٰعیل بن جعفر از عمرو بن سعید بن ابی سعید المقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا زیادہ مستحق کون ہوگا[2]؟ آپ نے فرمایا ابوہریرہ! میرا یہی خیال تھا کہ تجھ سے پہلے یہ اچھوتا سوال اور کوئی شخص نہ کرے گا کیونکہ تجھے میری حدیث سننے کا سب سے زیادہ اشتیاق ہے۔ سُن! قیامت کے دن میری شفاعت کا زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے اپنی خوشی سے خلوص قلب کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا[3]۔

۶۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابراہیم از عبیدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں سے سب کے بعد نکلنے والے

[1] یعنی خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی آفت اور بلا سے بچایا۔ بعضوں نے کہا یہ دکھانا قبر میں ہوگا سوال کے بعد بعضوں نے کہا ہر شخص کے لئے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں ۱۲ منہ [2] یہاں شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ والوں کی خبر سن کر امتی امتی فرمائیں گے پھر ان سب لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا لیکن وہ شفاعت جو میدان حشر سے بہشت میں لے جانے کے لئے ہوگی وہ پہلے ان لوگوں کو نصیب ہوگی جو بلا حساب وکتاب بہشت میں جائیں گے پھر ان کے بعد ان لوگوں کو جو حساب کے بعد بہشت میں جائیں گے قاضی عیاض نے کہا شفاعتیں پانچ ہوں گی ایک تو حشر کی تکالیف سے نجات دینے کے لئے یہ ہمارے پیغمبر سے خاص ہے اسی کو شفاعت عظمیٰ کہتے ہیں اور مقام محمود بھی اسی مرتبہ کا نام ہے دوسرے بعضے لوگوں کو بے حساب بہشت میں لے جانے کے لئے۔ تیسرے حساب کے بعد ان لوگوں کو جو عذاب کے لائق ٹھہریں گے بے عذاب بہشت میں لے جانے کو چوتھے ان گنہگاروں کے لئے جو دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے ان کے نکالنے کے لئے پانچویں بہشت والوں کو ترقی درجات کے لئے ۱۲ منہ [3] اسعد یعنی زیادہ سعادتمند مفہوم زیادہ مستحق ہے اس لفظ پر مجھے القا ہوا کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً نے اپنے صاحبزادے کا نام اسعد اسی لفظ کی بنا پر رکھا کیونکہ یہ لفظ شفاعت کے زیادہ مستحق کے لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا واللہ اعلم عبدالرزاق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُولُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔

اور بہشت میں سب کے بعد جانے والے کو میں جانتا ہوں سب سے آخر جو دوزخ میں سے نکلے گا وہ گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا[1] ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب جنت میں جا۔ وہ جنت میں جا کر دیکھے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے، واپس پروردگار کے پاس آئے گا عرض کرے گا اے میرے پروردگار! بہشت تو ساری پُر ہو گئی ہے کوئی مکان بھی خالی نہیں پایا حکم ہوگا تو داخل تو ہو جا وہ جا کر دیکھے گا کہ ساری جنت بھری ہوئی ہے دوبارہ لوٹے گا اور عرض کرے گا وہ تو بالکل پُر ہے۔ حکم ہوگا تو جا تیرے لئے دنیا کے برابر اور اس کے دس گنا برابر جگہ ملے گی یا فرمایا تیرے لئے دنیا کے دس گنا برابر جگہ ملے گی وہ عرض کرے گا پروردگار کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے اور ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث بیان کرکے اتنے ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک صاف ظاہر ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص تمام اہل جنت میں ادنیٰ درجے کا ہوگا[2]۔

۶۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ[3]۔

(از مسدد از ابو عوانہ از عبدالملک از عبداللہ بن حارث ابن نوفل) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا ابو طالب کو آپ کی ذات بابرکات سے کچھ نفع (فائدہ) حاصل ہوا[4]؟

بَابٌ ۳۴۸ الصِّرَاطُ جِسْرُ جَهَنَّمَ

باب پل صراط جہنم کے اوپر ایک پل کا نام ہے[5]

[1] کبھی چلے گا کبھی گر پڑے گا اسی طرح گرتا پڑتا دوزخ سے پار ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] تو بلند درجے والوں کا کیا کہنا ان کو کیسے کیسے وسیع مکان ملیں گے حافظ نے کہا یہ کلام بھی دوسری روایت سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کو امام مسلم نے ابو سعید سے نکالا ۱۲ منہ [3] یہ روایت مختصر ہے پوری کتاب الادب میں گزر چکی ہے حضرت عباسؓ نے کہا ابو طالب آپ کے لئے لوگوں پر غصہ کرتے تھے آپ کو بچاتے تھے ان کو اس وجہ سے کوئی فائدہ ہوا یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں فائدہ ہوا وہ ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں نہ ہوتا (یعنی ان کی سفارش نہ کرتا) تو دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتے ۱۲ منہ [5] اس کے نیچے جہنم ہے اس پل پر سے سب مسلمان گزر کر بہشت میں جائیں گے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۶۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید از عطاء بن یزید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ دوسری سند (از محمود از عبدالرزاق از معمر از زہری از عطاء بن یزید اللیثی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا اگر سورج پر ابر وغیرہ کچھ نہ ہو تو تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا بس اسی طرح بلا تکلف۔ قیامت کے دن تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ اس دن لوگوں کو اکٹھا کرے گا فرمائے گا جو شخص دنیا میں جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ چلا جائے۔ چنانچہ جو لوگ سورج کے پجاری تھے وہ سورج کے ساتھ، جو چاند کو پوجتے تھے وہ چاند کے ساتھ جو بُت پرست تھے وہ بتوں کے ساتھ ہو جائیں گے۔ یہ امت (مسلمانوں کی امت) منافقوں سمیت رہ جائے گی[1] پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی شکل میں آئے گا جسے وہ نہ پہچانتے ہوں گے فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم تو یہیں ٹھیرے رہیں گے جب تک ہمارا (حقیقی) رب نہیں آئے گا۔ جب وہ آئے گا تو ہم اسے فوراً پہچان لیں گے۔ (کیونکہ حشر میں اسے دیکھ چکے ہوں گے) چنانچہ اللہ تعالیٰ اس صورت میں ظاہر ہوگا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا (آؤ میرے ساتھ چلو) میں تمہارا رب ہوں یہ دیکھتے ہی تمام مسلم اس کے ساتھ ہو جائیں گے پھر دوزخ

(بقیہ از صفحہ سابقہ) ہندوستان میں اس پل کا نام چینوو پل بیان کیا گیا ہے صحیح مسلم میں ابوسعیدؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا صراط تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے دوسری روایت میں ہے اس کی دونوں طرف آکوڑے (آنکڑے) ہیں جن سے دوزخی کھینچ کر دوزخ میں گرا دیئے جائیں گے ایک ایک آکوڑے سے بہت اور بہت قبیلوں سے زیادہ آدمی کھینچے جا سکتے ہیں ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) [1] کیونکہ منافق بھی بظاہر خدا ہی کو پوجتے تھے اس لئے وہ بھی مسلمانوں میں ملے جلے رہیں گے ۱۲ منہ [2] یعنی حشر میں صورت دیکھی ہوگی اس کے سوا دوسری صورت میں ۱۲ منہ

أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهٖ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ مِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَأَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُّخْرِجُوْهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُّقَالُ لَهٗ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا

کی پشت پر صراط کا پل رکھا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے میں اس پل کے پار ہو جاؤں گا[1]۔ اس دن پیغمبران کرام بھی یہی دعاء کریں گے "یا اللہ سلامت رکھ سلامت رکھ" اس پل پر سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں فرمایا بس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح (ٹیڑھے منہ والے) ہوں گے البتہ خدا کو معلوم ہے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے[2]۔ غرض یہ آنکڑے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے اعمال کے اعتبار سے دوزخ میں گھسیٹیں گے کوئی تو بالکل ہلاک ہو جائے گا[3] کوئی زخمی ہو کر بچ جائے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلوں سے فراغت پائے گا اور لا الٰہ الا اللہ ماننے والوں میں جن کو نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو ان کے نکالنے کا حکم دے گا۔ وہ فرشتے (دوزخ میں جا کر) ان لوگوں کو سجدے کی نشانی سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر سجدے کا مقام جلانا حرام کر دیا ہے[4] اور وہ دوزخ سے انہیں نکال لیں گے وہ جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے۔ ان پر آب حیات ڈالا جائے گا اور پانی ڈالتے ہی ایسے جلد ابھر آئیں گے جیسے دانہ ندی نالے کے کنارے جلد اگ آتا ہے ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہوگا[5] وہ عرض کرتے گا اے میرے رب! مجھے دوزخ کی بدبو نے پریشان کر دیا ہے، اس کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا ہے ذرا میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیرے مسلسل یہی دعاء کرتا رہے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ کہے گا دیکھ اگر

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے میں اور میری امت سب سے پہلے اس پل پر سے پار ہوں گے ۱۲ منہ [2] یعنی سعدان کے کانٹوں سے صورت میں مشابہ ہوں گے نہ کہ مقدار میں مقدار تو ان کا بہت بڑا ہوگا۔ سعدان ایک گھاس کا نام ہے جس میں ٹیڑھے منہ کے کانٹے ہوتے ہیں ۱۲ منہ [3] دوزخ میں گر جائے گا جیسے منافق وغیرہ ۱۲ منہ [4] سجدے کے مقام پیشانی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں قدم یا صرف پیشانی مراد ہے مطلب یہ ہے کہ اور سارا بدن جل کر کوئلہ ہو جائیگا مگر یہ مقامات سالم ہونگے اسی سے فرشتے پہچان لیں گے کہ یہ مسلمان ہے ۱۲ منہ [5] یہی شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اوپر گزر چکا ہے کہ وہ کفن چور تھا جس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا تھا مجھ کو جلا دینا اور دار قطنی نے غرائب مالک میں نکالا کہ اخیر شخص جو بہشت میں جائیگا وہ جہینہ کا ایک شخص ہوگا سہیلی نے کہا اس کا نام ھناد ہوگا۔ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں بسند ضعیف نکالا کہ سب سے زیادہ مدت تک جو شخص دوزخ میں رہے گا وہ وہ ہوگا جو سات ہزار برس تک وہاں رہے گا اس کے بعد نکل کر

فَاصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ فَيَقُوْلُ لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِيْ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهُ وَيْلَكَ ابْنَ اٰدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأٰى مَا فِيْهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْا حَتّٰى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُوْلِ فِيْهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيْهَا قِيْلَ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنّٰى ثُمَّ يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُوْلُ لَهُ هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا قَالَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَّعَ

تیرا منہ میں دوزخ کی طرف سے پھیر دوں تو پھر تو مجھ سے کچھ اور نہیں طلب کرے گا وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم میں تجھ سے اس کے سوا اور کچھ نہیں کہوں گا چنانچہ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دیا جائے گا[1] مگر وہ عرض کرے گا "اے اللہ مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے" پروردگار کہے گا کیا تو نے یہ اقرار نہیں کیا تھا کہ اب کوئی درخواست نہیں کروں گا؟ تو کیسا عہد شکن ہے۔ وہ یہی دعاء برابر کرتا رہے گا آخر ارشاد ہوگا اچھا اگر یہ مطلب بھی تیرا پورا کردوں تو پھر اور سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب کچھ اور درخواست نہ کرونگا چنانچہ اللہ تعالیٰ سے اس بات پر کئی عہد اور وعدے کرے گا تب اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے دروازے پہ ڈال دے گا۔ وہاں وہ بہشت کی نعمتیں دیکھ کر[2] ایک عرصے تک جتنا خدا کی مشیت میں ہوگا وہ خاموش رہے گا اس کے بعد وہ یوں دعاء کرے گا اے پروردگار مجھے بہشت میں داخل کر دے۔ پروردگار کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب اور کچھ درخواست نہ کروں گا؟ اے آدم کے بیٹے تو کیسا وعدہ شکن ہے وہ کہے گا اے پروردگار اپنی ساری مخلوق میں مجھے حرماں نصیب نہ رکھ اور لگاتار یہی دعاء کرتا رہے گا حتیٰ کہ پروردگار ہنس دے گا۔ ہنستے ہی اسے بہشت میں داخلے کی اجازت مل جائے گی جب اسے داخلہ ملے گا تو اس سے کہا جائیگا اب جو آرزو ہو وہ بیان کر وہ پھر مانگے گا۔ پھر کہا جائے گا اور کوئی تمنا کر یہ مانگ وہ برابر آرزوئیں کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کی تمنائیں اور آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ اس وقت ارشاد باری تعالیٰ ہوگا یہ سب چیزیں (جو تو نے طلب کیں) اور اتنی ہی ان کے علاوہ مزید ہم تجھے اپنی طرف سے عنایت کرتے ہیں۔

[1] بہشت کی طرف اس کا منہ کر دے گا اب وہاں کی بہار دیکھ کر للچاتے گا ۱۲ منہ [2] للچائے گا لیکن اپنا عہد و پیمان اور اقرار کا خیال کر کے ۱۲ منہ

أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلُهُ مَعَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (اسی سند سے) کہتے ہیں یہ شخص وہ ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جائے گا۔ عطاء ابن یزید کہتے ہیں جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے کسی بات پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ آخر میں جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا یہ سب چیزیں اور اتنی ہی مزید ہم تجھے عطاء کرتے ہیں تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا تھا ہم نے یہ سب چیزیں تجھے عنایت کیں اور ایسی دس گنا مزید عنایت کیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں میں نے یوں ہی سُنا ہے یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اس کے علاوہ۔

بَابٌ ۳۴۸۵ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

باب حوض کوثر کا بیان[1]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ یعنی ہم نے تجھے کوثر عطاء کیا[2] عبداللہ بن زید مازنی کہتے ہیں (یہ حدیث کتاب المغازی میں گزر چکی ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) فرمایا تم اس وقت تک صبر کیے رہنا کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملو۔

۶۱۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

(از یحییٰ بن حماد از ابوعوانہ از سلیمان شقیق) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا منتظر ہوں گا[3]

دوسری سند (از عمرو بن علی از محمد بن جعفر از شعبہ از مغیرہ از ابووائل) حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا منتظر رہونگا

---

[1] جو قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا آپ کی امت کے لوگ اس میں سے پانی پئیں گے اب اختلاف ہے کہ اس حوض کا پانی پلصراط پر گزرنے سے پہلے پئیں گے یا اس کے بعد صحیح یہی ہے کہ پہلے کیونکہ قبروں سے پیاسے اٹھیں گے لیکن امام بخاری جو اس باب کو پلصراط کے بعد لائے اس سے یہ نکلتا ہے کہ پلصراط پر سے گزرنے کے بعد اس میں سے پئیں گے اور ترمذی نے جو انسؓ سے روایت کی اس سے بھی یہی نکلتا ہے اس میں یہ ہے کہ انسؓ نے آپ سے شفاعت چاہی آپؐ نے وعدہ فرمایا انسؓ نے کہا آپ اس دن کہاں ملیں گے فرمایا پہلے مجھ کو پلصراط کے پاس دیکھو انہوں نے کہا اگر آپؐ وہاں نہ ملیں فرمایا ترازو کے پاس دیکھنا انہوں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملیں فرمایا حوض کے پاس دیکھنا ایک حدیث میں ہے کہ ہر پیغمبر کو ایک حوض ملے گا جس میں سے وہ اپنی امت والوں کو پانی پلائے گا اور لکڑی لئے وہاں کھڑا رہے گا ۱۲ منہ [2] یعنی حوض کوثر جو ایک نہر ہے بہشت میں یہی معنی کوثر کا صحیح اور مشہور اور حدیث سے ثابت ہے بعضوں نے کہا اولاد بعضوں نے کہا خیر کثیر مراد ہے ۱۲ منہ [3] تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے سب سامان تیار رکھوں گا ۱۲ منہ [4] علامہ عبیداللہ سندھیؒ کوثر سے مراد قرآن لیتے ہیں ۱۲ عبدالرزاق

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَلَیُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِّنْکُمْ ثُمَّ لَیُخْتَلَجُنَّ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ تَابَعَہٗ عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ وَّقَالَ حُصَیْنٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو حوض کوثر پر لائے جائیں گے[1] اتنے میں وہ ہٹا دئے جائیں گے[2] میں کہوں گا مولیٰ! یہ تو میری امت سے ہیں تو فرشتوں کی جانب سے جواب ملے گا۔ آپ کو معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) نئی باتیں نکال لی تھیں۔

اس حدیث کو اعمش کے ساتھ عاصم نے بھی ابو وائل سے روایت کیا[3]۔ نیز حصین نے بھی ابو وائل از حذیفہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا (اسے امام مسلم نے وصل کیا)

۶۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَامَکُمْ حَوْضٌ کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔

(از مسدد از یحییٰ از عُبید اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تمہارے سامنے میرا حوض ہوگا وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء سے اذرح تک فاصلہ ہے[4]۔

۶۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَّعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْکَوْثَرُ الْخَیْرُ الْکَثِیْرُ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِیْدٍ اِنَّ اُنَاسًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّہٗ نَہَرٌ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِیْدٌ النَّہَرُ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ۔

(از عمرو بن محمد از ہشیم از ابو بشر و عطاء بن صائب از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کوثر سے خیر کثیر مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاص آپ کو عنایت فرمایا۔

ابو بشر کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے کہا لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ کوثر بہشت میں ایک نہر کا نام ہے تو انہوں نے کہا کہ بہشت میں جو نہر ہے وہ بھی اس خیر کثیر میں داخل ہے جو اللہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خصوصی طور پر عنایت فرمایا

۶۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ

(از سعید بن ابی مریم از نافع بن عمر از ابن ابی ملیکہ) عبد اللہ

---

[1] میں چاہوں گا ان کو پانی پلاؤں ۱۲ منہ [2] فرشتے ان کو دھکیل دیں گے ۱۲ منہ [3] اس کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

[4] جربا اور اذرح شام کے ملک میں دو گاؤں ہیں جن میں تین دن کی راہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے دوسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعا میں ہے تیسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ مدینہ اور صنعا میں ہے چوتھی حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عدن تک ہے پانچویں میں جتنا فاصلہ ایلہ سے جحفہ تک ہے یہ سب آپ نے تقریباً لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان فرمایا جو جو مقام وہ پہچانتے تھے ان کا ذکر کیا اس سے حقیقی طول و عرض کا بیان منظور نہیں ہے وہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے اس لئے یہ اختلاف مضر نہیں کرتا اور ممکن ہے کسی روایت میں طول کا بیان ہوا در کسی میں عرض کا قسطلانی نے کہا یہ سب مقام قریب قریب ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں یعنی آدھے مہینہ کی مسافت یا اس سے کچھ زائد ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاءُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا۔

ابن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر آسمانوں کے ستاروں کی طرح (بے شمار) آبخورے ہیں جو شخص اس حوض کا پانی پئے گا اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔

۶۱۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ۔

(از سعید بن عفیر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ سے صنعا (دونوں یمن کے شہر ہیں) اور اس پر آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار) آبخورے رکھے ہوئے ہیں۔

۶۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ۔

(از ابوالولید از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ دوسری سند (از ہدبہ بن خالد از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (شب معراج) بہشت کی سیر کر رہا تھا کہ ایک نہر کے پاس پہنچا جس کے کناروں پر خولدار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہی تو وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عنایت فرمایا۔ پھر میں نے دیکھا اس کی مٹی یا خوشبو تیز مشک جیسی ہے۔ ہدبہ کو شک ہے کہ مٹی کہا یا مشک۔[1]

۶۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از عبدالعزیز) حضرت

[1] ابوالولید کی روایت میں شک نہیں ہے اور کیچڑ مذکور ہے اور بیہقی کی روایت میں بھی یوں ہی ہے تُرَابُهُ مِسْكٌ یعنی اس کی مٹی مشک تھی ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ
حَتَّى عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ
أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

۶۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ
عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ
لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ
وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو
حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ ابْنُ أَبِي عَيَّاشٍ
فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ إِنَّهُمْ
مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا
بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ
بَعْدِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا
يُقَالُ سَحِيقٌ بَعِيدٌ وَأَسْحَقَهُ أَبْعَدَهُ وَ[1]
قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر میرے سامنے آئیں گے حتیٰ کہ میں سب کو پہچان لوں گا لیکن اسی وقت وہ ہٹا دیے جائیں گے میں کہوں گا (یا اللہ) یہ تو میری اُمت کے لوگ ہیں، ارشاد ہوگا آپؐ نہیں جانتے انہوں نے (آپؐ کے بتائے ہوئے دین میں) آپؐ کے بعد نئی راہیں نکالیں

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن مطرف از ابو حازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا منتظر رہوں گا۔ جو شخص (مسلمان) میرے سامنے سے گذرے گا وہ اس حوض میں سے پیئے گا اور جو شخص اس سے پی لے گا پھر اسے کبھی پیاس محسوس نہ ہوگی، کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں وہ مجھے پہچانتے ہیں لیکن میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔

ابو حازم (اسی سند سے) کہتے ہیں نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا تو پوچھنے لگے کیا آپ نے یہ حدیث سہل بن سعدؓ سے اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ ابو سعید خدریؓ سے یہ حدیث میں نے سُنی وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے تھے میں کہوں گا یہ تو میری امت کے لوگ ہیں جواب ملے گا آپؐ نہیں جانتے انہوں نے آپؐ کے بعد (دنیا میں) کیا کیا نئی راہیں نکال لی تھیں، اس وقت میں کہوں گا اگر یہ بات ہے تو پھر انہیں دور کر دیا جائے دور کر دیا جائے انہیں جنہوں نے میرے بعد دین بدل ڈالا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں سحقًا کا معنی دوری اسی

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّؤُنَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلٰى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى -

۶۱۱۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّؤُنَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلٰى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّؤُنَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سے ہے (سورہ حج میں) فی مکان سحیق یعنی دور دراز جگہ میں سحقہ اور اسحقہ دونوں کا معنی ہے اسے دور کیا۔ احمد بن شبیب بن سعید حبطی کہتے ہیں ہم سے والد نے بحوالہ یونس بن یزید از ابن شہاب از سعید بن مسیب از ابوہریرہؓ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے آئیں گے لیکن حوض کوثر پر سے ہٹا دیئے جائیں گے میں عرض کروں گا مولیٰ یہ تو میری امت کے لوگ ہیں ارشاد ہوگا آپؐ کو معلوم نہیں انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کیا راہیں نکال لی تھیں یہ تو دین سے قطعی پھر گئے تھے

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابن مسیب) چند صحابہ کرام روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے مگر فرشتے انہیں ہٹا دیں گے، میں عرض کروں گا مولیٰ! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ ارشاد ہوگا آپؐ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کیا نئی راہیں نکال لی تھیں یہ تو پیٹھ پھیر کر الٹے (اسلام سے) پھر گئے تھے[1]

شعیب بن ابی حمزہ زہری سے روایت کرتے ہیں (اسے زہلی نے زہریات میں وصل کیا) کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے کہ وہ نکال دیئے جائیں گے ان کا لفظ فیجلون ہے۔

عقیل نے زہری سے فیحلاون نقل کیا ہے یعنی ہانک دیئے جائیں گے۔ محمد بن ولید زبیدی نے بھی اس حدیث کو بحوالہ زہری از محمد بن علی (محمد باقر) از عبید اللہ بن ابی رافع از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے[2]

---

[1] ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو نام بنام ہر ایک کے اعمال نہیں بتائے جاتے بلکہ مجملاً امت کے اعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہر پیر اور جمعرات کے روز مجھ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] اسے دارقطنی نے افراد میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ فقرہ نفی علم غیب ہے اگر آپ علم غیب رکھتے قائل ہوتے تو کہتے إِنَّكَ تَعْلَمُ الخ لَا عِلْمَ لَكَ نہیں کہیں گے گویا نہیں، وہ تو لَا عِلْمَ لَكَ کہیں گے ... جاہلیت میں ... آیا ہے معلوم ہوا جو خدا نے آپ کو نہیں بتایا وہ معلوم نہیں جب بتا دے گا معلوم ہو جائے گا وَهٰذَا مَا نَقُولُ ... عبد الرزاق

۶۱۲۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِىْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَمَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِىْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ھلال از عطاء بن یسار) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا تو ایک گروہ میرے سامنے آئے گا میں انہیں پہچان لوں گا، اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا (وہ فرشتہ ہوگا) اس گروہ سے کہنے لگے گا ادھر آؤ میں پوچھوں گا کیوں؟ انہیں کہاں لے چلے؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف خدا کی قسم میں پوچھوں گا کیا وجہ؟ وہ کہے گا یہ لوگ آپ کے وصال کے بعد الٹے پاؤں (دین سے) پھر گئے تھے[۲] غرض اس کے بعد ایک اور طبقہ نمودار ہوگا میں انہیں بھی پہچان لوں گا (کہ یہ میری اُمت کے مسلمان لوگ ہیں) اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا وہ ان سے کہے گا چلو ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کیوں؟ انہیں کہاں لئے جاتے ہو؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف خدا کی قسم، میں پوچھوں گا کیا وجہ؟ وہ کہے گا آپ کے وصال کے بعد یہ لوگ الٹے پاؤں (دین سے) پھر گئے تھے میں سمجھتا ہوں ان گروہوں میں سے صرف اتنے آدمی جیسے بغیر چرواہے کے اونٹ ہوں نجات پا سکیں گے

۶۱۲۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِىْ عَلٰى حَوْضِىْ۔

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبید اللہ از خبیب از حفص بن عاصم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان (جو زمین کا ٹکڑا ہے) یہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (اکھڑ کر بہشت میں رکھا جائے گا[۱]) اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض پر رکھا جائے گا۔

---

[۱] کہ یہ میری امت کے مسلمان لوگ ہیں ۱۲ منہ [۲] اسلام سے مرتد ہو کر کافر بن گئے تھے ۱۲ منہ

۶۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

(از عبدان از والدش از شعبہ از عبدالملک) حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ (منتظر) رہوں گا۔

۶۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَآ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

(از عمرو بن خالد از لیث از یزید از ابوالخیر) عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینے سے) باہر نکلے اور شہدائے اُحد کے لئے اس طرح دُعا کی جیسے میت کے لئے (نماز جنازہ میں) دعا کی جاتی ہے (یعنی ان کی قبروں پر نمازِ جنازہ پڑھی) بعد ازاں لوٹ کر منبر پر تشریف لائے فرمایا لوگو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں[1] اور میں تمہارے اعمال دیکھتا ہوں گا[2] اور خدا کی قسم میں تو اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کی چابیاں یا زمین کے خزانوں کی چابیاں (یہ راوی کو شک ہے) عنایت[3] فرمائیں اور خدا کی قسم مجھے اب یہ ڈر نہیں رہا کہ تم میرے بعد مشرک[4] ہو جاؤ گے مگر مگر مجھے اندیشہ ہے کہیں تم دنیا کے لالچ میں نہ پڑ جاؤ اور ایک دوسرے سے رشک و حسد کرنے لگو)

۶۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَصَنْعَآءَ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ

(از علی بن عبداللہ از حرمی بن عمارہ از شعبہ از معبد ابن خالد) حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے حوض کوثر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مدینہ اور صنعاء[5] کی درمیانی مسافت کے برابر اس کا بھی فاصلہ ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی عدی بحوالہ شعبہ از معبد بن خالد از حارثہ بن وہب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اس میں اتنا

[1] اس لئے آگے جاتا ہوں گویا آپ نے اشارہ کیا کہ میری وفات قریب ہے ۱۲ منہ [2] یعنی وفات کے بعد بھی تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوتے رہیں گے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ ارشاد تھا روم اور ایران وغیرہ کی فتح کا ۱۲ منہ [4] کیونکہ توحید تمہارے دلوں میں رچ گئی شرک سے نفرت ہو گئی ہے ۱۲ منہ [5] صنعا، یمن کا پایہ تخت ہے یہ شہر اب تک قائم ہے ۱۲ منہ

عَدِيٌّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِي قَالَ لَا قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ۔

اضافہ ہے کہ جب حارثہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان کیا کہ آپؐ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے تو مستورد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کیا آپؐ نے اس کے برتنوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سُنا؟ حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں۔ مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا اس پر رکھے ہوئے اتنے برتن دکھائی دیں گے جتنے آسمانی ستارے (یعنی بے شمار)

۶۱۳۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ۔

(از سعید بن ابی مریم از نافع بن عمر از ابن ابی ملیکہ) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رہ کر تم میں سے آنے والوں کو دیکھتا رہوں گا، چنانچہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے نزدیک آجانے کے بعد پکڑ لئے جائیں گے میں کہوں گا مولیٰ یہ تو میرے ہیں، میری اُمت کے لوگ ہیں، فرشتوں کی جانب سے جواب ملے گا آپؐ کو معلوم ہے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کرتوت کئے؟ بخدا یہ لوگ الٹے پاؤں پھرتے رہے
ابن ابی ملیکہ یہ حدیث بیان کر کے یوں دعا کرتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہم الٹے پاؤں پھر جائیں یا دین کے فتنے میں مبتلا ہو جائیں [1]
امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں (سورہ مومنون میں) علی اعقابکم تنکصون کا معنی ہے تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پھرتے تھے۔

---

[1] اس کو امام مسلم اور اسماعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابن ابی ملیکہ کا یہ قول اسی سند سے مروی ہے تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْقَدَرِ

بَابٌ ٣٤٨٦ الْقَدَرِ

٦١٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

کتاب تقدیر کے بیان میں

باب تقدیر۔

(از ابوالولید ہشام بن عبدالملک از شعبہ از سلیمان اعمش از زید بن وہب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق و مصدوق ہیں نے ارشاد فرمایا ہر آدمی اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفے کی طرح رہتا ہے پھر چالیس دن بستہ خون کی شکل میں ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا بنا رہتا ہے بعد ازاں (چار ماہ کے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے اس کی روزی، عمر، بدبختی یا نیک بختی، بخدا تم میں سے کوئی شخص (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے، دوزخ اس سے ایک ہاتھ یا ایک باع یعنی تقریباً ایک گز رہ جاتی ہے مگر نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرنے لگتا ہے، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص (تمام عمر) بہشتیوں والے اعمال سرانجام دیتا رہتا ہے بہشت اس سے ایک ہاتھ یا دو ہاتھ رہ جاتی ہے پھر نوشتہ تقدیر غالب آنے کی وجہ سے وہ دوزخیوں والے اعمال میں لگ جاتا ہے چنانچہ وہ دوزخ میں

لہ تقدیر پر ایمان لانا فرض اور جزو ایمان ہے یعنی جو کچھ برا بھلا چھوٹا بڑا دنیا میں قیامت میں ہونے والا تھا وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ٹھہر چکا تھا اسی کے مطابق ظاہر ہوگا اور بندے کو ایک ظاہری اختیار دیا گیا ہے جس کو کسب کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ نہ بندہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل مختار ہے اہل سنت وجماعت اور صحابہ کرام مؤا اور سلف صالحین کا یہی اعتقاد تھا پھر قدریہ اور جبریہ پیدا ہوئے قدریہ کہنے لگے کہ بندے کے اعمال میں اللہ تعالیٰ کو کچھ دخل نہیں ہے وہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اور جو کرتا ہے اپنے اختیار سے کرتا ہے جبریہ کہنے لگے کہ بندہ جمادات کی طرح بالکل مجبور ہے اس کو اپنے کسی فعل میں کوئی اختیار ہی نہیں ہے ایک نے افراط کی دوسرے نے تفریط کی اہل سنت بیچ بیچ میں ہیں امام جعفر صادق نے فرمایا لا جبر ولا تفویض ولکن امر بین امرین ابن سمعانی نے کہا تقدیر اللہ تعالیٰ کا سر ہے جو دنیا میں کسی پر ظاہر نہیں ہوا یہاں تک کہ پیغمبروں پر بھی ۱۲ منہ ٹہ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے تو روح چار مہینے کے بعد پھونکی جاتی ہے ابن عباس کی روایت میں یوں ہے چار مہینے دس دن بعد حافظ نے کہا قاضی عیاض نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ روح ایک سو بیس

حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ۔

داخل ہوتا ہے۔

آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں ذراع یعنی ایک ہاتھ کا لفظ بیان کیا[1]

۶۱۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از عبید اللہ بن ابی بکر بن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ پروردگار سے (ہر کیفیت) عرض کرتا ہے، پروردگار نطفہ قرار پاگیا ہے) اب گوشت کا لوتھڑا (ہوگیا) ہے پھر جب خدا اس کی خلقت مکمل کرنا چاہتا ہے تو وہ پوچھتا ہے پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت، نیک بخت ہوگا یا بدبخت، اس کی روزی اور اس کی عمر کیا ہے؟ پھر چاروں باتیں (حسب حکم باری تعالیٰ) لکھ دی جاتی ہیں، ابھی بچہ پیٹ میں ہوتا ہے۔

بَابٌ ۳۴۸۷ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ

وَقَوْلِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ۔

باب اللہ کے علم میں جو کچھ تھا وہ سب لکھا جا چکا اور قلم خشک ہو چکا (یعنی فراغت ہو چکی)[1]

اللہ تعالیٰ نے (سورہ جاثیہ میں) فرمایا جب اللہ کے علم میں تھا اس کے موافق اسے گمراہ کردیا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو کچھ تجھے پیش آنے والا ہے اسے لکھ کر قلم الٰہی خشک ہوگیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (سورہ مومنون) لہا سابقون کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نیک بخت ہونا مقدر ہوچکا ہے۔

۶۱۳۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا

(از آدم از شعبہ از یزید رشک از مطرف بن عبد اللہ بن

---

[1] یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث میں مذکور ہے جس کو امام احمد اور ابن حبان نے نکالا اس میں یوں ہے اسی لئے میں کہتا ہوں جف القلم علی علم اللہ یہ قول عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ۔

شخیر) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ جنتی اور جہنمی پہچانے جاچکے ہیں؟ (یعنی خدا کے علم میں الگ الگ ہو چکے ہیں) آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس شخص نے کہا پھر نیک اعمال کی کیا ضرورت ہے[۱]؟ آپؐ نے فرمایا (دوزخ یا جنت سے) جو چیز کسی کے لئے لکھی ہے اسی کے مطابق اسے اعمال کی توفیق ملتی ہے[۲]۔ (لاشعوری طور پر ہر شخص انہی اعمال کو پسند کرتا ہے)

بَابٌ ۳۴۸۸ اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

باب مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ ہی کو معلوم تھا کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے؟[۳]

۶۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابوبشر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ کہاں جائے گی (جنت میں یا جہنم میں) فرمایا اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ بڑے ہوکر) کیا عمل کرتے ہونے والے تھے[۴]؟

۶۱۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

(از یحیی بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عطاء بن یزید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد مشرکین کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ مرکر کہاں گئے؟ تو فرمایا خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ

---

[۱] رشک یزید کا لقب ہے چونکہ ان کی داڑھی بہت لمبی تھی کہتے ہیں ان کی داڑھی میں ایک بچھو گھس گیا تھا تین دن تک اسی میں رہا ان کو خبر نہیں ہوئی ۱۲ منہ [۲] بے فائدہ محنت اٹھاتے ہیں جو تقدیر میں ہے وہ ہوگا ۱۲ منہ [۳] آپ کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا علم بندے کو نہیں ہے نہ بندے کو اس سے کوئی غرض ہونی چاہیئے ہر شخص کو لازم ہے کہ نیک اعمال کے لئے کوشش کرے اب جس شخص کی تقدیر میں بہشتی ہونا لکھا ہے اس کو نیک اعمال کی اور جس کی تقدیر میں دوزخی ہونا لکھا ہے اس کو برے اعمال کی توفیق ہوگی ۱۲ منہ [۴] تو اپنے علم کے موافق ان کا فیصلہ کرے گا جو اگر بڑے ہوتے تو اچھے عمل کرتے ان کو بہشت میں لے جائے گا جو بڑے ہوکر برا عمل کرتے ان کو دوزخ میں لے جائے گا مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جرم کرنے سے پہلے سزا دینا عدل وانصاف کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ مالک ہے اور اس کا اپنی ملکیت میں تصرف کرنا کوئی عدل کے خلاف نہیں ہے سب اس کی ملک ہیں اور ملک میں تصرف کرنا ظلم نہیں ہے۔ مشرکین کی نابالغ اولاد میں بہت سے قول ہیں بعضوں نے اس میں توقف کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو ہونے والا ہے ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

(بڑے ہو کر) کیا عمل کرنے والے تھے؟

۶۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْبَهِيْمَةَ هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

(از اسحاق از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرتِ اسلام پر پیدا نہ ہوا ہو[1] لیکن بعد میں اسے اس کے والدین (یا ماحول، معاشرہ) اسے یہودی یا نصرانی (وغیرہ) بنا ڈالتے ہیں، جیسے تم اپنے جانور (بکرے گائے اونٹنی) کی نسل کشی کراتے ہو کیا کوئی بچہ کنکٹا بھی دیکھتے ہو (سب کامل الاعضاء پیدا ہوتے ہیں) پھر تم ہی ان کو کنکٹا بناتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ کم سنی میں مر جائے اس کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے کہ بچے (بڑے ہو کر) کیا اعمال بجا لانے والے تھے؟

بَابُ ۳۴۸۹ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔

باب اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے (تقدیر میں لکھ دیا) وہ ضرور ہو کر رہیگا (اس سے بچاؤ ممکن نہیں)

۶۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا حصہ مار لینے کے لئے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ وہ اسے (سوکن کو) طلاق دے دے بلکہ (بلا شرط و خواہش) مرد سے خود نکاح کرے جو اس کے اپنے نصیب میں ہے ملے گا۔[2]

۶۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

(از مالک بن اسماعیل از اسرائیل از عاصم از ابوعثمان) اُسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا حضرت سعید بن ابی کعب اور معاذ بھی بیٹھے

[1] اس میں اسلام کی قابلیت ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] سوکن کو طلاق ہو جانے سے زیادہ نہیں مل سکتا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَسُوْلُ اِحْدٰی بَنَاتِہٖ وَعِنْدَہٗ سَعْدٌ وَّاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّمُعَاذٌ اَنَّ ابْنَہَا یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَبَعَثَ اِلَیْہَا لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَآ اَعْطٰی کُلٌّ بِاَجَلٍ فَلْیَصْبِرْ وَلْیَحْتَسِبْ۔

اتنے میں آپؐ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کی طرف سے ایک شخص آپؐ کے پاس آیا کہ ان کا بچہ حالت نزع میں ہے آپؐ نے (اسی آدمی کے ذریعے سلام اور یہ ارشاد) کہلا بھیجا اللہ ہی کا مال ہے جو وہ لے لے اور جو وہ عنایت فرمائے اور ہر چیز کی ایک مدت مقرر ہے صبر کرو اور اللہ سے امید ثواب رکھو[1]

۶۱۴۲- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَیْرِیْزٍ الْجُمَحِیُّ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ بَیْنَمَا ھُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نُصِیْبُ سَبْیًا وَّنُحِبُّ الْمَالَ کَیْفَ تَرٰی فِی الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ اِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّہٗ لَیْسَتْ نَسَمَۃٌ کَتَبَ اللّٰہُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا ھِیَ کَائِنَۃٌ

(از حبان بن موسیٰ از عبداللہ از یونس از زہری از عبداللہ بن محیریز جمحی) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں ایک انصاری[2] آکر کہنے لگا یا رسول اللہ ہمیں باندیاں قید میں ملتی ہیں مگر ہم ان کے ذریعے مال پسند کرتے ہیں (یعنی بیچ کر) کیا ارشاد ہے اگر ہم ان سے عزل کریں آپؐ نے فرمایا کیا تم ایسا بھی کرتے ہو؟ نہیں (ایسا مت کرو) تمہیں چاہیئے کہ ایسا نہ کرو، کیونکہ ایسی کوئی جان نہیں جس کا پیدا ہونا تقدیر میں لکھ دیا گیا اور وہ پیدا نہ ہو بلکہ وہ تو ضرور پیدا ہو گی۔

۶۱۴۳- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃً مَّا تَرَکَ فِیْہَا شَیْئًا اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ عَلِمَہٗ مَنْ عَلِمَہٗ وَجَہِلَہٗ مَنْ جَہِلَہٗ اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الشَّیْءَ

(از موسیٰ بن مسعود از سفیان از اعمش از ابو وائل) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا اور قیامت تک آنے والے واقعات بیان فرمائے یاد رکھنے والوں نے یاد رکھے، بھلانے والوں نے بھلا دیئے کوئی چیز جب وہ ظاہر ہوتی تو میں پہچان لیتا (کہ آپؐ نے اس کا ذکر کیا تھا) جیسے کوئی شخص کسی کو پہچانتا ہو مگر وہ

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاریؒ اس کو اس لئے لائے کہ اس سے ہر چیز کی مدت مقرر ہونا اور ہر کام کا اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہونا نکلتا ہے ۱۲ منہ

[2] ابو صرمہ بن قیس یا ابو سعید یا مجدی بن عمرو ضمری ۱۲ منہ [3] حمل سے بچانے کے لئے نطفہ ضائع کر دیں خواہ انزال باہر ہو یا دوا استعمال کرائیں یا کوئی روک لگائیں۔ عبدالرزاق

ذَنْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ۔

اوجھل ہو پھر سامنے آئے تو اسے پہچان لے۔

۶۱۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى الْآيَةَ

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش از سعد بن عبیدہ از ابوعبدالرحمٰن السلمی) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپؐ ایک لکڑی سے زمین کرید رہے تھے، آپؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے خواہ دوزخ میں خواہ بہشت میں یہ سن کر ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ کیا ہم اس تقدیر کے لکھے پر بھروسہ نہ کریں (محنت کرنا چھوڑ دیں) آپؐ نے فرمایا نہیں عمل کئے جاؤ، ہر ایک کے لئے وہی راستہ (خدا کی جانب سے) آسان بنا دیا جائے گا (اور اسی کی توفیق ملے گی) جس کے لئے پیدا کیا گیا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى الآیۃ۔

بَابٌ ۳۴۹ الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ

باب اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے۔

۶۱۴۵۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ

(از حبان بن موسیٰ از عبداللہ از معمر از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ خیبر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپؐ نے ایک شخص کے حق میں جو بظاہر مسلمان تھا فرمایا یہ دوزخی ہے چنانچہ اس نے میدان میں خوب خوب جنگ کی اور بہت زخمی ہوگیا اور حرکت کے قابل نہ رہا اس وقت ایک صحابی آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ آپؐ نے جس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے وہ تو اللہ کی راہ میں خوب قتال کرتا رہا اور سخت زخمی ہوا۔ آپؐ نے فرمایا (بہرحال) وہ دوزخی ہے یہ سن کر بعض صحابہ کو شک ہونے ہی والا تھا

ملہ اس کی صورت اس کے دل میں نقش ہو ۱۲ منہ

بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ صَدَّقَ اللهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

کہ اسی اثناء میں وہ زخمی شخص زخموں سے بڑی تکلیف محسوس کرنے لگا اس نے اپنی ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک تیر نکالا اور خودکشی کرلی، یہ ماجرا دیکھ کر کئی مسلمان دوڑتے ہوئے آپؐ کے پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا ارشاد سچ کر دیا، اس شخص نے خودکشی کرلی ہے آپؐ نے فرمایا بلال اُٹھ اور لوگوں میں اعلان کردے کہ بہشت میں وہی جائے گا جو دل سے ایمان دار ہے اور اللہ تعالیٰ فاجر (بدکار) شخص سے بھی دین کی مدد کرتا ہے[1]۔

۶۱۴۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں مسلمانوں کے بہت کام آیا تھا (مسلمانوں کی جانب سے خوب جنگی جوہر دکھا رہا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے آپؐ کا یہ ارشاد سن کر ایک مسلمان اس کے پیچھے ہولیا (ساتھ ساتھ چلا) وہ شخص کفار پر خوب حملے کر رہا

[1] جیسے اس منافق شخص سے کرائی جو اپنی ناموری کے لئے لڑ رہا تھا اس کے دل میں ایمان نہ تھا خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی اس لئے اس نے زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کیا اور خودکشی کرلی ۱۲ منہ

اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَّنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَيْهِ فَكَانَ مِنْ اَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَا يَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔

تھا حتیٰ کہ وہ خود بھی زخمی ہوگیا اور جلدی مرنے کے لئے اس نے تلوار کی نوک اپنی چھاتیوں کے بیچ میں رکھی (اس پر زور ڈالا) تلوار مونڈھوں کے درمیان سے پار نکل آئی (اور مرگیا[1]) یہ ماجرا دیکھ کر وہ شخص جو اس کے ساتھ ساتھ جارہا تھا دوڑتا ہوا آیا اور آپؐ سے کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ آپؐ نے فلاں شخص کی نسبت یہ فرمایا تھا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہیے وہ اسے دیکھے حالانکہ وہ مسلمانوں کی طرف سے (اسی جنگ میں) بڑا کام آرہا تھا میں سمجھا وہ تو دوزخی ہوکر نہ مرے گا مگر جب زخمی ہوگیا تو اس نے جلدی مرنے کے لئے خودکشی کرلی۔ آپؐ نے سن کر فرمایا ایک شخص (عمر بھر) دوزخیوں والے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ بہشتی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے) ایک بندہ (عمر بھر) بہشتیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے اس کا انجام بُرا ہوتا ہے جُز ایں نیست کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔

بَابُ ۳۴۹ اِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ اِلَى الْقَدَرِ

باب نذر کرنے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی (وہی ہوگا جو تقدیر میں[2] ہے)

[1] اگلی روایت میں یوں ہے کہ اس نے تیر سے اپنے تئیں ہلاک کیا اس میں یہ ہے کہ تلوار کی نوک سے شاید یہ الگ الگ قصے ہوں یا تیر اور تلوار دونوں سے مارا ہوگا

[2] اکثر لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا پیسہ نہیں خرچتے جب کوئی مصیبت آن پڑتی ہے اس وقت طرح طرح کی منتیں اور نذریں مانتے ہیں باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر اور منت ماننے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی ہوتا وہی ہے تقدیر میں ہے مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے کہ نذر نہ مانا کرو اس لئے کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی حالانکہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے مگر آپؐ نے جو نذر سے منع فرمایا وہ اسی نذر سے جس میں یہ اعتقاد ہو کہ نذر کرنے سے بلا ٹل جائے گی جیسے اکثر جاہلوں کا اعتقاد ہوتا ہے لیکن اگر یہ سمجھ کر نذر کرے کہ نافع اور ضار اللہ ہی ہے اور جو اللہ نے تقدیر میں لکھا ہے وہی ہوگا تو ایسی نذر منع نہیں بلکہ اس کا پورا کرنا ایک عبادت اور واجب ہے **مترجم** کہتا ہے جب اللہ کی نذر ماننے سے آپؐ نے منع فرمایا اور یہ جتلا دیا کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی تو اب اُن بیچارے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر دوسرے بزرگوں یا درویشوں کی نذر مانیں وہ تو علاوہ گناہ گار ہونے کے اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور غیر اللہ کی نذر کرنے والا مشرک ہوجاتا ہے ۱۲ منہ

۶۱۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

(از ابو نعیم از سفیان از منصور از عبداللہ بن مرہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کرنے سے (منت ماننے سے) منع فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی بلکہ نذر بخیل کے دل سے پیسہ نکالتی ہے[1] (تاکہ اس بہانے اس کا مال صرف ہو سکے)۔

۶۱۴۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

(از بشر بن محمد از عبداللہ بن مبارک از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) آدمی کو منت ماننے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو میں نے اس کی تقدیر نہیں لکھی بلکہ یہ نذر (منت) ماننے کا خیال بھی تقدیر ڈالتی ہے میں تقدیر میں نذر ماننے کا عمل لکھ کر بخیل کے دل سے پیسہ نکالتا ہوں۔

بَاب ۳۴۹۲ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

باب لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت[2]

۶۱۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا

(از محمد بن مقاتل ابوالحسن از عبداللہ از خالد حذاء از ابو عثمان نہدی) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم جب کسی بلندی پر چڑھنے لگتے یا پہنچ جاتے یا نشیب کی جانب اترتے تو بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے، یہ حال دیکھ کر

---

[1] یوں تو اس کے دل سے پیسہ نکلتا نہیں جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو نذر مانتا ہے اور اتفاق سے اس کا مطلب پورا ہو گیا تو اب پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے جھک مار کر اس وقت خرچتا ہے ۱۲ منہ

[2] یہ بڑی برکت کا کلمہ اور شیطان اور تمام بلاؤں سے بچنے کی عمدہ سپر ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آدمی کو گناہ یا بلا سے بچانے والا اور عبادت کی توفیق اور طاقت اور نعمت دینے والا اللہ ہی ہے حضرت شیخ احمد مجدد فرماتے ہیں جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو وہ ہر روز پانچ سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے اس طرح کہ اول اور آخر سو سو بار درود شریف پڑھ کر تو اللہ اس کی مصیبت دور کر دے گا۔ ہمارے مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ہر وقت جب فرصت ہو کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے اس ذکر پر مواظبت کی ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ لا الہ الا اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر اس ذکر میں عجیب برکت ہے جو کوئی آدمی ہمیشہ ہر وقت اس ذکر پر مواظبت رکھے اس کو وسعت رزق غنا اور تونگری حاصل ہوتی ہے ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہوتی ہے کہ اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں رات اور دن میں ہر وقت یہ ذکر کرتا رہے اور صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھ لیا کرے بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض (بقیہ صفحہ آئندہ)

لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَّلَا نَعْلُوْ شَرَفًا وَّلَا نَهْبِطُ فِيْ وَادٍ اِلَّا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّمَا تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے فرمایا لوگو اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے ہو تم تو سننے اور دیکھنے والے کو پکار رہے ہو پھر فرمایا کہ اے عبداللہ (یہ ابوموسیٰ اشعری کا نام ہے) میں تجھے ایک کلمہ سکھاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور وہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بَابٌ ۳۴۹۳ اَلْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ۔ عَاصِمٌ مَّانِعٌ قَالَ مُجَاهِدٌ سَدًّا عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُوْنَ فِي الضَّلَالَةِ دَسَّاهَا اَغْوَاهَا

باب معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالےٰ (گناہوں سے) محفوظ رکھے۔

(سورۃ ہود میں ہے) عاصم یعنی روکنے والا مجاہد کہتے ہیں (سورۃ یٰسین میں) سَدّ کا معنی حق بات ماننے سے ان پر آڑ کردی وہ گمراہی میں ڈگمگا رہے ہیں[1]۔ (والشمس میں) دَسّٰہا کا معنی گمراہ کیا ہے[2]۔

۶۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيْفَةٌ اِلَّا لَهٗ بِطَانَتَانِ

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص خلیفہ (یا حاکم بنایا جاتا ہے) تو اس کے مشیر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اچھے اور نیک کام کرنے کے لئے اسے کہتے رہتے ہیں نیک کاموں کی

(بقیہ سلم سابق) وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَاْتِيْ بِالْخَيْرِ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ اور ہر شام کو سورۂ ملک اور سورۂ واقعہ پڑھا کرے اور تہجد پر مواظبت کرے ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] امام بخاری کی عادت ہے کہ وہ ترجمۃ الباب میں کوئی آیت یا حدیث نہیں ملتی تو قول صحابی نقل کر دیتے ہیں اور درمیان میں کوئی نیا لفظ آجاتا تو تفسیر کرتے کرتے حل لغت شروع کر دیتے ہیں معنی کی مناسبت سے سَدًّا کی بھی تفسیر بیان کردی کیونکہ عاصم کے معنی مانع کے ہوتے اور سدّ بھی مانع ہوتی ہے اب سدّ کی مناسبت سے دَسّٰہا کی بھی تفسیر کی کیونکہ سدّا اور دس دونوں کے حروف ایک ہی ہیں تقدیم و تاخیر کا فرق ہے ۱۲ منہ [2] بہکایا خراب کیا یہ فریابی نے مجاہد سے

بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ -

ترغیب دیتے رہتے ہیں دوسرے وہ جو بُرے کام کرنے کے لئے کہتے ہیں[1] اور ایسے ہی کاموں کے لئے آمادہ کرتے رہتے ہیں اس حالت میں بُرے کاموں سے[2] وہ محفوظ رہ سکتا ہے جسے اللہ بچائے رکھے[3]

بَابٌ ۳۴۹۴ قَوْلِ اللَّهِ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ وَقَوْلِهِ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا وَقَالَ مَنْصُورُ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَجَبَ -

باب

اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انبیاء میں) فرمایا وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لایرجعون[4] (سورہ ہود میں) لن یؤمن من قومک الا من قد آمن (سورہ نوح فرمایا) ولایلدوا الا فاجرا کفارا۔ اور منصور بن نعمان نے عکرمہ سے نقل کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حرم[5] حبشی زبان کا لفظ ہے، اس کے معنی ضرور اور واجب[6]۔

۶۱۵۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ[7] قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ

(از محمود بن غیلان از عبدالرزاق از معمر از ابن طاؤس از والدش) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (قرآن میں) لمم کا لفظ آیا ہے[7] اس لمم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی بات نہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کی قسمت میں جو زنا کا حصہ لکھا ہے اس میں وہ ضرور مبتلا ہوگا، آنکھ کا زنا (بری نیت سے بیگانی عورت کو) دیکھنا ہے زبان کا زنا فحش کلامی اور شہوانی گفتگو ہے نفس کا زنا یہ ہے

---

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس کے دل میں دو طرح کی قوتیں (یعنی صفتیں) ہوتی ہیں ایک تو وہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت ملکیہ دوسرے وہ جو بری بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت شیطانیہ ۱۲ منہ [2] جیسے ظلم اسراف فسق و فجور وغیرہ ۱۲ منہ [3] اللہ جس حاکم اور بادشاہ کو بچانا چاہتا ہے وہ تو ان بدکار اور خوشامدی مصاحبوں کے دم میں نہیں آتا باقی اکثر بادشاہ ان بدکار مصاحبوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور غفلت میں پڑ جاتے ہیں آخر ان کی سلطنت برباد ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [4] ابوبکر اور حمزہ اور کسائی نے وَحِرْمٌ پڑھا ہے ۱۲ منہ [5] حِرْمٌ کا لفظ جو پہلی آیت میں ہے ۱۲ منہ [6] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا تو ترجمہ آیت کا یوں ہوگا جس بستی کو ہم کھپانا چاہتے ہیں یہ بات مقرر ہے کہ وہاں کے لوگ اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یعنی شرارت اور کفر نہیں چھوڑتے اس آیت کی تفسیر اور کئی طرح پر بھی کی گئی ہے دیکھو تفسیر وحیدی ۱۲ منہ [7] اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۱۲ منہ

تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ وہ بُری آرزو اور تمنا کرتا ہے[۱] اب (مرد یا عورت کی) شرمگاہ اس آنکھ، زبان اور نفس کی کبھی تصدیق کرتی ہے (اگر معاذ اللہ زنا صادر ہو جائے) اور کبھی تکذیب کرتی ہے یعنی جھٹلاتی ہے (اگر خدا کے خوف سے وہ باز رہا) شبابہ نے بھی اس حدیث کو بحوالہ ورقا ابن عمر از عبد اللہ بن طاؤس از طاؤس از ابوہریرہؓ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[۲] روایت کیا۔

بَابُ ۳۴۹۵ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ۔

باب ارشاد باری تعالیٰ ہم نے جو رویا آپؐ کو دکھایا اس سے صرف لوگوں کی آزمائش مقصود تھی[۳]

۶۱۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

(از حمیدی از سفیان از عمرو از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ۔ میں رویا سے آنکھ سے دیکھنا مراد ہے[۴] (یعنی وہ معراج جو بحالت بیداری ہوا تھا) رات کو آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس تک لے گئے تھے اور شجرہ ملعونہ سے زقوم (تھوہر کا درخت) مراد ہے[۵]

بَابٌ ۳۴۹۶ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسٰى عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

باب خدا تعالیٰ کے سامنے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ[۶]

---

[۱] ابن مسعودؓ کی روایت میں یوں ہے آنکھیں زنا کرتی ہیں دیکھ کر ہونٹ زنا کرتے ہیں چوم کر بوسہ دے کر ہاتھ زنا کرتے ہیں چھوڑ چھاٹ کر پاؤں زنا کرتے ہیں چل کر آنا اسی میں خواہش پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ [۲] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ طاؤس نے یہ حدیث خود ابوہریرہؓ سے سنی ہے جیسے اگلی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابن عباسؓ کے واسطے سے سنی حافظؒ نے کہا شبابہ کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۔ اس حدیث کی مناسبت تقدیر کے باب سے ظاہر ہے کیونکہ اس میں یہ بیان ہے کہ آدمی کی تقدیر میں جتنا زنا لکھ دیا گیا ہے اس میں وہ ضرور مبتلا ہوگا ۱۲ منہ [۳] یعنی آنکھ کا دکھاؤ بعضوں نے کہا خواب ۱۲ منہ [۴] اس باب کی مناسبت کتاب القدر سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے تو یہ توجیہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی تقدیر میں یہ بات لکھ دی تھی کہ وہ معراج کا قصہ جھٹلائیں گے ۱۲ منہ [۵] ظاہر یہی ہے کہ یہ بحث اس وقت ہوئی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں تھے بعضوں نے کہا قیامت کے دن یہ بحث ہوگی اور امام بخاریؒ نے عند اللہ کہہ کر اسی طرف اشارہ کیا حافظؒ نے کہا عند اللہ کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ بحث قیامت میں ہو اور ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے جو روایت کی اس میں صاف یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی کہ اے رب ہم کو آدم علیہ السلام دکھلا جس نے ہم کو بہشت سے نکالا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو آدم علیہ السلام کو دکھلایا اخیر تک ۱۲ منہ

۶۱۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ يَا مُوسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوسٰى ثَلٰثًا قَالَ سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو بن دینار از طاؤس) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام میں باہمی بحث ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آدم آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہی نے ہمیں بدنصیب بنا دیا اور (شجرۂ ممنوعہ کھا کر ہم سب کو جنت سے نکلوایا[1]۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ تم ہی وہ شخص ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی گفتگو کے لئے تمہیں منتخب کیا اور اپنے دستِ قدرت سے تمہارے لئے (تورات کی تختیاں) لکھیں[2] کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو جو میری ولادت سے چالیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھ دی تھی[3]۔ غرض حضرت آدمؑ (بحث میں) حضرت موسیٰؑ پر غالب آئے۔ سفیان نے (انہی اسناد سے) بحوالہ ابوالزناد از اعرج از ابوہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی۔

بَابٌ ۳۴۹۷ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَى اللّٰهُ۔

باب جو خدا عطا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

۶۱۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعٰوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اكْتُبْ اِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلٰوةِ فَاَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمد بن سنان از فلیح از عبدہ بن ابی لبابہ) ورّاد منشی و غلام مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا آپ مجھے وہ دعا لکھ بھیجیں جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (فرض) نماز کے بعد یہ دعا مانگتے سنا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا لاشریک ہے اے اللہ جو تو دے اسے

[1] ورنہ آج کیسے چین میں ہوتے نہ موت کی فکر نہ حشر کا دغدغہ ۱۲ منہ [2] اتنا علم اور مرتبہ ہوتے ہوئے پھر ایسا رکیک اعتراض کرتے ہو ۱۲ منہ [3] یہیں سے کتاب القدر کی مناسبت نکلی دوسری روایت میں یوں ہے آسمان زمین پیدا کرنے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا ۱۲ منہ

يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلٰوةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ اَنَّ وَرَّادًا اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا ثُمَّ وَفَدْتُّ بَعْدُ اِلٰى مُعٰوِيَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ۔

کوئی نہیں روک سکتا اور جسے تو روکے اسے کوئی نہیں دے سکتا[1] اور تیرے سامنے کسی دولت مند یا بزرگ یا دولت یا بزرگی کچھ کام نہیں آسکتی[2]

ابن جریج کہتے ہیں مجھ سے عبدہ بن ابی لبابہ نے بحوالہ وراد یہی حدیث بیان کی۔ عبدہ کہتے ہیں پھر میں پیغام لے کر حضرت معاویہ رضؓ کے پاس (ملک شام میں) گیا میں نے خود ان سے سنا وہ لوگوں کو (نماز کے بعد) یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے تھے[3]

بَابُ ۳۴۹۸ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاۗءِ وَسُوْۗءِ الْقَضَاۗءِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

باب بدقسمتی اور بدنصیبی سے پناہ مانگنا۔

اور ارشاد الٰہی ہے" آپ کہہ دیجئے میں مخلوقات کے شر سے پروردگار صبح کی پناہ چاہتا ہوں[4]۔

۶۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاۗءِ وَدَرَكِ الشَّقَاۗءِ وَسُوْۗءِ الْقَضَاۗءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۗءِ۔

(از مسدد از سفیان از سمی از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت بدبختی، بدقسمتی اور دشمنوں کی ہنسی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

بَابُ ۳۴۹۹ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ۔

باب آیت" اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل رہتا ہے"۔[5]

۶۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُوْسٰى

(از محمد بن مقاتل از ابو الحسن از عبداللہ از موسیٰ بن عقبہ از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

---

[1] یہیں سے کتاب القدر کی مناسبت نکلی ۱۲ منہ [2] یا تدبیر کرنے والے کی تدبیر کچھ کارگر نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ [3] اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ عبدہ کا سماع وراد سے ثابت کریں کیونکہ اگلی روایت میں عن عن کے ساتھ ہے اس میں سماع کی صراحت نہیں ہے ۱۲ منہ [5] یہ آیت لا کر امام بخاریؒ نے معتزلہ اور قدریہ کا رد کیا جو کہتے ہیں بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے کس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کے افعال سے اللہ کی پناہ لینا بے معنی ہو جاتا ۱۲ منہ [6] یعنی کافر کو ایمان اور اطاعت کی طرف مائل نہیں ہونے دیتا اور مسلمان کو کفر اور معصیت کی طرف اس سے بھی تقدیر الٰہی کا ثبوت ہوتا ہے کہ کفر اور ایمان سب اس کے ارادے اور تقدیر سے ہیں ۱۲ منہ

ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِيْرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس طرح قسم کھایا کرتے ، لا ومقلب القلوب (دلوں کو پھیرنے والے کی قسم)

۶۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَّبِشْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِّيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ دَعْهُ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيْقُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ۔

(از علی بن حفص و لبشر بن محمد از عبداللہ از معمر از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا "میں نے تیرے لئے دل میں ایک بات ٹھان لی ہے"۔ (وہ بتا کیا ہے؟ ابن صیاد نے کہا دُخ ہے[1] آپ نے فرمایا چھپے منہ تو اپنی بساط سے آگے نہیں بڑھ سکتا[2]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حکم ہو تو اس کی گردن اڑا دوں[3]۔ آپ نے فرمایا نہیں! چھوڑ دے اگر دجال ہے تو تو اسے قتل نہیں کر سکتا اگر یہ دجال نہیں (دوسرا شخص ہے) تو اسے مارنا تیرے لئے اچھا نہیں ہے[4]

بَابٌ ۳۵۰ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا قَضٰى وَ قَالَ مُجَاهِدٌ بِفَاتِنِيْنَ بِمُضِلِّيْنَ اِلَّا مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يَصْلَى الْجَحِيْمَ قَدَّرَ فَهَدٰى قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى الْاَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا۔

باب آیت کہہ دیجئے ہمیں وہی ملے گا جو

اللہ نے ہماری قسمت میں لکھ دیا[5]"۔ کتب۔ فیصلہ کر دیا۔ مجاہد کہتے ہیں بفاتنین کا معنی گمراہ کرنے والے یعنی تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اُسے جسے اللہ نے اس کی قسمت میں جہنم لکھ دی ہے[6] جس نے نیک بختی اور بدبختی سب تقدیر میں لکھ دی اور جانوروں کو ان کی چراگاہ دکھائی۔

۶۱۵۸۔ حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

(از اسحاق بن ابراہیم حنظلی از نضر از داؤد بن ابی الفرات از عبداللہ بن بریدہ از یحییٰ بن یعمر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون

---

[1] آپ نے اس آیت کو ٹھانا تھا یوم تاتی السماء بدخان مبین ۱۲ منہ [2] خس کم جہاں پاک آئندہ دجال کا اندیشہ ہی نہ رہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت کتاب القدر سے یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تب تو اس کو مار ہی نہ سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر یوں لکھ دی ہے کہ دجال قیامت کے قریب نکلے گا لوگوں کو گمراہ کرے گا اس کی تقدیر کے خلاف تو نہیں کر سکتا ۱۲ منہ [4] یہ سورۂ والصّٰفّٰت میں ہے اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] جو سورۂ اعلیٰ میں ہے اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ۔

کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا طاعون تو اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب تھا اپنے جن بندوں پر چاہتا تھا بھیجتا تھا لیکن مومنوں کے لئے اسے رحمت بنا دیا ہے جو مومن ایسے شہر میں ہو جہاں طاعون آئے پھر وہ صبر کر کے اُمید ثواب پر وہیں ٹھیرا رہے اور اسے یہ یقین ہو کہ اس کے مقدر کا لکھا ضرور مل کر رہے گا (بھاگنے سے کوئی فائدہ نہیں) تو اسے شہید کا ثواب ملے گا (خواہ وہ طاعون میں مبتلا نہ ہو)

بَاب ۳۵۰۔ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ لَوْ أَنَّ اللهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ۔

باب آیت اگر اللہ تعالیٰ ہمیں رستہ نہ بتلاتا تو ہم کبھی سیدھا رستہ نہ پاتے اور اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگار ہوتا[1]

۶۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ:

لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

(از ابو النعمان از جریر ابن حازم از ابو اسحاق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ہمارے ساتھ مل کر جنگ خندق کے روز بنفس نفیس مٹی ڈھو رہے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے۔

پروردگار کی قسم اگر وہ خود ہدایت نہ کرتا تو نہ ہم روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے اے اللہ تو ہم پر تسلی نازل فرما، دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ ان مشرکین نے ہمارے

---

[1] یعنی کیا بلا ہے بیماری ہے یا عذاب ہے طاعون کا ذکر اوپر گذر چکا ہے وہ ایک ورم ہے جو بغل یا گردن وغیرہ میں ظاہر ہوتا ہے پہلے سخت بخار لاحق ہوتا ہے دوسرے یا تیسرے روز ورم نمودار ہو جاتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے اور مریض اسی دن یا ایک دو روز بعد مر جاتا ہے [2] ان آیتوں کو لا کر امام بخاریؒ نے معتزلہ اور قدریہ کے مذہب کا رد کیا کیونکہ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں خدا کی طرف سے ہیں امام ابو منصور نے کہا معتزلہ سے تو کافر بہتر ہوگا جو آخرت میں یوں کہیگا لَوْ أَنَّ اللهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۱۲ منہ

وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

سا تھ ظلم کیا ہے جب بھی آزمائش کرتے ہیں
ہم انکار کر دیتے ہیں [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

کتاب قسمیں کھانا، نذریں ماننا

بَابُ ۳۵۰۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا أَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

باب قسمیں کھانا۔ نذریں ماننا۔

ارشاد الٰہی ہے اللہ بیکار قسموں پر تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں پر مواخذہ کرے گا جو تم بات کو پختہ بنانے کے لئے کھاؤ، (اگر قسم توڑ ڈالو) تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا جسے یہ کوئی بات میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے، تمہاری قسم کا یہی کفارہ ہے، اپنی قسموں کا خوب خیال رکھو۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام اس لئے واضح بیان کرتا ہے تاکہ (ان پر عمل کر کے) اس خدا کا شکر ادا کرو۔

۶۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از ہشام بن عروہ از والد ش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے (بلکہ اسے

---

[1] یہ حدیث اوپر غزوہ خندق میں گزر چکی ہے اس حدیث سے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہیئے کہ قومی کاموں میں ادنیٰ اعلیٰ سب برابر ہیں بادشاہ سے لے کر ایک غریب تک سب کو اپنے ہاتھ پاؤں سے محنت کرنا چاہیئے اور قومی اور دینی کاموں میں شیخی کرنا اسلام کا شیوہ نہیں دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خاص صحابہؓ کے ساتھ مٹی ڈھوئی اب ان ٹٹ پونجئے دنیا کے بادشاہوں کی کیا حقیقت رہی جو اپنی شان بلند سمجھیں اس شہنشاہ کے سامنے دنیا کے بادشاہ اور غریب سب یکساں ہیں اس حدیث کی مناسبت کتاب القدر سے ظاہر ہے کیونکہ حدیث سے یہ نکلا کہ ہدایت اور گمراہی سب خدا ہی کی طرف سے ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۱۲ منہ [2] جو بے قصد اور بے ارادہ عادت کے طور پر زبان سے نکل جاتی ہیں امام ابو حنیفہؒ نے کہا لغو قسم وہ ہے کہ آدمی ایک بات کو سچ سمجھ کر اس پر قسم کھالے پھر وہ جھوٹ نکلے ۱۲ منہ [3] یعنی قسم کی نیت سے آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے لئے ۱۲ منہ

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ وَقَالَ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي

پورا کرتے تھے) حتی کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کی آیت نازل فرمائی، تب کہنے لگے اب اگر میں کسی بات کی قسم کھاؤں گا اور اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھوں گا تو جو کام بہتر ہے وہ کروں گا قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

۶۱۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

(از ابوالنعمان محمد بن فضل از جریر بن حازم از حسن بصری رح) عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمان حکومت (یعنی عہدے یا خدمت) کی درخواست نہ کرو، اگر درخواست پر تجھے حکومت ملے گی تو گویا تو اُس کے حوالے ہوگیا (خدا کی مدد شامل حال نہ ہوگی) اور اگر بغیر درخواست تجھے حکومت ملی تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا اور جب تو قسم کھالے پھر اس کے خلاف کرنے میں نیکی یا اچھائی معلوم ہو تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ عمل بجالا جسے نیک یا اچھا خیال کرے۔

۶۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ نَّلْبَثَ ثُمَّ أُتِيَ بِثَلٰثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا وَاللّٰهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از غیلان بن جریر از ابوبردہ) ابوبُردہ کے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دیگر کئی اشعریوں کے ساتھ سواری مانگنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا خُدا کی قسم میں تمہیں سواری نہ دوں گا۔ پھر کچھ دیر جتنا خُدا کو منظور تھا ہم ٹھہرے رہے بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین عمدہ اونٹ سفید کوہان والے آئے، آپؐ نے وہ اونٹ ہمیں عنایت فرمائے جب وہ اونٹ لے کر ہم چلے تو آپس میں کہنے لگے خُدا کی قسم یہ اونٹ تو بے برکت ثابت ہوں گے کیونکہ جب ہم نے آپؐ سے سواری کی درخواست کی تھی

لے آپ سے سواری مانگی یہ غزوۂ تبوک کا ذکر ہے ۱۲ منہ

أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي۔

تو آپؐ نے قسم کھا کر فرمایا تھا میں تمہیں سواری نہ دوں گا پھر سواری دے دی (ہو سکتا ہے کہ آپؐ بھول گئے ہوں) بھائی چلیں اور آنحضرتؐ سے یہ حالت بیان کریں بہرحال ہم لوٹ کر آئے[1] فرمایا (میری قسم سچی رہی ٹوٹی نہیں) کیونکہ میں نے یہ سواری تمہیں نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے میری تو یہ کیفیت ہے خدا کی قسم اگر خدا کو منظور ہوتا ہے تو میں ایک بات کی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو بہتر معلوم ہوتا ہے یا وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہے[2] اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں

۶۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از عبدالرزاق از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مسلمان تو دنیا میں سابقہ اُمتوں کے بعد آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے[3] آپؐ نے یہ بھی فرمایا اگر کوئی اپنے گھر والوں کے متعلق اپنی قسم پر اڑا رہے (جس سے اس کے گھر والوں کو نقصان ہوتا ہو) تو وہ خدا کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ گار ہوگا اگر اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے[4] جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔

۶۱۶۴- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از یحییٰ بن صالح از معاویہ از یحییٰ بن کثیر از عکرمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر والوں کے مقابلے میں اپنی قسم پر اڑا رہے (اور اس سے گھر والوں کو تکلیف پہنچتی ہو) تو یہ گناہ اس سے بڑا ہے کہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے اسے چاہیئے کہ (قسم توڑ ڈالے) لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے[5]۔

[1] اور آپ سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی قسم کھائی تھی ۱۲ منہ [2] یہ راوی کا شک ہے کہ یوں فرمایا یا یوں فرمایا [3] سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے ۱۲ منہ [4] جیسے کہتے ہیں آزردن دل دوستاں جہل و کفارۂ یمین سہل مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی غصہ میں آن کر ایسی بات کی قسم کھائے جس سے اس کے گھر والوں یا دوست آشنا کو ضرر پہنچتا ہو تو ایسی قسم کا توڑ ڈالنا بہتر ہے اس میں اتنا گناہ نہ ہوگا جتنا اس قسم پر اڑے رہنے میں گناہ ہوگا کیونکہ قسم توڑنے میں جو گناہ ہوتا ہے وہ کفارے سے اتر جاتا ہے اور قسم پر اڑے رہنے میں اپنے گھر والوں یا بھائی مسلمانوں کو تکلیف دیتا ہے وہ سخت گناہ ہے۔ میاش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست ۱۲ منہ

باب ۳۵۰۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ

باب ارشاد نبویؐ وایم اللہ۔

۶۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّ أَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعُنُوْنَ فِيْ إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُوْنَ فِيْ إِمْرَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ أَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

(از قتیبہ بن سعید از اسماعیل بن جعفر از عبداللہ بن دینار) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کے سردار اُسامہ بن زید رضؓ کو مقرر فرمایا کچھ لوگ اُسامہ کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کرنے لگے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (خطبہ سُنایا) فرمایا تم لوگ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تم تو اس سے پہلے اس کے باپ (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کی امارت پر بھی اعتراض کرتے رہے وایم اللہ زید رضی اللہ عنہ امارت (سرداری) کے لائق تھا اور مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ تھا، اب اس کے بعد اسامہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

باب ۳۵۰۴ كَيْفَ كَانَتْ يَمِيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ وَقَالَ سَعْدٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَقَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا يُقَالُ وَاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قسم کھاتے تھے؟

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے[1] ابوقتادہ کہتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاھا اللہ اذا کہا[2]۔ امام بخاری کہتے ہیں قسم میں واللہ باللہ تاللہ ہر طرح کہا جاتا ہے۔

۶۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ

(از محمد بن یوسف از سفیان از موسیٰ بن عقبہ از سالم) ابن

---

[1] یہ حدیث اوپر مناقب عمرؓ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر جنگ حنین کے قصے میں موصولاً گزر چکی ہے جس میں یہ بیان تھا کہ ابوقتادہؓ نے ایک کافر کو مارا تھا لیکن اس کے ہتھیار سامان وغیرہ ایک دوسرا شخص مانگ رہا تھا اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے محروم کر دیا جائے اور دوسرے کو اس کا سامان دلا دیا جائے ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ صفات اللہ کی قسم کوئی کھائے تو وہ بھی شرعی ہوگی یعنی اس میں کفارہ لازم ہوگا بعضوں نے کہا یہ ان صفات میں ہے جو اللہ تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے مقلب القلوب خالق السموات والارض وغیرہ ۱۲ منہ

سُفْیٰنُ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے تھے لا و مقلب القلوب [1]

۶۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُنْفِقُنَّ کُنُوْزَھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

(از موسیٰ از ابو عوانہ از عبد الملک) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موجودہ قیصر کے ہلاک ہونے کے بعد کوئی قیصر نہ بن سکے گا اور موجودہ کسریٰ کی ہلاکت کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہ ہو سکے گا قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں (ملکوں کو فتح کرنے کے بعد) اُن کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے [2]

۶۱۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَتُنْفِقُنَّ کُنُوْزَھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موجودہ کسریٰ تباہ ہو گا تو اس کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہ بن سکے گا اور جب موجودہ قیصر تباہ ہو گا تو پھر کوئی قیصر نہ ہو سکے گا (ان دونوں بادشاہوں کے آخری ایام میں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۶۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا

(از محمد از عبدہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اُمت محمد خدا کی قسم اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو مجھے معلوم ہیں (کہ آخرت میں انسان پر کیا مراحل و مصائب آئیں گے) تو تم بہت کم ہنسا کرو اور بہت زیادہ رویا کرو۔

۶۱۷۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَۃُ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از حیوہ از ابو عقیل زہرہ ابن معبد) عبد اللہ ابن ہشام کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اس میں ایک بڑا معجزہ ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ایران اور روم دونوں مسلمانوں نے فتح کر لئے ان کے خزانے سب ہاتھ آئے ۱۲ منہ

[2] اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دونوں باتیں مراد ہیں ایک تو مجاہدین کے قبضے میں آئیں گے دوسرے ان خزانوں سے پھر نئے ہتھیار نئی چھاؤنیاں تیار کرنا اور نئے ممالک فتح کرنا۔ عبد الرزاق

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعَقِیْلٍ زُھْرَۃُ بْنُ مَعْبَدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ جَدَّہٗ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ ھِشَامٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ فَاِنَّہُ الْاٰنَ وَاللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ یَا عُمَرُ۔

کے ساتھ تھے، آپؐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ سوائے میری جان کے باقی تمام چیزوں سے مجھے زیادہ محبوب ہیں آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایمان تمہارا اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے نفس سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھو یہ سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر یہ بات ہے تو اب آپؐ میری جان سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں عمرؓ اب تمہارا ایمان کامل ہوا [1]

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّھُمَا اَخْبَرَاہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَھُوَ اَفْقَھُھُمَا اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا قَالَ مَالِکٌ وَالْعَسِیْفُ الْاَجِیْرُ زَنٰی بِامْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہنے لگا (یا رسول اللہ) کتاب اللہ کے مطابق ہمارا فیصلہ فرمائیے اور جو زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا جی ہاں کتاب اللہ کے مطابق ہمارا فیصلہ فرمائیے اور مجھے مقدمہ بیان کرنے کی اجازت فرمائیے[2]۔ آپؐ نے فرمایا اچھا بیان کر اس نے عرض کیا "میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا (امام مالک کہتے ہیں حدیث میں جو عسیف کا لفظ ہے اس کا معنی ہے نوکر) اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اب علماء نے بتایا کہ میرا بیٹا سنگسار کیا جائے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی

---

[1] ۱۲ منہ

[2] چونکہ اس نے واقعات بیان کرنے کی اجازت مانگی اس لئے اس کو زیادہ سمجھدار کہا ۱۲ منہ۔ پھر آپ نے دیکھا جب تک دورِ صحابۂ کرام رہا جو اپنی جانوں، رسموں، اہل و عیال، قبائل اور مفادات سے زیادہ عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے طریقوں کو سمجھتے تھے تو ملکوں پر ملک فتح کرتے چلے گئے۔ قیصر و کسریٰ کی روس و امریکہ جیسی سلطنتوں کو نیست و نابود کر کے دائرہ اسلام وسیع کیا ساری دنیا پر چھا گئے لیکن جب سے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نعمت سے محروم ہوئے دنیا اور عاقبت کی تمام نعمتوں سے محروم ہو گئے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْہُ اب مسلمان ہر جگہ آپس میں دست و گریباں ہیں اپنی تمام بڑی بڑی حکومتیں پاش پاش ہو کر فنا ہو گئیں کہیں امریکہ کے غلام ہیں کہیں روس کے دستنگر ہیں کہیں یہود و ہنود کے مظلوم ہو رہے ہیں خدا اپنے حبیب کی محبت نصیب فرمائے
عبد الرزاق

فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

(اس شخص کو) دے کر اپنے بیٹے کی جان بچالی پھر اس کے بعد میں نے (دوسرے عالموں سے پوچھا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگنے چاہئیں اور ایک سال تک جلاوطنی نیز اس شخص کی بیوی بھی سنگسار کی جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر (اور فریق ثانی کا اقرار معلوم کرکے) ارشاد فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا، اپنی بکریاں اور لونڈی تو واپس لے لے پھر آپؐ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے ایک سال تک جلاوطنی کا حکم دیا اور اُنیس اسلمی سے فرمایا تو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کردے، اُنیس اس کے پاس گئے اس کے پوچھنے پر عورت نے جُرم زنا کا اقرار لیا لہٰذا انہوں نے اسے سنگسار کرڈالا۔

۶۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ۔

(از عبداللہ بن محمد از وہب از شعبہ از محمد بن ابی یعقوب از عبدالرحمان بن ابی بکرہ) عبدالرحمان بن ابی بکرہ کے والد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اسلم غفار، مزینہ اور جُہینہ کے قبائل تمیم، عامر، غطفان اور اسد کے قبائل سے بہتر ہوں تو یہ تمیم، عامر، غطفان اور اسد کے قبائل تو گھاٹے اور نقصان میں رہے؟ انہوں نے کہا ہاں بے شک، آپؐ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک اسلم غفار، مزینہ اور جُہینہ کے قبائل ان سے بہتر ہیں۔

۶۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) ایک عامل (تحصیل دار) بھیجا وہ اپنا کام پورا کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ یہ حصہ تو آپؐ اور مسلمانوں کا ہے (یعنی زکوٰۃ کا مال ہے) اور یہ

عَمَلِہٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ فَقَالَ اَفَلَا قَعَدْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْكَ وَاُمِّكَ فَنَظَرْتَ اَیُھْدٰی لَكَ اَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشِیَّۃً بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَتَشَھَّدَ وَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُہٗ فَیَاْتِیْنَا فَیَقُوْلُ ھٰذَا مِنْ عَمَلِکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ اَفَلَا قَعَدَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ فَنَظَرَ ھَلْ یُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَحْمِلُہٗ عَلٰی عُنُقِہٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا جَاءَ بِہٖ لَہٗ رُغَاءٌ وَّاِنْ کَانَتْ بَقَرَۃً جَاءَ بِھَا لَھَا خُوَارٌ وَّاِنْ کَانَتْ شَاۃً جَاءَ بِھَا تَیْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ حَتّٰی اِنَّا لَنَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَۃِ اِبْطَیْہِ قَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِیْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْہُ۔

(دوسرا) مال مجھے بطور تحفہ ملا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا؟ پھر دیکھتا کہ کتنے ہدیے تمہیں لوگ بھیجتے ہیں یا نہیں؟ بعد ازاں آپؐ شام کو نماز کے بعد خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے پہلے تشہد پڑھا اللہ تعالیٰ کی کما حقہ حمد وثنا کی پھر فرمایا اما بعد عاملوں (تحصیل داروں) کا عجب حال ہے ہم انہیں مقرر کرتے ہیں پھر جب وصول کرکے یہ لوگ آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں یہ مال تو قوم کا یہ مجھے ذاتی طور پر بطور ہدیہ اور تحفہ ملا ہے، بھلا یہ لوگ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے دیکھیں انہیں اس وقت کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے جو شخص زکوۃ کے مال میں سے کچھ خیانت کرے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لدے ہوئے آئے گا اگر اونٹ ہوگا تو وہ بڑ بڑا رہا ہوگا اسے لے کر آئے گا اگر گائے ہوگی تو وہ بولتی ہوگی، اسے لے کر آئے گا اگر بکری ہوگی تو میں میں کر رہی ہوگی اسے لے آئے گا، دیکھو میں احکام الٰہی پہنچا چکا۔

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اُٹھائے ہم آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگے۔

ابو حمید کہتے ہیں کہ یہ حدیث میرے ساتھ زید بن ثابت نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ان سے دریافت کرلو۔

۶۱۷۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا ھِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقٰسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام ابن یوسف از معمر از ہمام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو مجھے معلوم ہیں تو رونے

بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔

زیادہ لگو اور ہنسو تھوڑا۔

٦١٧٥۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَاْنِيْ اَيُرٰى فِيَّ شَيْءٌ مَّا شَاْنِيْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَسْكُتَ وَتَغَشَّانِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از معرور) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ اس وقت کعبے کے سائے میں بیٹھے فرما رہے تھے اب کعبہ کی قسم یہ لوگ خسارے میں ہیں، رب کعبہ کی قسم یہ لوگ خسارے میں ہیں میں نے عرض کیا میرا حال تو فرمائیے کیا مجھ میں کوئی کمی کی بات ہے؟ اور آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ یہی فرما رہے تھے مجھ سے خاموش نہ رہا گیا اللہ کو جو منظور تھا (اضطراب) وہ مجھ پر طاری ہو گیا میں نے پوچھ ہی لیا یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ کون لوگ ہیں؟ (جن کے متعلق آپ نے فرمایا) آپ نے فرمایا وہی لوگ جن کے پاس مال و دولت بہت ہے البتہ ان میں سے یہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو اپنے مال کو ادھر ادھر اور ادھر (دائیں بائیں اور سامنے) خرچ کرتے ہیں

٦١٧٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمٰنُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمان اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار سلیمان علیہ السلام نے کہا میں آج رات کو اپنی نوے بیویوں میں ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں بچہ ہوگا جو شہسوار ہوگا اور راہ خدا میں جہاد کرے گا ان کے صحابی نے کہا انشاء اللہ کہیئے مگر وہ بھول گئے) انشاء اللہ نہ کہہ سکے پھر بیویوں کے پاس گئے مگر صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اس کا ادھورا بچہ ہوا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو (سب عورتیں ایک ایک بچہ جنتیں اور بچے بڑے ہو کر) واقعی سب بڑے شہسوار ہوتے اور راہ خدا میں جہاد کرتے۔

۶۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ -

(از محمد از ابوالاحوص از ابواسحاق) حضرت براء بن عازب رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا بطور تحفہ بھیجا گیا لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لینے لگے اور اس کی نرمی اور خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگ حیران ہو؟ عرض کیا جی! تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے سعد بن معاذ کے منہ پونچھنے کے رومال بہشت میں اس سے زیادہ عمدہ ہیں۔

شعبہ اور اسرائیل نے بھی ابواسحاق سے روایت کیا اس میں یہ الفاظ نہیں[1] "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے"

۶۱۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ قَالَتْ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہند بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا[2] نے عرض کیا یا رسول اللہ ساری زمین پر جتنے خیمے والے ہیں (یعنی عرب لوگ جو اکثر خیموں میں رہا کرتے تھے) ان میں کسی کا ذلیل وخوار ہونا مجھے اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپؐ کے جاننے والوں کا (ذلیل ہونا مجھے پسند تھا) یحییٰ بن بکیر راوی کو شک ہے (کہ خیمے کا لفظ بہ صیغہ مفرد کہا یا بہ صیغہ جمع) اب آپؐ کے ماننے والوں کا صاحب عزت ہونا اور غالب ہونا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے (یعنی اب آپؐ کی اور سب مسلمانوں کی سب سے زیادہ خیرخواہ ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی کیا ہے تو اور زیادہ خیرخواہ بنے گی[3]۔ قسم اس کی جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ پھر ہندہ کہنے

---

[1] شعبہ کی روایت کو امام بخاری رح نے مناقب میں اور اسرائیل کی روایت کو لباس میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] کیونکہ ہند کا باپ عتبہ جنگ بدر میں حضرت امیر حمزہ رض کے ہاتھ سے مارا گیا تھا ہند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت تھی یہاں تک کہ جب حمزہ رض جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہند نے ان کا جگر نکال کر چبایا بعد اس کے جب مکہ فتح ہوا تو اسلام لائی ۱۲ منہ [3] اسلام کی محبت تیرے دل میں اور زیادہ ہوتی جائے گی ۱۲ منہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

لگی یا رسول اللہ ابوسفیان تو ایک کنجوس انسان ہے کیا اس امر میں کوئی حرج ہے؟ کہ میں اس کے مال سے اس کی اولاد پر خرچ کروں تو فرمایا نہیں اگر دستور کے مطابق خرچ کرے[1]

۶۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(از احمد بن عثمان از شریح بن مسلم از ابراہیم از والدش از ابواسحاق از عمرو بن میمون) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے ایک یمنی خیمے میں تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما تھے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا چوتھا حصّہ تم ہو؟ عرض کیا جی! آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مجھے اُمید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کے آدھے ہو گے[2]

۶۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از امام مالک از عبدالرحمان بن عبداللہ بن عبدالرحمان از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص (خود ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے دوسرے کو بار بار قل ھو اللہ احد پڑھتے سُنا جب صبح ہوئی تو ابوسعید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے بیان کیا گویا اس سورت کو کم درجہ خیال کیا (کیونکہ چھوٹی سورت ہے) آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ سورت تو تہائی قرآن کے برابر ہے (اجر و مرتبہ میں)[3]

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب النفقات میں گزر چکی ۱۲ منہ [2] یعنی بہشت میں آدھے آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے اور آدھے باقی انبیاء کی امتیں ۱۲ منہ
[3] تو جس نے تین بار یہ سورت پڑھی تو گویا اس نے سارا قرآن شریف پڑھا۔ اتنا اتنا ثواب پائے گا ۱۲ منہ

۶۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

(از اسحاق بن راہویہ از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرمایا کرتے تھے رکوع وسجود مکمل طور پر کیا کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تم رکوع وسجود میں ہوتے ہو میں پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں[1]۔

۶۱۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

(از اسحاق از وہب بن جریر از شعبہ از ہشام بن زید) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت بارگاہِ نبوت میں مع بال بچوں کے حاضر ہوئی، آپؐ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم انصاری لوگ سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، تین بار آپؐ نے یہی فرمایا[2]

بَاب ۳۵۰۵ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

باب اپنے باپ دادا کی قسم مت کھایا کرو۔

۶۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ دوسرے سواروں کے ہمراہ گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہ آپ کی خصوصیت تھی حق تعالیٰ نے آپ کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی ۱۲ منہ [2] انصاری لوگوں نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ان کو چاہتے تھے انہی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ملک میں جگہ دی آپ کے ساتھ ہو کر دشمنوں سے لڑے اسلام کو جو کچھ قوت حاصل ہوئی وہ سب انصاریوں کے طفیل سے پھر آپ کی وفات کے بعد بھی انصاری ہی لوگوں نے آپ کے اہل بیت سے محبت رکھی اور اسی محبت پر ان کا خاتمہ ہوا رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [3] ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی قسم کھائے تو بھی تباہ ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام تمہارے باپ دادا سے بہتر ہیں۔ اب یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افلح وابیہ ان صدق تو ابن عبدالبر نے کہا یہ لفظ منکر ہے صحیح روایتوں میں نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح مسلم میں ایک حدیث میں ہے وابیک لانبئنک او لاحد ثنک اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا وابیک ما لیلک بلیل سارق اب اس کا جواب یوں دیا ہے کہ بے اختیاری میں یہ لفظ زبان سے نکل گئے۔ عمداً اللہ کے سوا کسی کی قسم کھانا منع ہے بعضوں نے کہا یہ حدیثیں ممانعت سے پہلے کی ہیں۔

بِأَبِيهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

۶۱۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَوْ أَثَرَةٍ مِنْ عِلْمٍ يَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ۔

۶۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ

تھے، اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آپؐ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔ جو شخص قسم کھانا چاہے یا تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے (خدا کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے)[1]

(از سعید بن عفیر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں نے نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبانی نقل کی[2]

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) اثرۃ من علم (سورۃ احقاف) کا معنیٰ یہ ہے کہ علم کی کوئی بات نقل کرتا ہو[3]

یونس کیساتھ اس حدیث کو عقیل اور محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا۔[4] سفیان بن عیینہ اور معمر نے اسے زہری سے روایت کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو (غیر اللہ کی) قسم کھاتے سنا[5]

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالعزیز بن مسلم از عبداللہ بن دینار) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائے وہ کافر یا مشرک ہو گیا اس کو ترمذی نے نکالا اور کہا حسن ہے حاکم نے کہا صحیح ہے یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے کعبے کی قسم کھائی تھی اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی مالکیہ اس کو مکروہ کہتے ہیں حنابلہ حرام کہتے ہیں جمہور شافعیہ کراہت تنزیہی کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ اختلاف اس میں ہے جب عادت کے طور پر زبان سے اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم نکل جائے جیسے ہمارے ہمارے ملک میں بھی لوگ کہتے ہیں آپ کے سر کی قسم باپ دادا کی قسم پیر و مرشد کی قسم حافظ نے کہا اگر غیر اللہ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی طرح دل میں رکھ کر اس کی قسم کھائی تب تو حرام ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو بلکہ جتنی اس کی واقعی عظمت ہے اتنا ہی اعتقاد رکھ کر قسم کھائے تو نہ کافر ہوگا اور نہ قسم منعقد ہوگی۔ ماوردی نے کہا اگر حاکم کسی غیر اللہ کی قسم دے تو اس کا معزول کرنا واجب ہے کیونکہ وہ جاہل ہے اور حکومت کے لائق نہیں ۱۲ منہ [2] یعنی کسی اور نے جو غیر اللہ کی قسم کھائی میں نے اس کا کلام حکایت کے طور پر بھی نقل نہیں کیا ۱۲ منہ [3] حدیث میں جو اثر کا لفظ آیا تو امام بخاریؒ نے اس کی مناسبت سے اثارۃ کی تفسیر بیان کر دی اس لئے کہ دونوں کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ [4] عقیل کی روایت کو ابو نعیم نے اور زبیدی کی روایت کو نسائی نے اور کلبی کی روایت کو ان کے نسخہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] سفیان بن عیینہ کی روایت کو حمیدی نے اپنی مسند میں اور معمر کی روایت کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ۔

نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم مت کھایا کرو۔

٦١٨٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقٰسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَّبَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَّاِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَّعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مِنَ الْمَوَالِيْ فَدَعَاهُ اِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهٗ فَقَالَ قُمْ فَلَاُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَآ اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَآ اَحْمِلُكُمْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّا اَتَيْنَاكَ

(از قتیبہ از عبدالوہاب از ایوب از ابوقلابہ و قاسم تیمی)

زہدم کہتے ہیں جرم قبیلے اور اشعری قبیلے میں دوستی اور بھائی چارہ تھا چنانچہ ہم ایک بار حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ان کے سامنے کھانا لایا گیا، اس میں مرغی کا گوشت تھا، وہاں بنی تیم قبیلے کا بھی ایک سرخ رنگ والا شخص موجود تھا شاید وہ کوئی غلام تھا۔ بہرکیف ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے بھی کھانے کیلئے بُلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا اس لئے مجھے اس سے نفرت آگئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب مُرغی کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اُٹھ اس کے متعلق میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں ہوا یہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے گیا آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دیتا میرے پاس سواری نہیں ہے بعدازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ آئے آپؐ نے پوچھا وہ اشعری لوگ کہاں گئے (جو مجھ سے سواری مانگنے آئے تھے) یہ سُن کر ہم لوگ حاضر ہوئے پاس سے چلے تو آپس میں ہم کہنے لگے کہ ہم نے یہ کیا کیا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قسم کھالی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے اس کے باوجود آپؐ نے ہمیں سواری عنایت کر دی ہے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خبری میں رکھا قسم یاد نہیں دلائی خدا کی قسم ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے، چنانچہ ہم واپس آپؐ کی خدمت میں آئے اور آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم آپؐ کے پاس سواری لینے کے لئے آئے تھے لیکن آپؐ نے قسم کھالی تھی کہ سواری ہمیں

لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاللّٰهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

آپ نہ دیں گے آپ کے پاس سواری تھی بھی نہیں۔ بعدازاں آپ نے ہمیں سواری دی تو شائد بے خبری میں آپ کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا ہمارے جواب میں) فرمایا (مجھے قسم یاد تھی) حقیقت یہ ہے میں نے تمہیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور خُدا کی قسم میں تو جب کسی بات کی قسم کھالیتا ہوں پھر اس کے مقابلے میں کسی دوسری چیز میں بہتری معلوم ہوجائے تو وہ بہتر کام کرلیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں [1]

بَاب ۳۵۰۶ لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ

باب لات، عُزیٰ اور دوسرے بتوں کی قسم نہیں کھانا چاہیئے [2]

۶۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از حُمید بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (خُدا کے سوا اور کسی کی) قسم کھائے جیسے لات وعُزیٰ کی تو وہ (تجدید ایمان کے طور پر دوبارہ) لا الہ الا اللہ کہے اور جو شخص اپنے دوست سے کہے آؤ ہم تم جُوا کھیلیں تو اسے چاہیئے کہ (اس بات کہنے کے کفارے میں) صدقہ خیرات نکالے۔

بَاب ۳۵۰۷ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحَلَّفْ۔

باب اگر قسم نہ دلائی جائے اور خود بخود قسم کھالے [3]

۶۱۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

(از قتیبہ از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہاں امام بخاریؒ اس کو اس لئے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانے کا اس میں ذکر ہے بلکہ دوبارہ ذکر ہے ایک بار تو پہلے غصّے میں دوسری بار خوشی میں اور دونوں بار آپ نے اللہ ہی کی قسم کھائی ۱۲ منہ [2] ہرچند غیر اللہ کی مطلق قسم کھانا منع ہے مگر لات اور عزیٰ یا دوسرے بتوں اور اوتاروں اور ٹھاکروں کی جن کو مشرک پوجتے ہیں اور زیادہ منع بلکہ سخت حرام ہے کیونکہ اس میں کفار کی مشابہت ہوتی ہے بعضوں نے کہا اگر ان کی تعظیم کی نیت سے کھائے گا تو وہ کافر ہوجائے گا اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جو کوئی ایسا کرے وہ پھر سے تجدید ایمان کرے یعنی کلمہ توحید پڑھے قسطلانی نے کہا لات اور عزیٰ اور بتوں کی قسم کھانے والے کی عورت اس سے جدا ہوجائے گی اور وہ کافر ہوجائے گا اس کا قتل درست ہوگا یا نہیں اس میں کلام ہے حافظؒ نے کہا اسی طرح جو کوئی یوں قسم کھائے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بیزار ہوں یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیزار ہوں (یا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو) تو اس کو بھی استغفار کرنا چاہیئے اور ایسی قسم لغو ہوگی اس میں کوئی کفارہ واجب نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] یہ مضمون اوپر کی کئی حدیثوں سے نکلتا ہے بعض شافعیہ نے اس کو بھی مکروہ جانا ہے لیکن ان کا قول صحیح نہیں ہے امام بخاریؒ نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ۱۲ منہ

اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ
وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ
فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَنَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ
وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ
قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ
خَوَاتِيمَهُمْ۔

بَاب ۳۵۰۸ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ

سِوَى الْإِسْلَامِ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ
بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ

۶۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ
ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ
كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ
فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ
رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی ایک انگوٹھی بنوا
کر پہننا شروع کر دی جس کا نگینہ اندر کی طرف رہتا، لوگوں نے
بھی ایسا شروع کر دیا بالآخر آپؐ منبر پر تشریف لائے اور انگوٹھی
اُتار کر فرمایا میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا اس کا نگینہ اندر کی طرف
رکھتا تھا (اب میں نے اُتار دی ہے چنانچہ) آپؐ نے (سب کے
سامنے) وہ انگوٹھی پھینک دی، فرمایا خدا کی قسم میں اب کبھی نہ
پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر سب لوگوں نے اپنی اپنی انگوٹھیاں (اُتار
کر) پھینک دیں[۱]

باب وہ شخص جو اسلام کے علاوہ دوسرے دین کی قسم کھائے[۲]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث
بھی موصولاً گذر چکی) جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھائے
تو تجدید ایمان کیلئے) وہ لا الہ الا اللہ کہے لیکن اسے کافر نہیں فرمایا[۳]

(از معلی بن اسد از وہیب از ایوب از ابوقلابہ) ثابت بن
ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے تو وہ
ویسا ہی ہو جائے گا اور جو شخص کسی چیز سے خود کشی کرے تو دوزخ
میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا، نیز مسلمان پر لعنت کرنا
اسے قتل کرنے کے مترادف ہے[۵] اسی طرح مسلمان کو کافر کہنا بھی
اسے مار ڈالنے کے مترادف ہے۔

---

۱ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی نہیں پہننے کا حالانکہ آپ کو کسی نے قسم نہیں دی تھی قسطلانی نے کہا شافعیہ نے جو بغیر قسم دئیے قسم کھانا مکروہ رکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں کوئی ضرورت اور مصلحت نہ ہو ۱۲ منہ ۲ مثلاً یوں کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی یا پارسی وغیرہ پھر وہ کام کرے باب کی حدیث سے تو یہ نکلتا ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا بعضوں نے کہا یہ بطور تہدید کے آپ نے فرمایا اگر اس کی نیت میں اس دین کی تعظیم نہ ہو تو کافر نہ ہوگا لیکن اگر قسم کھاتے وقت اس کی نیت یہ ہو میں جب یہ کام کروں تو اس مذہب کو خوشی سے اختیار کر لوں گا اس صورت میں وہ کافر ہو جائیگا امام اوزاعی اور ثوری اور حنفیہ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک قسم منعقد ہو جائے گی اور کفارہ لازم ہوگا ۱۲ منہ ۳ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لات اور عزیٰ کی قسم کھانے والے کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کافر نہیں فرمایا ورنہ پورے طور سے ایمان لانے کا حکم دیتے صرف یہ فرمایا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے پس معلوم ہوا کہ جب تک غیر اللہ کی تعظیم مثل اللہ کے اس کی نیت میں نہ ہو آدمی غیر اللہ کی قسم کھانے سے کافر نہیں ہوتا اسی طرح اس قسم میں بھی کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں کافر نہ ہوگا جب تک اس کی نیت میں یہ نہ ہو کہ اسلام کے سوا دوسرا کوئی دین حق ہے امام بخاری کے ایسا کہنے سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ حلف بغیر اللہ شرک و کفر ہے جیسے ہمارے زمانہ میں بعضے غلو کرنے والوں نے اختیار کیا ہے ۱۲ منہ ۴ یعنی اسلام سے نکل کر اسی ملت کا ہو جائیگا ۱۲ منہ ۵ یعنی آخرت کی سزا اور عذاب میں ۱۲ منہ

باب ۳۵۰۹ لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلٰثَةً فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِيَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

باب جو اللہ چاہے اور تو چاہے نہ کہنا چاہیئے کیا کوئی یوں کہہ سکتا ہے مجھے اللہ کا آسرا ہے پھر آپ کا؟

عمرو بن عاصم (یہ حدیث موصولا اخبار بنی اسرائیل میں گذر چکی ہے) بحوالہ ہمام از اسحاق بن عبداللہ از عبدالرحمان بن ابی عمرو از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بنی اسرائیل کے تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ نے آزمائش کرنا چاہی چنانچہ ایک فرشتے کو بھیجا جو کوڑھی کے پاس آیا اس نے کہا میرے عام ذرائع ختم ہوگئے اب میرے لئے علاوہ خدا کے اور پھر آپ کے کوئی آسرا نہیں مکمل حدیث بیان کی۔

باب ۳۵۱۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا قَالَ لَا تُقْسِمْ

باب (سورہ نور میں) ارشاد الٰہی یہ منافق اللہ کی بڑی سخت قسمیں کھاتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (یہ حدیث کتاب التعبیر میں موصولاً آئے گی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ مجھ سے بیان فرمائیے میں نے خواب کی تعبیر کیا غلط لی؟ آپ نے فرمایا قسم مت کھا [1]

---

[1] امام بخاری پہلے مطلب کے لئے کوئی حدیث نہیں لائے حالانکہ اس باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں کیونکہ وہ ان کی شرط پر نہ ہونگی نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی یوں کوئی نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں بلکہ یوں کہے اللہ چاہے پھر آپ چاہیں ایک روایت میں یوں ہے ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا تم مسلمان شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو جو اللہ نے چاہا اور تو نے چاہا اور کہتے ہو کعبہ کی قسم اس وقت آپ نے صحابہؓ کو حکم دیا یوں کہو جو اللہ چاہے اور پھر آپ چاہیں اور یوں کہو کعبہ کے مالک کی قسم ایک روایت میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کا برابر والا کر دیا یوں کہو اللہ چاہے بس عبدالرزاق نے ابراہیم نخعی سے نکالا وہ یوں کہنا برا نہیں جانتے تھے جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں اور یوں کہنا مکروہ جانتے تھے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی البتہ یوں کہنے میں قباحت نہیں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر آپ کی ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث لاکر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے قسم دینے سے قسم منعقد ہو جاتی ہے کیونکہ اگر قسم منعقد ہو جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان کرتے کہ ابوبکرؓ نے فلاں فلاں بات میں غلطی کی ہے اس لئے کہ آپ نے قسم کو سچا کرنے کا حکم دیا ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مصلحت سے ابوبکرؓ کی قسم پوری نہیں کی اور پورا کرنا وہاں واجب ہے جہاں کوئی مفسدہ نہ ہو ۱۲ منہ

۶۱۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ۔

(از قبیصہ از سفیان از اشعث از معاویہ بن سوید بن مقرن) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ دوسری سند (از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از اشعث از معاویہ بن سوید بن مقرن) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھانے والے کو سچا کرنے کا حکم فرمایا [1]

۶۱۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةُ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأُبَيٌّ أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ هَذَا رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ

(از حفص بن عمر از شعبہ از عاصم احول از ابوعثمان) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) نے آپ کو بلا بھیجا، اس وقت آپؐ کے پاس میں سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب بیٹھے تھے صاحبزادی صاحبہ نے کہلا بھیجا کہ ان کے بچے [2] کا آخری وقت ہے آپؐ تشریف لائیے! آپؐ نے ان کے جواب میں کہلا بھیجا میرا سلام کہو اور کہو سب کچھ اللہ کا مال ہے جو چاہے لے اور جو چاہے دے ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے لہٰذا صبر کرو اور اُمید ثواب رکھو، صاحبزادی صاحبہ نے قسم دے کر پھر کہلا بھیجا آپؐ ضرور تشریف لائیے اس وقت آپؐ اُٹھے ہم لوگ بھی آپؐ کے ساتھ اٹھے جب آپؐ ان کے گھر پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپؐ کے پاس لایا گیا آپؐ نے گود میں بٹھا لیا وہ دم توڑ رہا تھا یہ دردناک حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا؟ آپؐ نے فرمایا یہ رحمت ہے (اور رحم کی وجہ سے ہے) اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے رحم

[1] یعنی جو بات وہ چاہے اس کو پورا کرنے کا تاکہ اس کی قسم سچی ہو ۱۲ منہ [2] علی بن ابی العاص یا عبداللہ بن عثمان جو حضرت رقیہؓ کے بطن سے تھے یا محسن بن فاطمہ

الرُّحَمَآءُ۔

۶۱۹۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۶۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّعْبَدِ ابْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ وَاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُّسْتَكْبِرٍ۔

بَاب ۳۵۱۱ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَوْ شَهِدْتُّ بِاللّٰهِ۔

۶۱۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَ

رکھ دیتا ہے اللہ ان بندوں پر رحم کریگا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں تو اسے دوزخ کی آگ صرف قسم پوری کرنے کے لئے چھوئے گی۔[1][2]

(از محمد بن مثنیٰ از غندر از شعبہ از معبد بن خالد) حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہیں بہشتی انسان بتادوں وہ غریب و کمزور جو اگر خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے سچا کردے (اس کی قسم پوری کردے) اور دوزخی وہ ہے جو مغرور سرکش اور متکبر ہو۔

باب اگر کسی نے یوں کہا اشہد باللہ یا شہدت باللہ (تو قسم ہوئی یا نہیں)[3]

(از سعد بن حفص بن شیبان از منصور از ابراہیم از عبیدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون لوگ بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ پھر جو ان کے بعد ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔[4]

ابراہیم نخعی (اسی سند سے) کہتے ہیں جب ہم بچے تھے تو

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاریؒ اس کو اس لئے لائے کہ اس میں قسم دینے کا ذکر ہے ۱۲ منہ [2] قسم سے مراد اللہ کا یہ فرمودہ ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی تم میں ایسا کوئی نہیں ہے جو دوزخ پر سے ہو کر نہ جائے ۱۲ منہ [3] حنفیہ اور حنابلہ کہتے ہیں قسم ہوگی اور شافعیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ منہ [4] اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے میں ان کو کوئی باک نہ ہوگا نہ جھوٹ بولنے سے ڈریں گے جلدی میں کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دینگے کبھی گواہی دینے لگیں گے پھر قسم کھائیں گے ۱۲ منہ

كَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

ہمارے بڑے ہمیں منع کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں[۱]

بَابٌ ۳۵۱۲ عَلَیَّ عَهْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب علیَّ عہد اللہ کہنے کا بیان[۲]

۶۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ قَالَ سُلَيْمٰنُ فِي حَدِيثِهِ فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از سلیمان و منصور از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی حق تلفی کے لیے یا یوں فرمایا اپنے بھائی کی حق تلفی کے لئے جھوٹی قسم کھائے تو حشر میں اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی اس حدیث کی تصدیق نازل کی" ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا[۳] سلیمان نے اپنی روایت میں یوں کہا کہ اس کے بعد اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذر رہے تھے تو دریافت کیا عبداللہ کیا بیان کر رہے تھے؟[۴] انہوں نے مذکورہ بالا جات بیان کر دی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت تو میرے اور میرے ساتھی کے متعلق نازل ہوئی تھی، باہم دونوں میں ایک کنوئیں کا جھگڑا تھا۔

بَابٌ ۳۵۱۳ الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ

باب اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی صفات اور کلام کی قسم کھانا[۵]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقٰى

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسے امام بخاری نے توحید میں وصل کیا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے" میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں۔ ابوہریرہ[۶] رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱ یعنی یوں کہیں أَشْهَدُ بِاللّٰهِ یا عَلَیَّ عَهْدُ اللّٰهِ کیونکہ ایسے کلمے منہ سے نکالنے سے کہیں قسم کھانے کی عادت نہ ہو جائے ۱۲ منہ

۲ یعنی اللہ کا عہد مجھ پر ہے میں فلاں کام کروں گا تو امام اوزاعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک یہ قسم ہے اگر توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا اور شافعی اور اسحاق اور ابو عبید نے کہا قسم نہیں ہے مگر جب نیت کرے قسم کی ۱۲ منہ

۳ آیت میں عہد اللہ کا لفظ ہے اس سے امام بخاریؒ نے باب کا مطلب نکالا ۱۲ منہ

۴ عبداللہ بن مسعودؓ یہی حدیث بیان کر رہے تھے ۱۲ منہ

۵ ان چیزوں کی قسم کا وہی حکم ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ قسم کھانے کا ہے کیونکہ صفات ذات سے جدا نہیں ہیں صفات میں سب صفات آگئیں ذاتی ہوں جیسے علم قدرت عزت جلال وغیرہ یا فعلی ہوں جیسے اترنا چڑھنا آنا جانا بعضوں نے صفات ذاتی اور فعلی میں فرق کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ صفات فعلی کی قسم جب منعقد ہوگی جب قسم کی نیت ہو ۱۲ منہ

۶ یہ حدیث کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دوزخ اور بہشت کے درمیان رہ جائے گا تو عرض کرے گا مولیٰ میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے تیری عزت کی قسم میں پھر تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا" ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (یہ جملے اسی حدیث میں واقع ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لے اور اس کا دس گنا اور لے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا (یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) مولیٰ تیری عزت کی قسم مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں۔

۶۱۹۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ۔

(از آدم از شیبان از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ لگاتار یہ کہتی رہے گی ھل من مزید (کچھ اور کچھ اور) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا اس وقت کہنے لگے گی بس بس تیری عزت کی قسم (میں پُر ہوگئی) اور سکڑ جائے گی۔

یہ حدیث شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کی ہے[1]

باب ۳۵۱۴ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ۔

باب اللہ کے بقا کی قسم کھانا[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما (اسے ابن ابی حاتم نے وصل کیا) کہتے ہیں (سورہ حجر میں) لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے (اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی)

۶۱۹۷۔ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ

(از اویسی از ابراہیم از صالح از ابن شہاب) دوسری سند (از حجاج از عبد اللہ بن عمر نمیری از یونس از زہری) عروہ بن زبیر وسعید بن مسیب وعلقمہ بن وقاص وعبید اللہ بن عبد اللہ (چاروں حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

[1] یہ امام بخاری نے قتادہ کی تدلیس کا شبہ رفع کرنے کے لئے بیان کیا کیونکہ شعبہ انہی لوگوں سے روایت کرتے تھے جن کے سماع کا حال ان پر کھل جاتا ۱۲ منہ

[2] حنفیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ قسم منعقد ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے نزدیک نیت شرط ہے ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ

پر تہمت کے سلسلے میں واقعہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ام المومنین کی پاکدامنی بیان فرمائی۔ چاروں راوی عروہ بن زبیر وغیرہ نے موجود حدیث کا ایک ایک حصہ روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی سے بدلہ لینے کے لئے دریافت فرمایا۔ یہ سن کر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے اللہ کی بقا کی قسم ہم (دونوں) اُسے قتل کر کے چھوڑیں گے۔[1]

بَابٌ ۳۵۱۵ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ۔

باب ارشاد الٰہی اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا، ہاں ان قسموں پر مواخذہ کرے گا جو اپنے دل سے قصد کرو۔ اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

۶۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللهِ وَبَلٰى وَاللهِ۔

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ میں لغو قسم سے یہ مراد ہے کہ لوگ (عموماً باتوں میں) لا واللہ بلیٰ واللہ ایسے کلمات کہہ دیتے ہیں اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔[2]

بَابٌ ۳۵۱۶ إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَقَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي

باب اگر قسم کھانے کے بعد بھول کر اس کے خلاف کرے[3]۔

ارشادِ الٰہی لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ الآية یعنی بھول کر تم سے کوئی کام سرزد ہو جائے تو گناہ نہیں

[1] یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ کتاب المغازی وغیرہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] امام ابو حنیفہؒ نے کہا لغو وہ قسم ہے کہ آدمی ایک بات کو سچ سمجھ کر اس پر قسم کھائے پھر وہ غلط نکلے تو یہ گزشتہ زمانے سے خاص ہوئی بعضوں نے کہا مستقبل میں بھی لغو قسم ہو سکتی ہے ربیعہ اور مالک اور اوزاعی کا یہی قول ہے امام احمدؒ سے اس باب میں دو روایتیں ہیں بعضوں نے کہا لغو وہ قسم ہے جو غصے میں کھائی جائے اب گزشتہ بات پر عمداً جھوٹی قسم کھائے یعنی اس کو جھوٹ جان کر تو اس کو یمین غموس کہتے ہیں یہ بہت سخت گناہ ہے اور حنفیہ اور اکثر علماء کے نزدیک اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا لیکن شافعیہ کے نزدیک اس میں بھی کفارہ ہے ۱۲ منہ [3] اس میں اختلاف ہے حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک کفارہ دینا ہو گا اور امام احمدؒ اور شافعیؒ کا یہ قول ہے کہ کفارہ واجب نہ ہو گا۔ امام بخاریؒ کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

بِمَا نَسِيتُ۔

لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ بھول چوک پر میرا مؤاخذہ نہ کر

۶۱۹۹۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ أَوْ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ۔

(از خلاد بن یحییٰ از مسعر از قتادہ از زرارہ بن اوفی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دل کے وسوسوں یا خیالات پر معافی دی ہے (ان پر مواخذہ نہ ہوگا) جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے [۱]

۶۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

امام بخاری کو شک ہے کہ ہم سے عثمان بن ھیثم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ نے عثمان بن ہشیم سے روایت کیا بہرحال انہوں نے (عثمان بن ہشیم نے) بحوالہ ابن جریج از ابن شہاب از عیسیٰ بن طلحہ از عبداللہ بن عمرو بن عاص نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے دن ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو) خطبہ فرما رہے تھے اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں خیال کرتا تھا کہ حج کے فلاں رکن (کام) سے پہلے فلاں رکن ہے (اور میں نے ویسا ہی کر لیا) پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیئے، ان تینوں امور (حلق، نحر اور رمی) کے متعلق دونوں صاحبان نے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اب کر لو تو کوئی حرج نہیں، ان تینوں کاموں کے متعلق، اس دن یہی جواب ارشاد فرمایا چنانچہ اس دن آپؐ سے جو بھی سوال ہوا آپؐ نے ارشاد یہی فرمایا کہ اب کر لو کوئی حرج نہیں [۲]

۶۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ

(از احمد بن یونس از ابوبکر از عبدالعزیز بن رفیع از عطاء) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] امام بخاری رحمہ نے بھول چوک کو بھی وسوسہ پر قیاس کیا ایک روایت میں صاف اس کی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی بھول چوک معاف کر دی اس کو ابن ماجہ نے نکالا مگر امام بخاری رحمہ شاید اپنی شرط پر نہ ہونے سے اس حدیث کو نہ لا سکے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری رحمہ نے اس سے یہ نکالا کہ حج کے کاموں میں چوک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کفارے کا حکم نہیں دیا نہ فدیہ کا تو اسی طرح اگر قسم بھی چوک سے توڑ ڈالے تو کفارہ لازم نہ ہوگا ۱۲ منہ

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ اٰخَرُ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ اٰخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارہ کر لیا آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں دوسرا شخص بولا میں نے ذبح سے پہلے سر منڈا لیا آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں تیسرا شخص بولا میں نے رمی سے قبل ذبح کر لیا آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۶۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاَعْلِمْنِيْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

(از اسحاق بن منصور از ابو اسامہ از عبید اللہ بن عمر از سعید بن ابی سعید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مسجد (نبوی) میں آکر نماز پڑھنے لگا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے نماز پڑھ کر خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا اور آپؐ نے فرمایا واپس جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی چنانچہ وہ واپس گیا دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر خدمت ہوا آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے سلام کا جواب دیا فرمایا لوٹ جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، آخر تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا مجھے بتا دیجئے (کیسے نماز پڑھوں) آپؐ نے فرمایا نماز سے پہلے مکمل وضو کیا کر پھر قبلے کی طرف رخ کر کے اللہ اکبر کہہ اور جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکے اتنا قرآن پڑھ لعد ازاں اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا تو سیدھا کھڑا ہو جا، پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا اطمینان سے سیدھا بیٹھ پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے کر پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا اسی طرح نماز میں (اطمینان اور ارکان کی درستی سے) عمل کر لے[1]

۶۲۰۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ

(از فروہ بن ابی المغراء از علی بن مسہر از ہشام بن عروہ از

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر شاید امام بخاریؒ نے یہ روایت لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب الصلوٰۃ میں گزرا اس میں یوں ہے کہ تیسری بار وہ شخص کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ۔

والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جنگ اُحد میں کفار کو شکست فاش ہوئی، ابلیس ملعون چلّایا اللہ کے بندو پیچھے جو لوگ آرہے ہیں ان سے بچو یہ سنتے ہی آگے والے مسلمان پچھلے مسلمانوں پر پلٹ پڑے اور آپس ہی میں جنگ ہونے لگی[1] حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (کافر سمجھ کر) قتل کررہے ہیں۔ انہوں نے آواز دی یہ تو میرے والد ہیں (انہیں مت مارو) لیکن (غلط فہمی میں) مسلمانوں نے انہیں نہ چھوڑا حتیٰ کہ شہید کرڈالا۔ آخر حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے[2] اللہ تمہیں بخشے خدا کی قسم مرتے دم تک حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اس واقعے کا صدمہ رہا[3]

۶۲۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ ۔

(از یوسف بن موسیٰ از ابو اسامہ از عوف از خلاس ومحمد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بحالت روزہ بھول کر کچھ کھا لیا وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ (اس نے قصداً نہیں کھایا بلکہ) اسے اللہ تعالیٰ نے کھلا پلا دیا[4]

۶۲۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

(از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از زہری از اعرج) عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر (التحیات میں) نہیں بیٹھے بلکہ اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نے نماز جاری رکھی چنانچہ نماز

---

[1] ابلیس ملعون نے دھوکہ دیا پیچھے سے مسلمان آرہے تھے ان کو کافر بتلایا اور آگے والے مسلمانوں کو ان سے ڈرایا وہ گھبراہٹ میں اپنے ہی لوگوں پر پلٹ پڑے جنگ میں ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہیں ۱۲ منہ [2] ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو قتل کیا تھا ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں بقیہ خیر کا لفظ ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ حذیفہ رض میں مرتے دم تک اس خیر و برکت کا اثر رہا یعنی اس دعا کا جو انہوں نے مسلمانوں کے لئے کی تھی کہ اللہ تم کو بخشے اس روایت کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ حضرت عائشہ رض نے قسم کھا کر کہا فواللہ ما زالت فی حذیفۃ بعضوں نے کہا مطابقت اس طرح پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں سے کوئی مؤاخذہ نہیں کیا جنہوں نے حذیفہ رض کے باپ کو چوک سے مار ڈالا تھا تو اسی طرح بھول چوک سے اگر قسم توڑے تو بھی کفارہ واجب نہ ہوگا ۱۲ منہ [4] اس حدیث کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ بھول کر کھا پی لینے سے جب روزہ نہیں ٹوٹتا تو اسی قیاس پر بھول کر قسم کے خلاف کرنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی ۱۲ منہ

الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَوتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلوتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ۔

پوری ہونے پر لوگوں نے سلام پڑھنے کا انتظار کیا مگر آپؐ نے سلام سے پہلے اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر سلام پھیرا[1]

۶۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلوٰةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ مَنْصُورٌ لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقَصُرَتِ الصَّلوٰةُ أَمْ نَسِيتَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از عبدالعزیز بن عبدالصمد از منصور از ابراہیم از علقمہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی اس میں کوئی کمی یا بیشی ہوگئی۔ منصور کہتے ہیں معلوم نہیں یہ شک کہ نماز میں کمی ہوئی یا بیشی) ابراہیم نخعی کو ہوا یا علقمہ کو، بہرحال (نماز کے بعد) لوگوں نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا آپؐ نے ایسے ایسے نماز پڑھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپؐ نے سب کے ساتھ دو سجدے کئے اور فرمایا یہ دو سجدے اس شخص کے لئے ہیں جسے یاد نہ ہو کہ اس نے نماز میں کمی کی یا بیشی اسے چاہیئے کہ وہ خوب سوچ لے، جو خیال غالب ہو اس پر عمل کر کے خانہ پوری کرلے پھر دو سجدے کرلے[2]

۶۲۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ كَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا۔

(از حمیدی از سفیان از عمرو بن دینار) سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے کہا[3] انہوں نے کہا ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے لا تؤا خذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرا (الکھف) کی تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کہ پہلا سوال جو موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا وہ بھولے سے تھا[4]

---

[1] وجہ مناسبت وہی ہے کہ بھول کر قعدۂ اولیٰ چھوٹ جانے سے نماز نہیں ٹوٹی بس یہی حکم قسم میں ہوگا ۱۲ منہ [2] وجہ مناسبت وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں مذکور ہو چکی ہے ۱۲ منہ [3] نوف بکالی کہتا ہے کہ جو موسیٰؑ خضر کے ساتھ رہے تھے وہ موسیٰؑ بنی اسرائیل والے نہ تھے بلکہ دوسرے موسیٰؑ تھے ۱۲ منہ [4] حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس شرط کا خیال نہیں رہا تھا جو انہوں نے خضرؑ سے کی تھی۔ وجہ مناسبت وہی ہے کہ سہو اور نسیان کو حضرت موسیٰؑ نے مؤاخذہ کے قابل نہیں سمجھا ۱۲ منہ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَّهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَّذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَّرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں محمد بن بشار نے مجھے لکھ بھیجا کہ معاذ بن معاذ نے بحوالہ ابن عون از شعبی نقل کیا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مہمان آئے ہوئے تھے اس لئے انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا میں جب تک عید کی نماز (اس دن عید الضحیٰ تھی) پڑھ کر لوٹوں تم اس سے پہلے ہی قربانی کرلینا تاکہ مہمان کو کھانا مل جائے چنانچہ گھر والوں نے قبل نماز قربانی کرلی، بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر آیا تو آپؐ نے فرمایا دوبارہ قربانی کرو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب تو میرے پاس پٹھیا ہے دودھ پیتی ہے مگر وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔

ابن عون راوی شعبی سے یہ حدیث نقل کر کے یہاں ٹھہر جاتے تھے پھر کہتے تھے مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پٹھیا کی قربانی کی دی) صرف براء رضی اللہ عنہ کے لئے تھی یا اوروں کو بھی ہے؟

ایوب سختیانی نے بھی اس حدیث کو بحوالہ ابن سیرین ازانس رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[1] روایت کیا۔

۶۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از اسود بن قیس) حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عید الاضحیٰ کی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپؐ نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا بعد ازاں فرمایا جس نے قبل از نماز قربانی کرلی ہو وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو وہ اب اللہ کے نام قربانی کرلے۔

[1] اس کو خود امام بخاری رحمہ نے کتاب الاضاحی میں وصل کیا دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ابوبردہ بن نیارؓ پر گزرا تھا جو براءؓ کے ماموں تھے اب یہ شاید دوسرا واقعہ ہوگا حافظؒ نے کہا سند اور قصہ وغیرہ سب ایک ہے اس لئے دوسرا واقعہ کہنا مشکل ہے شاید اس روایت میں راوی سے سہو ہوا جو ابوبردہ کے بدل براء کا نام لیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ براء نے ابوبردہ کے ساتھ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ہو اس لئے راوی نے ان کا نام لے دیا خیر یہ تو ہوا اب اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے سمجھ نہیں آتی۔ کرمانی نے کہا وجہ مناسبت یہ ہے کہ آپ نے براء کو معذور رکھا بوجہ جہالت کے کیونکہ ان کو قربانی کا ٹھیک وقت معلوم نہ تھا اور اسی لئے ایک برس کی پٹھیا قربانی کرنے کی ان کو اجازت دی تو نسیان میں بھی معذوری نکل آئی اور جندب کی حدیث جو آگے مذکور ہوتی ہے اس کی بھی وجہ مناسبت یہی ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۵۴٧ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ دَخَلًا مَكْرًا وَّخِيَانَةً۔

باب قسم غموس کے متعلق[1]

ارشاد الٰہی ہے اپنی قسموں کو مکر و خیانت کا ذریعہ مت بنا لو کہ ثابت قدمی کے بعد لغزش آجائے اور راہ خدا سے روکنے کی سزا میں[2] تمہیں دوزخ کا عذاب چکھنا پڑے اور عذاب عظیم دیا جائے دخل یعنی مکر و فریب ہے[3]

۶۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حدثنا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ۔

(از محمد بن مقاتل از نضر از شعبہ از فراس از شعبی) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) ماں باپ کی نافرمانی (۳) ناحق قتل کرنا (۴) غموس (جھوٹی قسم کھانا۔

بَابٌ ۳۵۱۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ

الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا

باب ارشاد الٰہی جو لوگ اللہ کا نام لے کر

عہد کر کے قسمیں کھا کر ثمن قلیل یعنی دنیاوی مفاد حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ نیز ارشاد الٰہی ہے اپنی قسموں کو سپر نہ بناؤ کہ نیکی اور تقوی اور لوگوں کی صلح اور میل ملاپ میں حائل ہو جاؤ اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے۔

---

[1] یعنی گزشتہ بات پر عمداً جھوٹی قسم کھانا اس کو غموس اس لئے کہتے ہیں کہ غمس کے معنے ڈبو دینا یہ قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دیگی ۱۲ منہ [2] اس آیت کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ مکر و فریب کی قسم پر اس میں سخت عذاب کی وعید ہے ایسا ہی غموس قسم میں بھی سمجھنا چاہیئے ۱۲ منہ [3] یہ عبدالرزاق نے قتادہ رض سے نکالا ۱۲ منہ

بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا۔

نیز ارشاد الٰہی ہے "اللہ کا عہد کر کے تھوڑی قیمت وصول مت کرو اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں کچھ علم ہے۔

نیز فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو عہد کرو اسے پورا کرو اور پختہ قسموں کے بعد انہیں نہ توڑو کیونکہ تم اس طرح اللہ تعالیٰ کو ضامن بنا چکے ہو[1]"

۶۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ ابْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالُوْا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ قُلْتُ اِذًا يَّحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از اعمش از ابووائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجبور ہو کر (مثلاً حاکم کے حکم سے) قسم کھائے اور قسم کھا کر مسلمان کی حق تلفی کرے (یا مال ہضم کرے) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا چنانچہ اس ارشاد نبوی کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے بھی نازل کی" ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمناً قلیلا (سورہ آل عمران) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر چکے تھے اتنے میں اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آپہنچے انہوں نے (حاضرین سے) دریافت کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کونسی حدیث بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا فلاں حدیث۔ تو کہا یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی، ہوا یہ تھا میرے ایک چچا زاد بھائی تھے ان[2] زمین پر میرا کنواں[3] تھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا گواہ لاؤ یا مدعی علیہ سے قسم لے میں نے کہا یارسول اللہ وہ تو قسم کھا لے گا۔ آپ نے فرمایا

[1] یعنی اللہ تعالیٰ کو اس بات کا شاہد اور رقیب بنا چکے ۱۲ منہ [2] معدان یا جریان کا لقب جشقیش تھا۔ دوسری روایت میں یوں ہے میرے اور ایک یہودی میں زمین کی تکرار تھی شاید یہ چچا زاد بھائی پہلے یہودی ہوں گے پھر مسلمان ہو گئے ہوں گے ۱۲ منہ [3] لیکن بھائی نے اس پر قبضہ کر لیا تھا ۱۲ منہ

صَبْرٍ وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

جو شخص مجبور ہو کر (بحکم حاکم) جھوٹی قسم اس غرض سے کھائے کہ کسی مسلمان کا مال مار لے تو جب اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غصّے ہوگا۔

بَاب ۳۵۱۹ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ

باب ملک حاصل ہونے سے پہلے یا گناہ کی بات کے لئے یا غصّے کی حالت میں قسم کھانا۔

۶۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَّوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ انْطَلِقْ إِلٰى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید از ابوبُردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے قبیلے کے لوگوں نے مجھے سواریاں مانگنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں آپ کے پاس گیا اتفاق سے آپ اس وقت غصّے میں تھے آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا (میں یہ سن کر لوٹ گیا اور) اپنے قبیلے کے لوگوں کو اطلاع کر دی تھوڑی ہی دیر میں بلالؓ نے مجھے آواز دی میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا اپنے قبیلے میں جا اور کہہ اللہ تعالیٰ یا رسولؐ تمہیں سواریاں دیتا ہے[1]۔

۶۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ

(از عبدالعزیز از ابراہیم از صالح از ابن شہاب) دوسری سند (از حجاج از عبداللہ بن عمر نمیری از یونس بن یزید ایلی از زہری) عُروہ بن زبیر، سعید بن مسیب علقمہ بن وقاص از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ تہمت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جب تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے ام المومنین کی پاکدامنی کا اعلان کیا۔ چاروں راوی اس واقعہ تہمت کے مختلف حصّے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاءُ با لافک سے دس آیات تک میری پاکدامنی بیان فرمائی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسطح پر قرابت کے سبب خرچ کیا کرتے تھے مگر اس واقعہ

[1] تو آپ نے جس وقت سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی اس وقت وہ سواریاں آپ کی ملک میں نہ تھیں جب ملک میں آئیں اس وقت دینے سے قسم نہیں ٹوٹی نہ کفارہ لازم ہوا۔ یہ حدیث غصہ میں قسم کھا لینے کی بھی مثال ہو سکتی ہے ۱۲ منہ

الْاٰیَاتِ کُلَّهَا فِیْ بَرَاءَتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ وَکَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِیْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی الْاٰیَةَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِیْ کَانَ یُنْفِقُ عَلَیْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا عَنْهُ اَبَدًا۔

کے بعد انہوں نے قسم کھائی خُدا کی قسم آئندہ مسطح پر کچھ خرچ نہ کروں گا کیونکہ اس نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی اللہ تعالیٰ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس جملے کے بعد یہ آیت نازل کی ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ آخر تک، اب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے اور مسطح پر جو خرچ کرتے وہ پھر جاری کر دیا اور کہنے لگے خُدا کی قسم میں کبھی یہ سلوک بند نہیں کروں گا۔[1]

۶۲۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا یَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا۔

(از ابومعمر از عبدالوارث از ایوب از قاسم) زہدم کہتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا میں کئی دیگر اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اتفاق سے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں تھے ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے قسم کھائی میں تمہیں سواریاں نہ دوں گا، پھر فرمایا خُدا کی قسم اللہ نے چاہا تو میں جس بات پر قسم کھا لوں گا پھر اس کے برعکس کرنے میں بہتری معلوم ہوئی تو وہی بہتر کام کروں گا اور قسم (کفارہ دے کر) اتاروں گا (قسم توڑ کر کفارہ ادا کروں گا)[2]

باب ۳۵۲ اِذَا قَالَ وَاللّٰهِ

باب اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں آج

---

[1] سبحان اللہ ایمانداری اور خداترسی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ختم تھی باوجودیکہ مسطح نے ایسا برا قصور کیا تھا کہ ان کی پیاری بیٹی پر جو خود مسطح کی بھی بھتیجی ہوتی تھیں اس قسم کا طوفان جوڑا اور قطع نظر اس سلوک کے جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سے کیا کرتے تھے اور قطع نظر احسان فراموشی کے انہوں نے قرابت کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بدنامی خود مسطح کی بھی ذلت وخواری تھی مگر شیطان کے چکمہ میں آگئے شیطان اسی طرح آدمی کو ذلیل کراتا ہے اس کی عقل اور فہم بھی سلب ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو مسطح کی ایسی حرکت پر ساری عمر سلوک کرنا تو کجا کبھی اس کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا مگر آفرین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خداترسی اور مہربانی اور شفقت پر کہ انہوں نے مسطح کا معمول بدستور جاری کر دیا اور ان کے قصور سے چشم پوشی کی ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نیکی کی بات یعنی عزیزوں سے سلوک کرنے کے ترک پر قسم کھائی تھی تو اس قسم کو توڑ ڈالنے کا حکم ہوا پھر جو کوئی کسی گناہ کرنے پر قسم کھائے اس کو تو بطریق اولیٰ یہ قسم توڑ ڈالنا ضروری ہوگا۔ یہ غصہ میں قسم کھانے کی بھی مثال ہوسکتی ہے کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے غصے ہی میں قسم کھائی تھی کہ میں مسطح سے سلوک نہ کروں گا ۱۲ منہ

[2] اس کے بعد سواریاں آپ کے پاس آئیں تو آپ نے ہم کو بھی عنایت فرمائیں ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے غصے میں قسم کھانا اور اس کا کفارہ دینا ثابت ہوا ابن بطال نے کہا اس حدیث سے اس شخص کا رد ہوگیا جو کہتا ہے غصے میں قسم کھانا لغو ہے اس کا کفارہ ضروری نہیں ۱۲ منہ

لَا اَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلّٰى اَوْ قَرَاَ اَوْ سَبَّحَ اَوْ كَبَّرَ اَوْ حَمِدَ اَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

بات نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا قرآن پڑھا یا تسبیح (سبحان اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کی یعنی مذکورہ بالا کلمات کہے تو اس کی نیت کے مطابق حکم ہوگا[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کلاموں سے افضل چار کلام ہیں سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر (اسے امام نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وصل کیا) ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ھرقل (شاہ روم) کو یہ لکھا اے اہل کتاب اس بات پر آجاؤ جو ہمارے تمہارے درمیان برابر ہے (توحید الہی سے متعلق فرمایا)[2] مجاہد کہتے ہیں (اسے عبد بن حمید نے وصل کیا) کہ تقوی کا کلمہ لا الہ الا اللہ[3] ہے۔

۶۲۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابو طالب کا آخری وقت آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے فرمایا چچا) آپ لا الہ الا اللہ کلمہ پڑھ لیں بس میں (قیامت کے دن) اللہ کے پاس آپ کے لئے حجت کروں گا (سفارش کروں گا)

۶۲۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن فضیل از عمارہ بن قعقاع از ابو زرعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اگر بات سے اس نے دنیاوی باتیں مراد رکھی تھیں تب تو نماز قرآن کی تلاوت یا ذکر الہی سے اس کی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر بات سے مطلق کلام مراد رکھا تھا تو قسم ٹوٹ جائیگی اور کفارہ لازم ہوگا امام بخاری اس باب میں جو حدیثیں لائے ان سے یہ ثابت کیا کہ کلام ان کو بھی شامل ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر شروع کتاب پہلے پارے میں موصولاً گذر چکی ہے حنفیہ کا یہ قول ہے کہ ہر حال میں قسم ٹوٹ جائے گی کیونکہ ذکر الہی بھی بات کہنے میں داخل ہے لیکن دیگر ائمہ کا یہ قول ہے کہ مطلقاً حانث نہ ہوگا اس لئے کہ بات کرنا عرف میں اسی کو کہتے ہیں کہ دنیا کی بات کسی آدمی سے کرے اور قرآن میں ہے کہ حضرت مریم ع نے یہ روزہ رکھا تھا کہ میں آج کسی سے بات نہیں کرنے کی باوجود اس کے وہ اس روز عبادت اور ذکر الہی میں مصروف رہیں حنفیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت مریم ع نے مطلق کلام نہ کرنے کا روزہ نہیں رکھا تھا بلکہ کسی آدمی سے بات نہ کرنے کا حنفیہ اسی وجہ سے امام کے خطبہ پڑھتے وقت ہر طرح کا کلام منع جانتے ہیں ۱۲ منہ [3] جس کا ذکر سورۂ فتح میں ہے وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى ۱۲ منہ

ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

نے فرمایا دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں لیکن میزان میں ثقیل اور وزنی ہیں اور اللہ کو بہت پسند ہیں وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

۶۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک کلمہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو وہ دوزخ میں جائے گا۔ ایک کلمہ میں اپنی طرف سے کہتا ہوں[1] کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ (کبھی ضرور) بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

بَاب ۳۵۲۱ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ۔

باب اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ اپنی بیوی کے پاس ایک مہینے تک نہیں جائے گا اور (اتفاق سے) وہ مہینہ تیس[2] دن کا ہو۔

۶۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان بن بلال از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے (ایک ماہ کا) ایلہ کیا، آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی، آپ انتیس راتوں ایک بالاخانے پر رہے اس کے بعد اترے (ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک ماہ کا ایلاء کیا تھا فرمایا ہاں مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

---

[1] جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے نکلا ہے ۱۲ منہ [2] انتیس دن کے بعد اپنی جورو پاس جائے تو حانث نہ ہوگا یہ اس صورت میں ہے جب مہینے کے شروع پر اس نے قسم کھائی ہو لیکن اگر مہینے کے درمیان میں ایسی قسم کھائے تب بھی یہی حکم ہے یا پورے تیس دن کرنا چاہئیں اس میں اختلاف ہے اکثر علماء نے پہلا قول اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

باب ۳۵۲۲ اِنْ حَلَفَ اَنْ لَّا يَشْرَبَ نَبِيْذًا فَشَرِبَ طِلَاءً اَوْ سَكَرًا اَوْ عَصِيْرًا لَّمْ يَحْنَثْ فِيْ قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَيْسَتْ هٰذِهٖ بِاَنْبِذَةٍ عِنْدَهٗ۔

باب اگر کوئی شخص نبیذ نہ پینے کی قسم کرلے پھر طلاء یا سکر یا عصیر پی لے تو بعض مجتہدین کے مطابق اس کی قسم نہ ٹوٹے گی چونکہ ان کے ہاں یہ چیزیں نبیذ نہیں [1]

۶۲۱۸۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيْزِ ابْنَ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهٖ فَكَانَتِ الْعَرُوْسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِّلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْهُ قَالَ اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمْرًا فِيْ تَوْرٍ مِّنَ اللَّيْلِ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ اِيَّاهُ۔

(از علی از عبدالعزیز بن ابی حازم از والدش) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو اُسید ساعدی کی شادی ہوئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی اُن کی دلہن خود کام کاج کر رہی تھیں، سہل رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا (جن سے یہ حدیث بیان کی) آپ کو معلوم ہے کہ ان کی دلہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا؟ رات کو ایک برتن میں کھجوریں بھگو دی تھیں، صبح کو اسی کا پانی (شربت) پیش کیا

۶۲۱۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَتْ شَنًّا۔

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از اسماعیل بن ابی خالد از شعبی از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما) ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بار ہماری ایک بکری مر گئی تھی ہم نے اس کی کھال رنگ لی، اس کے بعد برابر نبیذ اسی میں بناتے رہے حتی کہ پرانی ہوگئی۔

---

[1] عرب لوگوں میں نبیذ کے دو معنی ہیں ایک تو ہر قسم کی شراب جس میں نشہ ہو دوسرے کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو کر اس کا میٹھا شربت بنانا جس میں نشہ نہیں ہوتا اور طلا کہتے ہیں انگور کے شیرے کو جو پکایا جائے حنفیہ کہتے ہیں جب ایک تہائی جل جائے اگر دو تہائی جل جائے تو وہ مثلث ہے آدھا جل جائے تو وہ منصف ہے تھوڑا سا جلے تو وہ باذق یعنی بادہ ہے سکر کہتے ہیں انگور کے شراب کو عصیر کہتے ہیں انگور یا کھجور کے شیرے کو حافظ نے کہا طلا کو اتنا پکائیں کہ وہ جم جائے تو اس کو دبس اور رب کہتے ہیں اس وقت اس کو نبیذ نہیں کہیں گے اگر پتلا رہے تو البتہ عرف میں نبیذ کہیں گے خیر یہ تو ہوا اب امام بخاریؒ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حنفیہ کا قول صحیح ہے نبیذ نہ پینے کی قسم کھائے تو طلا یا سکر یا عصیر پینے سے حانث نہ ہوگا کیونکہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ نام زبان عرب میں ہیں۔ اور نبیذ اور نقیع تو اسی کو کہتے ہیں جو کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں اس کا شربت لیں اور سہل اور سودہ کی حدیث سے اس مطلب پر استدلال کیا کیونکہ سہل کی حدیث میں نقیع سے اور سودہ کی حدیث میں نبیذ سے یہی مراد ہے اس لئے کہ طلاء اور سکر وغیرہ تو حلال نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ (بقیہ برصفحہ آئندہ)

باب ۳۵۲۵ اِذَا حَلَفَ اَنْ لَّا يَاْتَدِمَ فَاَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَّمَا يَكُوْنُ مِنَ الْاُدُمِ

باب اگر کوئی شخص سالن نہ کھانے کی قسم کرے مگر پھر کھجور سے روٹی کھالے[1]

۶۲۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَّاْدُوْمٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عبدالرحمان بن عابس از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے (گھر والوں نے) سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی سیر ہوکر تین دن برابر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپؐ کا وصال ہوگیا[2]۔ محمد بن کثیر بحوالہ سفیان از عبدالرحمان عابسؒ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہی حدیث نقل کی ہے۔

۶۲۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ

(از قتیبہ از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کمزور معلوم ہوتی ہے غالباً آپؐ بھوکے ہیں کیا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں ہے پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اپنی اوڑھنی میں یہ روٹیاں لپیٹ دیں مجھے آپؐ کے پاس بھیجا میں نے دیکھا کہ آپؐ مسجد میں تشریف فرما ہیں آپؐ کے پاس کئی لوگ بیٹھے ہیں میں وہاں جاکر خاموش

(بقیہ از صفحہ سابقہ) علیہ وسلم ان کا استعمال کیسے فرماتے میرے نزدیک امام بخاریؒ کا صحیح مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیثیں لاکر حنفیہ کے قول کی تائید کی لیکن ابن بطال وغیرہ اکثر شارحین نے یہ کہا کہ امام بخاریؒ کو حنفیہ کا رد منظور ہے حافظؒ نے اس کی توجیہ یوں کی کہ سہل کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو کھجور یا انگور ابھی تھوڑے عرصے سے بھگوئے جائیں تو اس کے پانی کو نبیذ کہتے ہیں گو اس کا پینا درست ہے اور سودہؓ کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مگر یہ توجیہ میری سمجھ میں نہیں آتی اس لئے کہ سہلؓ اور سودہؓ کی حدیثوں میں یہ صراحت کہاں ہے کہ طلا یا سکر کو بھی نبیذ کہتے ہیں پھر حنفیہ کا رد کیونکر ہوگا۔ حافظ نے کہا اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ ایسی قسم میں جب شراب کو عرفِ عام میں نبیذ کہتے ہیں اس کے پینے سے قسم ٹوٹ جائے گی البتہ اگر کسی خاص شراب کی نیت کرے تو اس کی نیت کے موافق حکم ہوگا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] تو اس کی قسم ٹوٹے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے بعضوں نے سالن کے معنی عام رکھے ہیں یعنی جو روٹی کے ساتھ ملا کر کھائیں تو یہ کھجور اور نمک اور دہی اور بالائی وغیرہ سب کو شامل ہے بعضوں نے کہا کھجور سالن نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کھجور سالن نہیں ہے کیونکہ کھجور تو ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں موجود رہتی تھی ۱۲ منہ [3] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [4] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ عابس کی ملاقات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہو جائے کیونکہ اگلی روایت عن عن کے ساتھ ہے ۱۲ منہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبْتُ فَوَجَدْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَ
مَعَہُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَکَ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ مَّعَہُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَۃَ فَاَخْبَرْتُہُ فَقَالَ
اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مِنَ
الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُھُمْ فَقَالَتِ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ حَتّٰی دَخَلَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ھَلُمِّیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا عِنْدَکِ فَاَتَتْ بِذٰلِکَ
الْخُبْزِ قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ
عُکَّۃً لَّھَا فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ
ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا
حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ
لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ
وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ
رَجُلًا۔

کھڑا رہا آخر آپؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا کیا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے
تجھے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یہ سنتے ہی آپؐ نے صحابہ
کرام سے فرمایا چلو اٹھو، وہ چلے میں نے ان کے آگے آگے (جلدی
سے) جا کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی (کہ آنحضرتؐ اتنے لوگوں
سمیت تشریف لا رہے ہیں) انہوں نے ام سلیم سے کہا (اب کیا
ہوگا؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آپہنچے اور ہمارے پاس اتنا
کھانا نہیں جو ان سب حضرات کو کافی ہو۔ ام سلیمؓ نے کہا اللہ
اور رسول خوب جانتے ہیں (فکر مت کیجئے) غرض ابوطلحہ استقبال کے
لئے چلے اور رستے میں آپؐ سے ملے پھر ابوطلحہ اور آپؐ دونوں مل کر
آئے اور گھر میں گئے، آپؐ نے روٹیاں توڑنے کا حکم دیا ام سلیم
رضی اللہ عنہا نے اوپر سے (گھی کی) کپی ان پر نچوڑ دی، یہی گویا سالن
تھا[1]۔ پھر جو دعا اللہ کو منظور تھی وہ آپؐ نے اس کھانے پر کی (بسم اللہ
اے اللہ اس میں بہت برکت دے) اور ابوطلحہ رضؓ سے فرمایا باہر
سے دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے دس آدمیوں کو اجازت
دی وہ (آئے پیٹ بھر کر) کھا کر چلتے ہوئے پھر فرمایا اب دوسرے
دس آدمیوں کو بلا لے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اجازت
دی، انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا غرض اسی طرح سب نے سیر
ہو کر کھایا اس وقت وہ سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا معلوم ہوا کہ گھی سالن ہے ۱۲ منہ　[2] اس کو امام احمد رح نے نکالا ۱۲ منہ

باب ۳۵۲۳ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ

۶۲۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ -

باب قسم کھانے میں نیت کا اعتبار ہوگا[1]

(از قتیبہ بن سعید از عبدالوہاب از یحییٰ بن سعید از محمد بن ابراہیم از علقمہ بن وقاص لیثی) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا وہ فرماتے تھے اعمال میں نیت کا اعتبار ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جیسی اس کی نیت ہو پھر جو شخص اللہ اور رسول کے لئے وطن چھوڑے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی (ہجرت کا اجر ملے گا) جو شخص خواہش دنیا یا کسی عورت کے لئے جائے کہ اس سے شادی کرے تو اس کا وطن چھوڑنا اپنی چیزوں کے لئے ہوگا (ثواب نہیں ملے گا)

باب ۳۵۲۴ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ -

۶۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً

باب اگر اپنا مال بطور نذر یا توبہ خیرات کر دے؟

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب) عبداللہ بن کعب بن مالک رض اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ اس آیت وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا کا قصہ بیان کرتے تھے[2]۔ بالآخر کعب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنے توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں اپنا سارا مال اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں خیرات کر دیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں کچھ مال اپنے لئے بھی رکھ لے یہ تیرے لئے بہتر ہوگا[3]

[1] یعنی قسم کھانے والے کی نیت کا مثلاً کسی نے قسم کھائی میں زید کے گھر نہیں جاؤنگا اس کی نیت یہ تھی ایک سال یا ایک ماہ تک تو اس کے بعد اگر جائے گا تو حانث نہیں ہوگا اسی طرح اگر یہ قسم کھائی میں زید سے بات نہیں کروں گا اور نیت یہ تھی کہ اس کے مکان میں جاکر تو دوسری جگہ بات کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جس کے لئے قسم کھائے اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جس صورت میں کہ حاکم کسی کو قسم کا حکم دے تو قسم حاکم ہی کی نیت کے موافق ہوگی اور وہاں توریہ بالاتفاق کچھ مفید نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] یہ قصہ بڑے طول کے ساتھ غزوۂ تبوک میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

بَابُ ۳۵۲۶ إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ۔

باب اگر کوئی شخص کسی کھانے کی چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے۔

ارشاد الٰہی اے پیغمبر آپؐ ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپؐ کے لئے حلال کی ہیں کیا آپؐ اپنی ازواج مطہرات کی رضا چاہتے ہیں؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تم پر قسموں کا کھولنا لازم کیا ہے (سورہ مائدہ میں) ارشاد الٰہی ہے وہ جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے اللہ نے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرو"۔

۶۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا

(از حسن بن محمد از حجاج از ابن جریج از عطاء از عبید بن عمیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھیرا کرتے اور وہاں شہد پیتے (ہمیں رشک ہوتا) میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے مل کر یہ طے کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے جس کے پاس جائیں تو وہ یوں کہے آپؐ کے منہ سے مغافیر کی بُو آرہی ہے آپؐ نے مغافیر (ایک قسم کا بدبودار گوند) کھایا ہے۔ غرض آپؐ ہم میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو آپؐ سے اس نے یہی کہا تو فرمایا نہیں (میں نے گوند نہیں کھایا) بلکہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس شہد پیا تھا، آئندہ نہ پیوں گا، تب یہ آیت یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک۔ ان تتوبا الی اللہ۔ یہاں حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا جارہا ہے واذا اسر النبی الی بعض ازواجہ

لہ کعب رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا گویا بطریق نذر ہی کے تھا گو اس میں نذر کے لفظ کی صراحت نہیں ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی سارا مال صدقہ کرنے کی منت مانے تو کیا سارا مال خیرات کر دینا ہوگا یا ایک ثلث کافی ہوگا اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ ایک ثلث خیرات کر دینا کافی ہوگا لیکن حنفیہ کے نزدیک سارا مال خیرات کرنا لازم ہوگا ۱۲ منہ

لہ آپؐ کے مزاج میں بدرجہ غایت نفاست اور نظافت تھی آپؐ کو یہ پسند نہیں تھا کہ آپ کے کپڑے یا بدن میں سے کسی قسم کی بُری بُو آئے۔ ۱۲ منہ

إِلَى اللهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا۔

ابراہیم بن موسیٰ نے بھی اس حدیث کو ہشام بن یوسف سے روایت کیا (انہوں نے ابن جریج سے) اس میں یہ الفاظ ہیں" میں اب شہد نہ پیوں گا اس کی قسم کھا چکا تو اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا"۔

باب ۳۵۲۷ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

وَقَوْلِهِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ۔

باب نذر پوری کرنا۔

(سورۂ دہر میں) ارشادِ الٰہی "وہ اپنی نذریں پوری کرتے ہیں"۔

۶۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَوَلَمْ تُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

(از یحییٰ بن صالح از فلیح بن سلیمان از سعید بن حارث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے "کیا تمہیں نذر سے منع نہیں کیا گیا؟" پھر کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نذر (یعنی منت ماننے) سے (تقدیر کی) کوئی بات مقدم مؤخر نہیں ہو سکتی بلکہ نذر کی وجہ سے بخیل کے دل سے کچھ مال نکالا جاتا ہے[۱]

۶۲۲۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

(از خلاد بن یحییٰ از سفیان از منصور از عبداللہ بن مُرّہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر (منت) ماننے سے منع فرمایا اور کہا کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا جو سختی مقدر میں ہے اسے یہ ٹال نہیں سکتی صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بخیل کے دل سے کچھ پیسہ یا مال نکالا جاتا ہے۔

۶۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر ماننے سے آدمی کو کوئی ایسا فائدہ نہیں پہنچتا جو اس کے مقدر میں نہ ہو بلکہ نذر آدمی کو اس امر کی طرف لے جاتی ہے جو اس کی تقدیر میں ہے اللہ تعالیٰ نذر کی وجہ سے کنجوس سے مال

---

[۱] وہ یوں تو اللہ کی راہ میں دیتا نہیں مصیبت کے وقت منت مانتا ہے اسی بہانہ سے اس کا مال خرچ ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ نہی بطور کراہت کے ہے نہ بطور حرمت کے اگر نذر کرنا حرام ہوتا تو پھر اس کے پورا کرنے کا کیوں حکم دیا جاتا ۱۲ منہ

لَهٗ فَيَسْتَخْرِجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ فَيُؤْتِيْنِيْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِيْنِيْ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ۔

صرف کرا دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آدمی نذر کرکے مجھے وہ دیتا ہے جو نذر سے پہلے نہیں دیتا[1]۔

باب ۳۵۲۸ اِثْمِ مَنْ لَّا يَفِيْ بِالنَّذْرِ۔

باب نذر پوری نہ کرنے کا گناہ۔

۶۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا اَدْرِيْ ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا بَعْدَ قَرْنِهٖ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از ابوجمرہ از زہدم بن مضرب) عمران ابن حُصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں۔

عمران کہتے ہیں مجھے یاد نہیں رہا آپؐ نے اپنے زمانے کے بعد ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ دو بار فرمایا یا تین بار[2]

پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو نذریں مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے اور خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے اور گواہی دیں گے جبکہ ان کو گواہی کے لئے نہیں کہا جائے گا اور ان پر مُٹاپا آجائے گا۔ (حرام کا مال خوب کھائیں گے)۔

باب ۳۵۲۹ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

باب اطاعت الٰہی کے لئے نذر ماننا[3]۔

ارشاد الٰہی ہے "جو کچھ تم خرچ کرو یا نذر مانو اللہ اسے خوب جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی بھی حامی مددگار نہیں ہے۔

---

[1] جب اللہ تعالیٰ کی نذر ماننا کچھ مفید نہ ہو بلکہ مکروہ ہو تو ان بے حال لوگوں کے جو اللہ کے سوا دوسروں کی نذر نیاز کریں بھلا وہ کیا فائدہ کی توقع کر سکتے ہیں بلکہ غیر اللہ کی نذر ماننے سے کافر ہو جاتے ہیں اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں اگر نذر سے شرعی نذر جو عبادت ہے مراد رکھتے ہیں اگر نذر نیاز اللہ کی ہو لیکن ایصال ثواب کسی کی روح کو ہو تو یہ اور بات ہے۔

[2] اگر تین بار فرمایا ہو تو امام بخاری اور ترمذی بھی خیر القرون میں داخل ہوں گے کہ انہوں نے تبع تابعین کو دیکھا ہے جب صحابہ کا زمانہ خیر القرون ٹھہرا تو اب شیعوں کا یہ خیال کہ صحابہ بجز پانچ چھ معدودے چند ظالم اور غاصب تھے معاذ اللہ کیونکر صحیح ہوگا اگر ایسا ہو تو اُن کا زمانہ شر القرون ہوتا ہے نہ کہ خیر القرون ۱۲ منہ

[3] مثلاً کسی نے روزہ حج یا صدقہ کی کوئی نذر کی ہے اگر فلانے کام کی کوئی نذر مانے تو اس کو ہرگز پورا نہ کرے ایسی نذر لغو اور باطل ہے بعضوں نے کہا اس میں کفارہ لازم ہوگا ۱۲ منہ

۶۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔

(از ابو نعیم از مالک از طلحہ بن عبد الملک از قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت الٰہی کے کام کی نذر مانے تو اسے پوری کرے اور جو شخص گناہ کے کام کی نذر کرے وہ (پوری نہ کرے اور) خدا کی نافرمانی نہ کرے۔

بَابٌ ۳۵۳۰ إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب اگر کسی نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی یا قسم کھائی کہ فلاں سے گفتگو نہ کرے گا اور پھر مسلمان ہو جائے (تو کیا حکم ہے؟)

۶۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از عبید اللہ بن عمر از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا اب آپ کیا فرماتے ہیں؟) آپ نے فرمایا اپنی منت پوری کر[1]

بَابٌ ۳۵۳۱ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّي عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ

باب اگر کوئی نذر ماننے کے بعد نذر پوری کئے بغیر مر جائے

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت سے جس کی ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی منت مانی تھی فرمایا اس کی طرف سے نماز پڑھ لے[2] ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کہا۔

۶۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر کی نذر صحیح ہے نذر پر قسم کا بھی قیاس کیا گیا ہے تو جو اسلام لانے سے پہلے نذر مانے یا قسم کھائے اس کا پورا کرنا واجب ہوگا۔ شافعی اور ابو ثور کا بھی یہی قول ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں حنفیہ اور مالکیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں طبری نے کہا ان کے نزدیک بھی پورا کرنا واجب ہے ۱۲ منہ [2] یہ اثر موصولاً نہیں ملا بلکہ امام مالک نے مؤطا میں ابن عمرؓ سے اس کے خلاف نکالا کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نہ نماز پڑھے نہ روزہ رکھے ۱۲ منہ [3] اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مگر نسائی نے ابن عباسؓ سے یوں نکالا کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے اب ان دونوں قولوں میں جمع اس طرح سے کیا گیا ہے کہ زندہ زندہ کی طرف سے نماز روزہ نہیں پڑھ اور رکھ سکتا لیکن زندہ مردہ کی طرف سے پڑھ سکتا ہے ۱۲ منہ

سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ تَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ۔

ان کی ماں پر ایک نذر تھی وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے انتقال کر گئیں آپؐ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر۔ پھر یہی طریقہ قائم ہو گیا۔

۶۲۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔

(از آدم از شعبہ از ابو بشر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میری بہن نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ (اپنی منت پوری کرنے سے پہلے) انتقال کر گئیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر اس پر کچھ قرضہ ہوتا تو ادا کرتا یا نہیں؟ وہ بولا جی ہاں ادا کرتا۔ آپؐ نے فرمایا تو یہ اللہ کا قرض بھی ادا کر اس کا ادا کرنا تو دوسری چیزوں کی نسبت زیادہ مقدم ہے[1]۔

بَاب ۳۵۳۲ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ۔

باب غیر مملوکہ سے یا گناہ[2] کی نذر ماننا۔

۶۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔

(از ابو عاصم از مالک از طلحہ بن عبد الملک از قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت (نیک کاموں) کی نذر کرے وہ اسے بجا لائے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی (گناہ کے کاموں) کی نذر کرے وہ ہرگز وہ کام نہ کرے[3] (البتہ کفارہ ضرور ادا کرے)

۶۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ

(از مسدد از یحییٰ از حمید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں پر سہارا لگائے ہوئے (پیدل حج کے لئے) جا رہا تھا[4] تو فرمایا اللہ کو اس کی پرواہ نہیں کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں

---

[1] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں ان سے ترجمہ باب کا جزو ثانی یعنی گناہ کی نذر کا حکم مفہوم ہوتا ہے مگر جزو اول یعنی نذر فیما لا یملک کا نہیں حکم نکلتا ہے اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ نذر معصیت کے حکم نکلنے سے نذر فیما لا یملک کا بھی حکم کھل آیا کیونکہ دوسرے کی ملک میں تصرف کرنا بھی معصیت میں داخل ہے ۱۲ منہ

[3] اب ایسے کام کی نذر ہی لغو ہو گی مثلاً کوئی عید کے دن روزہ رکھنے کی یا کسی پیر فقیر یا ولی کی قبر پر جانور کاٹنے کی یا بچہ کا سر منڈوانے کی یا وہاں عرس یا چراغاں یا صندل مالی یا شیرینی یا روپیہ چڑھانے کی نذر کرے امام مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا کفارہ واجب ہو گا ۱۲ منہ [4] آپ نے وجہ پوچھی تو معلوم ہوا اس نے پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی پھر یہ حدیث فرمائی اور اس کو سوار ہو جانے کا حکم دیا ۱۲ منہ

الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض

ڈال رہا ہے۔ مروان بن معاویہ فزاری نے اس حدیث کو بحوالہ حمید از ثابت از انس بیان کیا[1]

۶۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ۔

(از ابو عاصم از ابن جریج از سلیمان احول از طاؤس) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسی یا کسی اور چیز سے بندھا ہوا طواف کعبہ کر رہا ہے تو آپؐ نے وہ رسی کاٹ ڈالی۔

۶۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از سلیمان احول از طاؤس) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو اس کی ناک میں ایک رسی ڈال کر طواف کرا رہا ہے۔ آپؐ نے وہ رسی کاٹ دی۔ فرمایا ہاتھ پکڑ کر اسے طواف کرا[2]۔

۶۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از وہیب از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا۔ آپؐ نے اس کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے کہا یہ شخص ابو اسرائیل ہے اس نے یہ نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا نہ سائے میں آئیگا نہ بات کرے گا اور روزہ رکھے گا تو آپؐ نے فرمایا اسے کہو بات کرے سائے میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے[3]۔

عبد الوہاب ثقفی نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم سے ایوب نے اس نے عکرمہ سے اس نے آنحضرتؐ سے (مرسلاً روایت کیا ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا)

[1] اس سند کے ذکر کرنے سے حمید کا سماع ثابت سے ثابت کرنا منظور ہے اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] ان دونوں آدمیوں کے نام معلوم نہیں ہوئے بعضوں نے کہا بشر اور ان کے بیٹے طلق تھے طبرانی کی روایت میں ایسا ہی مذکور ہے ۱۲ منہ [3] آپؐ نے یہ نذر لغو کر دی کہ دھوپ میں دن بھر کھڑا رہے گا کسی سے بات نہ کریگا معلوم ہوا کہ ان کاموں میں ہماری شریعت میں ثواب نہیں تو فعل لغو ہوا اور فعل لغو جس میں اپنے تئیں تکلیف ہو اور ثواب نہ ملے گناہ کی طرح ہے کیوں کہ بے فائدہ نفس کو ستانا ہے کاموں کی نذر کرنے میں کوئی قباحت نہیں جیسے ابوداؤد اور بیہقی نے نکالا کہ ایک عورت نے نذر مانی تھی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے صحیح و سلامت تشریف لائیں گے تو آپ کے سر پر دف

باب ۳۵۳۳ مَنْ نَذَرَ اَنْ یَّصُوْمَ اَیَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ وَالْفِطْرَ۔

باب چند معین ایام میں روزہ رکھنے کی نذر مانی اتفاقاً ان دنوں عید الاضحیٰ یا عید الفطر پڑ گئی ؎۱

۶۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَکِیْمُ بْنُ اَبِیْ حُرَّةَ الْاَسْلَمِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ نَذَرَ اَنْ لَّا یَاْتِیْ عَلَیْهِ یَوْمٌ اِلَّا صَامَ فَوَافَقَ یَوْمَ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ یَکُنْ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ وَلَا یَرٰی صِیَامَهُمَا۔

(از محمد بن ابی بکر مقدمی از فضیل بن سلیمان از موسیٰ بن عقبہ از حکیم بن ابی حرہ اسلمی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا اگر کسی شخص نے یوں نذر کی فلاں دن جب آئے گا تو میں روزہ رکھوں گا اتفاق سے اس دن عید الاضحیٰ یا عید الفطر واقع ہو گئی (تو کیا کرے؟) انہوں نے جواب دیا تمہارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں بہترین نمونہ ہے آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی ان دنوں روزہ رکھنا درست سمجھتے تھے ؎۲

۶۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ یُّوْنُسَ عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ کُلَّ یَوْمٍ ثُلَاثَآءَ اَوْ اَرْبِعَآءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَآءِ النَّذْرِ وَنُهِیْنَا اَنْ نَّصُوْمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَاَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ مِثْلَهٗ لَا یَزِیْدُ عَلَیْهِ۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از یزید بن زریع از یونس) زیاد بن جبیر کہتے ہیں میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ کسی نے دریافت کیا میں نے نذر مانی ہے کہ زندگی بھر ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھا کروں گا اتفاق سے اس دن عید الاضحیٰ آ گئی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور بقر عید کے دن ہمیں روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس نے ؎۳ پھر پوچھا (صاف فرمایئے روزہ رکھوں یا نہ؟) آپ نے پھر یہی جواب دیا۔ ؎۴ مزید کچھ نہیں فرمایا۔

باب ۳۵۳۴ هَلْ یَدْخُلُ فِی الْاِیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ الْاَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوْعُ وَالْاَمْتِعَةُ

باب مال کی نذر ماننے میں زمین بکریاں اور دوسرے اسباب (گھوڑے ہتھیار وغیرہ) بھی داخل ہوں گے ؎۵

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

؎۱ تو اس دن روزہ نہ رکھے اور یہ نذر صحیح نہ ہوگی جمہور کا یہی قول ہے اور حنابلہ سے ایک روایت یہ ہے کہ قضا واجب ہوگی اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا اگر اس دن روزہ رکھ لے تو نذر ادا ہو جائے گی ۱۲ منہ ؎۲ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ ان دنوں روزہ رکھنا درست نہیں جانتے تھے اس صورت میں حکیم کا قول ہوگا ۱۲ منہ ؎۳ گویا خود عبد اللہؓ کو بھی اس مسئلہ میں تردد تھا کیونکہ دلیلیں متعارض ہیں ۱۲ منہ ؎۴ امام بخاری نے اسی کو ترجیح دی کہ داخل ہوں گے بعضوں نے کہا مال صرف چاندی سونے کو کہتے ہیں دوسرے سامان مال نہیں ہیں ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ لِحَائِطٍ لَهُ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے ایسی زمین ملی جس سے بہتر کوئی مال کبھی نہیں ملا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل کو روک لے اور اس کی پیدا وار خیرات کردے[1]۔

نیز ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا میرے تمام اموال میں مجھے بیرُحاء زیادہ پسند ہے۔ بیرُحاء مسجد نبوی کے سامنے ایک باغ کا نام تھا۔

۶۲۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِ الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَ

(از اسمٰعیل از مالک از ثور بن زید دیلی از ابو الغیث غلام ابن مطیع) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ خیبر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے[2] وہاں ہمیں مال غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا البتہ مال ملے (اونٹ بکریاں وغیرہ) اور کپڑے اور دیگر سامان[3]۔

بنی ضُبَیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام مدعم نامی بطور تحفہ دیا بعد ازاں آپ وادی القریٰ کی طرف روانہ ہوئے جب وہاں پہنچے تو مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کجاوے سے اتار رہا تھا کہ اچانک اسے ایک تیر آ لگا جس کا ملانے والا معلوم نہ ہوا اور مدعم مرگیا لوگ کہنے لگے اسے بہشت مبارک ہو۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس نے ایک پگڑی جنگ خیبر کے دن مال غنیمت سے چرائی تھی وہ آگ ہو کر اس پر بھڑک رہی ہے۔ جب لوگوں نے آپ کا یہ ارشاد سنا تو ایک شخص (ڈر کر

---

[1] یہ حدیث کتاب الوصایا میں موصولاً گزر چکی ہے تو حضرت عمرؓ نے زمین کو مال کہا یہ زمین بنی حادثہ یہودیوں کی تھی جس کو ثمغ کہتے تھے ۱۲ منہ [2] یعنی جنگ خیبر میں موجود تھے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ تو اس وقت آئے تھے جب خیبر فتح ہو گیا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کس لئے کہ چاندی سونے کے سوا دوسری چیزوں کو بھی مال کہا بعضے نسخوں میں یوں ہے الا الاموال الثیاب والمتاع تو اموال کی تفسیر ثیاب اور متاع ہے ۱۲ منہ

الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ الَّتِیْ اَخَذَھَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْہِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ بِذٰلِکَ النَّاسُ جَآءَ رَجُلٌ بِشِرَاکٍ اَوْ شِرَاکَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاکٌ مِّنْ نَّارٍ اَوْ شِرَاکَانِ مِنْ نَّارٍ۔

جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا (شاید اس نے مالِ غنیمت میں سے لے لئے ہوں گے) آپؐ نے فرمایا (اگر یہ انہیں داخل نہ کرتا تو (مرنے کے بعد اس کے لئے) یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ ہو کر اسے جلاتے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابٌ ۳۵۳۵ کَفَّارَاتِ الْاَیْمَانِ

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَکَفَّارَتُہٗ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ وَمَا اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ نَزَلَتْ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ وَیُذْکَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَطَآءٍ وَّعِکْرِمَۃَ مَا کَانَ فِی الْقُرْاٰنِ اَوْ اَوْ فَصَاحِبُہٗ بِالْخِیَارِ وَقَدْ خَیَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَعْبًا فِی الْفِدْیَۃِ۔

باب قسموں کے کفارے[1]۔

ارشادِ الٰہی "قسم کا کفارہ یہ ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا۔"

اور جب یہ آیت "فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ" نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو کیا حکم دیا (یہ حدیث آگے آتی ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما، عطاء بن ابی رباحؒ اور عکرمہؓ[2] سے منقول ہے جہاں قرآن مجید میں لفظ "اَوْ" آیا ہے[3] تو وہاں انسان کو اختیار ہے ان میں سے جو کفارہ چاہے ادا کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہؓ کو بھی اختیار دیا تھا (کہ جو فدیہ چاہے دے)

۶۲۴۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِھَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ اَتَیْتُہٗ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ

(از احمد بن یونس از ابوشہاب از ابن عون از مجاہد از عبدالرحمن ابن ابی لیلی) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے فرمایا میرے قریب آ۔ چنانچہ میں قریب گیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تجھے سر کی جوؤں سے تکلیف ہے؟ میں نے کہا! جی ہاں! آپ نے فرمایا (سر منڈوا ڈال)

---

[1] بعض نسخوں میں یوں ہے کتاب کفارات الایمان ۱۲ منہ [2] ابن عباسؓ کے قول کو سفیان ثوری نے تفسیر میں اور عطاء اور عکرمہ کے قول کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] جیسے اس آیت میں فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ ۱۲ منہ

اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ وَّ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اَيُّوبَ قَالَ صِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّالنُّسُكُ شَاةٌ وَّ الْمَسَاكِيْنُ سِتَّةٌ۔

فدیہ دے، روزے رکھ یا خیرات کر یا قربانی کر۔

(اسی سند سے ابوشہاب کہتے ہیں) عبداللہ بن عون نے ایوب سے روایت کیا کہ روزے تین ہیں اور قربانی سے ایک بکری اور خیرات سے چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا مراد ہے[1]۔

بَابُ ۱۳۶۳ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ مَتٰى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَ الْفَقِيْرِ۔

باب ارشادِ الٰہی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے قسموں کا اتار کرنا (کفارہ دینا) مقرر کر دیا ہے (واجب کر دیا ہے) اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور وہی علم و حکمت والا ہے۔"

کفارہ مالدار اور غریب دونوں پر واجب ہے[2]۔

۶۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ تَسْتَطِيْعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ اَطْعِمْهُ عِيَالَكَ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از حمید بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا (یا رسول اللہ) میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہنے لگا میں رمضان میں (روزے کی حالت میں) بیوی سے جماع کر لیا۔ آپؐ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لگاتار دو ماہ روزے رکھ سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا بیٹھ جا۔ تھوڑی دیر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کی بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجور سما جاتی ہے آپؐ نے فرمایا یہ بوری لے جا اور خیرات کر دے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم سے کوئی زیادہ غریب ہے جس پر خیرات کروں[3]؟ یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے آخری دندان مبارک بھی ظاہر ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا اپنے اہل و عیال کو کھلا دے[4]۔

[1] حالانکہ کعبؓ بن عجرہ کی حدیث حج کے فدیہ میں ہے اس کو قسم کے فدیہ سے کوئی تعلق نہیں مگر امام بخاریؒ اس کو اس باب میں اس لئے لائے کہ جیسے حج کے فدیہ میں اختیار ہے تینوں میں سے جو چاہے کرے ایسے ہی قسم کے کفارے میں بھی قسم کھانے والے کو اختیار ہے کہ تینوں کفاروں میں سے جو قرآن میں مذکور ہیں جونسا کفارہ چاہے ادا کرے ۱۲ منہ

[2] حالانکہ جو حدیث امام بخاری نے اس باب میں بیان کی وہ رمضان کے کفارے کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو اس پر قیاس کیا ۱۲ منہ

[3] حالانکہ سارے مدینہ میں ہم لوگوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ۱۲ منہ

[4] اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ کفارہ ہر شخص پر واجب ہے گو وہ محتاج ہو کیونکہ یہ شخص بہت محتاج تھا مگر آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ تجھ کو کفارہ معاف ہے بلکہ کفارہ

باب ۳۵۳۷ مَنْ اَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ -

۶۲۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِاَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ -

باب ۳۵۳۸ يُعْطِيْ فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ قَرِيْبًا كَانَ اَوْ بَعِيْدًا

۶۲۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا

باب کفارہ ادا کرنے میں تنگ دست کی اعانت کرنا۔

(از محمد بن محبوب از عبدالواحد از معمر از زہری از حمید بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا میں نے اپنی بیوی سے رمضان کے روزے کی حالت میں جماع کر لیا آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے؟ کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا لگاتار دو ماہ روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا کیا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں راوی کہتا ہے اتنے میں ایک انصاری کھجور کی ایک بوری لے کر آیا جسے عرق کہتے ہیں[1] آپ نے اس شخص سے فرمایا اچھا یہ لے جا اور غریبوں میں صدقہ کر دے اس نے کہا یا رسول اللہ اس پر خیرات کروں نا جو ہم سے زیادہ غریب ہو قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مدینے کے دو کناروں میں اس سرے سے دوسرے سرے تک کوئی گھر بھی ہم سے زیادہ غریب نہیں۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا اچھا جا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

باب قسم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھلانا چاہیئے خواہ وہ مسکین قریبی رشتہ دار ہوں یا دُور کے۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از سفیان از زہری از حمید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا میں ہلاک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ کہنے لگا رمضان میں (بحالت روزہ) میں نے اپنی بیوی سے

[1] اس میں پندرہ صاع کھجور سماتی ہے ۱۲ منہ

شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

جماع کرلیاہے۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک غلام تو آزاد کرسکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ فرمایا کیا لگا تار دو ماہ روزے رکھ سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ فرمایا تو کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ اتنے میں آپ کی خدمت میں کھجور کی ایک بوری لائی گئی آپ نے فرمایا یہ لے جا اور خیرات کردے۔ کہنے لگا خیرات تو ان پر کروں جو ہم سے زیادہ غریب ہوں، مدینے کے دونوں کناروں میں اس کنارے سے لے کر اس کنارے تک ہم سے زیادہ کوئی غریب نہیں۔ فرمایا اچھا لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا دے[1]۔

بَابٌ ۳۵۳۹ صَاعِ الْمَدِيْنَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهٖ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ۔

باب مدینے والوں کے صاع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُد اور اس میں برکت ہونے اور مدینے والوں میں جس صاع کا رواج صدیوں تک چلا آیا ہے اُس کا بیان[2]

۶۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيْدَ فِيْهِ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از قاسم بن مالک مزنی از جعید بن عبد الرحمن) سائب بن یزید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صاع آج کے ایک مد اور تہائی مد کا تھا۔[3] پھر عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں صاع بڑھ گیا۔[4]

۶۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَارُوْدِيُّ

(از منذر بن ولید جارودی از ابو قتیبہ سلم از مالک) نافع کہتے

---

[1] گھر والوں میں نزدیک اور دور کے سب رشتہ دار آگئے اور گو یہ حدیث کفارہ رمضان کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو بھی اس پر قیاس کیا ۱۲ منہ [2] مدینہ والوں کا مد ایک رطل اور تہائی رطل تھا اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مد بھی تھا اور صاع چار مُد کا تھا یعنی پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا اور ہر رطل ایک سو اٹھائیس درم اور ۴/۷ درم کا صاع کے چھ سو پچاسی اور ۵/۷ درم ہوئے [3] کیونکہ سائب نے جس وقت یہ حدیث بیان کی اس وقت مد چار رطل کا ہو گیا تھا اس پر ایک تہائی اور بڑھائی جائے تو پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع اتنا ہی تھا ۱۲ منہ [4] معلوم نہیں کہ عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں صاع کتنا بڑھ گیا تھا۔ اگر اس وقت کے چار مد کا تھا تو صاع سوا رطل کا ہوگا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْقُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَلِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْ زَكٰوةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْاَوَّلِ وَفِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَلِكٌ مُدُّنَا اَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ اِلَّا فِيْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِيْ مَالِكٌ لَوْ جَاءَكُمْ اَمِيْرٌ فَضَرَبَ مُدًّا اَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُوْنَ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِيْ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَلَا تَرَى اَنَّ الْاَمْرَ اِنَّمَا يَعُوْدُ اِلٰى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فطرانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد کے حساب سے ادا کرتے تھے (جو ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے) یعنی اگلے زمانے کا مدّ[1]۔ قسم کا کفارہ بھی اسی مُد نبوی کے حساب سے ادا کرتے تھے۔

(اسی سند سے) ابو قتیبہ کہتے ہیں امام مالک نے روایت کیا ہمارا (اہل مدینہ کا) مُد تمہارے مُد سے بڑا ہے (یعنی بنی امیہ کے مُد سے[2]) اور ہم تو اسی مُد کو افضل جانتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُد تھا۔ نیز امام مالک نے مجھ سے کہا فرض کرو اگر ایک حاکم آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُد سے بھی چھوٹا مُد جاری کر دے تو تم فطرانہ اور کفارہ وغیرہ کس مُد کے حساب سے ادا کرو گے میں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ وسلم کے مُد سے دیں گے۔ انہوں نے کہا آخر تم گھوم پھر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُد پر آئے تو اب بھی اس مد کا حساب قائم کرو۔ بنی امیہ کی پیروی کیوں کرتے ہو؟)

۶۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی "یا اللہ اہل مدینہ کے ماپ اور صاع اور مُد میں برکت عطا فرما۔"

بَابٌ ۳۵۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ وَّاَيُّ الرِّقَابِ اَزْكٰى۔

باب ارشاد الٰہی "اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ" یعنی ایک غلام آزاد کرنا[3]۔ اور کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے[4]۔

[1] بعد کے زمانہ میں بنی امیہ نے مُد کی مقدار بڑھا دی ایک مُد دو رطل کا ہو گیا اور صاع آٹھ رطل کا ۱۲ منہ [2] بڑا ہے یعنی از روئے برکت اور بھلائی اور درجہ کے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے مد کے لئے برکت کی دعا کی ہے اور بنو امیہ کا مُد گو مقدار میں مدینہ کے مُد سے بڑا ہے مگر اس میں برکت نہیں ۱۲ منہ [3] قسم کے کفارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ قید نہیں لگائی کہ بردہ مؤمن ہو جیسے قتل کے کفارے میں لگائی تو ابو حنیفہ رح نے مؤمن کافر ہر طرح کا بردہ قسم کے کفارے میں آزاد کرنا درست رکھا ہے۔ امام شافعی رح کہتے ہیں ہر کفارے میں قسم کا ہو یا ظہار کا یا رمضان کا مؤمن بردہ آزاد کرنا ضرور ہے ۱۲ منہ [4] یہ مضمون باب کی حدیث سے نہیں نکلتا۔ امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جو کتاب العتق میں گذری اس میں یوں ہے میں نے کہا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو بیش۔

۶۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ۔

(از محمد بن عبدالرحیم از داؤد بن رشید از ولید بن مسلم از ابو غسان محمد بن مطرف از زید بن اسلم از علی بن حسین (زین العابدین) از سعید بن مرجانہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کریگا اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کا عضو دوزخ سے آزاد کریگا حتیٰ کہ اس کی جائے ستر کے عوض آزاد کرنے والی کی جائے ستر کو بھی۔

باب ۳۵۳ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا وَقَالَ طَاوُسٌ يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ۔

باب کفارے میں مدبر، ام الولد اور مکاتب کا آزاد کرنا درست ہے، اسی طرح ولد الزنا کا۔

طاؤس کہتے ہیں ام ولد اور مدبر کا آزاد کرنا کافی ہوگا[1]

۶۲۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ۔

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنا یا[2] اس کے پاس اور کوئی مال نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو غلام کی نیلامی کی فرمایا کہ کون مجھ سے خریدتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درم کے عوض خرید لیا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے یہ غلام قبطی تھا۔ (فرعون کی قوم کا) پہلے ہی سال مر گیا[3]

باب ۳۵۴ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ

باب کفارے میں غلام آزاد کریں تو حقوق ولاء کسے ملیں گے؟

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا امام مالک اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک کافی نہیں اور شافعیؒ نے کہا مدبر کا آزاد کرنا کافی ہے مکاتب اور مدبر اور ام ولد ان سب کے معنے کتاب العتق میں بیان ہو چکے ہیں ولد الزنا کا کفارے میں آزاد کرنا حضرت علی اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو بن العاص نے مکروہ جانا ہے یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا ہے مگر مؤطا میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرؓ سے اس کا جواز روایت کیا گیا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اس سے یوں کہا تھا تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکالا کہ جب مدبر کی بیع درست ہے تو اس کا آزاد کرنا بطریق اولیٰ درست ہوگا یہ حدیث کتاب العتق میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۶۲۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بریرہ (نامی لونڈی) کو مول لینا چاہا لیکن اس کے مالکوں نے یہ شرط لگائی کہ بریرہ کی ولاء ہم لیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کردے) ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

بَابٌ ۳۵۴۳ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ

باب قسم میں انشاء اللہ کہنا[1]

۶۲۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا فَقَالَ أَبُو مُوسٰى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ

(از قتیبہ بن سعید از حماد از غیلان بن جریر از ابو بردہ ابن ابی موسیٰ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دیگر کئی اشعری لوگوں کے ساتھ سواریاں حاصل کرنے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دونگا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جو تمہیں دوں۔ پھر جتنی دیر خدا نے چاہا تھا، ہم نے توقف کیا۔ بعد ازاں کچھ اونٹ آپؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے ہمیں تین اونٹ دلائے۔ جب ہم آپؐ کے پاس سے رخصت ہوئے تو آپس میں کہنے لگے یہ اونٹ ہمارے حق میں مبارک نہ ہوں گے کیونکہ جب ہم آپؐ سے سواری مانگنے گئے تھے تو آپؐ نے قسم کھائی تھی میں تمہیں سواری نہیں دوں گا۔ پھر (غالباً بھول کر) آپؐ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم واپس آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ ذکر کیا تو فرمایا میں نے تو یہ سواریاں تمہیں نہیں دیں۔ یہ تو خدا نے تمہیں دی ہیں (لہٰذا میری قسم میں خلل نہیں آیا) میں تو خدا کی قسم اگر اللہ چاہے[2] جب کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں

---

[1] جب آدمی انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھائے مثلاً یوں کہے خدا نے چاہا تو قسم خدا کی میں ایسا کروں گا اب اس کی قسم ٹوٹنے والی نہیں نہ قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ لازم ہوگا انشاء اللہ کا زبان سے کہنا ضروری ہے دل میں صرف نیت کرنا کافی نہیں ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ انشاء اللہ اسی کلام کے ساتھ ملا کر کہے اگر بیچ میں سکوت کیا یا دوسرا کلام کیا پھر انشاء اللہ کہا تو کچھ مفید نہ ہوگا بلکہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم ہوگا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام احمد کے نزدیک اسی مجلس میں جب تک ہے جب تک کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر کے نزدیک چار مہینے تک ابن عباس کے نزدیک ایک برس تک مجاہد کے نزدیک دو برس تک ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیوں کہ آپ نے واللہ کے بعد انشاء اللہ فرمایا ۱۲ منہ

فَأْتِي غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

اور پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر ہوتا ہے وہ کر گزرتا ہوں۔

۶۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَّرْتُ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ۔

(از ابو النعمان از حماد) حدیث مذکورہ کا مضمون ہے البتہ آخری عبارت کے بجائے یہ عبارت ہے "میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر ہوتا ہے وہ کرتا ہوں یا فرمایا جو کام بہتر ہے وہ کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

۶۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ سُفْيٰنُ يَعْنِي الْمَلَكَ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنٰى قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ہشام بن حجیرہ از طاؤس) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا میں آج رات اپنی نوے بیویوں میں ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور سب کے ہاں ایک ایک لڑکا پیدا ہو گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ تو کہہ لیجیے۔ سفیان کہتے ہیں ساتھی سے مراد یہاں فرشتہ ہے۔ مگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہنا بھول گئے، رات کو سب عورتوں کے پاس گئے لیکن نتیجۃً ان میں سے کسی عورت کے بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک کے اور وہ بھی ادھورا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام قسم کے ساتھ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو قسم نہ ٹوٹتی اور مقصد بھی پورا ہوتا۔ ایک بار کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو قسم سچی ہو جاتی اور ان کا مطلب بھی پورا ہو جاتا۔

بعض اوقات ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ لفظ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام استثناء کر لیتے (انشاء اللہ کہہ لیتے) سفیان بن عیینہ (اسی سند سے) کہتے ہیں یہ حدیث ابو الزناد نے بھی بحوالہ اعرج از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے

بَابٌ ۲۵۴ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ۔

باب قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے قبل اور بعد دونوں طرح دے سکتا ہے[1]

[1] ربیعہ اور اوزاعی اور مالک اور لیث اور احمد کا یہی قول ہے کہ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے بھی دے سکتا ہے لیکن امام ابوحنیفہ نے قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز نہیں سمجھا ۱۲ منہ

۶۲۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقٰسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامٌ قَالَ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيلَ أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا

(از علی بن حجر از اسمٰعیل بن ابراہیم از ایوب از قسم تمیمی) زہدم جرمی کہتے ہیں ہم لوگوں[1] اور قبیلہ جرم میں برادری اور دوستی تھی۔ ایک بار ہم حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اتنے میں انہیں کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا اس وقت لوگوں میں بنی تیم اللہ قبیلے کا سرخ رنگ کا ایک شخص بھی بیٹھا تھا جو غلام معلوم ہوتا تھا وہ کھانے میں شریک نہ ہوا۔ ابوموسٰی رضی اللہ عنہ نے کہا آ تو بھی کھالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ کھانا کھاتے دیکھا ہے (یہ نہ سمجھ کہ خلاف سنت کھانا ہے) وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا تو مجھے نفرت ہوگئی اور قسم کھالی کہ آئندہ مرغی نہ کھاؤں گا۔ ابوموسٰی رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا قریب آؤ اس کے متعلق بھی کچھ سناتا ہوں۔ سنو! ایک بار ہم اشعری لوگ مل کر کئی آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں طلب کرنے کے لئے گئے۔ آپ اس وقت صدقے کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ایوب راوی کہتے ہیں غالباً قاسم نے یہ بھی کہا کہ آپؐ اس وقت غصے میں تھے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دینے کا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں۔ بہرحال ہم چلے گئے۔ پھر اتفاق سے مالِ غنیمت کے کچھ اونٹ آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے ہمیں یاد فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں گئے؟ (بلال نے ہمیں آواز دی) ہم پھر آئے۔ آپؐ نے نہایت عمدہ سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہمیں عنایت فرمائے[2]۔ ہم ان اونٹوں کو لے کر چلے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا بھائی! جب ہم پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں طلب کرنے کے لئے گئے تو آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواریاں نہیں دینے کے پھر آپؐ نے بلا بھیجا

[1] یعنی اشعریوں میں حالانکہ زہدم خود جرم قبیلے کے تھے مگر انہوں نے ابوموسٰی کے لوگوں میں یعنی اشعریوں میں اپنے تئیں شمار کیا ۱۲ منہ [2] یعنی دوسرے ملک کا ہے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] اور پہلے ایک روایت میں تین اونٹوں کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں ممکن ہے کہ پہلے تین اونٹ دیئے ہوں پھر دو اور دیئے ہوں ۱۲ منہ

فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ قَالَ انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ۔

اور یہ سواریاں عنایت فرمائیں۔ غالباً آپؐ کو اپنی قسم یاد نہیں رہی خدا کی قسم اگر ہم آپؐ کو وہ قسم یاد نہ دلائیں اور آپ کی بے خبری کی وجہ سے یہ اونٹ لے جائیں تو ہماری فلاح نہ ہوگی۔ لہٰذا سب مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں اور آپ کو قسم یاد دلائیں۔ غرض ہم لوٹے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے جب ہم آپؐ کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھالی تھی پھر آپؐ نے یہ سواریاں عنایت فرمائیں۔ ہمارا خیال ہے یا ہماری سمجھ میں آپ اپنی قسم بھول گئے۔ آپ نے فرمایا اجی جاؤ بھی (میں قسم نہیں بھولا) بات یہ ہے کہ یہ سواریاں اللہ نے تمہیں دی ہیں (میں نے نہیں دیں) اور میں تو خدا کی قسم اگر اللہ چاہے تو کسی چیز پر قسم کھالوں پھر اس کے برعکس کوئی کام بہتر معلوم ہو تو جو کام بہتر ہو گا وہ کر لیتا ہوں اور قسم کا اتار کر لیتا ہوں۔

اسمٰعیل کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی بحوالہ ایوب از ابو قلابہ و قاسم بن عاصم کلیبی روایت کیا (اسے امام بخاری نے باب فرض الخمس میں وصل کیا)

۶۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا۔

(از قتیبہ از عبدالوہاب از ایوب از ابو قلابہ و قاسم تمیمی از زہدم) یہی حدیث بالا منقول ہے۔

۶۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا۔

(از ابو معمر از عبدالوارث از ایوب از قاسم از زہدم) یہی حدیث بالا منقول ہے۔

۶۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

(از محمد بن عبداللہ از عثمان بن عمر بن فارس از ابن عون از حسن) عبدالرحمٰن بن سمرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امارت (حکومت یا عہدہ) خود طلب نہ کر اگر بن مانگے ملے تو اللہ تیری مدد کرے گا اگر مانگنے سے ملے گی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيعُ۔

تو اللہ تعالیٰ تجھے اس امارت کے حوالے کر دے گا (امدادِ الٰہی شامل نہ ہوگی) اور جب تو کسی بات پر قسم کھا لے مگر بعد میں نیکی یا بہتری اس کے خلاف میں دیکھے تو اس بہتر کام کو کر اور قسم کا کفارہ دے دے۔

عثمان بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو اشہل بن حاتم نے بھی بحوالہ عبداللہ بن عون روایت کیا (اسے ابوعوانہ اور حاکم نے وصل کیا) عبداللہ بن عون کے ساتھ اس حدیث کو یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے بھی روایت کیا۔[1]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب فرائض

(یعنی ترکہ کے حصوں کا بیان)

بَابُ ۳۵۴۵ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی يُوصِيكُمُ اللّٰہُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا

باب (سورہ نساء میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ بیٹے کا حصہ دوہرا، بیٹی کو اکہرا حصہ ملے گا، اگر میت کا بیٹا نہ ہو صرف بیٹیاں ہوں (دو یا) دو سے زائد تو انہیں دو تہائی ترکہ ملے گا۔ اگر میت کی ایک ہی بیٹی ہو تو اسے آدھا ترکہ ملے گا اور میت کے ماں باپ ہر ایک کو ترکے میں سے چھٹا چھٹا حصہ ملے گا۔

[1] یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے بابِ من سأل الامارۃ میں روایت کیا اور سماک بن عطیہ کی روایت کو امام مسلم نے اور سماک بن حرب کی روایت کو طبرانی اور عبداللہ بن احمد نے زیادات میں اور حمید کی روایت کو امام مسلم نے اور قتادہ اور منصور کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے اور ہشام کی روایت کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور ربیع کی روایت کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوٓا

یہ اس وقت ہے کہ اگر سب کی اولاد ہو (بیٹا یا بیٹی، پوتا یا پوتی) لیکن اس صورت میں کہ خدانخواستہ اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تہائی حصہ (باقی سب باپ کو) ملے گا۔ اگر (ماں باپ کے سوا) میت کے کئی بھائی بہنیں ہوں تب ماں کو چھٹا حصہ[1]۔ یہ سارے حصے میت کی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد کئے جائیں گے[2]۔ تمہیں کیا معلوم باپ یا بیٹوں میں سے تمہیں کس سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے (لہٰذا اپنی رائے کو دخل نہ دو) یہ حصے اللہ کے مقرر کردہ ہیں (وہ اپنی مصلحت خوب جانتا ہے) کیونکہ اللہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔ اور تمہاری بیویاں جو مال اسباب چھوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو (نہ بیٹا نہ بیٹی) تب تو تمہیں آدھا ترکہ ملے گا۔ اگر اولاد ہو تو چوتھائی۔ یہ بھی وصیت اور قرضہ ادا کرنے کے بعد تقسیم ہوگی۔ اسی طرح تم جو مال اسباب چھوڑ جاؤ اور تمہاری اولاد (بیٹا بیٹی) کوئی نہ ہو تو تمہاری بیویوں کو اس میں سے چوتھائی ملے گا اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ۔ یہ عمل بھی میت کی وصیت پوری کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگا۔ اگر کوئی مرد یا عورت مرجائے اور وہ کلالہ ہو (نہ اس کا باپ ہو نہ بیٹا) بلکہ (ماں جائے) ایک بھائی یا بہن ہو[3] (یعنی اخیافی) تو ہر

---

[1] باقی سب باپ کو ملے گا بھائی بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ باپ کے ہوتے ہوئے بھائی بہن ترکہ سے محروم ہیں لیکن ماں کا حصہ کم کر دیتے ہیں یعنی ان کے وجود سے ماں کا تہائی حصہ کم ہو کر چھٹا حصہ رہ جاتا ہے ۱۲ منہ [2] مگر وصیت میت کے تہائی مال تک جہاں تک پوری ہو سکے پوری کریں گے باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے اور قرض کی ادائیگی سارے مال سے کی جائے گی اگر کل مال قرض میں چلا جائے تو وارثوں کو کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ [3] یہاں بھائی بہن سے ماں جائے یعنی اخیافی بھائی بہن مراد ہیں یہ لوگ ذوی الفروض میں ہیں لیکن حقیقی یا علاتی بھائی بہنوں کا حکم جدا ہے

أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ

ایک کو چھٹا حصہ ملے گا[1] اگر اسی طرح کے (اخیافی) کئی بھائی بہنیں ہوں تو سب مل کر ایک تہائی حاصل کرینگے تقسیم بھی وصیت اور ادائیگی قرض کے بعد ہوگی۔ بشرطیکہ میت نے ورثاء کو نقصان پہنچانے کے لئے وصیت نہ کی ہو (یعنی ثلث مال سے زیادہ کی)۔ یہ سارا فرمان ہے اللہ کا اور اللہ (ہر ایک کا حال) خوب جانتا ہے اور بردبار ہے۔

۶۲۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوْءَهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيْثِ۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر پیدل چل کر میری عیادت کرنے آئے۔ جب آپ میرے پاس پہنچے تو اس وقت میں بیہوش تھا، آپؐ نے اپنے وضوء کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں؟ آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ ترکے کی آیت (یوصیکم اللہ فی اولادکم) نازل ہوئی۔

بَابٌ ۳۵۴۶ تَعْلِيْمِ الْفَرَائِضِ

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوْا قَبْلَ الظَّانِّيْنَ يَعْنِي الَّذِيْنَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالظَّنِّ۔

باب فرائض کا علم سکھانا۔

عقبہ بن عامر کہتے ہیں[2] (دین کا) علم سیکھو قبل اس کے کہ اٹکل کرنے والے پیدا ہوں یعنی جو رائے اور قیاس سے فتویٰ دیں (حدیث و قرآن سے بے خبر ہوں)[3]۔

۶۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از وہیب از ابن طاؤس از والدش از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

[1] حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [2] عقبہ کے قول میں گو فرائض کے علم کی تخصیص نہیں مگر وہ علم فرائض کو بھی شامل ہے امام احمد اور ترمذی نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً نکالا فرائض کا علم سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں اور وہ زمانہ قریب ہے جب یہ علم دنیا سے اٹھ جائے گا دو آدمی ترکے میں جھگڑا کرینگے کوئی فیصلہ کرنے والا ان کو نہ ملے گا دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے نکالا یوں ہے کہ علم فرائض سیکھو آدھا حصہ علم کا یہ علم ہے اور سب سے پہلے میری امت سے یہ علم اٹھا لیا جائیگا۔ مترجم کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بالکل صحیح ہوا ہمارے زمانے میں لوگ صدرا اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں اور رات دن ڈھکوسلوں اور پیشگوئیوں میں مصروف رہتے ہیں مگر ایک ذرا سا مسئلہ فرائض کا پوچھو تو ہکا بکا رہ جاتے ہیں اور علم فرائض کو اچھی طرح جاننے والے بہت کم ہوتے جا رہے ہیں ۱۲ منہ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔

سلم نے فرمایا تم گمان سے بچتے رہو (یعنی جس کی دلیل نہ ہو) کیونکہ کیونکہ گمان نہایت جھوٹی بات ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ، جاسوسی نہ کرو، آپس میں بیر نہ رکھو، ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ (یعنی ترک ملاقات نہ کرو) بلکہ بھائی بھائی اور خدا کے بندے بن کر رہو[1]

باب ۳۵۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

باب ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے"

۶۲۶۰۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے اپنی میراث مانگنے آئے وہ فدک کی زمین اور خیبر سے اپنا حصہ لینا چاہتے تھے، تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا "ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے البتہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال میں سے کھاتے پیتے رہیں گے[2]" ابوبکر رض نے یہ بھی فرمایا میں تو خدا کی قسم جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کیا کروں گا آپ کا کوئی کام چھوڑنے والا نہیں (ایسا نہ ہو کہ گمراہ ہو جاؤں) یہ سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملنا چھوڑ دیا وصال تک ان سے بات نہیں کی[3]

۱؎ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح پر ہے کہ جب آدمی کو قرآن و حدیث کا علم نہ ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلہ کرے گا حکم دیگا اس میں علم فرائض بھی آ گیا ۱۲ منہ

۲؎ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کھاتے پیتے تھے ۱۲ منہ

۳؎ یہاں بعض یہ شبہ کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جگر تھیں ان کو غصہ دلانا یا ناراض کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا تھا ابوبکر صدیق رض نے اس کو کیوں کر گوارا کیا ان کا جواب یہ ہے کہ ابوبکر رض نے ان کو ناراض نہیں کیا بلکہ حدیث شریف سنا دی جس کو خود ابوبکر رض نے اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور ابوبکر صدیق رض اس حدیث کا خلاف نہیں کر سکتے تھے اب حضرت فاطمہ رض کی ناراضگی مقتضائے صاحبزادگی تھی اس کا کوئی علاج نہ تھا علاوہ اس کے دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

۶۲۶۱ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

(از اسمعیل بن ابان از ابن مبارک از یونس از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زمرہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوا کرتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۶۲۶۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيْثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَاَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمٰنَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) مالک بن اوس ابن حدثان کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اتنے میں ان کا دربان یرفا نامی آیا اور کہنے لگا حضرت عثمان، عبدالرحمن ابن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا انہیں آنے دے۔ یرفا نے انہیں اجازت دی۔ پھر یرفا کہنے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا آنے دے (وہ آئے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے امیر المومنین میرا اور ان کا (یعنی علی رضی اللہ عنہ کا) فیصلہ کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے" اور اس سے آپؐ کی مراد خود آپؐ کی اپنی ذات تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی کہنے لگے بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا فرمایا ہے۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

(بقیہ حاشیہ سابقہ) حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا پھر وہ راضی ہوگئیں گو اس روایت میں یہ ہے کہ مرتے تک ان سے بات نہیں کی۔ بات یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین اور خلیفہ تھے انہوں نے چاہا سب وہی انتظام قائم رہے جیسا آنحضرتؐ کے وقت میں تھا اس میں سر مو فرق نہ آنے پائے ان کی نیت بخیر تھی خدانخواستہ ابوبکرؓ نے اس جائداد کو غصب نہیں کیا بلکہ انہی کاموں میں خرچ کرتے رہے جن میں آنحضرتؐ خرچ کرتے تھے یعنی آپؐ کی اولاد اور بی بیوں کا سب خرچہ اسی میں سے کرتے رہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا ذاتی سارا مال آنحضرتؐ پر تصدق کر دیا تو آنحضرت کا مال بھلا کیونکر لے سکتے تھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) لہ ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ نے یہ سب جائداد جو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ کو نہیں دی تھی بلکہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے حوالے کر دی تھی، اس شرط پر کہ وہ اس جائداد کو انہی کاموں پر خرچ کرتے رہیں گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے یعنی یہ سپردگی محض انتظام کے طور پر تھی نہ بطور تملیک و تقسیم کے منہ ۱۲

عہ زیادہ موزوں یہ معنی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس مقصد کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملنا اور اس معاملے کے متعلق بات کرنا چھوڑ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بعد اب وہ کیا کر سکتی تھیں اور ابوبکر صدیقؓ کیا کر سکتے تھے۔ جیسا کہ حاشیہ بالا میں مذکور ہے ویسے صرف کرتے رہے ۱۲ عبدالرزاق

قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّيْ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ أَحَدًا غَيْرَهٗ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوْهُ وَبَثَّهَا حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهٖ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ فَتَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيْهَا مَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّأَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ جِئْتَنِيْ

حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمانے لگے کیا آپ دونوں جانتے ہیں کہ آپؐ نے ایسا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا میں اب آپ سے حقیقت حال بیان کرتا ہوں، ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مال فے (جو بغیر جنگ حاصل ہو) اپنے رسولؐ کے لئے خاص کیا اس میں کسی اور کا حصہ نہیں رکھا جیسے سورہ حشر میں فرمایا مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ .... قَدِيْرٌ تک تو یہ بنی نضیر، خیبر اور فدک وغیرہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال تھے مگر خدا کی قسم آپؐ نے انہیں اپنی ذات کے لئے (باوجود اجازت خداوندی کے) نہیں رکھا نہ آپ لوگوں کو چھوڑ کر خاص اپنے مزے میں خرچ کیا بلکہ آپ لوگوں کو دیا آپ ہی میں تقسیم کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں کرتے تھے کہ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا خرچ اس مال میں سے نکال لیتے اور جو باقی بچتا اسے ان کاموں میں صرف کرتے جن میں بیت المال (قومی خزانہ) کا روپیہ خرچ ہوتا ہے (یعنی قومی و اجتماعی معاملات میں) آپ اپنی پوری مقدس زندگی میں یہی کرتے رہے۔ تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو یہ معلوم نہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بے شک معلوم ہے۔ پھر حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہوئے ان سے فرمایا آپ کو خدا کی قسم کہو آپ کو یہ معلوم ہے یا نہیں؟ دونوں نے کہا بے شک معلوم ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ (خلیفہ ہوئے) انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کام چلانے والا) ہوں، انہوں نے ان کی جائدادوں کو اپنے قبضے میں رکھا اور جو جو کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے انہی کاموں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی خرچ کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے صدیق

تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔

اکبر رضی اللہ عنہ بھی خرچ کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ہاں بلا لیا۔ میں نے یہ کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی (نائب) کا ولی ہوں اور دو برس تک میں نے یہ سب جائداد میں اپنے قبضے میں رکھیں اور جن جن کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خرچ فرماتے تھے انہی میں میں خرچ کرتا رہا۔ پھر علی اور عباس رضی اللہ عنہما آپ دونوں میرے پاس آئے اس وقت دونوں کی زبان ایک تھی دل ایک تھا (یعنی آپس میں اتحاد تھا) عباس! آپ نے تو یہ کہا تھا میرے بھتیجے کے مال میں سے مجھے حصہ دلاؤ اور علی! آپ نے یہ کہا میری بیوی کا حصہ ان کے والد کے مال میں سے دلاؤ۔ میں نے کہا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مال تقسیم نہیں ہو سکتا) البتہ میں اسی شرط پر یہ ساری جائداد (انتظاماً) آپ دونوں کے حوالے کر سکتا ہوں[1]۔ اب آپ دونوں حضرات یہ چاہتے ہیں کہ میں اس جائداد کی بابت کوئی دوسرا فیصلہ کروں تو یہ (ممکن نہیں) قسم اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں قیامت تک کوئی دوسرا فیصلہ کرنے والا نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ حضرات سے اس جائداد کی دیکھ بھال نہیں ہو سکتی تو پھر آپ میرے حوالے کر دیں۔ میں (جہاں ہزاروں کام کرتا ہوں) اس کا بھی بندوبست کر لوں گا[2]۔

۶۲۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

(از اسمٰعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث لوگ اگر میں ایک دینار بھی چھوڑ جاؤں اسے تقسیم نہیں کر سکتے بلکہ جو جائداد میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری ازواج اور عملہ کا خرچ نکال کر جو بچے وہ سب صدقہ کر دیا جائے۔

۶۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت

[1] یعنی اس شرط پر کہ تم اس کو انہی کاموں پر خرچ کرتے رہو گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے تم نے قبول کیا میں نے یہ جائداد تم دونوں کے قبضہ میں دے دی ۱۲ منہ [2] تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں جو یہ جائداد حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے کر دی تھی وہ اس طور پر نہ تھی کہ ترکے کی طرح ان کو تقسیم کر دی تھی کیونکہ پیغمبر کا مال ترکے کے طور پر تقسیم نہیں ہو سکتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے فیصلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتے تھے بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں فتوحات بہت ہو گئیں تھیں اور ایک وسیع حصہ ملک کا انتظام ان کے سپرد تھا انہوں نے اس کو غنیمت سمجھا کہ اس جائداد کا انتظام حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کر لیں اور ان کو کچھ سبکدوشی حاصل ہو اس وقت وہ دونوں ملے جلے تھے ان میں کوئی تنازع نہ تھا جب تنازع پیدا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تقریر کی ۱۲ منہ

حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَّسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں اور اپنے ترکے کے حصے کا مطالبہ کریں تب میں نے کہا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

بَابٌ ۳۵۴۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو شخص مال اسباب چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا۔

۶۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَّلَمْ يَتْرُكْ وَفَآءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

(از عبدان از عبداللہ از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلمانوں پر خود ان کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں (ان پر خود ان سے زیادہ مہربان ہوں) اگر کوئی مسلمان مرجائے اور مقروض ہو، ادائیگی کے لئے جائداد نہ ہو تو ہم اس کا قرض (بیت المال سے) ادا کریں گے۔ اور جو مسلمان مال و دولت چھوڑ جائے تو وہ اُس کے وارثوں کا حق ہوگا۔[1]

بَابٌ ۳۵۴۹ مِيْرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِذَا تَرَكَ رَجُلٌ اَوِ امْرَاَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتٰى فَرِيْضَتَهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ۔

باب ماں باپ کی میراث میں سے اولاد کا حصہ

زید بن ثابت (جو فرائض کے بڑے عالم تھے) کہتے ہیں اگر کوئی مرد یا عورت ایک ہی بیٹی چھوڑ جائے تو وہ آدھا مال لے گی اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو دو تہائی حاصل کریں گی۔ اگر ان بیٹیوں کے ساتھ کوئی بیٹا[2] ہو تب بیٹیوں کا کوئی متعین حصہ نہیں ہوگا بلکہ دوسرے ذوالفروض (حصہ والوں) کو دے کر جو مال بچے گا اس میں سے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ ملے گا۔[3]

---

[1] یہ کہ کوئی غرض نہیں ۱۲ منہ [2] ان کا حقیقی یا علاتی بھائی ہی ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور رض نے وصل کیا ۱۲ منہ

۶۲۶۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از وہیب از ابن طاؤس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذوی الفروض یعنی حصہ والوں کو ان کا مقرر حصہ دے دو جو مال (ان کا حصہ دے کر) بچ رہے وہ قریب کے مرد رشتہ دار (یعنی عصبہ) کا ہے۔

بَابٌ ۳۵۵ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

باب بیٹیوں کے ترکے کا بیان

۶۲۶۷- حَدَّثَنَا حُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي فَقَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَأُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي فَقَالَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ

(از حمیدی از سفیان از زہری از عامر بن سعد بن ابی وقاص) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں (حجۃ الوداع میں) مکے میں ایسا بیمار ہوا کہ قریب الموت ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بہت مالدار ہوں، ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا اچھا آدھا مال؟ آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال؟ آپؐ نے فرمایا بس تہائی مال بہت ہے حقیقت یہ ہے اگر تو اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تجھے ہر خرچ پر ثواب ملے گا (جو رضائے الٰہی کے لئے کرے)، حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو اپنی بیوی کے منہ تک اٹھائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میری ہجرت میں خلل واقع ہو جائے گا میں (مہاجرین کے اعزاز سے) پیچھے رہ جاؤں گا[1] آپؐ نے فرمایا اگر تو (بالفرض) میرے بعد بھی (مکے میں) رہ گیا (تو کیا ہو گا) جو عمل تو اللہ کی رضامندی کے لئے کریگا اس پر (تجھے ثواب ملے گا) تیرا درجہ بلند ہو گا اور شان بڑھے گی شاید تو میرے بعد تک زندہ رہے (تیری عمر دراز ہو) تجھ سے کچھ قومیں (مسلمان) فائدہ اٹھائیں کچھ (کفار) نقصان پائیں۔

---
[1] یعنی مکہ میں مروں گا جہاں سے ہجرت کر چکا ہوں ۱۲ منہ

ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سُفْيٰنُ وَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ -

مگر سعد بن خولہ کا انتقال مکے میں ہو گیا تو اس کا افسوس ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکے ہی میں انتقال کر گئے تھے (حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکے تھے[1])۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں سعد بن خولہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کے فرد تھے[2]۔

۶۲۶۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَّ اَمِيْرًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَاُخْتَهُ فَاَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْاُخْتَ النِّصْفَ -

(از محمود از ابو النضر از ابو معاویہ شیبان از اشعث) اسود بن یزید کہتے ہیں ہمارے پاس معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں معلم اور حاکم ہو کر آئے۔ ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑ جائے تو وراثت کا کیا مسئلہ ہے؟ انہوں نے کہا بیٹی کو اور بہن آدھا آدھا مال ملے گا[3]۔

بَابٌ ۳۵۵ مِيْرَاثُ ابْنِ الْاِبْنِ

اِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ وَّقَالَ زَيْدٌ وَّلَدُ الْاَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَاُنْثَاهُمْ يَرِثُوْنَ كَمَا يَرِثُوْنَ وَيَحْجُبُوْنَ وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْاِبْنِ مَعَ الْاِبْنِ -

باب پوتے کی میراث جب میت کا بیٹا نہ ہو

زید بن ثابت[4] رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیٹوں کی اولاد بھی اپنی اولاد کی طرح ہے جب میت کا کوئی (صلبی) بیٹا نہ ہو، بیٹوں کے بیٹے اپنے بیٹوں کی طرح اور بیٹوں کی بیٹیاں اپنی بیٹیوں کی طرح ہیں، (یعنی پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں)، بیٹوں کی اولاد بیٹوں کی طرح وارث ہوتی ہے، اور دوسرے وارثوں کو بیٹوں کی طرح محروم کرتی ہے۔ البتہ اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹے کی اولاد وارث نہ ہو سکے گی۔

۶۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ابن طاؤس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ذوی الفروض کے حصے دے دو

---

[1] اور جس ملک سے آدمی ہجرت کر جائے پھر وہاں مرنا اچھا نہیں یہ اس زمانے میں تھا جب ہجرت فرض تھی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ۱۲ منہ

[2] یہ بدری صحابی تھے حجۃ الوداع میں مکہ میں آن کر مر گئے یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ بیٹی کے ساتھ بہن عصبہ ہو جاتی ہے اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

پھر جو بچ رہے وہ اسے ملے گا جو مرد میت کا بہت قریبی رشتہ دار ہو۔

بَاب ۳۵۵۲ مِيْرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ۔

باب میّت کی بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی میراث۔

۶۲۷۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَيْلَ ابْنَ شُرَحْبِيْلَ يَقُوْلُ سُئِلَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنْ اِبْنَةٍ وَّابْنَةِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ فَقَالَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ۔

(از آدم از شعبہ از ابوقیس) ہزیل بن شرحبیل کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا کیا اگر کوئی شخص مرجائے اور ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑ جائے (تو وراثت کیسے ہوگی؟) انہوں نے کہا بیٹی کو آدھا ملے گا، آدھا بہن کو ملے گا (پوتی محروم ہوگی) لیکن تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھ لے (شاید وہ بھی ایسا ہی بیان کریں گے) چنانچہ چنانچہ اس شخص نے جاکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جو فتویٰ دیا تھا وہ بھی ان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو گمراہی کا مرتکب ہوں گا اور ہدایت پر نہیں رہوں گا، میں تو اس مسئلے میں وہی حکم دونگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا یعنی بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ تاکہ دو تہائی پوری ہوجائیں اور جو مال بچ رہے وہ میّت کی بہن کے لئے ہوگا۔ سائل کہتا ہے پھر ہم عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے لوٹ کر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بیان کیا۔ انہوں نے کہا جب تک یہ عالم (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تم میں موجود ہیں، مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو[1]۔

بَاب ۳۵۵۳ مِيْرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْاَبِ وَالْاِخْوَةِ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ

باب باپ یا بھائیوں کی موجودگی میں دادے کی میراث[2]۔ ابوبکرؓ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ کہتے ہیں

[1] حضرت سلمان فارسیؓ بھی اس مسئلہ میں یہی حکم دیتے تھے جو ابوموسیٰ نے دیا تھا کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے اس کے بعد اپنے قول سے رجوع کرلیا اور ایسی عاجزی ظاہر کی کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے سامنے اپنے تئیں ناقابل فتویٰ قرار دیا سبحان اللہ صحابہؓ کی دیانتداری، ایمانداری اور انصاف پروری برخلاف اس کے آج کل کے زمانے میں خود غرض مولویوں کی بات کی پچ ایسی آپڑتی ہے کہ جو کچھ کہیں اس کے خلاف لاکھ دلیلیں سنیں مگر کسی طرح نہیں مانتے اپنی ہی ٹٹی پر قائم رہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس پر اتفاق ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے دادا کو کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ

وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ أَبٌ وَّقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّبَنِيْٓ اٰدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ اَحَدًا خَالَفَ اَبَا بَكْرٍ فِيْ زَمَانِهٖ وَاَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِيْ ابْنُ ابْنِيْ دُوْنَ إِخْوَتِيْ وَلَا اَرِثُ اَنَا ابْنَ ابْنِيْ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدٍ اَقَاوِيْلُ مُخْتَلِفَةٌ۔

دادا باپ کی طرح ہے (یعنی جب باپ نہ ہو[ل]) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (سورہ اعراف کی) یہ آیت پڑھی یَا بَنِیْ اٰدَمَ اور (سورہ یوسف کی) یہ آیت وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ إِبْرَاهِیْمَ وَإِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب دادا کو باپ کی طرح قرار دیا تو کسی صحابی نے ان سے اختلاف نہیں کیا حالانکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت صحابہ کرام موجود تھے (گویا سب کا اجماع سکوتی ہو گیا)

ابن عباس رضی کہتے ہیں پوتا تو میرا وارث ہو اور بھائی محروم ہوں اور میں اپنے پوتے کا وارث نہ ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے[ل] حضرت علی رضی حضرت عمر رضی حضرت ابن مسعود رضی اور زید بن ثابت رضی سے اس کے بارے میں مختلف اقوال منقول ہیں[ل]

۶۲۷۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

(از سلیمان بن حرب از وہیب از ابن طاؤس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذوی الفروض کو ان کے حصے دے دو پھر جو مال بچ رہے وہ اس رشتہ دار مرد کو ملے گا جو میت سے بہت قریبی رشتہ رکھتا ہو۔

۶۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

(از ابو معمر از عبد الوارث از ایوب از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جس شخص کے حق میں آنحضرت

ل ابن عباس رضی اللہ عنہما کے استدلال کا ماحصل یہ ہے کہ جب پوتا بیٹے کا حکم رکھتا ہے یعنی جس وقت بیٹا نہ ہو تو دادا بھی باپ کا حکم رکھے گا جب باپ نہ ہو اور جیسے پوتے سے بھائی محروم ہو جاتے ہیں ایسے ہی دادا سے بھی بھائی محروم ہو جائیں گے جیسے حضرت امام ابو حنیفہ رح کا قول ہے ۱۲ منہ ل حضرت عمر رض کہتے ہیں دادا کو ایک یا دو بھائیوں کے ساتھ مقاسمہ ہوگا اگر اس سے زیادہ ہوں تو دادا کو ثلث مال دیا جائیگا اور اولاد کے ساتھ دادا کو چھٹا حصہ ملے گا یہ دارمی نے نکالا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رض نے دادا کے باب میں مختلف فیصلے کئے ہیں ایک کے ایک مخالف اور ابن ابی شیبہ رح اور محمد بن نصر نے حضرت علی رض سے نکالا کہ دادا کو چھ بھائیوں کے ساتھ ایک بھائی کے مثل حصہ دلایا اور عبد اللہ بن مسعود رض سے دارمی نے نکالا کہ انہوں نے میت کے مال میں سے خاوند کو آدھا حصہ اور ماں کو باقی کا ثلث یعنی کل مال کا سدس اور بھائی کو ایک حصہ اور دادا کو ایک حصہ دلایا اور زید بن ثابت سے عبد الرزاق نے نکالا کہ وہ ثلث مال تک دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے جب ثلث مال تک پہنچ جاتا تو دادا کو ایک ثلث دلا دیتے اور باقی بھائیوں کو اور علاتی بھائی کے ساتھ دادا کو مقاسمہ کرتے لیکن پھر وہ مال حقیقی بھائی کو دلا دیتے اور ماں کے ساتھ اخیافی بھائی کو کچھ نہ دلاتے قسطلانی نے کہا دوسرے فقہا نے زید کا خلاف کیا ہے۔ انہوں نے کہا حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے علاتی کو کچھ نہ ملے گا تو مقاسمہ کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُہٗ وَلٰکِنْ خُلَّۃُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ اَوْ قَالَ خَیْرٌ فَاِنَّہٗ اَنْزَلَہٗ اَبًا اَوْ قَالَ قَضَاہُ اَبًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں اس امت کے لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بنانا چاہتا تو اسے بناتا لیکن اسلام کی دوستی ہی افضل یا فرمایا بہتر ہے"۔ اس نے (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) تو دادا کو باپ کی جگہ رکھا یا یوں کہا دادا کی نسبت یہ حکم دیا کہ وہ باپ کی طرح ہے۔

بَابٌ ۳۵۵۴ مِیْرَاثُ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَیْرِہٖ۔

باب اولاد کے ساتھ خاوند کو کیا ملے گا؟

۶۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ وَّرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَکَانَتِ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ فَنَسَخَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ مَا اَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّکَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَیْنِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْاَۃِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

(از محمد بن یوسف از ورقا از ابن ابی نجیح از عطاء) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسلام کے ابتدائی زمانے میں) میت کا مال سب اس کی اولاد کو ملتا تھا اور ماں باپ کے لئے میت جو وصیت کر جاتا وہ انہیں دیا جاتا پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جتنا چاہا منسوخ کر دیا اور مرد کو عورت کا دوہرا حصہ دلایا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ اور بیوی کو آٹھواں یا چوتھا حصہ اور خاوند کو آدھا حصہ یا چوتھا حصہ۔

بَابٌ ۳۵۵۵ مِیْرَاثُ الْمَرْاَۃِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَیْرِہٖ۔

باب بیوی اور خاوند کو اولاد وغیرہ کے ساتھ کیا ملے گا؟

۶۲۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنِیْ لَحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَۃَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْھَا بِالْغُرَّۃِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

(از قتیبہ از لیث از ابن شہاب از ابن مسیّب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت (ملیکہ) کے متعلق جس کے پیٹ کا بچہ[1] مرا ہوا گرا دیا گیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ مارنے والی عورت ایک غلام یا لونڈی دے۔ بعد ازاں جس عورت کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ غلام یا لونڈی دے (یعنی بچہ گرانے والی) مر گئی تو آپ[2] نے اس کا ترکہ اس کے

[1] ایک دوسری عورت نے ام عفیفہ بنت مروح کی مار سے جو اس نے پتھر یا ڈیرے کی لکڑی سے لگائی تھی ۱۲ منہ [2] کیونکہ خطا یا شبہ عمد کی دیت قاتل سے عاقلہ یعنی کنبے والوں پر ہوتی ہے اس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الدیات میں آئے گا۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ترکہ عورت کے خاوند اور بیٹیوں کو دلایا تو معلوم ہوا کہ خاوند اولاد کے ساتھ وارث ہوتا ہے اور جب خاوند اولاد کے ساتھ اپنی جورو کا وارث ہوا تو جورو بھی اولاد کے ساتھ اپنے خاوند کی وارث ہوگی ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِیْرَاثَہَا لِبَنِیْہَا وَ زَوْجِہَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِہَا۔

بیٹوں اور خاوند کو دلایا اور کنبے والوں کو نہیں دلایا اور دیت ادا کرنے کا حکم اس کے کنبے والوں کو دیا تھا[1]

بَاب ۳۵۵۶ مِیْرَاثُ الْاَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَۃٌ

باب بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں۔

۶۲۷۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَضٰی فِیْنَا مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ النِّصْفُ لِلْاِبْنَۃِ وَالنِّصْفُ لِلْاُخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَیْمَانُ قَضٰی فِیْنَا وَلَمْ یَذْکُرْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(از بشر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان از ابراہیم) اسود بن یزید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہم اہل یمن کو یہ حکم دیا کہ آدھا ترکہ بیٹی کا اور آدھا بہن کا ہے (جب میت کے یہی دو وارث ہوں) پھر سلیمان نے جو اس حدیث کو روایت کیا تو اتنا ہی کہا "معاذ نے ہم اہل یمن کو یہ حکم دیا"۔ یہ نہیں کہا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں"۔

۶۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ عَنْ ھُزَیْلٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ لَاَقْضِیَنَّ فِیْھَا بِقَضَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَۃِ الْاِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ۔

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از ابو قیس از ہزیل) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ابو موسیٰ اشعری کا فتویٰ سن کر) یہ کہا میں تو اس مسئلے میں وہی حکم دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ بیٹی کو آدھا حصہ ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ اور باقی مال بہن کو (تو بہن عصبہ ہوئی)

بَاب ۳۵۵۷ مِیْرَاثُ الْاِخْوَۃِ وَالْاَخَوَاتِ

باب بھائی بہنوں کو کیا ملے گا؟

۶۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ قَالَ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَیَّ مِنْ وَّضُوْئِہٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ

(از عبد اللہ بن عثمان از عبد اللہ از شعبہ از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے آپ نے وضو کرنے کے لئے پانی منگوایا وضو کیا پھر وضو کا پانی منہ پر چھڑکا (میں بے ہوش تھا پانی ڈالتے ہی) مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری

[1] کیونکہ خطایا شبہ عمد کی دیت قاتل کے عاقلہ یعنی کنبے والوں پر ہوتی ہے اس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الدیات میں آئے گا ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ترکہ عورت کے خاوند اور بیٹوں کو دلایا تو معلوم ہوا کہ خاوند اولاد کے ساتھ وارث ہوتا ہے اور جب خاوند اولاد کے ساتھ اپنی جورو کا وارث ہوا تو جورو بھی اولاد کے ساتھ اپنے خاوند کی وارث ہوگی

اللّٰهِ اِنَّمَا لِيْ اَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ

میری کئی بہنیں ہیں چنانچہ فرائض کی آیت نازل ہوئی [1]

بَاب ۳۵۵۸ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

باب آیت "لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ دے اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے متعلق یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اس کی اولاد نہ ہو (بیٹا) ایک ہی بہن ہو (حقیقی یا علاتی) تو اسے آدھا ترکہ ملے گا، اسی طرح یہ شخص اپنی بہن کا وارث ہوگا، اگر بہن کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں تو وہ ترکے کی دو تہائی حاصل کریں گی۔ اگر بھائی بہنیں سب ملے جلے ہوں تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا ملے گا، اللہ تعالیٰ اس لئے واضح احکام دیتا ہے کہ کہیں گمراہ نہ ہو جاؤ، اللہ ہر چیز جانتا ہے

۶۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَآءِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سب سے آخر میں آیت نازل ہوئی وہ سورۂ نساء کے آخر میں ہے یستفتونک الآیہ [2]

بَاب ۳۵۵۹ اِبْنَيْ عَمٍّ اَحَدُهُمَا اَخٌ لِّلْاُمِّ وَالْاٰخَرُ زَوْجٌ وَّقَالَ عَلِيٌّ

باب اگر کوئی عورت مر جائے اور اپنے دو چچازاد بھائی چھوڑ جائے ایک اخیافی بھائی ہو، اور

---

[1] نہ والدین نہ اولاد ہے یعنی میں کلالہ ہوں ۱۲ منہ [2] یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ جو سورۂ نساء کے اخیر میں ہے کیونکہ اس میں بھائی بہنوں سے حقیقی یا علاتی بھائی بہنیں مراد ہیں لیکن یوصیکم اللہ فی اولادکم میں جو آیا ہے وان کان رجل یورث کلالۃ ولہ اخ او اخت یہاں بھائی بہن سے ماں جائے بھائی بہن یعنی اخیافی مراد ہیں اخیافی بھائی بہن ذوی الفروض میں سے ہیں ان میں ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ یا اگر کئی ہوں تو سب کے لئے تیسرا حصہ مقرر ہے اور ذکر و اناث برابر ہیں لیکن حقیقی یا علاتی بھائی بہنیں ان کا حکم اولاد کا سا ہے اگر اکیلا ایک ہی بھائی ہو تو وہ بیٹے کی طرح سارا مال لے لے گا اگر اکیلی ایک ہی بہن ہو تو بیٹی کی طرح آدھا مال لے گی اگر دو بہنیں ہوں تو دو بیٹیوں کی طرح ان میں ترکہ کی تقسیم ہوگی افسوس ہمارے زمانے میں جہالت کی گرم بازاری ہوگئی ہے اور لوگوں نے دین کا علم یعنی قرآن اور حدیث حاصل کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ایک صاحب نے جو اس وقت قاضی القضاۃ ہیں مجھ سے یہ پوچھا کہ جناب والا قرآن شریف میں ایک مقام پر تو بہن بھائی کو چھٹا حصہ دلایا گیا ہے اور دوسرے مقام میں بہن کو آدھا حصہ تجویز کیا گیا ہے یہ صریح تعارض ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نیک توفیق دے کہ ذرا قرآن اور حدیث کی طرف توجہ کریں معاذ اللہ جب قاضی القضاۃ کی علم و فضیلت کا یہ حال ہو تو دائے بر حال عام مسلمانوں کے ۱۲ منہ [3] اخیر سے یہ مراد ہے کہ آخر زمانہ میں اتری کیوں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے رستے میں اتری ہے پھر جب آپ عرفات میں کھڑے تھے یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم اس کے بعد اکیاسی دن تک زندہ رہے پھر سود کی آیت اتری پھر یہ آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کے بعد آپ کل اکیس دن دنیا میں

لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ۔

دوسرا اس کا خاوند ہو[1] حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خاوند کو آدھا حصہ ملے گا اور اخیافی بھائی کو چھٹا حصہ (بطور فرض کے) پھر جو حاصل بچ رہے گا یعنی ایک ثلث وہ دونوں میں برابر تقسیم ہوگا (کیونکہ دونوں عصبہ ہیں[2])

۶۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ فَلِأُدْعَى لَهُ۔

(از محمود از عبید اللہ از اسرائیل از ابوحصین از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مومنوں پر ان کی ذات سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔ جو مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ مال اس کے عُصبے کا ہوگا اور جو مقروض مر گیا اور اہل وعیال چھوڑ جائے (جن کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ ہو) تو میں اس کا ولی ہوں مجھے بلایا جائے اس کا قرضہ مجھ سے لیا جائے اور اس کے اہل وعیال کا انتظام میں کروں گا)۔

۶۲۸۰۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

(از امیہ بن بسطام از یزید بن زُریع از روح از عبداللہ بن طاؤس از والدش) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذوالفروض کے حصے پہلے ادا کرو پھر جو مال بچ رہے وہ اس رشتہ دار مرد کا حق ہے جو میت کا سب سے زیادہ قریبی ہو[3]

بَابٌ ۳۵۶ ذَوِي الْأَرْحَامِ

باب ذوی الارحام (رشتہ داروں) کا بیان[4]

۶۲۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

(از اسحاق بن ابراہیم از ابواسامہ از ادریس از طلحہ

---

[1] اس کی صورت یوں بیان کی ہے مثلاً زید نے ہندہ سے نکاح کیا اس سے عمرو پیدا ہوا پھر زید نے زینب سے نکاح کیا اس سے بکر پیدا ہوا اس کے زید نے زینب کو طلاق دے دی اور زید کے بھائی خالد نے اس سے نکاح کیا اب خالد اور زینب کی ایک بیٹی صالحہ پیدا ہوئی تو یہ صالحہ بکر کی اخیافی بہن اور اس کے چچا کی بیٹی بھی ہے اب اس صالحہ نے کیا کیا عمرو سے نکاح کر لیا جو اس کا چچا زاد بھائی تھا بعد اس کے صالحہ مر گئی تو اپنے دونوں چچا زاد بھائیوں کو یعنی عمرو اور بکر کو چھوڑ گئی لیکن عمرو اس کا خاوند بھی ہے اور بکر اس کا اخیافی بھائی بھی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اور حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ کا یہ قول ہے کہ خاوند کو حصہ آدھا ملے گا اور ما بقی سب دوسرے چچا کے بیٹے کو جو اخیافی بھائی بھی ہے ۱۲ منہ [4] ان دونوں حدیثوں کو لا کر امام بخاری نے حضرت علیؓ کا قول ثابت کیا کیونکہ یہاں دونوں میت کے عصبہ ہیں اور قرابت میں برابر ہیں ۱۲ منہ [5] جو نہ عصبہ ہیں اور نہ ذوی الفروض جیسے ماموں خالہ نانا نواسا بھانجا وغیرہ ۱۲ منہ

قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آیت والذین عاقدت ایمانکم یہ ابتدائے اسلام کی ہے جب مہاجرین مدینے میں آئے تھے اور آپ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا تھا تو انصاری کا وارث وہی مہاجر ہوتا اس کے حقیقی ناطے والے وارث نہ ہوتے یہ وراثت اس بھائی چارے کی وجہ سے ہوتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں قائم کر دی تھی۔ اس کے بعد جب یہ آیت اتری ولکم جعلنا موالی تو والذین عاقدت ایمانکم منسوخ ہو گئی [1]

باب ۳۵۶ مِيرَاثُ الْمُلَاعَنَةِ

باب لعان کرنے والی عورت اپنے بچے کی وارث ہوگی (یعنی اس کا خاوند بچے کے مال کا وارث نہ ہوگا)

۶۲۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

(از یحییٰ بن قزعہ از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لعان کیا اور اس کے بچے کو کہا یہ میرا بچہ نہیں، آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں جدائی کرا دی اور بچہ عورت سے ملا دیا [2]

باب ۳۵۷ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً۔

باب بچہ اسی کا کہلائے گا جس کی بیوی یا باندی سے وہ پیدا ہو (زنا کرنے والے پر رجم ہوگا)

۶۲۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی زمعہ بن قیس کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفے سے ہے اسے اپنے قبضے میں کر لینا

---

[1] اب ناطہ والے رشتہ داران دینی بھائیوں سے زیادہ ترکہ کے مستحق قرار پائے اور اکثر نسخوں میں یہاں یہ جو عبارت ہے کہ والذین عقدت ایمانکم نے ولکل جعلنا موالی کو منسوخ کر دیا یہ کتابت کی غلطی ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی اس کا نسب ماں سے کر دیا باپ سے کوئی تعلق نہ رکھا ۱۲ منہ

إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ۔

جس سال مکہ فتح ہوا، سعد نے اس لڑکے (عبدالرحمن) کو لے لیا کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے اور بھائی نے اس کے لینے کی مجھ سے وصیت کی تھی، یہ دیکھ کر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یہ تو میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اسے جنا ہے غرض دونوں اُلجھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی اس کے متعلق وصیت کر گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے، آپؐ نے فیصلہ کیا اور فرمایا عبد بن زمعہ! یہ بچہ تو لے لے بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کی بیوی یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور زنا کرنے والے پر پتھر پڑتے ہیں اس کے باوجود آپؐ نے اُم المومنین سودہ بنت زمعہؓ سے یہ فرمایا تو اس سے پردہ کر کیونکہ آپؐ نے دیکھا کہ اس لڑکے کی صورت عتبہ بن ابی وقاص سے ملتی تھی چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اس لڑکے نے مرنے تک نہیں دیکھا۔

۶۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اُسی کا ہوگا جس کی بیوی یا لونڈی وہ بچہ جنے۔

بَاب ۳۵۶۳ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ وَقَالَ عُمَرُ اللَّقِيطُ حُرٌّ۔

باب غلام اور لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اسے آزاد کرے نیز لاوارث پڑے ہوئے بچے کا وارث کون ہوگا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو بچہ لاوارث پڑا ہوا ملے (اس کے ماں باپ معلوم نہ ہوں) تو وہ آزاد ہوگا۔[1]

۶۲۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ

(از حفص بن عمر از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا۔[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو

[1] یہ قول اوپر کتاب الشہادات میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] لیکن اس کے مالکوں نے کہا ولا ہم لیں گے مجھ کو تردد ہوا ۱۲ منہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا۔

بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لے، ولا تو اس کو ملے گی جو آزاد کرے۔ ایک دفعہ بریرہؓ کے پاس صدقے کی ایک بکری آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بکری بریرہ کے لئے تو صدقہ ہے مگر ہمارے لئے (اس کی طرف سے) تحفہ ہے۔

حکم بن عتبہ (اسی سند سے) کہتے ہیں بریرہؓ کا خاوند آزاد تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں حکم کا یہ قول مرسل[1] ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے خود اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ غلام تھا[2]۔

۶۲۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

(از اسمعیل بن عبد اللہ از مالک از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولار کا وہی حقدار ہوگا جو آزاد کرے[3]۔

بَابٌ ۳۶۴ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

باب سائبہ کی میراث[4]

۶۲۸۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يُسَيِّبُونَ۔

(از قبیصہ بن عقبہ از سفیان از ابو قیس از ہذیل) عبد اللہ ابن مسعودؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مسلمان تو سائبہ نہیں چھوڑتے البتہ زمانۂ جاہلیت میں مشرک لوگ سائبہ چھوڑا کرتے تھے[5]۔

۶۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ

(از موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہؓ کو آزاد کرنے کے لئے خریدا اور بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط

---

[1] کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کا زمانہ نہیں پایا ۱۲ منہ [2] یہ قول اوپر طلاق میں موصولاً گذر چکا ہے امام بخاریؒ کا مطلب یہ ہے ابن عباسؓ کا قول زیادہ اعتبار کے لائق ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے اور حکم نے وہ زمانہ نہیں پایا ۱۲ منہ [3] اس باب میں ولا کی واضح حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو یہ مسئلہ کسی کو معلوم نہ ہوتا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں واقعہ کی صورت میں وضاحت نہیں لیکن شیعہ فرقہ ضالہ ان دونوں حضرات کو نہیں مانتے۔ امت پر کتنا بڑا احسان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہزارہا مسائل روایت کئے ۱۲ عبد الرزاق [4] ان دونوں حدیثوں کو لاکر امام بخاری نے باب کا مطلب یعنی لقیط کی میراث کو اس طرح ثابت کیا کہ جب لقیط آزاد سمجھا گیا تو اب اس کا اٹھانے والا اور پالنے والا اس کا وارث نہ ہوگا کیونکہ وارث جب ہو تاکہ وہ اس کو آزاد کرتا امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد کا یہی قول ہے کہ لقیط کا ترکہ بیت المال میں داخل ہوگا ۱۲ منہ [5] سائبہ وہ غلام یا لونڈی جس کو مالک آزاد کر دے اور کہہ دے کہ تیری ولا کا حق کسی کو نہ ملے گا یہ ماخوذ ہے اس سائبہ جانور سے جس کو مشرک اپنے اوتاروں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ ہندی میں ایسے جانور کو سانڈ کہتے ہیں ۱۲ منہ [6] ایک شخص ان کے پاس آیا کہنے لگا میں نے ایک غلام کو سائبہ کر کے آزاد کر دیا اب اس کا ترکہ کون لے گا ۱۲ منہ [7] اس کی میراث تو لے اگر تو نہیں لے گا تو ہم اس کی میراث

لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ۔

کی کہ ولاء ہم لیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدا لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط کرتے ہیں (کہ ولاء وہ لیں گے) آپؐ نے فرمایا تو بریرہ کو خرید کر آزاد کردے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے یا فرمایا قیمت دے۔ اسود کہتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا اور بریرہ کو شوہر کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار بھی ملا[1] اس نے خاوند کو چھوڑنا اختیار کیا اور کہنے لگی اگر مجھے اتنی اتنی دولت بھی ملے جب بھی میں اس کے پاس ہرگز نہ رہوں گی۔ اسود کہتے ہیں اس کا خاوند آزاد تھا۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں اسود کا بھی یہ قول منقطع[2] ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول "میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ غلام تھا" زیادہ صحیح[3] ہے۔

بَاب ۳۵۶۵ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ۔

باب اپنے مالکوں کی مرضی کے خلاف کام کرنے والے کا گناہ

۶۲۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابراہیم تیمی) ابراہیم تیمی کے والد یزید بن شریک کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، البتہ یہ ایک ورق ہے پھر اسے نکالا اور دیکھا تو اس میں زخموں کے احکام اور اونٹوں کے نصاب کے بارے میں چند باتیں درج تھیں[4]۔

راوی کہتے ہیں اس میں یہ بھی درج تھا کہ مدینہ طیبہ عیر سے لے کر ثور تک (یہ دونوں پہاڑ ہیں) حرم ہے جو شخص اس میں نئی بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں

[1] اگلے خاوند کے پاس رہے یا اس کو چھوڑ دے ۱۲ منہ [2] کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل نہیں کیا ۱۲ منہ [3] کیونکہ ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قصے کے وقوع کے وقت موجود تھے اسود اس زمانہ میں مدینہ میں موجود نہ تھے ۱۲ منہ [4] کہ زکوٰۃ یا دیت میں اس عمر کے اونٹ ہونا چاہئیں ۱۲ منہ

لَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَآ اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ اور جو غلام اپنے اصلی مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے موالات کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل، اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے، ادنیٰ مسلمان امان دے سکتا ہے (کوئی مسلمان کسی کو پناہ دے تو گویا سب مسلمانوں نے اسے پناہ دی) جس نے مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اُس کا فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

۶۲۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَآءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔

(از ابو نعیم از سفیان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور ہبہ سے منع کیا ہے[۱]۔

بَاب ۳۵۶۶ اِذَا اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرٰى لَهٗ وِلَايَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَفَعَهٗ قَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ۔

باب جب کوئی شخص کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث ہوتا ہے یا نہیں؟۔ امام حسن بصریؒ کہتے ہیں وہ اس کا وارث نہیں ہوگا[۲]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے[۳]۔ تمیم بن اوس داری سے منقول ہے انہوں نے مرفوعاً روایت کی کہ وہ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں سب لوگوں سے زیادہ اس پر حق رکھتا ہے[۴] لیکن اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے[۵]۔

---

[۱] کیونکہ ولاء ایک حق ہے اور حقوق کی بیع ہماری شریعت میں درست نہیں رکھی گئی اس پر ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اتفاق ہے مگر حضرت عثمانؓ اور ابن عباسؓ سے اس کا جواز نقل کیا گیا ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے نکالا حسنؒ سے کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوتا البتہ اگر چاہے تو اپنا مال دینے کے لئے اس کو وصیت کر سکتا ہے ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کو لا کر امام بخاریؒ نے یہ ثابت کیا کہ تمیم داری کی روایت کے موافق جس کے ہاتھ پر کوئی شخص مسلمان ہو وہ اس کا وارث نہیں ہو سکتا کس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء یعنی ترکہ پانا اس شخص کے لئے منحصر کر دیا جو آزاد کرے امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ تمیم داری کی حدیث اس صحیح حدیث کا معارضہ نہیں کر سکتی ابو زرعہ نے تمیم داری کی حدیث کو بھی حسن صحیح کہا ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ابو داؤد اور ابن ابی عاصم اور طبرانی اور باغندی نے وصل کیا کہ تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ فرماتے تھے اس شخص کے باب میں جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے ۱۲ منہ [۵] امام شافعیؒ نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں اس کی اسناد میں عبید اللہ بن موہب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے نہ وہ مشہور شخص ہے ترمذی نے کہا اس کی اسناد متصل نہیں ہیں۔ ابن منذر نے کہا اس کی اسناد میں اضطراب ہے ۱۲ منہ

۶۲۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ-

(از قتیبہ بن سعید از مالک از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا (یعنی بریرہ کو) اس کے مالک کہنے لگے ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ اس کی وَلا ہمیں ملے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا ان کی اس بات سے تو اپنا ارادہ مت بدل (بلکہ خرید کر آزاد کر دے) وَلا، اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

۶۲۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا-

کہتے ہیں اس کا خاوند آزاد تھا۔

(از محمد از جریر از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے بریرہ کو خریدا اس کے مالکوں نے یہ شرط کی کہ "وَلا ہم لیں گے"۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا تو (خرید کر) آزاد کر دے، وَلا تو اسی کی ہے جو چاندی دے (یعنی روپیہ خرچ کر کے خریدے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے (خرید کر) اسے آزاد کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا اب تجھے اختیار ہے اپنے (اگلے) خاوند کا نکاح قائم رکھے یا فسخ کر ڈال۔ بریرہ کہنے لگی اگر وہ مجھے زرِ کثیر بھی دے تب بھی میں ایک رات اس کے پاس نہیں رہنے کی۔ آخر اپنے خاوند سے الگ ہو گئی۔ (اسود)

بَابٌ ۳۵۶۷ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ-

باب عورت بھی وَلا، کی حقدار ہوتی ہے۔

۶۲۹۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ-

(از حفص بن عمر از ہمام از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خریدنا چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کے مالک خود وَلا، حاصل کرنے کی شرط کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کر دے) وَلا، تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۶۲۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ۔

(از ابن سلام از وکیع از سفیان از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو چاندی دے (پیسے دے کر خریدلے) اور احسان کرے (یعنی آزاد کرے)

بَابٌ ۳۵۶۸ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ۔

باب جو شخص کسی قوم کا غلام ہو کر آزاد کیا گیا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوگا۔

۶۲۹۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ۔

(از آدم از شعبہ از معاویہ بن قرۃ وقتادۃ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوگا[۱]۔ یا جیسے آپ نے فرمایا۔

۶۲۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

(از ابوالولید از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوگا۔ یہاں منہم یا من انفسہم فرمایا۔ (مفہوم ایک ہے)

بَابٌ ۳۵۶۹ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ

باب اگر کوئی وارث کفار کے ہاتھ میں قید ہو گیا ہو تو اُسے ترکے میں حصہ ملے گا یا نہیں؟

قَالَ وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَاقَهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں شریح (کوفے کے قاضی) قیدی کو ترکہ دلاتے تھے، اور کہتے تھے وہ نسبتاً زیادہ حاجتمند ہے[۲]۔ عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں قیدی کی وصیت اور اس کی آزادی اس کے مال میں نافذ ہوگی جب تک وہ اپنے دین سے نہ پھر جائے کیونکہ مال اسی کا رہتا ہے (قید ہونے سے اس کی ملکیت جاتی نہیں رہتی) وہ اپنے مال میں جو تصرف چاہے کر سکتا ہے۔ (اسے عبدالرزاق نے وصل کیا)[۳]۔

---

[۱] یہاں شمار ہونے اور داخل ہونے سے مراد یہ ہے کہ احسان اور سلوک اور شفقت میں اس کا حکم اسی قوم کا سا ہوگا بعضوں نے کہا مراد میراث ہے جیسے حنفیہ کا قول ہے کہ ذوی الارحام عصبوں کی طرح وارث ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے اور دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] ابن بطال نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ قیدی کا حصہ ترکہ میں سے الگ رکھا جائے یہاں تک کہ اس کا فیصلہ ہو سعید بن مسیب نے کہا قیدی وارث نہیں ہوتا یعنی جو مسلمان کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گیا ہو ۱۲ منہ

۶۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

(از ابوالولید از شعبہ از عدی از ابوحازم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال اسباب چھوڑ مرے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو شخص (قرضداری اہل اور عیال) چھوڑ مرے اس کا انتظام ہمارے ذمہ ہے۔

بَابٌ ۳۵۷ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ۔

باب مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص تقسیم میراث سے پہلے مسلمان ہو جائے (اور جس وقت مورث مرا تھا کافر ہو) تو اسے میراث نہیں[1] ملے گا۔

۶۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

(از ابوعاصم از ابن جریج از ابن شہاب از علی بن حسین از عمر بن عثمان) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا[2]۔

بَابٌ ۳۵۷۱ مِيرَاثُ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ۔

باب نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث، جو شخص بلاوجہ اپنے بچے کو کہے یہ میرا بچہ نہیں اس کا گناہ[3]

بَابٌ ۳۵۷۲ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ۔

باب جو شخص اپنے بھائی یا بھتیجے کا دعویٰ کرے[4]

۶۲۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچے (عبدالرحمن) کے متعلق

---

[1] کیونکہ ترکے میں مورث کی موت سے وارث کا حق پیدا ہوتا ہے جب موت کے وقت وہ کافر تھا تو اب میراث اس کو کہاں سے ملے گی بعضوں نے کہا اگر تقسیم سے پہلے مسلمان ہو جائے تو میراث پائے گا ۱۲ منہ [2] اس پر سب کا اتفاق ہے، مسلمان مرتد کا بھی وارث نہ ہوگا امام مالکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ اور ثوری کے نزدیک رشتہ ہوگا ۱۲ منہ [3] اس باب میں امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے شاید کوئی حدیث لکھنے والے ہوں مگر موقع نہ ملا ہو بچہ کا نفی نسب کرنا اس باب میں تو صحیح حدیث وارد ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے نکالا ابن حبان اور حاکم نے کہا صحیح ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی اولاد کا انکار کرے تو قیامت کے دن اللہ کا دیدار اس کو نصیب نہ ہوگا ۱۲ منہ [4] باب میں جو حدیث بیان کی اس میں صرف بھتیجے کے دعویٰ کا ذکر ہے مگر بھتیجے پر بھائی کو قیاس کیا ۱۲ منہ

وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيْ مِنْ وَّلِيْدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ۔

جھگڑا ہو گیا۔ سعدؓ کہنے لگے یا رسول اللہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت مجھے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے آپؐ اس کی صورت دیکھئے عتبہ سے کیسی ملتی ہے اور عبد بن زمعہ کہنے لگے یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اسے جنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ دیکھا تو عتبہ سے پورا ملتا جلتا تھا لیکن آپؐ نے یہ حکم دیا اسے تو لے جا عبد بن زمعہ، بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کی بیوی یا لونڈی سے پیدا ہو اور زانی کے لئے سنگسار کی سزا ہے اس کے باوجود آپؐ نے ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو چنانچہ اس بچے نے عمر بھر سودہؓ کو نہیں دیکھا۔

باب ۳۵۷۳ مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ

باب غیر کو اپنا باپ بنانے والا

۶۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از مسدد از خالد بن عبداللہ از خالد از ابوعثمان) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص اپنے اصلی باپ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا باپ بنائے حالانکہ اسے معلوم ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہوگی ابوعثمان نہدی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا میرے دونوں کانوں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور اسے دل نے یاد رکھا۔

۶۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ۔

(از اصبغ بن فرج از ابن وہب از عمرو از جعفر بن ربیعہ از عراک) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ سے انحراف نہ کرو (دوسروں کو اپنا باپ نہ بناؤ) جو شخص اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنائے وہ ناشکری کرتا ہے

۱؎ حالانکہ وہ اس کی بہن ہوتی تھیں ۱۲ منہ ۲؎ یعنی جان بوجھ کر اپنا اصلی باپ کسی اور کو بنائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعضے مکار لوگ کیا کرتے ہیں کہ ہوتے ہیں پٹھان یا مغل لیکن شیخ یا سید بن جاتے ہیں یہ سخت گناہ ہے فقط کفر سے کفر حقیقی مراد نہیں ہے بلکہ کفران نعمت ہے اسی لئے ہم نے ناشکری ترجمہ کیا ۱۲ منہ

باب ۳۵۷۴ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

۶۳۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

باب عورت کا دعویٰ کرنا کہ یہ میرا بچہ ہے[1]

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سابقہ امتوں میں) دو عورتیں ساتھ ساتھ تھیں اور دونوں کی گود میں بچے تھے۔ اتفاق سے بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا اب دونوں آپس میں جھگڑنے لگیں کہ تیرے بچے کو بھیڑیا لے گیا (اور یہ بچہ میرا ہے) آخر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلے کے لئے حاضر ہوئیں انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا[2]، وہ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئیں اور پورا واقعہ عرض کیا انہوں نے حکم دیا چھری لاؤ میں دونوں کو آدھا آدھا دے دوں گا، چھوٹی کہنے لگی یہ نہ کیجئے خدا آپ پر رحم فرمائے یہ بچہ اسی عورت کا ہے (یعنی بڑی عمر والی کا) آخر انہوں نے وہ بچہ کم عمر والی عورت کو دلا دیا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے چھری کیلئے سکّین کا لفظ اسی دن سنا (جب آنحضرتؐ نے فرمایا) ہم لوگ چھری کو مُدیہ کہتے تھے۔

باب ۳۵۷۵ الْقَائِفِ۔

۶۳۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ

باب قیافہ شناس

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بہت خوش خوش تشریف لائے۔ خوشی سے آپ کے چہرے کی شکنیں چمک رہی تھیں اور فرمایا تونے دیکھا کہ مُجَزِّز نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ

[1] ابن بطال نے کہا عورت اپنے بچہ کا نسب خاوند سے ملحق نہیں کر سکتی جب وہ انکار کرے اگر گواہ لائے اور کسی کے نکاح میں ہو تب اس کا قول قبول ہوگا اگر کسی کے نکاح میں نہ ہو لیکن بچہ کا اور کوئی دعویٰ نہ کرے تو اس کا قول قبول ہوگا بچہ اس کا وارث ہوگا وہ بچہ کی وارث ہوگی ۱۲ منہ [2] شاید یہ بچہ اس کے قبضے میں ہوگا یا کسی اور قرینہ سے پہچان لیا ہوگا کہ یہ بچہ اس کا ہے ۱۲ منہ [3] امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب القضاء میں اس حدیث سے بہت سے مسائل نکالے ہیں علماء نے کہا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک حاکم دوسرے حاکم کا فیصلہ منسوخ کر سکتا ہے جیسے ہمارے زمانے میں عدالتوں میں دستور ہے جب اپیل ہوتی ہے یعنی مرافعہ ثانیہ یہ بھی نکلا کہ قرائن قویہ قطعیہ پر حاکم فیصلہ کر سکتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے شفقت مادری سے پہچان لیا کہ وہ بچہ اسی عورت کا ہے ۱۲ منہ

هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

۶۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَّعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

کر کہا کہ یہ قدم تو ایک دوسرے کے پوری طرح مشابہ ہیں (یعنی باپ بیٹوں کے ہیں[1])

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپؐ بہت خوش نظر آ رہے تھے فرمانے لگے اے عائشہؓ! تو نے دیکھا مُجَزِّز مُدلجی نے اسامہ اور زید کو دیکھا دونوں ایک چادر اوڑھے سر کو ڈھانپے ہوئے تھے (لیٹے ہوئے تھے) تو کہنے لگا یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے پوری طرح وابستہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُوْدِ

شریعت کے مطابق سزائیں اور حد والے گناہوں کی وعید

بَابُ ۳۵۷۶ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ عَنْهُ نُوْرُ الْاِيْمَانِ فِي الزِّنَا۔

باب زنا اور شراب کی مذمت

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں زنا کرنے سے نورِ ایمان ختم ہو جاتا ہے (اسے ابن شیبہ نے کتاب الایمان میں وصل کیا ہے[2])

۶۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوبکر بن عبد الرحمن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے اس وقت وہ صاحب ایمان نہیں ہوتا (یعنی کامل الایمان نہیں ہوتا)

---

[1] ہوا یہ تھا کہ زید بن حارثہ بہت گورے چٹے آدمی تھے اور اسامہ کالے تھے تو لوگ شبہ کرتے تھے کہ شاید زید کے نطفے سے اسامہ نہیں ہیں جب قیافہ شناس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر یہ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے ۱۲ منہ [2] طبری نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً نکالا جو شخص زنا کرتا ہے اللہ ایمان کا نور اس سے سلب کر لیتا ہے۔ پھر اگر چاہتا ہے تو پھیر دیتا ہے اور ابوداؤد نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نکالا جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے نکل کر سائبان کی طرح اس پر رہتا ہے جب زنا سے توبہ کرتا ہے تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے ۱۲ منہ

يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَّرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّهْبَةَ۔

اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا اور لٹیرا جب ایسی لوٹ کرتا ہے جسے لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (اور اسے ڈر سے روک نہ سکیں) تو وہ مؤمن نہیں ہوتا۔

ابن شہاب نے بحوالہ سعید بن مسیب و ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہی روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۵۷۷ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ۔

باب شراب پینے والے کی سزا[1]

۶۳۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوْبَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

دوسری سند (از آدم از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے شرابی کو چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) چالیس کوڑے لگائے۔

بَابٌ ۳۵۷۸ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ۔

باب گھر کے اندر حد مارنا (شرعی سزا دینا)

۶۳۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيْءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَّضْرِبُوْهُ فَكُنْتُ أَنَا فِيْمَنْ

(از قتیبہ از عبدالوہاب از ایوب از ابن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ نُعیمان یا ابن نُعیمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا۔ اس نے شراب پی تھی (نشے میں تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا اسے حدیں ماریں چنانچہ انہوں نے مارا (عقبہ کہتے ہیں)

[1] صحابہ رضی اللہ عنہم نے شارب خمر کی حد میں اختلاف کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیثوں میں چالیس ماریں جوتے اور چھڑی سے منقول ہیں بعضوں نے امام اور حاکم کی رائے پر رکھا ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ نے اسی کوڑے مقرر کئے ہیں۔

ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ۔

میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا[1]۔

بَاب ۳۵۷۹ الضَّرْبِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ۔

باب چھڑیوں اور جوتوں سے مارنا

۶۳۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِنُعَيْمَانَ اَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَاَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْهُ فَضَرَبُوْهُ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيْمَنْ ضَرَبَهٗ۔

(از سلیمان بن حرب از وہیب بن خالد از ایوب از عبداللہ ابن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نعیمان یا ابن نعیمان کو نشے کی حالت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ کو یہ امر سخت ناگوار گزرا[2]۔ جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے انہیں اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا (عقبہ کہتے ہیں) میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا۔

۶۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ۔

(از مسلم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) چالیس کوڑے لگائے۔

۶۳۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ اضْرِبُوْهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ۔

(از قتیبہ از ابو ضمرہ انس بن عیاض از یزید بن ہاد از محمد بن ابراہیم از ابو سلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص لایا گیا اس نے شراب پی تھی آپؐ نے (صحابہؓ سے) فرمایا اسے حد مارو۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپؐ کا یہ ارشاد سن کر ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ سے مارا کسی نے جوتے سے کسی نے کپڑے سے۔ جب وہ (مار کھا کر) واپس جانے لگا تو کسی نے کہا "اللہ تجھے رسوا کرے" آپؐ نے فرمایا یوں مت کہو، اس کے مقابلے میں شیطان کی مدد نہ کرو[3]۔

[1] معلوم ہوا گھر میں بھی حد مار سکتے ہیں مگر بعضوں نے کہا علانیہ لوگوں کے سامنے مارنا چاہیئے کیونکہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ابو شحمہ نے شراب پی تھی عمرو بن عاصؓ نے چپکے سے گھر میں ان کو حد لگائی حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو عمرو بن عاصؓ پر انکار کیا اور ابو شحمہ کو بلا کر سب لوگوں کے سامنے حد لگائی اس کو ابن سعد اور عبدالرزاق نے بسند صحیح نکالا اللہ اکبر حضرت عمرؓ کی عدالت اور پاک نیتی یہاں سے سمجھ لینا چاہیئے اور جو لوگ ایسے عدالت مآب خلیفہ کو برا جانتے ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیئے ۱۲ منہ [2] کیونکہ آپ نے ایک امتی کو گناہ میں مبتلا پایا ۱۲ منہ [3] کیونکہ شیطان تو بنی آدم کا دشمن ہے وہ آدمی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جب ایسی بد دعا کی کہ تو ذلیل ہو تو گویا شیطان کو مدد دی ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شراب کے نشے میں دیکھ کر سخت افسوس کیا تو آج جب امت کا حال دو منہ اظہر میں پہنچا

۶۳۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتُ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ -

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از خالد بن حارث از سفیان از ابوحصین از عمیر بن سعید نخعی) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں کسی کو شرعی حد ماروں اور وہ مرجائے تو مجھے کچھ فکر نہ ہوگی لیکن شرابی کو حد لگاؤں اور وہ مرجائے تو میں اس کی دیت دوں گا۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی سزا میں کسی حد کا تعین نہیں فرمایا۔

۶۳۱۲ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُعَيْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ -

(از مکی بن ابراہیم از جُعید از یزید بن خصیفہ) سائب بن یزید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسی طرح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں شراب پینے والا ہمارے سامنے (حد کے لئے) لایا جاتا تو ہم اٹھ کر ہاتھوں، جوتوں اور چادروں سے اُسے مارتے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری دور آیا تو اس وقت انہوں نے شرابی کو چالیس کوڑوں کی سزا دی۔ لوگوں نے جب شرارت شروع کی اور زیادہ شراب پینا شروع کردیا تو انہوں نے اسّی کوڑے لگائے۔

بَابُ ۳۵۸۰ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنَ الْمِلَّةِ -

باب شراب پینے والے پر لعنت نہ کرنا چاہیئے اور نہ وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

۶۳۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از خالد بن یزید از سعید بن ابی ہلال از زید بن اسلم از والدش) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جس کا نام عبداللہ تھا اور لقب حمار تھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا[1]،

[1] کرتا یہ تھا کہ بازار سے چیز لاکر آپ کو تحفہ کے طور پر دیتا پھر قیمت کا اس پر تقاضا ہوتا تو مالک مال کو لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کردیتا کہتا قیمت تو دیجئے آپ تبسم فرماتے اور قیمت دے دیتے۔ اسی طرح ہنسی اور مزاح کی باتیں کیا کرتا اسی لئے لوگ اس کو عبداللہ حمار کہتے یعنی گدھا بیوقوف ۱۲ منہ

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر شراب کی حد بھی لگائی تھی، ایک دن پھر (نشے کی حالت میں) لایا گیا۔ آپ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسے کوڑے لگائے گئے۔ جماعت کے ایک شخص نے کہا "اے اللہ اس پر لعنت کر کتنی بار شراب کے جرم میں آچکا ہے"۔ آپؐ نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہے[1]۔

۶۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ فَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهُ بِيَدِهِ وَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مَّا لَهُ أَخْزَاهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ۔

(از علی بن عبداللہ بن جعفر از انس بن عیاض از ابن ہاد از محمد بن ابراہیم از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو نشے کی حالت میں دربارِ نبوی میں پیش کیا گیا آپؐ نے اس کے لئے حد مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی تو اپنے ہاتھ سے مارنے لگا کوئی جوتوں سے اور کوئی اپنے کپڑوں سے مارتا تھا۔ جب مار چکے اور وہ واپس جانے لگا تو کسی نے کہا اسے کیا ہوگیا ہے (بار بار شراب پیتا ہے) اللہ اسے ذلیل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

بَابٌ ۳۵۸۱ السَّارِقِ حِيْنَ يَسْرِقُ

باب چور جب چوری کرتا ہے۔

۶۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

(از عمرو بن علی از عبداللہ بن داؤد از فضیل بن غزوان از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو وہ حالتِ ایمان میں نہیں ہوتا اور چوری بھی حالت ایمان میں کوئی نہیں کرتا۔

[1] اور اللہ اور رسول کی محبت پر ایمان کا دارومدار ہے اللہ اور رسول کی محبت تمام عیبوں اور گناہوں کی کیمیا ہے۔ اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہوا جو مرتکب کبیرہ کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ بھی نکلا کہ کسی مسلمان معین شخص پر لعنت کرنا منع ہے البتہ غیر معین فساق اور فجار پر لعنت کرنا درست ہے اور امام بلقینی نے معین پر بھی لعنت درست رکھی ہے اور اس حدیث سے حجت لی ہے کہ جس عورت کو اس کا خاوند ہمبستری کے لئے بلائے وہ نہ آئے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اس حدیث سے استدلال پورا نہیں ہوتا کیونکہ یہ عورت غیر معین ہے ۱۲ منہ

باب ۳۵۸۲ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

۶۳۱۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ وَالْحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوِي دَرَاهِمَ۔

باب نام لئے بغیر چور پر لعنت کرنا۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے چاہے انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ رسّی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے [1]۔

اعمش کہتے ہیں لوگوں کا خیال تھا کہ بیضہ سے مراد لوہے کا خود ہے اور رسّی سے بھی وہ رسّی مراد ہے جو کئی دراہم کے مساوی قیمت رکھتی ہو۔

باب ۳۵۸۳ اَلْحُدُوْدُ كَفَّارَةٌ۔

۶۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

باب حد قائم ہونے سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے [2]۔

(از محمد بن یوسف از ابن عیینہ از زہری از ابو ادریس خولانی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو ان امور پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے اور اس مضمون کی (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت تلاوت فرمائی (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ الْآيَةَ) پھر آپ نے فرمایا جو شخص ان شرائط کو پورا کرے تو اللہ کے پاس اسے اجر ملے گا اور جو ان گناہوں میں سے کسی گناہ میں معاذ اللہ مبتلا ہو جائے اور (دنیا میں) سزا مل جائے (حد کھائے) تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ [3] ہو جائے گا اور جو ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کرے لیکن اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اس کا قصور چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ کی مرضی ہے چاہے اس کا گناہ بخش دے یا اسے عذاب دے۔

---

[1] اس حدیث سے اہل ظاہر اور خوارج نے اس پر دلیل لی ہے کہ قلیل و کثیر ہر ایک چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا امام ابوحنیفہؒ اور امامؒ شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کے نزدیک ربع دینار کی مالیت سے کم قیمت کی چیز کے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دس درہم سے کم مالیت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اس حدیث کی تأویل یوں کی ہے کہ شاید یہ اس وقت آپ نے فرمائی جب تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ چوتھائی دینار سے کم میں قطع نہیں ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں بیضہ سے انڈا مراد نہیں ہے بلکہ خود جو لڑائی میں پہنتے ہیں اور رسی سے کشتی کی بڑی رسی ان کی مالیت ربع دینار سے زائد ہوتی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے کہ حد لگنے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے لیکن حنفیہ سے اس کے خلاف منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ حد لوگوں کی عبرت کے لئے لگائی جاتی ہے اور گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا ۱۲ منہ [3] لیکن بزار نے مرفوعاً یوں روایت کیا میں نہیں جانتا کہ حدیں کفارہ ہیں یا نہیں اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۵۸۴ ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ۔

۶۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا شَهْرُنَا هٰذَا قَالَ أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا بَلَدُنَا هٰذَا قَالَ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا يَوْمُنَا هٰذَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيبُونَهُ أَلَا نَعَمْ قَالَ وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

باب مسلمان کی پشت محفوظ ہے البتہ جب کوئی حد کا کام کرے تو اس کی پیٹھ پر مار سکتے ہیں۔

(از محمد بن عبداللہ از عاصم بن علی از عاصم بن محمد از واقد بن محمد از والدش) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تم جانتے ہو کہ کونسا مہینہ بڑے احترام والا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہی مہینہ ذوالحجہ۔ پھر آپؐ نے فرمایا کونسا شہر قابلِ صد احترام ہے؟ لوگوں نے کہا یہی شہر (مکہ مکرمہ)۔ پھر آپؐ نے فرمایا کونسا دن بہت ہی محترم ہے؟ لوگوں نے کہا یہی دن (یوم نحر)۔ تب آپؐ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، مال اور آبروئیں حق کے علاوہ ایک دوسرے پر حرام کردی ہیں جیسے اس دن کی حرمت ہے اس شہر اور اس مہینے میں۔ سنو! کیا میں نے خدا کے احکام پہنچا دیئے؟ تین بار یہی فرمایا اور ہر بار لوگ یہ جواب دیتے تھے بیشک آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہیں ایسا نہ کرنا کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ۔

بَابٌ ۳۵۸۵ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالْانْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللّٰهِ۔

۶۳۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ

باب حدوں کا قائم کرنا اور اللہ کی حرمت جو شخص توڑے اس سے انتقام لینا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دو کاموں کا اختیار دیا جاتا تو ان میں سے آسان کام کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو آپؐ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔ خدا کی قسم آپؐ کسی سے بھی ذاتی انتقام نہ لیتے[1]۔ اللہ جو کوئی اللہ کی

[1] جس نے آپ کا کوئی قصور کیا اس کو معاف کر دیا ۱۲ منہ

فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ۔

حرمت توڑتا تو آپؐ اللہ کے لئے اس سے انتقام لیتے۔[۱]

بَاب ۳۵۸۶ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ۔

باب حدود اللہ میں "شرفاء" اور ہلکے سب یکساں ہیں۔

۶۳۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

(از ابوالولید از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کی سفارش کی۔[۲] آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے امتیں بس اسی وجہ سے تو تباہ ہوئیں کہ وہ غریبوں اور معمولی حیثیت کے لوگوں پر حدیں جاری کرتے تھے (گویا قانون ان کے لئے تھا) اور نام نہاد معززین اور شرفاء کو کچھ نہ کہتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر (میری بیٹی) فاطمہ بھی یہ کام (چوری) کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔[۳]

بَاب ۳۵۸۷ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

باب حد والا مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے تو پھر سفارش منع ہے۔

۶۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ

(از سعید بن سلیمان از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کو مخزومی عورت کی جس نے چوری کی تھی بڑی فکر پڑ گئی، کہنے لگے اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کون کرے (تاکہ قطع ید سے چور بچ جائے) لوگوں نے کہا بھلا اتنی جرأت اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کون کر سکتا ہے؟ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے ہیں، کہہ سکتے ہیں۔ غرضیکہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق عرض کیا۔ آپؐ نے (غصے سے) فرمایا تو اللہ کی حد میں سفارش کرتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا لوگو! سابقہ امتیں اسی طرح گمراہ اور تباہ و برباد ہو گئیں کہ وہ کسی شریف کو جب وہ چوری کرتا چھوڑ دیتے اور بے وسیلہ لوگوں

---

[۱] یہ بدلہ کچھ نفسانی جذبہ نہ تھا بلکہ حکم الٰہی کی تعمیل تھی ۱۲ منہ [۲] اس کا نام فاطمہ مخزومیہ تھا جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھی اس عورت نے کچھ زیور چرایا تھا جب پکڑی گئی تو لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کون کر سکتا ہے کہ آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں کسی کو جرأت نہ ہوئی آخر اسامہؓ نے سفارش کی ۱۲ منہ [۳] سبحان اللہ کیا عدل و انصاف تھا ۱۲ منہ

الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا۔

پر قانون لاگو کرتے، خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالے گا[1]۔

بَابُ ٣٥٨٨ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا وَفِي كَمْ تُقْطَعُ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ إِلَّا ذَٰلِكَ۔

باب ارشادِ الٰہی: چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔ (المائدہ) نیز یہ بیان کہ کتنی مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چور کا ہاتھ پہونچے پر سے کٹواتے[2]۔ قتادہؓ کہتے ہیں اگر کسی عورت نے چوری کی تو غلطی سے اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا تو اب دایاں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا[3]۔

٦٣٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عمرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار[4] کی مالیت چرانے میں کاٹا جائے گا یا اس سے زیادہ مالیت میں۔

ابراہیم بن سعد کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن خالد اور زہری کے بھتیجے اور معمر نے بھی زہری سے روایت کیا[5]۔

٦٣٢٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

(از اسمٰعیل بن ابی اویس از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر و عمرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری کرنے پر کاٹا جائے گا۔

---

[1] حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہؓ کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھا تھا مگر آنحضرتؐ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا کہ اگر بالفرض فاطمہؓ بھی یہ حرکت کرے تو میں اس کی بھی کچھ رعایت نہ کروں اس کا بھی ہاتھ کٹوا ڈالوں مسلمانو دیکھو اسلام کی بنا کیسی سچی معدلت اور انصاف پر ہی قائم ہوئی تھی یہ خالص انصاف آپ کی پیغمبری کی بڑی نشانی ہے دنیا دار لوگ انصاف انصاف نام لیتے ہیں مگر جہاں اپنا فائدہ دیکھا انصاف سے چشم پوشی کر لیتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو امام احمد نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] ابن مسعود رضی اللہ عنہ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا کے بدل فَاقْطَعُوا أَيْمَانَهُمَا پڑھا ہے یعنی ان کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ چور کا داہنا ہاتھ کاٹا جائیگا پہلی بار کی چوری میں پھر بایاں پاؤں کاٹا جائیگا دوسری بار کی چوری میں پھر بایاں ہاتھ تیسری بار کی چوری میں پھر داہنا پاؤں چوتھی بار کی چوری میں پھر اگر چوری کرے تو کچھ اور سزا دیں گے بعضوں نے کہا قتل کریں گے ۱۲ منہ [5] عبد الرحمٰن بن خالد کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں اور معمر کی روایت کو امام احمد نے اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ

۶۳۲۴ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ۔

(از عمران بن میسرہ از عبدالوارث از حسین از یحییٰ از محمد بن عبدالرحمن الانصاری از عمرہ بنت عبدالرحمن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار کی چوری پر کاٹا جائے گا۔

۶۳۲۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از عبدہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ڈھال یا سپر سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جایا کرتا تھا۔

۶۳۲۶ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض مِثْلَهُ۔

(از عثمان از حمید بن عبدالرحمن از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بالا کی طرح منقول ہے۔

۶۳۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي اَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُوْ ثَمَنٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا۔

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت چیز چرانے پر نہیں کاٹا جاتا تھا۔ یہ دونوں چیزیں قیمتی ہیں[1]۔

اسے وکیع اور عبداللہ بن ادریس نے بحوالہ ہشام از والدش مرسل روایت کیا۔

۶۳۲۸ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ

(از یوسف ابن موسیٰ از ابو اسامہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت چیز چرانے پر

[1] حدیث شریف میں حجفة اور ترس ہے حجفہ وہ سپر جو لکڑی یا ہڈی سے چمڑہ منڈھ کر بنائی جائے اور ترس بھی ڈھال کو کہتے ہیں مگر اس میں دو کھالیں لگائی جاتی ہیں قسطلانی نے کہا ڈھال کی قیمت ربع دینار سے اکثر کم نہیں ہوتی ۱۲ منہ

سَارِقٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنٰى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَّكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ۔

نہیں کاٹا جاتا۔ یہ قیمتی چیزیں تھیں۔

۶۳۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ۔

(از اسمٰعیل از مالک بن انس از نافع غلام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سپر کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی روایت کیا[۱]۔ لیث بن سعد کہتے ہیں مجھ سے نافع نے بیان کیا ان کی روایت میں ثمنہ کی بجائے قیمتہ ہے[۲]۔

۶۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از جویریہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا۔ ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

۶۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کے چور کا ہاتھ کاٹا۔ ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

۶۳۳۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

(از ابراہیم بن منذر از ابوضمرہ از موسیٰ بن عقبہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال چرانے والے کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

---

[۱] اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ۱۲ [۲] مطلب ایک ہی ہے اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] نصاب سرقہ میں جس کے چرانے سے ہاتھ کاٹا جائے بہت اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا قلیل کثیر سب میں۔ اہل ظاہر اور خوارج اور امام حسن بصری رح سے ایسا منقول ہے۔ ابراہیم نخعی نے کہا چالیس درہم یا چار دینار۔ ربیعہ نے کہا ایک درہم۔ بعضوں نے کہا تین درہم۔ بعضوں نے کہا ربع دینار امام شافعی نے اسکو اختیار کیا ہے کہ ربع دینار کے پانچ درہم ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا دس درہم امام ابوحنیفہ رح اور امام ثوری رح نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

۶۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از عبدالواحد از اعمش از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے خود چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، رسی چراتا ہے تو ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

بَاب ۳۵۸۹ تَوْبَةِ السَّارِقِ

باب چور کی توبہ

۶۳۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا۔

(از اسمٰعیل بن عبداللہ از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور عورت کا ہاتھ کٹوا دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سزا کے بعد وہ عورت ہمارے پاس آیا کرتی تھی میں اس کی ضروریات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتی۔ غرض اس عورت نے توبہ کی اور بہت عمدہ توبہ کی۔

۶۳۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ

(از عبداللہ بن محمد جعفی از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از ابوادریس خولانی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کئی دوسرے صحابہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں تم سے ان امور پر بیعت لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، چوری نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، اپنی طرف سے کسی پر تہمت نہ لگانا، نیک کاموں میں میری نافرمانی نہ کرنا،

لہ مطلب یہ ہے کہ چور اگر چوری سے توبہ کرلے اور آئندہ زندگی اس فعل بد سے پرہیز رکھے تو اب اس کی گواہی مقبول ہوگی ۱۲ منہ

وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَاُخِذَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا فَهُوَ کَفَّارَۃٌ لَّهٗ وَطُهُوْرٌ وَّمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَاقُطِعَ یَدُهٗ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَکُلُّ مَحْدُوْدٍ کَذٰلِكَ اِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ

جو شخص اس بیعت کو پوری طرح نبھائے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی خطا کر بیٹھے اور دنیا میں ہی اسے سزا مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہے اور پاک کرنے کا سبب ہے۔ اور جس کے عیب کو خدا نے چھپا لیا تو (آخرت میں) اللہ کے اختیار میں ہوگا چاہے اسے عذاب دے چاہے معاف کردے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں چور اگر ہاتھ کٹوانے کے بعد توبہ کرلے تو اس کی شہادت قبول ہوگی۔ اور ہر سزا یافتہ کے لئے یہی حکم ہے کہ جب توبہ کرلے تو اس کی شہادت قبول ہوگی۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ وَیَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اللہ کے فضل سے ستائیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب خدا چاہے تو اٹھائیسواں شروع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا

جَامِعُ التِّرْمِذِی

وفی آخرہ

شَمَائِلُ التِّرْمِذِي

لِلْاِمَامِ الْعَلَّامِ اَبِی عِیْسٰی مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی بْنِ سَوْرَۃَ التِّرْمِذِیْ

الْمُحَشّٰی

بِالْحَوَاشِی الْمُفِیْدَۃِ الْقَدِیْمَۃِ لِمَوْلَانَا الْمُحَدِّثِ اَحْمَدَ عَلِی السَّہَارَنْفُوْرِی

مَعَ

الْعَرْفُ الشَّذِیْ

لِلْعَلَّامَۃِ الْمُحَدِّثِ الْکَبِیْرِ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ اَنْوَرْ شَاہْ ابْنِ مُعَظَّمْ شَاہْ الْکَشْمِیْرِی

ومعہ

نَفْعُ قُوْتِ الْمُغْتَذِیْ

لِلْعَلَّامَۃِ السَّیِّدِ عَلِیِّ بْنِ السَّیِّدِ سُلَیْمَانَ الدَّمْنَتِی الْبَجَمْعَوِی الْمَغْرِبِی الشَّاذِلِی الْمَالِکِی

وفی اوّلہ

التَّقْرِیْرُ لِلتِّرْمِذِیْ

لِلْعَلَّامَۃِ الشَّہِیْرِ شَیْخِ الْہِنْدِ مَوْلَانَا مَحْمُوْدْ حَسَنْ بْنِ مَوْلَانَا ذُوالْفِقَارْ عَلِی الدِّیُوْبَنْدِی

مَکْتَبَہ رَحْمَانِیَہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور